سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(جمعرات 13، جمعتہ المبارک 14، سوموار 17، منگل 18، بدھ 19، جمعرات 20- جون 2019)

(یوم الخمیس 9، یوم الجمع 10، یوم الاثنین 13، یوم الثلاثہ 14، یوم الاربعاء 15، یوم الخمیس 16- شوال المکرم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ جات : 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

دسواں اجلاس

جمعرات، 13-جون2019

جلد 10 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	-----------	1
3۔	ضمنی بجٹ برائے سال19-2018 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	-----------	1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
-4	ایجنڈا	-----------	3
-5	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
-6	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	13
-7	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
-8	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15
	سوالات(محکمہ ٹرانسپورٹ)		
-9	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	-----------	15
-10	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	45
-11	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	-----------	49
	پوائنٹ آف آرڈر		
-12	ممبران اسمبلی کی تنخواہوں ومراعات کے حوالے سے اسمبلی سے پاس ہونے والے بل پر عملدرآمد نہ ہونے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ	-----------	56
	توجہ دلاؤنوٹس		
-13	ضلع پاکپتن: چک شاہ کھگہ کی 13 سالہ یتیم بچی کا اغواء ودیگر تفصیلات	-----------	62
-14	لاہور: داتادربار کے باہر بم دھماکا سے متعلق تفصیلات	-----------	62
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
-15	آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب 2019	-----------	64
-16	آرڈیننس(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2019	-----------	64

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو پیش ہوا)		
17-	مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عشر پنجاب 2019	-----------	65
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)		
18-	پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	65
19-	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	66
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
20-	مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	67
	جمعتہ المبارک، 14- جون 2019		
	جلد 10 : شمارہ 2		
21-	ایجنڈا	-----------	85
22-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	87
23-	حمد باری تعالیٰ	-----------	88
	سرکاری کارروائی		
24-	سالانہ بجٹ برائے سال 2019 پر وزیر خزانہ کی تقریر	-----------	89
25-	سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 20-2019 کا پیش کیا جانا	-----------	105
26-	ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا	-----------	105

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون(جو پیش کیا گیا)		
27۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2019	-----------	106
	ترامیم(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)		
28۔	قانون سروسز پر سیل ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعات 5 اور 76 کے تحت دوسرے شیڈول اور قواعد میں ترامیم	-----------	106
	سوموار،17۔جون2019		
	جلد10 : شمارہ3		
29۔	ایجنڈا	-----------	109
30۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	111
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	112
	تعزیت		
32۔	سابق معزز ممبر اسمبلی ڈاکٹر سید وسیم اختر اور معزز ممبر اسمبلی سید خاور علی شاہ کے بھتیجے کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	113
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
33۔	سالانہ بجٹ برائے سال 2019-20 پر عام بحث	-----------	113
	منگل،18۔جون2019		
	جلد10 : شمارہ4		
34۔	ایجنڈا	-----------	175
35۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	177

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
36-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	178
	تعزیت		
37-	نوجوان صحافی حافظ محمد بلال احمد خان اور سابق ممبر اسمبلی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	179
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
38-	سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث (---جاری)	-----------	180
	بدھ، 19-جون 2019		
	جلد 10 : شمارہ 5		
39-	ایجنڈا	-----------	263
40-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	265
41-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	266
	تعزیت		
42-	سابق ممبر اسمبلی محترمہ سلمیٰ بٹ کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	267
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
43-	سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث (---جاری)	-----------	268

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعرات، 20-جون 2019		
	جلد10 : شمارہ 6		

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
44-	ایجنڈا	-----------	343
45-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	345
46-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	346
	تعزیت		
47-	مصر کے سابق صدر محمد مرسی کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	347
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
48-	سالانہ بجٹ برائے سال 2019-20 پر عام بحث (---جاری)	-----------	348
49-	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(44)/2019/2063. Dated: 3rd June 2019. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Thursday, 13th June, 2019 at 03:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

سالانہ بجٹ برائے سال 2019-20 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

> "In exercise of the powers conferred under rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Friday, 14th June, 2019** for the presentation of the Annual Budget Statement for the financial year 2019-20 before Provincial Assembly of the Punjab at 3:00 p.m."

ضمنی بجٹ برائے سال 2018-19 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

> "In exercise of the powers conferred under rule 147 read with rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Friday, 14th June, 2019** for the presentation of Supplementary Budget Statement for the financial year 2018-19 to Provincial Assembly of the Punjab at 03:00 pm."

Dated: Lahore, the
1st June, 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ13-جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب2019

ایک وزیر آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب2019

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) زکوۃ وعشر پنجاب2019

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) زکوۃ وعشر پنجاب2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

4

(سی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 16-2015

ایک وزیر پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الہیٰ
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبد اللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	نوابزادہ وسیم خان بدوزئی ایم پی اے،	پی پی۔213
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔ ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔ جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ*
3۔ راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبرSO(CAB-.II)2-13/2018مورخہ29،27۔اگست،12۔ستمبر، 18۔اکتوبر2018،9۔فروری2019وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

6

4۔	جناب یاسر ہمایوں	: وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت
5۔	جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی ومعدنیات
6۔	جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
7۔	جناب محمد رضوان	: وزیر تحفظ ماحول
8۔	سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف ومذہبی امور
9۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت وانسانی وسائل
10۔	جناب محمد سبطین خان	: وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
11۔	جناب محمد اجمل	: وزیر سماجی بہبود وبیت المال
12۔	چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن
13۔	جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری ومحصولات، نارکوٹکس کنٹرول
14۔	محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
15۔	جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں وکھیلیں
16۔	مہر محمد اسلم	: وزیر امداد باہمی
17۔	میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
18۔	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری
19۔	جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
20۔	میاں محمود الرشید	: وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
21۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	: وزیر بہبود آبادی
22۔	سردار محمد آصف نکئی	: وزیر مواصلات وتعمیرات
23۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	: وزیر اطلاعات وثقافت

7

24۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
25۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
27۔ جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
30۔ جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
32۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
34۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	:	مال
3-	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب ساجد احمد خان	:	پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر
10-	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری ومحصولات، نارکوٹکس کنٹرول
12-	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
13-	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
14-	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف ومذہبی امور
15-	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-22/2018/2542 مورخہ 15،24- اپریل 2019 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

16۔ جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔ جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔ جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	سکولز ایجوکیشن
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی

11

34- جناب محمد اشرف خان رند : آبپاشی

35- جناب شہاب الدین خان : مواصلات وتعمیرات

36- جناب محمد طاہر : زراعت

37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ : خزانہ

38- جناب مہندر پال سنگھ : انسانی حقوق

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

جمعرات،13-جون2019

(یوم الخمیس،9-شوال المکرم1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر35منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا
خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ ﴿۱۱۶﴾ وَ مَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۙ
لَا بُرۡہَانَ لَہٗ بِہٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾
وَ قُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَ ارۡحَمۡ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۱۸﴾

سورۃ المؤمنون آیات115تا118

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے(115)تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان (اس سے) اُونچی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش بزرگ کا مالک ہے(116)اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے(117)اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے(118)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیمبر عظیم تر ہے

کمال خلاق ذات اس کی جمال ہستی حیات اس کی
بشر نہیں عظمت بشر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے
شعور لایا کتاب لایا وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا راہبر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے
بس اک مشکیزہ اک چٹائی ذرا سے جو ایک چار پائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطان بحر و بر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے

چیئر مینوں کا پینل

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد ایم پی اے، پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ ایم پی اے، پی پی۔29
3. نوابزادہ وسیم خان بدوزئی ایم پی اے، پی پی۔213
4. محترمہ ذکیہ خان ایم پی اے، ڈبلیو۔331

شکریہ

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کو عید مبارک۔

جناب سپیکر: آپ سب کو عید مبارک۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 784 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈز
کی تعداد و سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*784: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سرکاری و غیر سرکاری کتنے بس سٹینڈز ہیں مذکورہ بس سٹینڈز ہیں کیا کیا سہولیات ہیں ان کی منظوری کب ہوئی کن شرائط / قواعد وضوابط کے تحت منظوری عمل میں لائی گئی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میں کچھ بس سٹینڈز کی قواعد وضوابط کے برعکس منظوری ہوئی اگر ہاں تو وہ سٹینڈز کتنے ہیں ان کی کس بنیاد پر منظوری دی گئی ان کے ذمہ کتنے واجبات واجب الادا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے کے منظور شدہ سٹینڈز پر واقع بیت الخلاء اور مسافر خانوں میں مسافروں سے منظور شدہ شرح کے برعکس فیس وصول کی جاتی ہے اور وہاں پر ٹھیلے و دیگر خوانچہ جات لگوا کر قواعد کے برعکس ٹیکس کی مد میں جگا گیری کی جا رہی ہے تو ایسا کیوں ہو رہا ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل تین جنرل بس سٹینڈ ہیں اور بائیس ڈی کلاس سٹینڈز ہیں جن میں سے انیس سٹینڈز موٹر وہیکلز رولز کے مطابق منظور شدہ ہیں ایک سٹینڈ المسعود ٹریول سروس کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا ہے جبکہ دو سٹینڈز کے مالکان کو ناکافی سہولیات مہیا کرنے کی وجہ سے Show Cause Notice جاری کئے گئے ہیں۔ اڈا جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں قواعد وضوابط کے بغیر کسی سٹینڈ کی منظوری ہوئی ہے تمام سٹینڈز (C & D Class) موٹر وہیکل رولز کے مطابق منظور کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ٹی ایم اے کی منظور شدہ فیس کے علاوہ سٹینڈز پر بیت الخلاء کے لئے مسافروں سے کوئی فیس وصول کی جاتی ہے یا کوئی جگا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ جو فیس گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ ہے وہی فیس پبلک ٹرانسپورٹ سے وصول کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں یہ سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع میں کچھ بس سٹینڈز کی قواعد وضوابط کے برعکس منظوری ہوئی اگر ہاں تو وہ کتنے سٹینڈز ہیں؟

جناب سپیکر! اب میں یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ بس اور ویگن سٹینڈز کی منظوری کا کیا معیار ہے، اے، بی، سی، ڈی کلاس سٹینڈز کی منظوری کا کیا معیار ہے اور ان کے لئے کیا قواعد وضوابط ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ معزز ممبر اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! کوئی بات نہیں آپ اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے دوبارہ عرض کر رہا ہوں کہ جیسے میں نے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع میں کچھ بس سٹینڈز کی قواعد وضوابط کے برعکس منظوری ہوئی ان کی منظوری کا کیا معیار ہے، اے، بی، سی، ڈی کلاس بس اور ویگن سٹینڈز منظور کرنے کے لئے کیا کیا چیزیں ضروری ہوتی ہیں یہ کس معیار کے تحت اڈے منظور کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! اس وقت پورے پاکستان میں اے کیٹیگری تو نہیں ہے جہاں تک بی اور سی کیٹیگری کا تعلق ہے ان کے لئے متعلقہ RTA ہی ان کے قواعد وضوابط طے کرتی ہے اور وہی ان پر عمل کرتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوال ان تالیوں کی نذر نہیں کرنا چاہتا، انہیں پتا ہی نہیں چلا کہ سوال کا جواب کیا ہے اور انہوں نے ویسے ہی تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ یہ سیکرٹری RTA کے متعلق ہوتا ہے حالانکہ حکومت پنجاب نے رولز بنائے ہیں اور سیکرٹری RTA تو ان کے ماتحت ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے دوبارہ پوچھ لیتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری وہ rules and regulations بتائیں جن کے مطابق اے، بی، سی اور ڈی کلاس کے اڈے منظور کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! پنجاب گورنمنٹ صرف لائسنس issue کرتی ہے اور انسپکشن وغیرہ متعلقہ RTA کرتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں)

جناب سپیکر: دیکھیں! وزیر صاحب عمرے پر گئے ہوئے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری پہلی دفعہ جواب دے رہے ہیں اس لئے آپ تھوڑا سا حوصلہ رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے جز(ب) کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں قواعد و ضوابط کے بغیر کسی سٹینڈ کی منظوری ہوئی ہے تمام سٹینڈز (C&D Class) موٹر وہیکل رولز کے مطابق منظور کئے گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، میں نے تو آپ سے سوال پوچھا ہی نہیں اور یہ میری جرأت ہی نہیں ہے بلکہ میں نے تو آپ کے توسط سے سوال پوچھا ہے۔ یہ تو ایک عام بندے کو بھی پتا ہے کہ سٹینڈز کی منظوری کا کیا معیار ہے؟ اس کے لئے کتنی زمین required ہے، وہاں پر بلڈنگ کتنی ہونی چاہئے، وہاں پر مسافروں کے لئے غسل خانے چاہئیں، کس کس ڈیپارٹمنٹ سے این او سی چاہئے؟ آپ نے خود فرمایا ہے کہ وزیر صاحب نہیں ہیں لیکن میں ہاؤس میں کھڑے ہو کر برملا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اس سارے سوال کا جواب غلط آیا ہے اور آپ مجھ پر اعتماد کریں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! میرے خیال میں جناب محمد ارشد ملک نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ کوئی بھی بس سٹینڈ منظور کرنا ہو تو اس کے rules and regulations کیا ہیں؟ آپ اس کا جواب دیں۔ جس نے چٹ بھیجنی ہے وہ ذرا جلدی بھیج دیں۔۔۔ (قہقہے)

کوئی بات نہیں پہلی دفعہ آپ کا ایک colleague وزیر کے بغیر جواب دے رہا ہے لہٰذا آپ تھوڑا سا ان کو encourage کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں مفت مشورہ دیتا ہوں کہ انہیں ہاؤس میں آنے سے پہلے وزیر کی بجائے جناب پرویز الٰہی سے guidance لینی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ان کا جواب سُنیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ایک کمیٹی بس سٹینڈ کی منظوری کا فیصلہ کرتی ہے۔ ساہیوال میں ایک بس سٹینڈ المسعود ٹریول سروس کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ rule کے مطابق معیار کو fulfill نہیں کرتا تھا اور دو بس سٹینڈز کے مالکان کو ناکافی سہولیات مہیا کرنے کی وجہ سے Show Cause Notice جاری کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ اس حوالے سے fresh question دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس وقت آپ fresh ہیں اور میں بھی الحمدللہ fresh ہوں۔ ابھی ہم عید کر کے آئے ہیں اور ہم سب fresh ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں کیونکہ یہ اس ہاؤس کے تقدس کا معاملہ ہے۔ اس سوال کا بالکل غلط جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلے سوال کو لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور ہم آپ کی بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ میں on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ اس سوال کا بالکل غلط جواب دیا گیا ہے اور یہ بات on record رہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اگر آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو میں وہاں پر یہ ثابت کروں گا کہ محکمہ نے اس سوال کا غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میں نے آپ کے سوال کو pending کر دیا ہے اس لئے اب تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! پوائنٹ آف آرڈر رہنے دیں اور مجھے اگلا سوال take up کرنے دیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں انتہائی اہم بات کرنی چاہتا ہوں۔ یہ بہت بڑا ہاؤس ہے اور وقفہ سوالات ہاؤس کی proceeding کا ایک اہم حصہ ہے جو کہ مذاق کی نذر ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! ایسی بات نہیں ہے اور یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 825 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: ماڈل لاری اڈا کے قیام اور تزئین و آرائش سے متعلقہ تفصیلات

*825: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں ماڈل لاری اڈا کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا تھا اور اس کے لئے فنڈز بھی مہیا کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنرل بس سٹینڈز کی مرمت، تزئین و آرائش کے لئے فنڈز موجود ہونے کے باوجود کام شروع نہیں کیا گیا جس بناء پر جنرل بس سٹینڈ کھنڈر میں تبدیل ہو رہا ہے؟

(ج) حکومت نے اس منصوبہ کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنے فنڈز مختص کئے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس ماڈل لاری اڈا کی تعمیر اور جنرل بس سٹینڈ کی مرمت کا کام شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) یہ درست ہے کہ سرگودھا میں ماڈل لاری اڈا کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا تھا اور اس کے لئے فنڈز اس کی اپنی آمدنی میں سے ہی لگائے گئے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ جیسے ہی جنرل بس سٹینڈ کی مرمت تزئین وآرائش کے لئے فنڈز پورے ہوئے، اسی وقت جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کا کام شروع کروادیا گیا تھا اور اس وقت تک جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کا تقریباً اٹھارہ کروڑ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل سکیموں building component کا کام بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے road component کا ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے اور water supply & sewerage کا کام پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کروایا گیا ہے۔

(ج) موٹر وہیکل رولز 1969 کے مطابق جنرل بس سٹینڈ کا ایک علیحدہ اکاؤنٹ ہے اور جنرل بس سٹینڈ سے حاصل ہونے والی ساری آمدنی اسی اکاؤنٹ میں جمع ہوتی ہے جس میں سے اب تک 18 کروڑ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں جبکہ باقی کام بھی اڈے کی اپنی آمدن میں سے کروایا جائے گا۔

(د) جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کی مرمت تزئین وآرائش کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے جس کی تفصیل اوپر جز (ب) میں بیان کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں لکھا گیا ہے کہ موٹر وہیکل رولز 1969 کے مطابق جنرل بس سٹینڈ کا ایک علیحدہ اکاؤنٹ ہے اور جنرل بس سٹینڈ سے حاصل ہونے والی ساری آمدنی اسی اکاؤنٹ میں جمع ہوتی ہے جس میں سے اب تک 18 کروڑ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا معزز پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال ہے کہ جنرل بس سٹینڈ سے حاصل ہونے والی کل آمدنی کتنی ہے؟ مجھے پہلے اس کی کل آمدنی بتا دیں پھر میں اگلا ضمنی سوال پوچھوں گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ کے پاس اس کی تفصیل موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! تقریباً 32 کروڑ روپے کے فنڈز اکٹھے ہوئے تھے جن میں سے 18 کروڑ روپے خرچ کر کے یہ سٹینڈ بنایا گیا ہے۔ پنجاب میں سب سے پہلے سرگودھا میں ماڈل بس سٹینڈ بنایا گیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ اس وقت تک جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کا تقریباً اٹھارہ کروڑ کا کام مکمل ہو چکا ہے جس میں مندرجہ ذیل سکیموں building component کا کام بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے road component کا ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے اور water supply and sewerage کا کام پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کروایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس کی تفصیل بتائیں گے کہ کس component پر کتنے اخراجات آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا ضمنی سوال دُہرا دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ نے 32 کروڑ روپے میں سے 18 کروڑ روپے building component, road component and water supply and sewerage پر خرچ کئے ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس کی تفصیل بتا دیں کہ کس component پر کتنے پیسے خرچ کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! معزز ممبر اس حوالے سے fresh question دے دیں تو میں انہیں اس کی تفصیل مہیا کر دوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں بنتا۔ میں نے سادہ سا سوال پوچھا ہے۔ 18 کروڑ روپے سرگودھا جنرل بس سٹینڈ پر خرچ کئے گئے ہیں تو میں نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ building component, road component and water supply

and sewerage پر کتنے پیسے خرچ کئے گئے ہیں؟ محکمہ نے تحریری طور پر جو جواب دیا ہے میں تو صرف اسی کی تفصیل مانگ رہا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس کی تفصیل مہیا کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! یہ تو fresh question ہی بنتا ہے۔ اب اگر آپ یہ پوچھیں کہ پائپ کتنے روپے کا آیا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری اس کی تفصیل تو نہیں بتا سکتے۔ محکمہ نے آپ کے سوال کا تفصیلی جواب دے دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پائپ کی بات نہیں ہو رہی۔ یہ عوام کا پیسا ہے۔ 32 کروڑ روپے اکٹھے ہوئے اور اس میں سے 18 کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری مہربانی کر کے مجھے 18 کروڑ روپے کی تفصیل بتا دیں کہ وہ کہاں پر خرچ ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ 18 کروڑ روپے building component, road component and water supply and sewerage پر خرچ کئے گئے ہیں یعنی ساری تفصیل بتا دی گئی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھا ہے کہ building component, road component and water supply and sewerage پر کتنے کتنے اخراجات آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! 18 کروڑ روپے کے اخراجات سے سرگودھا جنرل بس سٹینڈ مکمل کیا گیا ہے اور یہ پنجاب کا سب سے بہترین جنرل بس سٹینڈ ہے۔ شکر کریں کہ کچھ پیسے ہمارے پاس بچ گئے ہیں اگر ان کی حکومت ہوتی اس بس سٹینڈ پر یہ 32 کروڑ روپے کی ساری رقم خرچ ہو جاتی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ میرے سوال کو pending کر دیں اور پارلیمانی سیکرٹری اس کی تفصیل لے کر مجھے اگلی مرتبہ مہیا کر دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending نہیں کیا جا سکتا۔ دیکھیں، میری بات سُنیں۔ آپ کے سوال کی پوری تفصیل جواب میں مہیا کی گئی ہے۔ جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کا تقریباً اٹھارہ کروڑ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ جس میں building component کا کام

بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے road component کا ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے اور water supply and sewerage کا کام پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کروایا گیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس میں رقم نہیں لکھی گئی کہ کس component پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے اپنے سوال میں جو کچھ پوچھا تھا اس کا جواب آگیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! اس طرح نہ کریں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے لہٰذا سے take up کرتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب بھی آگیا ہے لہٰذا آپ آگے چلیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ پہلے اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 826 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھیرہ سے ملکوال روڈ پر
سپیڈو بس سروس شروع کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*826: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا، بھیرہ سے ملکوال تک روٹ کا کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت نے اس روٹ کا کوئی کرایہ نامہ جاری کیا ہوا ہے تو کب کیا تھا، موجودہ کرایہ نامہ کی کاپی مہیا کی جائے؟

(ج) کتنی بسیں اس روٹ پر چلتی ہیں اور کتنی سبسڈی ان بسوں کو دی جاتی ہے؟

(د) کیا حکومت بھیرہ سے ملکوال اور بھیرہ سے بھلوال سپیڈو بس چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) بھیرہ سے ملکوال نان اے پبلک ٹرانسپورٹ کا کرایہ جون 2018 کے نوٹیفکیشن کے مطابق 0.93 پیسے فی کلو میٹر کے حساب سے 28 روپے بنتا ہے جبکہ اے سی ٹرانسپورٹ de-regulated ہے اور اس کا کرایہ مسافروں کو دی جانے والی سہولیات کی مناسبت سے وصول کیا جا سکتا ہے۔

(ب) اس روٹ کا کرایہ نامہ بمطابق نوٹیفکیشن سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی سرگودھا نے جاری کیا ہوا ہے کرایہ نامہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس روٹ پر ضلع سرگودھا کے پرائیویٹ ٹرانسپورٹرز کی مختلف کمپنیوں کی 35 کے قریب ہائی ایس اور منی بسیں چلتی ہیں اور ان کو کوئی سبسڈی نہیں دی جاتی ہے۔

(د) چونکہ ان دونوں روٹوں پر کافی تعداد میں پرائیویٹ پبلک ٹرانسپورٹ موجود ہے اس لئے فی الحال اس روٹ پر سپیڈو بس چلانے کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے "Annexure "A میں مجھے جو کرایہ نامہ دیا ہے اس بابت پارلیمانی سیکرٹری بتادیں کہ یہ کس کمیٹی نے اور کس سال finalize کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! بھیرہ سے ملکوال نان اے سی پبلک ٹرانسپورٹ کا کرایہ جون 2018 کے نوٹیفکیشن کے مطابق 0.93 پیسے فی کلو میٹر کے حساب سے طے ہوا تھا اور یہ -/28 روپے بنتا ہے۔ اس وقت اتنا ہی کرایہ وصول کیا جا رہا ہے اگر کہیں پر اس سے زیادہ کرایہ وصول کیا جا رہا ہے تو معزز ممبر اس کی نشاندہی فرما دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری میرے ضمنی سوال کو سمجھ نہیں سکے۔ میں نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ یہ کرایہ نامہ کس کمیٹی نے منظور کیا اور کب کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ایک بورڈ تشکیل دیا گیا ہے اور یہی بورڈ کرایہ نامہ کا فیصلہ کرتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب اگلے سوال کو لیتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 854 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پبلک ٹرانسپورٹ سکیمز سے متعلقہ تفصیلات

***854: محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کی غریب، محنت کش طالب علم اور کم تنخواہ دار طبقہ استعمال کرتے ہیں جس پر حکومت کی طرف سے سبسڈی دی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک حکومت صوبہ کے مختلف اضلاع خصوصاً ان اضلاع جہاں پبلک ٹرانسپورٹ کی کمی ہے وہاں سبسڈائزڈ پبلک ٹرانسپورٹ کی سکیموں کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ غریب، محنت کش، طالب علم، کم تنخواہ دار طبقہ اور دوسرے تمام مکاتب فکر کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔ ان میں سب کو سبسڈی نہیں دی جاتی۔ البتہ لاہور، ملتان، راولپنڈی کے میٹرو منصوبہ جات کے علاوہ لاہور کے صرف چھ اربن بس روٹس پر آپریٹرز کو ہونے والے نقصان کی مناسبت سے سبسڈی دی جاتی ہے۔

(ب) حکومت ایسی حکمت عملی بنا رہی ہے جس میں بغیر سبسڈی یا کم سے کم سبسڈی کے ساتھ پرائیویٹ آپریٹرز، پبلک ٹرانسپورٹ چلا سکیں جس کی حتمی منظوری کے بعد تمام ایسے اضلاع جہاں پر پبلک ٹرانسپورٹ کی کمی ہے وہاں پر پبلک ٹرانسپورٹ چلائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں اور کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1155 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***1155: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں سال 18-2017 سے آج تک کس کس تاریخ کو MVE نے گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معائنہ کیا اور ایک روز میں کتنی گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا ان میں سے کتنی گاڑیوں کو فٹ قرار دیا گیا اور کتنی گاڑیوں کو reject کیا گیا؟

(ب) MVE کس کس قسم کی گاڑیوں کا فٹنس کے لئے معائنہ کرتے ہیں اور سالانہ کتنی گاڑیوں کو چیک کرنے کا ٹارگٹ ہوتا ہے؟

(ج) مالی سال 19-2018 میں کتنی گاڑیاں بہاولپور میں رجسٹرڈ ہوئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA راجن پور، وہاں پر مستقل MVE تعینات نہ ہے البتہ ڈیرہ غازی خان سے دو دن کے لئے MVE وہاں پر کام کرتا ہے۔ دفتری ریکارڈ کے مطابق سال 2017 میں MVE نے 1733 گاڑیوں کا معائنہ کیا۔ جن میں سے 86 گاڑیاں فنی خرابی کی وجہ سے reject کی گئیں اور روزانہ تقریباً 25 سے 30 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا جبکہ سال 2018 سے اب تک 1998 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا جس میں سے 155 گاڑیاں فنی خرابی کی وجہ سے reject کی گئیں اور روزانہ تقریباً 30 سے 35 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا۔

(ب) موٹر وہیکلز ایکٹ کے مطابق MVE اپنے ضلع کی تمام کمرشل گاڑیوں کا فٹنس کے لئے معائنہ کرتے ہیں اور معائنے کے لئے گاڑیوں کی تعداد فکس نہیں ہے۔

(ج) یہ سوال دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بہاولپور سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ راجن پور میں کوئی مستقل MVE تعینات نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وہ راجن پور میں مستقل MVE تعینات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! ہمیں 40 کے قریب MVE کی ضرورت ہے لیکن اس وقت 22 کے قریب MVE کام کر رہے ہیں۔ ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو request بھجوائی ہوئی ہے اور جیسے ہی پبلک سروس کمیشن سے نئی recruitments ہو جائیں گی تو انشاءاللہ تعالیٰ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ضلع راجن پور میں یہ MVE کس جگہ پر کھڑے ہو کر گاڑیوں کا معائنہ کرتے ہیں؟ میری معلومات کے مطابق یہ دفاتر میں بیٹھے رہتے ہیں اور پیسے لے کر وہیں پر فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ سڑک پر کبھی کھڑے ہوئے نظر نہیں آتے۔ یہ رپورٹ کہاں بنائی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: اگر وہ ایسا کر دیتے ہیں تو کسی نے اس کی کوئی شکایت کی ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال اسی لئے کیا ہے کہ یہ شکایات ہیں کیونکہ ہمیں روڈز پر جو گاڑیاں نظر آ رہی ہوتی ہیں وہ دُھویں مار رہی ہوتی ہیں لیکن یہ فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کر دیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو ایک general statement ہے ناں! آپ نے یہاں پر جو سوال کرنا ہے وہ specific ہونا چاہئے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری موصوف مجھے جھٹلا دیں کہ وہاں ایسا نہیں ہوتا اور وہ روڈ پر کھڑے ہو کر ہی معائنہ کر رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، general statement نہیں ہو سکتی ہے کہ تمام گاڑیاں ہی دھواں دے رہی ہیں۔ آپ کوئی specific بات کریں گی تو پھر ہی پارلیمانی سیکرٹری اُس کا جواب دیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے گاڑیوں کو check کرنے کا معیار کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! محترمہ صحیح کہہ رہی ہیں کیونکہ پہلے ایسا ہی ہوتا تھا کہ صرف manual checking ہوتی تھی۔ ایک بندہ کھڑا ہو کر دیکھ لیتا تھا کہ گاڑی دھواں مار رہی ہے یا missing کر رہی ہے لیکن اب ایک Swedish Company کے ساتھ ہمارا agreement ہو گیا ہے جس کا equipment آ گیا ہے اور انہوں نے 26 اضلاع میں working start کر دی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ پورے پنجاب میں ہو جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ڈی جی خان میں کوئی مستقل MVE تعینات نہ ہے۔ دو دن کے لئے MVE راجن پور آتا ہے جبکہ اسی جواب میں آگے جا کر انہوں نے لکھا ہے کہ:

> "جبکہ 2018 سے اب تک 1998 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا جس میں سے 155 گاڑیاں فنی خرابی کی وجہ سے reject کی گئیں اور روزانہ تقریباً 30 سے 35 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب MVE ڈیرہ غازی خان میں آتے ہی دو دن کے لئے ہیں تو وہ روزانہ کیسے معائنہ کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس طرح توcalculation نہیں ہو سکتی اور اگر سٹاف کی کوئی کمی ہے تو انہوں نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو لکھا ہوا ہے تو نئے لوگ تعینات ہو جائیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ)**:** جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان میں MVE دو دن کے لئے جاتے ہیں تو اُن دو دنوں میں جتنی بھی گاڑیاں فٹنس سرٹیفکیٹ کے لئے جاتی ہیں تو اُن کو check کرنے کے بعد فٹنس سرٹیفکیٹ issue کر دیئے جاتے ہیں تو ہم نے جواب میں گاڑیوں کی یہ average تعداد بتائی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1207 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی سے سٹیشن تک بی 41 بس سروس کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

***1207: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے علاقہ لیاقت آباد سے B-41 بس چلتی تھی جس کا روٹ پنجاب یونیورسٹی سے سٹیشن تک تھا مذکورہ بس سروس بغیر کسی وجہ کے بند کر دی گئی ہے۔ بس سروس بند ہونے کی وجہ سے مرد، خواتین اور سٹوڈنٹ کو یونیورسٹی جانے کے لئے تین جگہوں سے بس تبدیل کرنا پڑتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت B-41 بس سروس دوبارہ چلانے اور لوگوں کو سہولیات فراہم کرنے دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ)

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی سال 2012 سے مارچ 2017 تک بس روٹ نمبر B-41 (ریلوے سٹیشن تا لیاقت آباد براستہ کیمپس پنجاب یونیورسٹی) پر عوام الناس کو سفری سہولیات بہم پہنچاتی رہی ہے اور مذکورہ روٹ سال 2017 میں اُس وقت کینسل کیا گیا جب بمطابق پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کے رولز کوئی بھی پبلک ٹرانسپورٹ PMA فیڈر روٹوں کے ساتھ متوازی چلنا ممنوع قرار دیا گیا۔ کیونکہ روٹ کی بیشتر الائنمنٹ میٹرو فیڈر روٹوں کے متوازی چل رہی تھی لہٰذا مذکورہ روٹ کو بند کرنا پڑا۔

(ب) چونکہ روٹ کی بیشتر الائنمنٹ میٹرو فیڈر روٹوں کے متوازی چل رہی ہے اس لئے فی الحال اس روٹ کو چلانا ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ایک ہی ضمنی سوال ہے کہ میرے سوال کے جواب میں feeder routes کا ذکر کیا گیا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری بتائیں گے کہ feeder routes کا کیا مطلب ہے اور اس مذکورہ route کے ساتھ کون کون سے feeder routes چل رہے ہیں؟

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ اتنی دفعہ ایم پی اے بنے ہیں آپ کو نہیں پتا کہ feeder routes کا کیا مطلب ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) نے جو میٹرو بس چلائی اُس کے لئے feeder bus کا مقصد یہ تھا کہ اُس میٹرو بس کو آپ سواریاں provide کریں گے لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ ڈرائیور اور کیلنڈر کے علاوہ بس خالی پھرتی رہی ہیں اور اب اگر اُن بسوں میں چار سواریاں نظر آ رہی ہیں تو وہ موجودہ حکومت کی وجہ سے نظر آ رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری موصوف نے اس معزز ایوان میں کھڑے ہو کر feeder route کی تعریف میں جو مفصل جواب دیا ہے تو کیا یہ میٹرو بس کو بند کرنے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: حکومت کو اتنی سبسڈی دینی پڑ رہی ہے تو اس بس کا کیا فائدہ ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! پنجاب حکومت کا تو میٹرو بس بند کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن میں اس معزز ایوان کو یہ حقیقت بتا رہا ہوں کہ ملتان میں روزانہ 4 / 3 میٹرو بسوں کا accident ہو رہا ہے تو جب یہ پُل نیچے گرے گا تو یہ میٹرو بس خود بخود بند ہو جائے گی جس طرح انہوں نے کام کیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو مشورہ دوں گا کہ اللہ نے ان کو پارلیمانی سیکرٹری بننے کا موقع دیا ہے تو یہ سوالات کے جوابات دینے کے لئے تیاری کر کے ایوان میں آیا کریں اور اگر حکومت کا یہ سسٹم ہے تو پھر اللہ ہی وارث ہے۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! ملتان میٹرو بس میں بندے ہی نہیں بیٹھ رہے تو اس میں پارلیمانی سیکرٹری کیا کریں؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے میری کوئی debate نہیں ہے لیکن اگر وہ اس طرح کی بات کریں تو پھر میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ facts and figures کے ساتھ بات کر لوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1292 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: روٹ پرمٹ اور اس کے بغیر چلنے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1292: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ پر اور کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ کے بغیر چل رہی ہیں؟

(ب) بغیر روٹ پرمٹ کے چلنے والی گاڑیوں کو سال19-2018 میں کتنے جرمانے ہوئے اور کتنی بند ہوئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA ساہیوال، سال19-2018 میں ضلع ساہیوال میں 2754 گاڑیوں کے نئے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے اور 2245 گاڑیوں کے روٹ تجدید کئے گئے اور اس مد میں۔ /1,88,39,950 روپے ریونیو اکٹھا کیا گیا جبکہ بغیر روٹ پرمٹ چلنے والی گاڑیوں کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ بہر حال DRTA کی فیلڈ ٹیم روزانہ چیکنگ کے لئے جاتی ہے اور جو بھی گاڑی بغیر روٹ پرمٹ پکڑی جائے اس کو بند کیا جاتا ہے اور جب تک روٹ اپلائی نہ کیا جائے اس کو واگزار نہیں کیا جاتا۔

(ب) سال19-2018 میں ضلع ساہیوال میں بغیر روٹ پرمٹ یا بغیر تجدید روٹ پرمٹ 1435 گاڑیوں کو بند کیا گیا اور ان کے مالکان کو1,100,700 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا ہے کہ کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ پر اور کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ کے بغیر چل رہی ہیں؟ میں آپ کے توسط سے بڑے ادب سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کن کن گاڑیوں کو روٹ پرمٹ جاری ہوتے ہیں، سیکرٹری RTA کن کن گاڑیوں کے روٹ پرمٹ جاری کرتا ہے، ضلع میں کون سے روٹ پرمٹ جاری ہوتے ہیں، ڈویژن میں کون سے ہوتے ہیں اور ان کی کتنی کتنی فیس لی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے۔ انہوں نے صرف تعداد پوچھی تھی کہ کتنے روٹ اس وقت دیئے ہوئے ہیں اور کتنی بسیں چل رہی ہیں۔ وہ figure یہاں پر دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک !انہوں نے جواب میں روٹ پرمٹ جاری کرنے کی مکمل تفصیل بتادی ہے۔ گاڑیوں کے روٹ پرمٹس کی تجدید اور جو ریونیو اکٹھا ہوا ہے اس کی تفصیل بھی دی ہے۔اس سوال کے جز(ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ سال19-2018 میں ضلع ساہیوال میں بغیر روٹ پرمٹ یا بغیر تجدید روٹ پرمٹ 1435 گاڑیوں کو بند کیا گیا اور ان کے مالکان کو1,100,700 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!اگر ہم کچی پکی کے طالب علم ہوتے تو سوال پڑھ کر بیٹھ جاتے۔کیا یہاں ضمنی سوال کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک!آپ ضمنی سوال کریں لیکن مختصر اورspecific سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میں نے روٹ پرمٹ کا پوچھا ہے۔ میں اسی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ میں نے گوشت یا کسی اور چیز کا بھاؤ تو نہیں پوچھا۔

جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے اپنا سوال دوبارہ دہرا دیتا ہوں کہ یہ جو روٹ پرمٹ جاری کرتے ہیں کیا یہ پنجاب لیول پر جاری ہوتے ہیں، اضلاع میں بھی جاری ہوتے ہیں اور ڈویژن لیول پر بھی جاری ہوتے ہیں، ان کی کیا کیاcategories ہیں اور اس کی یہ کتنی کتنی فیس وصول کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر!میرا یہ سوالvalid ہے۔اگرvalid نہیں ہے تو آپ کہہ دیں میں سوال نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا سوال ضلع ساہیوال سے متعلق ہے۔ پہلے ساہیوال کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!ماشاءاللہ یہاں بڑے بڑےlearned لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ میں ان کوappreciate کرتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری ساہیوال کا ہی بتادیں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ جیسے مشورہ دیا گیا ہے میں اسی پر آ جاتا ہوں کہ قانون کے مطابق کون کون سے روٹ پرمٹ کس کس category میں جاری کئے جاتے ہیں، یہ پہلے ساہیوال کا بتا دیں پنجاب کا بعد میں بتا دیں اور اس کا طریق کار کیا ہے۔ اس کی تجدید میں کتنی فیس وصول ہوتی ہے اور نئے روٹ پرمٹ میں کتنی فیس وصول ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی روٹ پرمٹ جاری کرتی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے فیس پوچھی ہے تو ٹرک کے لئے -/4550 روپے، بس کے لئے -/1400 روپے اور رکشا کے لئے -/1050 روپے فیس ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے صحیح سنائی نہیں دیا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اونچی آواز میں آہستہ آہستہ جواب دیں۔ جناب محمد ارشد ملک نے یہ پوچھا ہے کہ ساہیوال میں جو روٹ پرمٹ دیئے جاتے ہیں اس کا معیار کیا ہے، پھر پنجاب میں کیا معیار ہے، ساہیوال کی اتھارٹی کون سی ہے، پنجاب کے لئے کون سی ہے اور فیس کیا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی یہ پرمٹ جاری کرتی ہے۔ ٹرک کے لئے -/4550 روپے، بس کے لئے -/1400 روپے اور رکشا کے لئے -/1050 روپے فیس مقرر ہے۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں داخل ہوئے)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنے قائد جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو welcome کرتا ہوں۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے جواب دیا ہے کہ سال 19-2018 میں ضلع ساہیوال میں 2754 گاڑیوں کے نئے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے اور 2245 گاڑیوں کے روٹ تجدید کئے گئے ہیں تو موٹر ٹرانسپورٹ نے VICS کا ادارہ ساہیوال میں قائم کیا ہے اس ادارے VICS کے ذریعے یہ تمام روٹ پرمٹ بنائے اور تجدید کئے گئے ہیں تو مجھے یہ بتادیں کہ وہاں VICS کا ادارہ کس طرح سے کام کر رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! یہ تو fresh question بنتا ہے کیونکہ جو انہوں نے سوال میں پوچھا تھا اس کا میں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ان کی طرف سے جواب آگیا ہے کہ fresh question بنتا ہے لہذا آپ اگلی مرتبہ fresh ہو کر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ کا دل مانتا ہے کہ یہ fresh question ہے تے اسی تے پہلے ہی fresh ہاں تہاڈے نال۔

جناب سپیکر: ملک محمد ارشد ملک! چلیں اب آپ fresh سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے پوچھا ہے کہ انہوں نے ایک VICS کا ادارہ قائم کیا ہے جس کے ذریعے روٹ پرمٹس بنائے جا رہے ہیں جس پر پنجاب گورنمنٹ کے اربوں روپے خرچ ہوئے ہیں اور VICS کے ذریعے تمام گاڑیوں کے route permits renew کئے گئے ہیں اور ان کو چیک کیا گیا ہے کہ دھواں دینے والی کتنی گاڑیاں ہیں، ان میں خراب کتنی گاڑیاں ہیں اور کتنی گاڑیوں کو انہوں نے reject کیا ہے؟ یہ تو میرا اسی سوال سے related ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! چلیں، آپ کو پتا تو ہے نا ٹھیک ہے بس اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بس مجھے ایک آخری ضمنی سوال کر لینے دیں۔ مہربانی

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! نہیں، اب محترمہ کا سوال آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بس ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں تین categories کا بتایا ہے جو کہ آپ نے اور میں نے بھی سنی ہیں۔ یہ ایک public interest کا سوال ہے اگر آپ اس میں ذاتی دلچسپی لیں گے تو آپ کو پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پنجاب میں بسیں ٹرک اور ٹریلرز بھی چل رہے ہیں تو ان سے یہ پوچھ لیں کہ اس وقت جتنے ٹریلرز چل رہے ہیں کیا ان کے لئے یہ روٹ پرمٹ جاری کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ یہ بتا دیں کہ ٹریلرز کے لئے روٹ پرمٹ جاری کر رہے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! جی، جاری کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری کی بات سنیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! تمام ٹریلرز روٹ پرمٹ کے مطابق چل رہے ہیں جو بغیر روٹ پرمٹ کے ٹریلرز چلا رہے ہیں ہم ان کو بند کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ ٹریلرز کو روٹ پرمٹ جاری کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! جی، جاری کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ ٹریلرز کو روٹ پرمٹ جاری کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے آپ سے اسی وجہ سے مزید ٹائم لیا تھا کہ یہ ان کا جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! چلیں، اس سوال کو ہم pending کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چلیں، یہ ٹھیک ہے لیکن اگر آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو میں آپ کو proof دے دوں گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! بس اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! خیبر پختونخوا، بلوچستان اور کراچی کو سارا ریونیو جا رہا ہے یہ پنجاب میں ٹریلرز کو روٹ پرمٹ نہیں دے رہے تو یہ ہمارے پیسے ہیں ہمارے پاس آنے چاہئیں اگر آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو میں انشاءاللہ وہاں پر یہ تمام ثبوت دوں گا۔ مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کی بات صحیح ہے تو اس چیز کو دیکھنا ضروری ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور پھر منسٹر صاحب بھی آ جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ ایک صحیح بات کی طرف آپ کا اشارہ ہے تو پھر منسٹر صاحب کو کہیں گے کہ اگر یہ پنجاب میں نہیں بھی ہے تو اس کو کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1348 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں پبلک ٹرانسپورٹ کو
فٹنس سرٹیفکیٹ کے اجراء کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*1348: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے چلنے والی بسوں اور ویگنوں کے سالانہ فٹنس سرٹیفکیٹ کو چیک کرنے کا طریق کار واضح کیا جائے؟

(ب) ان ٹرانسپورٹ کو فٹنس سرٹیفکیٹ کن شرائط پر دیا جاتا ہے کیا یہ عالمی معیار کے عین مطابق ہے؟

(ج) شمالی لاہور میں چلنے والی ٹرانسپورٹ سے متعلقہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) ہر پبلک سروس وہیکل بشمول مسافر بسوں اور ویگنوں کو موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کے تحت ہر چھ ماہ بعد فٹنس سرٹیفکیٹ لینا لازمی ہے۔
حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو ختم کرتے ہوئے سویڈش فرم M/S OPUS Inspection PVT Ltd. کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت یہ فرم پنجاب بھر میں (39) نئے Vehicles Inspection and Certification Stations (VICS) سٹیشن قائم کر رہی ہے اور اب تک مرحلہ وار تکمیل کرتے ہوئے بارہ VICS سٹیشن پر گاڑیوں کی انسپکشن کا کام شروع کر دیا گیا ہے جہاں پر بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جا رہے ہیں۔ لاہور کے دو سٹیشن، گرین ٹاؤن اور کالا شاہ کاکو اس میں شامل ہیں اور لاہور کا تیسرا اسٹیشن ملتان روڈ پر تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(ب) جیسا کہ جُز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ VICS سٹیشنز پر بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جاتے ہیں۔

(ج) شمالی لاہور میں چلنے والی تمام کمرشل ٹرانسپورٹ بشمول ٹرک، بس، ویگن اور رکشوں کے لئے بھی فٹنس سرٹیفکیٹ VICS سٹیشن سے ہی بین الاقوامی معیار کے مطابق جاری کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا معزز پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کے توسط سے یہ ضمنی سوال ہے کہ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو ختم کرتے ہوئے سویڈش فرم کے ساتھ مل کر ایک نیا نظام شروع کیا ہے تو کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ معاہدہ کس سال میں کیا گیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! یہ معاہدہ سویڈش فرم کے ساتھ 2015 میں کیا گیا تھا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اس سویڈش فرم نے ہمارے ساتھ یہ معاہدہ کیا تھا کہ پنجاب بھر میں 39 نئے VICS سٹیشن قائم کرے گی لیکن اب تک صرف 12 ہی VICS سٹیشن پر گاڑیوں کی انسپکشن کا کام شروع کیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2015 سے 2019 آج تک انہوں نے مرحلہ وار کتنے stations قائم کر دیئے ہیں اور یہ 39 جو figure انہوں نے دیا ہے یہ اس کو explain کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! 2017 میں صرف دو VICS سٹیشن کام کر رہے تھے اِس وقت 26 سٹیشن کام کر رہے ہیں باقی 13 سٹیشن رہ گئے ہیں وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1402 رانا اعجاز احمد نون کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1609 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: گاڑیوں کے لئے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1609*: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2018 میں کتنی گاڑیوں کے مالکان نے فٹنس سرٹیفکیٹ کے لئے اپلائی کیا کتنی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے اور کتنی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہ کئے گئے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں دھواں چھوڑنے والی کتنی گاڑیوں کے خلاف سال 2018 میں کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2018 میں اوور لوڈنگ پر کتنی گاڑیوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(د) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2018 میں کتنی گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کن وجوہات کی بناء پر کینسل کئے گئے؟

(ہ) محکمہ ٹرانسپورٹ ضلع گوجرانوالہ شہریوں کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ)

(الف) سال 2018 میں 16,300 کمرشل گاڑیوں کے مالکان نے فٹنس سرٹیفکیٹ کے لئے اپلائی کیا اور 15,995 گاڑیوں کو موٹر وہیکلز ایگزامینر گوجرانوالہ نے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جبکہ بقیہ 305 گاڑیوں کی ناگفتہ بہ حالت ہونے کی وجہ سے متعلقہ مالکان کو گاڑیوں کی مرمت وبحالی کے لئے ہدایات جاری کی گئیں۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2018 میں دھواں چھوڑنے والی988 گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے سیکرٹری DRTA گوجرانوالہ نے متعلقہ مالکان وڈرائیور حضرات کو مبلغ۔/4,95,000روپے جرمانہ کیا۔

(ج) سال 2018 میں ضلع گوجرانوالہ میں573 گاڑیوں کے مالکان و ڈرائیور حضرات کو اوورلوڈنگ کرنے پر مبلغ۔/5,54,000روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2018 میں کسی بھی گاڑی کا فٹنس سرٹیفکیٹ کینسل نہیں کیا گیا۔

(ہ) ضلع گوجرانوالہ کے شہریوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لئے "سی کلاس جنرل بس سٹینڈ "کا درجہ بڑھاتے ہوئے اسے "بی کلاس جنرل بس سٹینڈ "میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور وٹینگ روم اور ٹائلٹس کی صفائی کا انتظام بہتر کروایا گیا ہے جبکہ ڈی کلاس سٹینڈز جیسا کہ سٹار ٹریول، پاک لائنز، حسن ٹریول اور ملک ٹریولز پر موٹر وہیکل رولز کی روشنی میں جملہ بنیادی سہولیات، وٹینگ رومز اور ٹائلٹس کو اپ گریڈ کروایا گیا ہے پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر اور پنکھے وغیرہ بھی لگوائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!میرے سوال کے جز(الف)میں جواب دیا گیا ہے کہ سال 2018 میں16,300 کمرشل گاڑیوں کے مالکان نے فٹنس سرٹیفکیٹ کے لئے اپلائی کیا اور 15,995 گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کر دیئے گئے جبکہ 305 گاڑیوں کی ناگفتہ بہ حالت ہونے کی وجہ سے متعلقہ مالکان کو گاڑیوں کی مرمت وبحالی کے لئے ہدایات جاری کی گئیں۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 305 گاڑیاں جن کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہیں گئے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ گاڑیاں اس قابل نہیں تھیں کہ یہ سڑک پر آ کر پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے استعمال ہو تیں تو کیا ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی check and balance کا میکنزم موجود ہے کہ یہ گاڑیاں دوبارہ مرمت وبحالی کے بعد فٹنس سرٹیفکیٹ لینے کے لئے VICS سٹیشن پر

آئیں یا کہیں وہ گاڑیاں ایسے ہی بغیر سرٹیفکیٹ کے سڑکوں پر نہ چلتی رہیں، اس کی ذرا وضاحت فرمادیں؟

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! جن گاڑیوں کا آپ نے ذکر کیا ہے کیا آپ کے پاس ان گاڑیوں کے رجسٹریشن نمبرز موجود ہیں؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! انہوں نے خود جواب میں بتایا ہے کہ 305 گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہیں کئے گئے۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! یہ تو ویسے ایک figure ہے نا اگر آپ کے پاس ان گاڑیوں کے رجسٹریشن نمبرز ہیں تو پھر اس پر کارروائی کی جائے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہی بات تو پوچھ رہا ہوں کہ محکمے کے پاس جب وہ گاڑیاں فٹنس سرٹیفکیٹ لینے کے لئے آئیں تو پھر محکمے کے پاس ان کا رجسٹریشن نمبر اور ماڈل نمبر بھی موجود ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر نے یہ پوچھا ہے کہ جن گاڑیوں کو آپ نے فٹنس سرٹیفکیٹ نہیں دیا اگر وہ دوبارہ سڑک پر آجاتی ہیں تو آپ ان گاڑیوں کو کس طرح سے روکیں گے تو اس کے لئے آپ کے پاس کیا معیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! اس کا طریق کار یہ ہے کہ متعلقہ محکمہ ان گاڑیوں کی چیکنگ کرتا ہے اگر کوئی گاڑی بغیر سرٹیفکیٹ کے سڑک پر چل رہی ہوتی ہے تو اس کو بند کر دیا جاتا ہے اور ان گاڑی کو جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں خود یہ بیان کیا ہے کہ مالکان کو گاڑیوں کی مرمت و بحالی کے لئے ہدایات جاری کی گئیں تو کیا یہ گاڑیاں مرمت اور بحالی کے بعد دوبارہ محکمہ کے پاس فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے آئی تھیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ لازمی نہیں ہے اور جب وہ afford کرتے ہوں گے تو اپنا فٹنس سرٹیفکیٹ بنوا کر لے جاتے ہوں گے۔ یہ میرا اپنا view ہے۔

جناب سپیکر: اگر گاڑیاں آئیں گی تو وہ چیک ہو جائیں گی۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ تو مفروضہ ہے۔ اُن گاڑیوں میں مسافر بیٹھے ہوتے ہیں جن کی قیمتی جانوں کا معاملہ ہے۔ میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ کیا محکمہ نے ایسا کوئی معیار یا میکنزم بنایا ہے کہ یہ گاڑیاں ان کے ریڈار پر رہیں اور چیک کریں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کہا ہے کہ جب ایسی گاڑیاں آئیں گی تو اُن کو دوبارہ سرٹیفکیٹ لینا پڑے گا اور وہ گاڑیاں ویسے ہی روڈز پر نہیں آ سکتیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہی تو پوچھ رہا ہوں۔ وہ بتا دیں کہ اس کا میکنزم کیا ہے اور اُن گاڑیوں کو سڑک پر آنے سے کس طرح روکتے ہیں؟

جناب سپیکر: ویسے بھی آپ خود دیکھ لیں کہ یہ ایک ماہ کا سوال ہے اور اب latest figure نہیں آ سکتی۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ تو مسلسل چلنے والا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا معیار وہ بتا سکتے ہیں اور انہوں نے clear کر دیا ہے کہ جونہی گاڑی پکڑی جائے گی تو جتنی دیر تک اُن کے پاس فٹنس سرٹیفکیٹ نہیں ہو گا تب تک یہ اُن کو چلنے نہیں دیتے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اپنی جگہ پر ابھی بھی قائم ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب آ گیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ اُن گاڑیوں کو سڑک پر دوبارہ آنے سے کس طرح روکتا ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، انہوں نے بتا دیا ہے لیکن آپ سمجھ نہیں رہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملتان: شجاع آباد تا جلالپور پیروالا ٹرانسپورٹ کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*1402: **رانا اعجاز احمد نون:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔221 ضلع ملتان ہیڈ کوارٹر سے تقریباً 95 کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے اور اس پر ٹریفک کا مناسب بندوبست نہ ہے جس کی وجہ سے مسافروں کو انتہائی مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملتان شجاع آباد تا جلالپور پیروالا تک ٹرانسپورٹ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) حلقہ پی پی۔221 کا فاصلہ ملتان ہیڈ کوارٹرز سے تقریباً 95 کلو میٹر ہی بنتا ہے لیکن یہ بات درست نہ ہے کہ اس روڈ پر مناسب ٹریفک کا مناسب بندوبست نہ ہے جس کی وجہ سے مسافروں کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ اس روڈ پر کافی بڑی تعداد میں پبلک سروس وہیکلز سارا دن اور رات گئے تک عوام کی سہولت کے لئے دستیاب ہوتی ہیں۔

(ب) جلالپور پیروالا سے کافی تعداد میں بسیں اسلام آباد اور لاہور کے لئے چلتی ہیں جو شجاع آباد سے گزرتی ہوئی جاتی ہیں اسی طرح جلالپور پیروالا سے ملتان کے لئے فیصل موورز اور خواجہ بس ٹریول سروس کی جو اے سی ہائی روف ویگنیں چلتی ہیں وہ بھی اور ملتان سے جلالپور پیروالا کے لئے کافی تعداد میں چلنے والی ٹیوٹا ہائی ایس ویگنیں بھی شجاع آباد سے ہو کر جاتی ہیں۔

مزید برآں Mass Transit Authority Multan کا مؤقف ہے کہ وہ شہر کے اندر بسیں چلانے کا first phase تقریباً مکمل کر چکے ہیں اور جلد ہی second phase میں ملتان سے دوسرے قریبی علاقوں جیسا کہ (شجاع آباد، جلالپور پیروالا وغیرہ) کے لئے بھی اپنی سروس کا آغاز کر دیں گے۔

صوبہ میں رجسٹرڈ اور نان رجسٹرڈ چنگ چی رکشا اور لوڈر رکشا سے متعلقہ تفصیلات

*1613: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں چنگ چی رکشا اور لوڈر رکشا کی تعداد کیا ہے کتنے رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں لوڈر رکشا کی رجسٹریشن نہ کرنے اور نمبر نہ لگانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چنگ چی رکشا میں ضرورت سے زیادہ سواریاں بٹھالی جاتی ہیں جو کہ کہیں بھی حادثے کا سبب بن جاتے ہیں جس سے کئی قیمتی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے اور کئی زخمی ہو جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کہیں بھی گھس جاتے ہیں کبھی سڑک کی اوپر والی لائن پہ چلتے ہیں اور سڑک پر کہیں بھی روک لیتے ہیں جس سے ٹریفک جام ہو جاتی ہے؟

(د) جن شاہرات پر چنگ چی رکشا چلانے پر پابندی لگائی گئی ہے ان پر بھی مذکورہ رکشے چل رہے ہیں یکم جولائی 2018 سے فروری 2019 تک کتنے چنگ چی رکشوں کے خلاف قوانین کی پابندی نہ کرنے پر کارروائی کی گئی اور کتنا جرمانہ کیا گیا؟

(ہ) کیا حکومت لوڈر رکشا کی رجسٹریشن کرنے اور چنگ چی رکشا پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) ہر قسم کی ٹرانسپورٹ وہیکلز بشمول موٹر سائیکل اور لوڈر رکشا کی رجسٹریشن محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کرتا ہے جبکہ DRTAs کی رپورٹس کے مطابق اس وقت صوبہ میں روٹ پرمٹ رکھنے والے چنگ چی / موٹر سائیکل رکشا کی تعداد 7,046 اور لوڈر رکشا کی تعداد 49 ہے۔

(ب) موٹر سائیکل رکشا میں سواریوں کے لئے منظور شدہ سیٹوں کی تعداد ڈرائیور سمیت پانچ ہوتی ہے لیکن یہ درست ہے کہ موٹر سائیکل رکشا چلانے والے اکثر ڈرائیور ناجائز فائدہ حاصل کرنے کے لئے زائد سواریاں بٹھانے کے مرتکب ہوتے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ موٹر سائیکل رکشا چلانے والے اکثر ڈرائیور ناتجربہ کار ہوتے ہیں جو ٹریفک قوانین کی خلاف ورزیاں بھی کرتے ہیں جس کے لئے ٹریفک پولیس ان کے خلاف کارروائی کرتی رہتی ہے جبکہ عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق DRTA ان رکشوں کو مخصوص روٹ پر چلنے کی اجازت دیتی ہے جبکہ ان موٹر سائیکل رکشوں کے لئے تمام بڑی شاہراہوں اور موٹر وے پر چلنے پر پابندی ہے اور تمام ٹریفک چیکنگ ایجنسیوں کو اسے مؤثر انداز سے implement کرنے کی ضرورت ہے۔

(د) موٹر سائیکل رکشوں کے لئے تمام بڑی شاہراہوں اور ہائی ویز وغیرہ پر چلنے پر پابندی ہے کسی بھی قسم کی خلاف ورزی کی صورت میں ملکی قوانین کے مطابق نیشنل ہائی ویز اتھارٹی اور ٹریفک پولیس کا عملہ ہر قسم کی ٹرانسپورٹ خواہ وہ موٹر سائیکل رکشا ہو یا کوئی دوسری ٹرانسپورٹ ہو کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔ یکم جولائی 2018 سے 28۔فروری 2019 تک قوانین کی پابندی نہ کرنے اور بغیر روٹ پرمٹ چلنے والے 96,906 موٹر سائیکل رکشوں کے چالان کئے گئے، اور ان موٹر سائیکل رکشوں کے مالکان و ڈرائیور حضرات کو۔/2,40,84,000 روپے جرمانہ کیا گیا جبکہ غیر قانونی طور پر بنائے گئے موٹر سائیکل رکشا جات کی باڈی علیٰحدہ کروا کر ان کو واپس موٹر سائیکل میں تبدیل کئے گئے چنگ چیز کی تعداد 1,110 ہے۔

(ہ) سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم مورخہ 29.03.2017 کے تحت تمام منظور شدہ کمپنیوں کے موٹر سائیکل رکشوں کو مخصوص روٹ پر چلنے کی اجازت دی گئی ہے۔اس سلسلے میں فی الوقت سات موٹر سائیکل رکشا بنانے والی کمپنیوں کے رکشے پبلک سیفٹی کے معیار پر پورا اترتے ہیں جن کو انجینئرنگ ڈویلپمنٹ بورڈ (EDB)اور پاکستان سٹینڈرڈز اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی(PSQCA)نے بھی اجازت دی ہوئی ہے لہٰذا تمام DRTAs کو منظور شدہ کمپنیوں کے موٹر سائیکل رکشوں کو VICS سے فٹنس کروانے کے بعد مخصوص روٹس جاری کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

لاہور:اورنج ٹرین پراجیکٹ کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*1775: **جناب محمد ایوب خان:** کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں اورنج ٹرین پراجیکٹ کا کام کتنا مکمل ہو چکا ہے کتنا باقی ہے اوراب تک کتنی رقم اس پراجیکٹ پر خرچ کی جا چکی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ پراجیکٹ پر کام کر رہی ہے یا کام بند پڑا ہے؟

(ج) حکومت کب تک اورنج ٹرین منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے گی؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) اورنج ٹرین پراجیکٹ پر سول ورکس کا کام 93.71فیصد اور الیکٹریکل اور مکینیکل ورکس کا کام 96.13 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔اس پراجیکٹ پر USD$ 1,289,227,671/-ایگزم بنک آف چائنا(China Exim Bank) کے لون سے اور -/24,583,410,000روپے لوکل فنڈ سے ادا کئے جا چکے ہیں۔

(ب) حکومت مذکورہ پراجیکٹ پر کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ج) اورنج ٹرین پراجیکٹ اس سال کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

چکوال میں غیر قانونی بس / ویگن اڈوں سے متعلقہ تفصیلات

321: محترمہ آسیہ امجد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چکوال میں تلہ گنگ روڈ پر غیر قانونی بس / ویگن اڈے موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بس / ویگن اڈوں کے لئے چکوال شہر سے باہر جگہ مختص ہے لیکن مذکورہ بالا اڈے اثر ورسوخ کے حامل افراد کی وجہ سے شہر سے باہر منتقل نہیں کئے جا سکے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا بس / ویگن اڈوں کی وجہ سے روزانہ ٹریفک حادثات رونما ہو رہے ہیں جن میں کئی قیمتی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ بس / ویگن اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، یہ اڈے شہر سے باہر منتقل ہو جائیں گے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ چکوال میں تلہ گنگ روڈ پر غیر قانونی بس / ویگن اڈے موجود ہیں البتہ تلہ گنگ روڈ پر دو (ڈی) کلاس سٹینڈز موجود ہیں جو متعلقہ اتھارٹی سے باقاعدہ منظور شدہ ہیں اور ایک (سی) کلاس جنرل بس سٹینڈ جو کہ زیر انتظام میونسپل ایڈمنسٹریشن چکوال چل رہا ہے، موجود ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ان بس / ویگن اڈوں کے لئے چکوال شہر سے باہر جگہ مختص کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کیونکہ شہر میں ٹریفک بہاؤ کم ہے اور سپیڈ بھی کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے کوئی مہلک حادثہ رونما نہ ہوا ہے۔

(د) فی الحال ان اڈوں کو منتقل نہیں کیا جارہاالبتہ موٹر وہیکلز رولز1969 کی دفعہ A-253 کی شق G&F کے تحت DRTA ہر دس سال بعد ٹرانسپورٹ اڈوں کی کسی بھی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی اورzoning پر غور کر سکتی ہے۔

اندرون اور بیرون حدود بلدیہ ڈی کلاس ویگن سٹینڈ کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

417: جناب خالد محمود: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بحدود بلدیہ "ڈی" کلاس ویگن سٹینڈ کی منظوری کے لئے کتنی زمین، ویگن اور دیگر چیزیں درکار ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) اندرون یا بیرون حدود بلدیہ "ڈی" کلاس ویگن سٹینڈ کی منظوری میں کیا کوئی فرق ہے تفصیلا بتائیں؟

(ج) جس شخص کے نام "ڈی" کلاس سٹینڈ منظور ہوا ہو، اس کی فوتیدگی کی صورت میں سٹینڈ کی کیا صورتحال ہوگی، تفصیلاً بیان فرمائیں نیز اس صورتحال میں قانون کیا کہتا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) بلدیہ کی حدود کے اندر "ڈی" کلاس سٹینڈ کے لئے کم از کم چار کنال زمین اور موٹر وہیکل رولز 1969 کی ذیلی دفعہ 253 ترمیمی 2006 کے تحت متعلقہ اتھارٹیز جس میں ریونیو اتھارٹی، ٹریفک پولیس اور ایکسیئن ہائی ویز وغیرہ سےNOC حاصل کرنا ضروری ہے جبکہ کم از کم آٹھ پبلک سروس وہیکلز مالک کے نام پر ہونا لازم ہے۔

(ب) ایسے علاقے جو بلدیہ حدود میں نہیں آتے ان علاقوں میں "ڈی" کلاس سٹینڈ کے لئے کم از کم دو کنال زمین ہونا ضروری ہے۔

(ج) اس سلسلے میں ریونیو قوانین کے تحت اگر لواحقین succession certificate کی بنیاد پر اڈا اپنے نام کروانا چاہیں تو متعلقہ ڈپٹی کمشنر / چیئرمین DRTA کی منظوری اور دیگر قانونی تقاضوں کی تکمیل کے بعد اپنے نام ٹرانسفر کرواسکتے ہیں۔

گوجرانوالہ میں بسوں، ویگنوں کے اڈوں
کی تعداد اور سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

454: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں بسوں / ویگنوں کے اڈوں کی تعداد سے آگاہ فرمائیں، ان اڈوں پر مسافروں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو اڈے اندرون شہر واقع ہیں ان کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل پیدا ہوتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA، گوجرانوالہ میں بس / ویگن اڈوں کی تعداد درج ذیل ہے:

بی کلاس	سی کلاس	ڈی کلاس	کل تعداد
01	02	16	19

موٹر وہیکل قوانین کے مطابق بس اور ویگن کے اڈوں پر مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1- چار دیواری مع داخلی، خارجی گیٹ
2- انتظار گاہیں برائے مردانہ وزنانہ
3- لیٹرین برائے مردانہ وزنانہ
4- فراہمی بجلی وروشنی وغیرہ
5- نصیب کولر برائے فراہمی ٹھنڈا اور صاف پانی
6- صفائی ستھرائی کا مناسب انتظام
7- مسجد / جگہ مختص برائے نماز
8- تنصیب بورڈ بابت منظور شدہ کرایہ
9- سکیورٹی کا مناسب انتظام
10- تنصیب CCTV کیمرہ
11- فراہمی ہینڈ سکینر و میٹل ڈیٹیکٹر وغیرہ

(ب) جو پرائیویٹ اڈے شہر کے اندر جی ٹی روڈ پر واقع تھے ان تمام اڈوں کو وہاں سے ہٹا کر شہر سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے جبکہ دیگر اڈے گوجرانوالہ شہر سے باہر دوسرے شہروں کو جانے والی شاہراہوں پر واقع ہیں اور ان کی وجہ سے ٹریفک مسائل پیدا نہیں ہوتے۔ اگر ٹریفک میں تھوڑی بہت رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو اس کی وجہ ناجائز تجاوزات ہیں۔

(ج) فی الحال گورنمنٹ کے پاس متبادل جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ان اڈوں کو شہر سے باہر منتقل نہیں کیا جارہا البتہ موٹر وہیکلز رولز 1969 کی دفعہ 253-A کی شق G&F کے تحت DRTA ہر دس سال بعد ٹرانسپورٹ اڈوں کی کسی بھی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی اور zoning پر غور کر سکتی ہے۔

رحیم یار خان: جنرل بس سٹینڈ سے متعلقہ تفصیلات

457: سید عثمان محمود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان کا جنرل بس سٹینڈ شہر سے کب باہر شفٹ کیا گیا؟

(ب) کیا تمام روٹس کی پبلک ٹرانسپورٹ اسی سٹینڈ سے جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جنرل بس سٹینڈ کو ابھی تک مکمل طور پر فعال نہ کیا گیا ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں اور یہ کب تک مکمل طور پر فعال ہو گا؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان، جنرل بس سٹینڈ رحیم یار خان مورخہ 15-دسمبر 2014 کو شہر سے باہر منتقل کیا گیا۔

(ب) جی ہاں! تمام روٹس کی پبلک ٹرانسپورٹ اسی سٹینڈ سے جاتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ جنرل بس سٹینڈ رحیم یار خان کو ابھی تک مکمل طور پر فعال نہ کیا گیا ہے اور اس کی بڑی وجہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بقایا فنڈز کا نہ ملنا ہے جس کی مالیت 13.521 ملین روپے ہے۔ جونہی یہ رقم ملے گی تو اسی وقت جنرل بس سٹینڈ کا کام مکمل کر لیا جائے گا۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں نان اے سی جنرل بس سٹینڈ کے رقبہ اور تعمیرومرمت سے متعلقہ تفصیلات

471:جناب صہیب احمد ملک: کیاوزیرٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا کے علاقہ بھیرہ میں نان اے سی جنرل بس سٹینڈ کل کتنے رقبہ پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے اس کی تعمیر ومرمت (ایم / آر) کا کام نہیں ہوا۔ فرش شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور بڑے بڑے کھڈے پڑ چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسافروں کے لئے واش روم، انتظار گاہ دھوپ اور بارش سے بچاؤ کے لئے کوئی شیڈ نہ ہیں۔ حکومت کب تک یہ بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیرٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA سرگودھا، میونسپل کمیٹی بھیرہ کا جنرل بس سٹینڈ 71/4 کنال پر واقع ہے۔

(ب) چیف آفیسر میونسپل کمیٹی بھیرہ کے مطابق فی الحال گورنمنٹ کی طرف سے عائد پابندی کی وجہ سے تمام ڈویلپمنٹ کے کام رکے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے یہاں پر تعمیر ومرمت کا کام نہیں ہو سکا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے، فی الحال موقع پر واش روم اور انتظار گاہ موجود ہیں۔ چیف آفیسر میونسپل کمیٹی بھیرہ کے مطابق جونہی گورنمنٹ کی طرف سے مختص کردہ فنڈز اور اجازت ملے گی، سٹینڈ پر تعمیر ومرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جھنگ شہر میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ بس اڈوں سے متعلقہ تفصیلات

473:جناب محمد معاویہ: کیاوزیرٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر میں غیر رجسٹرڈ لاری اڈے موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جھنگ شہر میں جو بس سٹینڈ رجسٹرڈ ہیں وہ حکومت کی پالیسی کے مطابق نہ ہے۔

(ج) جھنگ شہر میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ بس اڈوں کی تفصیل فراہم کی جائے نیز حکومت کب تک غیر رجسٹرڈ اور غیر قانونی بس اڈوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز رجسٹرڈ بس اڈوں کی پالیسی کے حوالے سے مکمل تفصیل فراہم کی جائے ایسے اڈے جو رجسٹرڈ ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جھنگ، شہر میں جتنے بھی غیر رجسٹرڈ اڈے تھے ان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے انہیں شہر سے باہر جنرل بس سٹینڈ منتقل کر دیا گیا ہے۔

(ب) جھنگ شہر میں تین ڈی کلاس بس سٹینڈز رجسٹرڈ تھے جو کہ پرانی پالیسی کے تحت چل رہے تھے سال 2008 میں ان کے خلاف نئی پالیسی کے تحت قانونی کارروائی کی گئی تو ان کے مالکان نے ہائی کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کر لیا اور ابھی تک یہ معاملہ subjudice ہے۔

(ج) جھنگ میں کل تین اڈاجات رجسٹرڈ ہیں۔ اقبال سنز فلائنگ کوچ، شالیمار فلائنگ کوچ، السید ٹرانسپورٹ سروس جو کہ 2008 سے حکم امتناعی کی وجہ سے چل رہے ہیں۔ باقی جتنے بھی غیر قانونی غیر رجسٹرڈ اڈاجات تھے ان سب کو لاری اڈا شفٹ کر دیا گیا ہے۔ نیز بس اڈوں کی پالیسی کے حوالے سے مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں غیر معیاری کٹس کی گاڑیوں میں تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

504: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے چلنے والی گاڑیوں/رکشا/ٹیکسی کار وغیرہ میں LPG/CNG کٹس لگائی گئیں ہیں؟

(ب) سال2019 میں حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں کہ غیر معیاری کٹس لگانے والی گاڑیوں کو بند کیا جائے تاکہ حادثات / قیمتی جانوں کے ضیاع سے بچا جا سکے، مکمل اقدامات سے آگاہ کریں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ بشمول رکشا، ٹیکسی وغیرہ میں OGRA سے منظور شدہ Kits اور CNG سلنڈر لگائے جاسکتے ہیں جبکہ LPG کا استعمال ممنوع ہے۔

(ب) محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب کی ہدایت پر پنجاب کے تمام اضلاع کے سیکرٹری DRTAs روزانہ کی بنیاد پر غیر معیاری کٹس اور غیر معیاری سلنڈر والی گاڑیوں کے خلاف باقاعدگی سے کارروائی کرتے رہتے ہیں جس میں نہ صرف سلنڈر اتروائے جاتے ہیں بلکہ مالکان اور ڈرائیور حضرات کو بھاری جرمانے بھی عائد کئے جاتے ہیں۔

اس کارروائی کے دوران سال 2018 میں غیر معیاری کٹس اور LPG سلنڈر والی گاڑیوں کے 13,232 چالان اور ان گاڑیوں کے مالکان اور ڈرائیور حضرات کو -/68,38,000 روپے جرمانہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ غیر معیاری سلنڈر اتروائے گئے جبکہ امسال یکم جنوری 2019 سے 31-مارچ 2019 تک 4,857 گاڑیوں کے چالان اور ان گاڑیوں کے مالکان وڈرائیور حضرات کو -/756,000 روپے جرمانہ کیا گیا۔

اس کے علاوہ ٹرانسپورٹروں کی awareness کے لئے اخبارات میں OGRA کی منظور شدہ کٹس اور معیاری سلنڈروں کے استعمال کے اشتہار بھی دیئے گئے جن کی کاپی لف ہے۔ ان اقدامات سے غیر معیاری کٹس اور سلنڈروں کے استعمال میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے۔ آئندہ بھی ایسی کارروائی جاری رکھی جائے گی۔

صوبہ میں روٹ پرمٹ فیس کے اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

505: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کمرشل روٹ کی فیس دوسرے صوبوں سے کہیں زیادہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے مقابلے میں صوبہ سندھ میں لاکھوں کی تعداد میں ایک سال میں روٹس بنتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت دوسرے صوبوں کو مدنظر رکھتے ہوئے روٹ پرمٹ فیس کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ صوبہ کے ریونیو میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست نہ ہے مجموعی طور پر صوبہ پنجاب میں کمرشل گاڑیوں کی روٹ پرمٹ فیس صوبہ بلوچستان کے علاوہ تمام دوسرے صوبوں کے مقابلے میں کم ہے۔ تمام صوبوں کی فیسوں کا comparison برائے ملاحظہ منسلک کر دیا گیا ہے۔

(ب) سال 2018 میں صوبہ پنجاب میں بننے والے روٹ پرمٹس کی تعداد 2,08,438 ہے جبکہ صوبہ سندھ میں بنائے گئے روٹس پرمٹس کی تعداد 3,09,327 ہے۔

(ج) چونکہ مجموعی طور پر صوبہ پنجاب میں کمرشل گاڑیوں کی روٹ پرمٹ فیس بلوچستان کے علاوہ باقی تمام صوبوں کے مقابلے میں پہلے ہی کم ہے جو کہ 1996 سے نہ بڑھائی گئی ہے اس لئے اب 22 سال بعد فیسوں میں کمی کرنا مناسب نہ ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ممبران اسمبلی کی تنخواہوں و مراعات کے حوالے سے اسمبلی سے پاس ہونے والے بل پر عملدرآمد نہ ہونے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہاؤس کا basic function legislation ہے اور legislation کے لئے یہ ہاؤس constitute ہوا ہے۔ اس کا بنیادی کام صرف اور صرف legislation ہے۔ اس ہاؤس میں قانون سازی ہوتی ہے جس پر کبھی اپوزیشن کو

اعتراض ہوتا ہے اور گورنمنٹ کے بغیر یہ قانون سازی ہو نہیں سکتی لیکن جب بھی کوئی قانون سازی ہو جائے تو اُس کے بعد اس پر عملدرآمد نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کا سب سے بڑا breach of privilege ہے۔ یہاں پر روزانہ ہمارے ممبران تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں جس پر شاید کسی نہ کسی کو اعتراض ہو لیکن جب قانون سازی ہو جائے، ہاؤس اکثریت سے کسی بھی قانون کو پاس کرلے اور اُس پر اگر عملدرآمد نہ ہو تو اس سے بڑا breach of privilege ہو نہیں سکتا۔ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ یہاں پر ملک احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک اور باقی بھی عزیز بیٹھے ہوئے ہیں تو جس دن تنخواہوں کا بل آیا تب میں نے ان سے کہا کہ میں اس بل کو oppose کروں گا لیکن تمام دوستوں کے حکم کے تحت میں خاموش رہا۔ میں شاید ذاتی طور پر اس بل کے حق میں نہیں ہوں گا۔ میں نے اپنی لمبی پارلیمانی زندگی میں پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ یہ ہاؤس قانون پاس کرے لیکن اُس کی دھجیاں بکھیری جائیں اور اس کا مذاق ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر کسی بھی طرح سے گورنمنٹ یا کسی اور کو اس قانون سازی پر اعتراض ہے تو یہاں پر ہم گورنمنٹ بنچ اکثریت میں ہیں لہٰذا آج اس کو پاس کریں، کل اُس میں ترمیم لاکر ختم کر دیں کیونکہ legislation کو amend کرنے کا یہی طریق کار ہے۔

جناب سپیکر! یہاں یہ بات بھی سامنے آئے گی کہ جب legislation ہو جائے تو رولز میں کہیں provision نہیں ہے کہ کتنے دن میں اُس پر عملدرآمد ہو۔ جنہوں نے یہ رولز بنائے تھے یا یہ نظام بنایا تھا اُن کو پتا تھا کہ جب پارلیمنٹ کوئی قانون پاس کرے گی تو اُس پر عملدرآمد نہ ہونا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں اُن کو خدشہ تھا کہ حکومت کسی اور کی ہوگی، گورنر کسی اور پارٹی کا ہوگا تو وہاں انہوں نے ایک limit مقرر کی اور گورنر کو پابند کیا کہ وہ دس دن کے اندر اندر قانون پر اپنی رائے دے ورنہ وہ بل automatically پاس ہو جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ اس ہاؤس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ میں اس بل کی وجہ سے یہ نہیں کہہ رہا بلکہ اس وجہ سے کہہ رہا ہوں کیونکہ اس ہاؤس نے legislation کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آج اس legislation کو through کریں اور کل بل لا کر اس کو amend کر لیں کیونکہ یہ گورنمنٹ کا prerogative ہے۔ یہ prerogative نہیں ہے کہ اس ہاؤس میں قانون سازی ہو اور اُس کا مذاق اڑایا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ جیسے سپیکر کے ہوتے ہوئے یہ ضرور تقاضا کروں گا کہ آپ اس پر اپنی رولنگ دیں اور اس ہاؤس میں breach of privilege کو روکیں ورنہ کوئی نہ کوئی ممبر اس پر تحریک استحقاق لے آئے گا جس پر فیصلہ دینا بہت مشکل ہو گا۔

جناب سپیکر! میں اس کے بعد قائد حزب اختلاف کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس ہاؤس میں اتنے سالوں تک رولز میں پروڈکشن آرڈر کی provision نہیں ڈالی گئی لیکن جب ضرورت پڑی تو آپ کی اور اس گورنمنٹ کی مہربانی سے آپ نے یہ پروڈکشن آرڈر introduce کروائے جس کا آج تمام دوستوں کو فائدہ ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کی بات آ گئی ہے۔ آپ ذرا تشریف رکھیں۔ وزیر قانون! انہوں نے غالباً تنخواہوں والے بل سے متعلق بات کی ہے تو اس حوالے سے حکومت کا کیا مؤقف ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر یہ دوسری بات بھی مکمل کر لیتے تو میں دونوں باتوں کا اکٹھا ہی جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ بات آگے آ جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ گزارش یہ ہے کہ میرے بھائی میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ میں سب سے پہلے اُن کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بل ہاؤس نے منظور کیا ہے۔ کوئی بھی بل جب ہاؤس سے منظور ہو کر جاتا ہے تو اُس کی finality اُس وقت ملتی ہے جب گورنر صاحب اُس پر دستخط کر دیتے ہیں۔ اس بل کو اس وقت تک حتمی طور پر منظور نہیں کہا جا سکتا جب تک گورنر صاحب اس پر دستخط نہیں کرتے۔ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ یہ under process ہے اور گورنر صاحب کے پاس منظوری کے لئے جانا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنے محترم بھائی کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہماری پارلیمانی پارٹی کا اجلاس تھا جس میں وزیر اعلیٰ کے سامنے یہ مسئلہ اٹھایا گیا اور اس سے پہلے بھی ہمارے چند دوستوں نے بات کی جس میں شاید جناب سعید اکبر خان شامل نہیں تھے۔

جناب سپیکر! میں نے تمام ممبران کو اس بات کا یقین دلایا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی اجلاس کے دوران ہم اس مسئلے کا حل ضرور نکالیں گے اور اس بل کو حتمی طور پر finality کی طرف لے کر جائیں گے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ confusion پیدا نہ کی جائے کہ اس بل کا کچھ نہیں بنایا اس ہاؤس کا privilege breach ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس ہاؤس کے privileges کا جتنا ہمیں احساس ہے اور جتنا ممبران کے استحقاق کا موجودہ حکومت کو احساس ہے، شاید آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اسی لئے میں کہنا چاہتا تھا کہ معزز ممبر دوسری بات بھی کر لیتے تو میں جواب دیتا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! دوسری بات بھی ان کی آ گئی ہے لیکن جو پہلی بات ہے ناں آپ کی بات صحیح ہے کہ آپ بات کر کے اس کے بعد اسے دیکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس کو فائنل کریں گے۔ ہمارے تمام ممبران اس وقت موجود ہیں جنہوں نے ان خدشات کا اظہار کیا تھا جس کو ہم نے تسلیم کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسے حتمی نتیجے تک پہنچائیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! جناب سعید اکبر خان کی دوسری بات بھی آ گئی ہے تو اس حوالے سے بھی اگر آپ نے بات کرنی ہے تو کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے افسوس ہوا ہے کہ اتنے سینئر پارلیمنٹیرین میرے بھائی اور مبارکباد کس کو دے رہے ہیں؟ قائد حزب اختلاف کو مبارکباد پیش کر رہے ہیں۔ کس بات کی مبارکباد میرے بھائی آپ نے دی ہے؟ مبارکباد کے مستحق تو جناب سپیکر ہیں جو اس وقت کرسی صدارت پر بیٹھے

ہوئے ہیں۔ مبارکباد کے مستحق تو جناب عمران خان ہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے بھائی! بات سنیں مبارکباد کے مستحق تو جناب سپیکر ہیں جنہوں نے اس ہاؤس کے تقدس کو قائم کیا اور پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے اسمبلی کے Rules of businessمیں ترمیم لے کر آئے تو مبارکباد کے مستحق جناب سپیکر ہیں۔ ایک اور لحاظ سے میں آپ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ یہ وقت ایک سا نہیں رہتا۔ آج جہاں پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں اس وقت آپ یہاں پر نہیں تھے بلکہ ہمارے سابق سپیکر صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں وہ اس وقت سپیکر تھے۔ ہمارے محترم قائد حزب اختلاف جو ہیں، ان کے والد صاحب وزیر اعلیٰ تھے۔ آپ کا بیٹا جیل میں تھا اور اس وقت کے قائد حزب اختلاف چودھری ظہیر الدین پروڈکشن آرڈر کے لئے اس ہاؤس میں منتیں کرتے تھے اور جتنے جمہوریت پسند میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی تھی کہ اس کو لے کر آتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کہاں کی بات کرتے ہیں؟ یہ کریڈٹ آپ کو جاتا ہے، یہ کریڈٹ جناب عمران خان کو جاتا ہے اور یہ کریڈٹ وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کو جاتا ہے جنہوں نے جمہوری روایات کو برقرار رکھا۔

جناب سپیکر! ہمیں تو افسوس ہوتا ہے کہ آج جب ہمارے بھائی ٹی وی چینلز پر بیٹھ کر بات کرتے ہیں جمہوریت کی اور اصولوں کی تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت دس سال کہاں تھی، کیا وہ ڈکٹیٹر شپ تھی؟ آئیں اور کہیں کہ وہ ڈکٹیٹر شپ تھی اور ہم بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہم انتہائی دکھ کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج جمہوریت یہ ہے کہ آپ نے ایک گھنٹہ بھی دیر نہیں لگائی کہ ان کی requestآئی اور آپ نے آرڈرز جاری کئے۔ یہ جمہوریت ہے اور اب بھی میں اپنے بھائیوں سے عرض کرنا چاہوں گا کہ خدارا اب بھی ہوش کے ناخن لیں اور اس جمہوریت کو ڈی ریل نہ ہونے دیں۔ اگر آج نیب کے متعلق بات کی جاتی ہے تو میرے بھائیو! نیب ہماری نہیں ہے۔ دس سال آپ اقتدار میں رہے ہیں، آپ نیب کے قوانین کو تبدیل کر لیتے اور آپ نیب کو ختم کر دیتے۔ ہمارا کیا قصور ہے؟ آج آپ پر جو مقدمات بنے ہوئے ہیں تو جناب آصف علی زرداری پر مقدمہ کس نے

بنایا، جناب عمران خان نے بنایا، جناب عثمان احمد خان بُزدار نے بنایا، میاں محمد شہباز شریف پر مقدمات کس نے بنائے، ہم نے بنائے؟ یہ ایک دوسرے پر مقدمات بناتے رہے اور اسی نیب کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرتے رہے اور آج یہ کہتے ہیں کہ نیب سے یہ کروایا جارہا ہے تو آئیں اب بھی نیب کے خلاف ترامیم لے کر آئیں۔ چیئرمین نیب آپ کا مقرر کردہ ہے اور وہ ہمارا مقرر کردہ نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! حقائق کو درست کرنے کے لئے ہمیں دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ please ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے اگر آپ کہیں گے تو ہم قدم قدم پر ریکارڈ کو درست رکھیں گے کیونکہ ہماری قیادت اور آپ جو اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ تو ہمارے وزیراعظم کو تسلیم نہیں کرتے، یہ تو آپ پر بھی الزام لگاتے ہیں اور آپ کو تسلیم نہیں کرتے۔ دس دن پہلے اسی ہاؤس میں آپ کے خلاف نعرے بازی ہو رہی تھی۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! آج میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آج کوئی (ن) لیگ کا ممبر یہاں سے کھڑا ہو کر آپ کی جانبداری پر انگلی اٹھا سکتا ہے اگر ان میں اخلاقی جرأت ہے تو یا اپنے کئے کی معافی مانگے یا آپ کی عظمت کو سلام پیش کرے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجا کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ---

جناب سپیکر: نہیں، جناب سعید اکبر خان! آپ تشریف رکھیں کیونکہ بات ہو گئی ہے۔ ہم نے اپوزیشن لیڈر کو بھی وقت دینا ہے اس لئے اس سے پہلے یہ دو تین چیزیں ہیں جنہیں ہم take up کر لیں تو پھر اپوزیشن لیڈر کو وقت دیں گے کہ وہ اپنی بات کر لیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 226 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

ضلع پاکپتن: چک شاہ کھگہ کی 13 سالہ یتیم بچی کا اغواء و دیگر تفصیلات

226: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 13۔ مئی 2019 کو چک شاہ کھگہ ضلع پاکپتن کی 13 سالہ معصوم یتیم بچی شانی بی بی کو دو عورتوں اور مردوں نے اغواء کیا۔ اس بچی کے تایا نے اغواء کا پرچہ ملزمان کے ناموں کے ساتھ درج کروایا ہے۔ مدعی کو مقدمہ کی پیروی میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پولیس کی جانب سے اب تک اس سلسلہ میں کی جانے والی کارروائی سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ یہ سارا واقعہ غلط فہمی پر مبنی تھا اور ان کی فیملی کا ایک جھگڑا تھا جس کے شاخسانے میں یہ مقدمہ درج کروایا گیا تھا۔ باقاعدہ پولیس کو جب اطلاع ہوئی تو انہوں نے پرچہ درج کیا۔ بچی کو برآمد کیا، بچی کا بیان لیا اور بچی کو والدین کے حوالے کر دیا ہے جبکہ بچی کے بیان کے بعد مقدمہ بھی ڈسچارج کر دیا گیا ہے اس لئے یہ معاملہ نمٹ چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 235 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

لاہور: داتا دربار کے باہر بم دھماکا سے متعلق تفصیلات

235: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مئی 2019 میں داتا دربار لاہور کے نزدیک خودکش دھماکا میں پولیس ملازمین سمیت 13 افراد شہید اور متعدد راہگیر زخمی ہوئے؟

(ب) اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان اب تک گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے مفرور ہیں، اس کیس کی تفصیلات سے ہاؤس کو آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ افسوسناک واقعہ 8۔مئی 2019 بروز بدھ بوقت پونے نو بجے صبح داتا دربار لاہور مین گیٹ پر رونما ہوا۔ اس افسوسناک واقعہ میں پولیس کے پانچ جوان شہید ہوئے اور تین زخمی ہوئے جبکہ سول کے آٹھ لوگ شہید ہوئے اور پچیس زخمی ہوئے۔ اس واقعہ کا مقدمہ نمبر 19/12 مورخہ 20۔مئی 2019 بجرم 4/5 ESA-7 ATA تھانہ سی ٹی ڈی لاہور درج رجسٹرڈ کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ مجھے انتہائی خوشی ہو رہی ہے اس بات کو admit کرتے ہوئے کہ پولیس نے، سی ٹی ڈی نے اور ہمارے دیگر انٹیلی جنس کے اداروں نے انتہائی تندہی سے کام کیا اور اس مقدمہ کے ملزمان کو trace کیا۔ محسن ولد بہرام خان قوم پٹھان سکنہ مٹہ مغل خیل لنگ زئی تحصیل شب قدر چارسدہ خیبر پختونخوا جس کو انٹیلی جنس انفارمیشن پر سی ٹی ڈی لاہور نے گرفتار کیا۔ ملزم گرفتار ہو چکا ہے جس کی نشاندہی پر دو مزید ملزمان کو مقدمہ میں نامزد کر کے مفرور قرار دیا گیا ہے۔ میں ان کے نام لینا اس لئے مناسب نہیں سمجھتا کہ ان کی گرفتاری باقی ہے بہرحال میں اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہماری انٹیلی جنس ایجنسیاں اور ہماری Law Enforcement Agencies نے انتہائی تندہی سے کام کرتے ہوئے اس مقدمہ کو trace کیا اور ملزمان کو گرفتار کیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد دو مفرور ملزمان کو بھی گرفتار کر کے مقدمہ کا چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اور اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری business take up کرتے ہیں اور اس کے بعد باقی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہیں۔

آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019 has been laid in the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Irrigation with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019 has been laid in the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

مسودہ قانون(ترمیم)زکوٰۃ و عشر پنجاب2019

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Zakat and Usher (Amendment) Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Zakat and Usher (Amendment) Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Zakat and Usher (Amendment) Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Zakat and Usher for report within two months.

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹ

برائے سال16-2015کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Annual Report of the Punjab Judicial Academy for the year 2015-16.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Judicial Academy for the year 2015-16.

MR SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Judicial Academy for the year 2015-16 has been laid.

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال2017کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2017.

MR SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2017 has been laid.

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب محترمہ زینب عمیر مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

"The Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019 (Bill No. 13 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب میں قائدِ حزبِ اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بات کریں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے بجٹ سیشن کے حوالے سے پروڈکشن آرڈر جاری کئے اور اُس کے بعد میں ہاؤس کے اس طرف اور اُس طرف بیٹھے ہوئے اپنے colleagues معزز ممبران کو کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پروڈکشن آرڈر کا اقدام ہوا یہ credit اس اسمبلی کا ہے، یہ اسمبلی empower ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ابھی محترم وزیر قانون کی بھی بڑی جذباتی تقریر سنی اور ہمارے بڑے eminent جناب سعید اکبر خان جو ہمارے پرانے colleague ہیں اُن کی باتیں بھی سنی۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت evolve کرتی ہے یہ کوئی revolution نہیں ہوتا ہے کل کی غلطیاں ہمیں مجبور کرتی ہیں کہ ہم اُن کی درستی کریں اور جس دن یہ پروڈکشن آرڈر کا اقدام ہوا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہماری گورنمنٹ کے دس سالوں میں یہ ہمیں کرنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک نے، اس جمہوریت نے آگے پروان چڑھنا ہے تو ہمیں اپنی غلطیوں سے سبق سیکھنا چاہئے اور اچھے اقدام کو سراہنا چاہئے۔ گزارش یہ ہے کہ میں اپنی ذاتی تشہیر پر believe نہیں کرتا اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو بنے ہوئے 72 سال ہو گئے ہیں۔ اب میں آپ سے کچھ وقت لوں گا اور زیادہ بات میں اپنی بجٹ speech میں کروں گا۔ انشاءاللہ جب کل بجٹ پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں کہنا یہ چاہتا ہوں اس ملک میں لوگ پھانسیاں چڑھے اور پھر دہائیوں بعد جو اُس وقت کے منصف تھے انہوں نے معافی مانگی اور کہا کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ اس ملک میں لوگ جلاوطن ہوئے، اس ملک میں وزیراعظم کو گولی لگی، محترمہ بے نظیر بھٹو شہید ہوئیں۔ آج قومی اسمبلی کے ایوان میں اور یہاں جب وزیر قانون speech کر رہے تھے تو عجیب hooting ہوئی میں کسی کو blame نہیں کر رہا۔ اپوزیشن سائیڈ سے بھی hooting ہوتی ہے اور حکومتی بنچز کی طرف سے بھی hooting ہوتی ہے، چور، چور کے نعرے اس طرف سے بھی لگتے ہیں اُس طرف سے بھی لگتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اگر کوئی پھانسی چڑھ گیا اُس کی زندگی کوئی لُٹا سکتا ہے؟ چودھری ظہور الٰہی کو گولی لگی شہید ہو گئے، کیا وہ غم کوئی غلط کر سکتا ہے، کوئی چاہے بھی تو نہیں کر سکتا۔ آج یہ ملک جس دوراہے پر کھڑا ہے میں صرف چند گزارشات کرتا ہوں کہ پانچ ہزار ارب روپے کا قرضہ ہے جس میں سے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! گزارش ہے میری بات سن لی جائے اگر اس طرح سے بات ہونی ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

MR SPEAKER: Order in the House. No cross talk.

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! پانچ ہزار ارب روپے قرضہ اور اُس میں سے دو ہزار ارب روپیہ صرف جو روپے کی devaluation ہوئی ہے اُس کی مد میں دفن ہو گیا ہے۔ یعنی 72 سالوں میں جتنے قرضے لئے گئے یہ پانچ ہزار ارب روپیہ اُس کا 20 فیصد ہے۔ آج ہم کہتے ہیں کہ سیاستدان یا کوئی اور لوگ ڈرپوک ہوتے ہیں تو سب سے زیادہ ڈرپوک پیسا ہوتا ہے جب اُس کو conducive environment نہیں ملتی ہے جب investors کو

confidence نہیں ملتا تو پیسا غائب ہو جاتا ہے۔ آج یہ خوف کی علامت ہے ہماری سرمایہ کاری میں 52 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! معزز ممبران ایسے نہ کہیں میں حقائق بیان کر رہا ہوں کہ سرمایہ کاری میں 52 فیصد کمی واقع ہوئی ہے، سٹاک مارکیٹ 200 فیصد گراوٹ کا شکار ہوئی ہے اور یہ میں نہیں کہہ رہا، یہ international agencies کہہ رہی ہیں کہ South Asia میں آج روپے کی قدر سب سے کم ترین ہے، نیپال سے کم ہے، بنگلہ دیش سے کم ہے گزارش ہے کہ وزیراعظم نے قوم سے خطاب کیا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ میں نے سب کو اندر کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! آج میاں محمد نواز شریف بھی جیل میں ہیں، جناب آصف علی زرداری کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے، میاں محمد شہباز شریف بھی نیب کے عقوبت خانے سے واپس آ گئے اور اللہ نے ثابت کیا کہ کوئی کرپشن نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میں بھی نیب کی حراست میں چلا گیا مجھ پر 85۔ارب کی money laundering کا الزام تھا وہ 85۔ارب روپے تین دنوں میں 33۔ارب روپے بن گئے اور حقائق یہ ہیں کہ اب وہ کہتے ہیں کہ نہ 85۔ارب روپے ہے، نہ 33۔ارب روپے ہے، بات 18 کروڑ روپے کی ہے۔

جناب سپیکر! میں انشاءاللہ تعالیٰ پاکستانی قوم کو بھی جواب دوں گا اور عدالت کو بھی جواب دوں گا لیکن میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں۔ آپ بھی زمانے کے اوتار چڑھاؤ سے واقف ہیں، آپ نے بھی سختیاں جھیلی ہیں۔ جب میں 1993 میں آپ کے ساتھ گرفتار ہوا تھا تو میں نے چھ مہینے جیل کاٹی تھی اور آپ گواہ ہیں کہ جب Banking Tribunal میں درخواست سنی گئی تو جج صاحب نے کہا کہ یہ تو اٹھارہ سال کا ہے اس پر تو مقدمہ بنتا ہی نہیں ہے۔ میری bail نہیں بلکہ quashment ہوئی تھی۔ میں گورنمنٹ کالج میں گریجوکیشن کا سٹوڈنٹ تھا میرا ایک سال ضائع ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں بیٹھے تمام معزز ممبران سے پوچھتا ہوں کہ اگر مجھے چھ مہینے بعد انصاف ملا کہ اس کی تو عمر ہی نہیں تھی تو کیا کوئی میرا ایک سال تعلیم کا جو ضائع ہوا تھا لُٹا سکتا ہے؟ اس بات کو چھوڑ دیں۔ مشرف کے دس سالوں میں، میں چھ چھ گھنٹے تک نیب کے دفتر کے باہر بیٹھتا تھا۔ میرے والد کو کینسر کا موذی مرض لاحق ہوا، وہ آپریشن تھیٹر جا رہے تھے انہوں نے مجھے خط لکھا کہ بیٹا میں تمہاری راہ دیکھ رہا تھا کہ پتا نہیں میں آپریشن تھیٹر سے زندہ واپس لوٹتا بھی ہوں یا نہیں۔ اگر نہ لوٹا تو تمہیں اپنے بہن بھائیوں کا باپ بننا ہے۔

جناب سپیکر! میں دس سال کہتا رہا کہ میں نے جانا ہے اور اپنی ماں کو ملنا ہے۔ جب میں ماؤں کو اپنے بچے گلے سے لگاتے دیکھتا ہوں تو میرا بھی دل کرتا ہے کہ میں بھی اپنی ماں کا بوسہ لوں اور وہ میرا بوسہ لے۔ میں دس سال تک ترستا رہا، میرا نام ECL میں ڈالا تھا اور میری انکوائری ہو رہی تھی۔ میں بڑی عاجزی سے پوچھتا ہوں کہ دس سال احتساب کے بعد، ایک جنرل جن کا میں نام نہیں لوں گا انہوں نے مجھے کمرے میں بلایا اور کہا کہ حمزہ شہباز شریف تمہارے خاندان کے خلاف مشرف کے کہنے پر انکوائری ہو رہی تھی آج اپنے والد کو کہہ دینا کہ ہم کرپشن کی ایک پائی کا ثبوت بھی حاصل نہیں کر سکے۔ آپ اپنے والد کو فون کر دینا کہ He is a clean man. میں ان جنرل صاحب کا نام نہیں لوں گا۔ آپ مجھے بتائیں آپ بھی والد ہیں، کسی کے بیٹے ہیں، کسی کے باپ ہیں اور کسی کے خاوند ہیں۔ میں نے اکیلے اس کاندھے پر اپنے دادا کی میت کو لحد میں اتارا تھا۔ اس وقت باپ تھا، بھائی تھا، چچا تھا اور نہ ہی تایا تھا۔ کیا کوئی مجھے ان دس سالوں کی محرومیاں واپس لُٹا سکتا ہے؟ نہیں لُٹا سکتا۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے، اُدھر بیٹھے ہوئے لوگوں پر بھی کبھی ایسا وقت نہ آئے۔ آج بھی میں گرفتار ہوں اور میں نے قوم کو کہا ہے، میں political point scoring نہیں کر رہا ہوں، جو آیا ہے اس نے جانا ہے۔ میرے والد صاحب کہا کرتے ہیں کہ بیٹا کفن کی جیبیں نہیں ہوتیں۔ آج میں اس on the floor of the House پر on record کہہ رہا ہوں اور میرا کوئی دعویٰ نہیں ہے دعویٰ تو اُس ذات کا ہے وہ سب سے بڑی ذات ہے۔

جناب سپیکر! میں تو بڑا عاجز گنہگار انسان ہوں۔ اگر آج بھی میری گرفتاری کے بعد ایک پائی کی بھی کرپشن ثابت ہوئی تو پھر جناب محمد حمزہ شہباز شریف ہمیشہ کے لئے سیاست چھوڑ دے گا اور قوم سے معافی مانگ کر گھر بیٹھ جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے کوئی پروا نہیں ہے یہ وقت بھی انشاء اللہ گزر جائے گا۔ میں اپنے point پر واپس آتا ہوں۔ یہاں کہا جاتا تھا کہ میٹرو بس 90۔ارب کی بن گئی۔ اسی ہاؤس میں میرے قابل احترام منسٹر نے اس بات کو accept کیا کہ میٹرو بس 30 یا 32۔ارب میں بنی ہے۔ سی پیک کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ پیسے کھا گئے، یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا۔ سب سے اعلیٰ ترین چائنا کے عہدیداران کے کاؤنٹر پر کھڑے تھے اور میں اللہ کو یاد کر رہا تھا۔ اللہ کا قانون ہے کہ سچ، سچ ہی ہوتا ہے اور سچ میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شفاف ترین معاہدے ہوئے ہیں۔ اللہ کا نظام چلتا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ ہم غلطیوں سے سبق سیکھتے ہیں اور جو قومیں غلطیوں سے سبق نہیں سیکھتیں وہ تباہ ہو جاتی ہیں۔ Last time جو ٹارگٹ تھا وہ 4 ہزار ارب روپے کا تھا اور 3 ہزار 900۔ارب روپے اکٹھے ہوئے تھے۔ آج پانچ ہزار 500۔ارب روپے کا ٹارگٹ ہے۔ انہوں نے ایجوکیشن میں 20 فیصد کٹ لگا دیا ہے۔ میں سیاسی ورکر ہوں میں سونے کا چمچ منہ میں لے کر پیدا نہیں ہوا اور آپ اس بات کو جانتے ہیں۔ آج میں ایک سیاسی ورکر ہونے کے ناتے ایک انجانا خوف محسوس کر رہا ہوں کہ جو آج مہنگائی میں ہوشربا اضافہ ہو چکا ہے۔۔۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! بی بی! پھر آپ ہی بول لیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ خاموش رہیں۔ No cross talk, no cross talk۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں آپ سے مخاطب ہوں۔ آج ٹیکس ٹائم سیکٹر سے تمام subsidies withdraw کر لی گئی ہیں اور بے روزگاری کا سیلاب آنے والا ہے۔ آپ بھی دیہات سے تعلق رکھتے ہیں آج کسان مارا مارا پھر رہا ہے۔ ساؤتھ پنجاب میں بارشوں نے تباہی پھیر دی اور ہم نے subsidies withdraw کر کے کسانوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جبکہ اس صوبے کی 65 فیصد کمائی ایگریکلچر سیکٹر سے ہے۔ وہاں پر بھی لوگوں کو ایک قیامت خیز مہنگائی اور بے روزگاری کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو اختصار کے ساتھ سمیٹتے ہوئے گزارش کروں گا کہ یہ ملک بغض اور حسد سے آگے نہیں چلے گا۔ غلطیاں اِدھر بھی ہوں گی اور غلطیاں اُدھر بھی ہوں گی لیکن آج میں نیب کے سیل میں اپنے آپ سے یہ ضرور پوچھتا ہوں کہ حمزہ شہباز تم تیسری مرتبہ گرفتار ہوئے ہو لیکن ایک کھرب روپے میں پنجاب میں تین میٹرو بس بنی اور آج BRT پشاور کا منصوبہ ایک کھرب سے تجاوز کر گیا اور خیبر پختونخوا کی اپنی سرکاری رپورٹ یہ کہتی ہے کہ اس میں 7۔ارب روپے کی کرپشن ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! مالم جبہ سکینڈل کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ آج وزیراعظم نے کہا کہ جو قرضے لئے گئے اس کا حساب کتاب ہونا چاہئے اس لئے میں کمیشن بناؤں گا۔ میں بڑی عاجزی سے گزارش کروں گا کہ وزیراعظم ضرور کمیشن بنائیں لیکن پشاور میٹرو بس جو ایک کھرب روپے سے تجاوز کر گئی اس کا دور دور تک نہیں پتا کہ اس نے کب مکمل ہونا ہے؟ ایک خاتون اس میں جاں بحق ہو گئی۔ مالم جبہ کے سکینڈل پر بھی کمیشن بننا چاہئے، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہونا چاہئے۔ اِدھر سے بھی اور اُدھر سے بھی چور، چور کی الزام تراشیاں ہوتی ہیں۔ میری گرفتاری سے یا کسی اور کی گرفتاری سے اس بھوکی عوام کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ اس ملک کی چمنیاں جو جل رہی تھیں وہ بجھ گئی ہیں ان میں دوبارہ سے دھواں نہیں آئے گا اور مزدور کو روزگار نہیں ملے گا۔ میں جوتشی نہیں ہوں، میں کوئی پیر نہیں ہوں اور مجھے کوئی خواب نہیں آتے لیکن میں حقائق سے منہ نہیں موڑ سکتا۔ آنے والے ہفتے اور آنے والے مہینے بہت خطرناک ہیں۔ جب غریب آدمی کا بیٹا بھوک سے بلکتا ہے تو کوئی باپ اپنے بھوک سے بلکتے بیٹے کے آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ پھر وہ کہتا ہے کہ جس گھر میں خوشی ہے، خوشحالی ہے اس گھر کو آگ لگا دو۔ اللہ کرے کہ میں غلط ثابت ہوں اور کبھی ایسا نہ ہو۔ یہ جو معاشی melt down ہے یہ ہمیں کہاں لے کر جائے گا اس کا کسی کو علم نہیں ہے۔ یہ کشتی جو سمندر کے درمیان میں ہچکولے کھا رہی ہے اس کی منزل کیا ہے اس کا کسی کو کوئی پتا نہیں ہے؟ آج آئی ایم ایف کے ملازم اسٹیٹ بنک کے گورنر بنا دیئے گئے

ہیں۔ مصر کا حال آپ کے سامنے ہے۔ میری یہاں والوں سے اور وہاں والوں سے بھی درخواست ہے کہ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ملک پاکستان کی خیر کرے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنی بات دہراؤں گا کہ الزام تراشیوں اور ایک دوسرے کو چور کہنے سے کام نہیں چلے گا اگر احتساب کرنا ہے تو پھر انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے ورنہ اس احتساب کو کوئی ڈھونگ کہے گا کوئی ڈرامہ کہے گا۔ آج لوگ اس کو اسی نظر سے دیکھ رہے ہیں لیکن اگر ملک کی گرتی ہوئی معیشت میں اپوزیشن اور ٹریژری بنچز نے اپنا ہاتھ ملا کر اس ملک کو economic melt down سے نہ بچایا تو ہمیں آنے والی نسلیں معاف نہیں کر پائیں گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بار پھر آپ کے اقدام کو سراہتا ہوں اور اس ہاؤس کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جس نے پروڈکشن آرڈر کا قانون جاری کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آنے والے وقت میں بھی اس ایوان کو طاقت ور بنانے کے لئے اپوزیشن اپنا کردار ادا کرے گی اور تعاون کرے گی۔ پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب پیپلز پارٹی کی طرف سے سید عثمان محمود بات کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ بات کریں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں معزز قائد حزب اختلاف کی بات کو دُہراتے ہوئے آپ کو سلام پیش کرتا ہوں کہ اس مقدس ایوان میں پروڈکشن آرڈر لانے سے اس ایوان کی solidarity اور اس ایوان کے تقدس میں جو اضافہ ہوا ہے اس کے علمبردار آپ ہیں۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں جو NAB کی طرف سے Co-Chairman پاکستان پیپلز پارٹی سابق صدر جناب آصف علی زرداری کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں، جس طرح ان کی ضمانت منسوخی کا انتظار کیا جا رہا تھا، ان کے وزراء کی طرف سے claim تین چار روز پہلے سے چل رہا تھا کہ سابق صدر جناب آصف علی زرداری کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اس کی مذمت اس وجہ سے کرتا ہوں کہ کسی بھی ایسی پیشی کا ذکر کیا جائے جس پر Co-Chairman صاحب نے جانے سے گریز کیا ہو یا کسی قسم کی کوئی gimmick یا strategy کا استعمال کیا ہو۔ انہوں نے اس ملک کے law-abiding citizen کے طور پر ہر ادارے کی اور Honorable court کے ہر اس فیصلے کی پاسداری کی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ گیارہ سال جیل کاٹنے کے بعد convicted ہو کر جیل سے رہا ہوئے تھے۔ کل نیشنل اسمبلی میں بجٹ پیش کیا گیا۔ میں اس پر چند چیزوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بجٹ کے حوالے سے تو ویسے جب آپ کی بجٹ speech ہو گی تو اس وقت بات کر لینا۔ آپ ابھی اپنی بات ذرا مختصر کر لیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں بالکل مختصر بات کرتا ہوں۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اپوزیشن ہو یا ٹریژری یہ مقدس ایوان تب مقدس ہے جب ہمارا خود مختار ملک پاکستان سیاسی اور معاشی طور پر مضبوط ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جب وزیراعظم کا خطاب ہوتا ہے تو اس کے بعد جو اس کے پولیٹیکل اثرات آتے ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں لیکن ان حالات کے بعد جو پاکستان کے معاشی حالات بنتے ہیں، ایک ایک ہزار پوائنٹس سٹاک مارکیٹ گر جاتی ہے اور روپیہ ڈالر کی قدر کے مقابلے میں گر جاتا ہے، ایک دوسرے پر mudslinging کئے بغیر اور ایک دوسرے کو defame کئے بغیر ہمیں مل کر اور یکجا ہو کر اس خود مختار پاکستان کی سلامتی، اس کی بقا اور اس کی عزت کے لئے کام کرنا چاہئے۔ Thank you for your time very kind of you.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد معاویہ! آپ پھر کل بات کر لینا۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں مختصر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ مختصر بات کر لیں۔

جناب محمد معاویہ: بسم الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں تو دو چار باتیں کہنا چاہ رہا تھا اور منظر یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام فتح مکہ کے موقع پر تشریف لے گئے جب اس وقت حضور علیہ السلام نے تمام صحابہ کرام کو خوش دیکھا تو فرمایا کہ مجھے آج کے دن اپنے وہ ساتھی بہت یاد آ رہے ہیں جو یہ خوشی کا موقع نہیں دیکھ سکے۔ آج جب پروڈکشن آرڈر اس ہاؤس میں پاس کر دیا گیا اور اس کا فائدہ بھی بہت سے حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران کو پہنچ رہا ہے۔ قائد حزب اختلاف یہاں موجود ہیں تو ظاہر ہے کہ میرے دل میں وہ خیالات آ رہے ہیں جب میرے والد صاحب رحمت اللہ علیہ کو پروڈکشن آرڈر نہیں دیا گیا تو میں ان کی نذر ایک شعر کرنا چاہتا ہوں کہ:

اے شمع ہم دل جلوں سے تیرا نصیب اچھا
تو ایک شب جلی ہم برسوں سے جل رہے ہیں

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح قائد حزب اختلاف نے یہ فرمایا کہ آج کے دن اپوزیشن لیڈر کو پروڈکشن آرڈر کے تحت یہاں پر آنے کے لئے کہا گیا اور بلاشبہ انہوں نے اس بات کی مبارکباد پورے ہاؤس کو دی تو میں ان کی اس بات کو appreciate بھی کرتا ہوں اور میں آپ کو بھی اپنی طرف سے، اس معزز ایوان کی طرف سے اور بالخصوص ٹریژری بنچوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ اگر آج اس ایوان کی عزت میں اضافہ ہوا ہے تو سپیکر صاحب آپ کے سیاسی تدبر اور آپ کی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے یاد ہے کہ آپ جس دن پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے ترمیم کی بات کر رہے تھے تو اس وقت اپوزیشن کے سارے دوست جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ہم ایک دوسرے سے رابطے میں تھے اور میں نے آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ جو بھی اس ہاؤس کی عزت میں اضافے کے لئے قدم اٹھانا چاہتے ہیں تو اٹھائیں۔ آپ کو پاکستان تحریک انصاف کی قیادت کی مکمل طور پر حمایت حاصل ہو گی اور آپ نے دیکھا کہ آپ کے فیصلے کو نہ صرف حکومت

نے تسلیم کیا بلکہ ہم نے ہر موقع پر اس کو سراہا بھی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہمیشہ سراہتے بھی رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن ابھی فرما رہے تھے اور وہ political maturity کی باتیں کر رہے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اس معزز ایوان سے پہلے اور اس کے بعد اس ملک کی سیاست کے لئے اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے۔ اگر ہم واقعتاً اتنے politically mature ہو جائیں جس maturity کا مظاہرہ آج ہم کر رہے ہیں تو شاید اس ملک کے کافی سارے مسائل ویسے ہی حل ہو جائیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ یہ ساری باتیں ہمیں اس وقت یاد آتی ہیں کہ جب ہم پر خود کوئی مصیبت بن جاتی ہے۔ پھر ہمیں سارے اصول بھی یاد آ جاتے ہیں، قاعدے بھی نظر آ جاتے ہیں اور ہر چیز نظر آ جاتی ہے۔ ابھی قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ کچھ لوگ پھانسی چڑھ گئے تو کچھ لوگ کیا ایک ہی اس ملک کا لیڈر تھا جس کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا اور خوشی اس بات کی ہے کہ اس وقت شاید جناب عمران خان تو کرکٹ کھیل رہے تھے اور وہ تو سیاست میں بھی نہیں تھے جب جناب ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی۔ میرے خیال میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی سے لے کر چند سال پہلے تک جو درگت پاکستان پیپلز پارٹی کی پاکستان مسلم لیگ نواز نے بنائی ہے وہ پیپلز پارٹی جانتی ہے یا پاکستان مسلم لیگ نواز جانتی ہے۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے لیکن آج سیاسی قربانیوں کے حوالے سے اور سیاسی قد کاٹھ کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو ہمیں جناب ذوالفقار علی بھٹو یاد آتے ہیں تو پھر۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس وقت سب اکٹھے تھے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، اب میری بات سن لیں ناں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، No, cross talk. Order in the House. دیکھیں! بات یہ ہے کہ جب جناب محمد حمزہ شہباز شریف بول رہے تھے تو یہاں سے میں نے کسی کو نہیں بولنے دیا تو آپ بھی مہربانی کریں اور آپ ان کی بات حوصلے اور تحمل سے سنیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر!میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ کاش ہمیں یہ realization اس وقت ہوتی بہرحال وقت گزر چکا ہے۔ اس کے بعد خزانے کے حوالے سے محترم قائد حزب اختلاف نے بات کی کہ اس ملک کے خزانے کے ساتھ جو کھلواڑ کھیلا جارہاہے تو میں ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہوں گا کہ جس ملک کا وزیر خزانہ اپنے ملک کے وزیراعظم کی معاونت سے حکومت پاکستان کے جہاز پر بیٹھ کر اس خزانے کی فائلیں لے کر ملک سے فرار ہوجاتا ہے اس ملک کے خزانے میں کیا بچے گا؟۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!جناب اسحاق ڈار کو جناب عمران خان نے باہر نہیں بھیجا،ہماری گورنمنٹ میں باہر نہیں گئے، آپ کی گورنمنٹ میں باہر گئے ہیں،سرکاری جہاز میں گئے ہیں اور آپ کے وزیراعظم شاہد خاقان عباسی ساتھ لے کر گئے ہیں تو اس ملک کے خزانے میں کیا بچتا ہے کہ ایک اشتہاری کو آپ باہر لے جاتے ہیں اور آج بھی وہ اشتہاری ہیں۔ آج بھی ان کو واپس آنے کی اللہ تعالیٰ توفیق نہیں دے رہاتو اس ملک کے خزانے کے ساتھ جو کچھ اس طرف سے ہوا ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ اس بات کا تقاضا کرتی ہے،حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں اور آپ کے دل میں جس عوام کا دکھ اور درد ہے وہ عوام آج تقاضا کرتے ہیں کہ ہمارا کیا قصور ہے؟جس شخص نے اس ملک کو لوٹا اس کو سرکاری جہاز میں بٹھا کر آپ باہر لے گئے تھے اور اس بات کا کوئی جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر!آج میں شاہد خاقان عباسی کی پریس کانفرنس سن رہا تھا،وہ کہتے ہیں کہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا، میں نے تو کوئی غلط کام نہیں کیا اور میں نے تو اپنی ضمانت بھی نہیں کرائی۔ بھائی تم نے جو اس ملک کے ساتھ ایک کام کر دیا وقت آنے پر تو شاید آپ پر غداری کا مقدمہ بھی بن سکتا ہے کیونکہ آپ ایک اشتہاری کو اپنے جہاز میں بٹھا کر لے گئے۔

جناب سپیکر!یہاں پنجاب کی بات ہوتی ہے آپ گواہ ہیں کہ آپ جب اس صوبے کے وزیراعلیٰ تھے کیا اس معزز ایوان میں بیٹھا ہوا کوئی شخص اور گیلری میں بیٹھے ہوئے پریس کے میرے بھائی اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ آپ 100۔ارب روپے کا سرپلس صوبہ دے کر گئے تھے،صوبہ پنجاب میں 100۔ارب روپیہ سرپلس پڑا ہوا تھا۔ آج جب پی ٹی آئی کو

گورنمنٹ ملتی ہے تو2600۔ارب روپے کا قرضہ ملتا ہے۔کیا یہ قرضہ جناب عمران خان نے لیا تھا یا آپ نے لیا تھا؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس خزانے کے ساتھ یہ سب جناب عمران خان نے کیا ہے یا آپ نے کیا ہے ؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہم کچھ بھی نہیں کہتے سوموار والے دن قائد حزب اختلاف نے بجٹ پر بات کرنی ہے اور انہوں نے اپنی بجٹ speech open کرنی ہے۔ میں آج ان سے جواب نہیں مانگوں گا بلکہ یہ سوموار والے دن جواب دے دیں کہ ایک وہ صوبہ جو100۔ارب روپے سرپلس میں تھا وہ2600۔ارب minus میں کیسے گیا؟ یہ ہمیں چھوڑ دیں بلکہ اس کا جواب دے دیں اور قوم کو مطمئن کر دیں چونکہ قوم ان سے سوال کرتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!معزز قائد حزب اختلاف نے کہا وہ 1993 میں آپ کے ساتھ گرفتار ہوئے، مجھے بھی افسوس ہے لیکن اس کا ملبہ جناب عمران خان پر تو نہ ڈالیں۔ جن لوگوں نے آپ کو گرفتار کیا تھا وہ جانیں اور آپ جانیں۔ آج آپ جن کی پھانسیاں refer کر رہے ہیں تو آپ ان کے متعلق بات کریں۔

جناب سپیکر!میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ہم نے ان کے متعلق کبھی بات نہیں کی، یہ پیپلز پارٹی سے میرے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے پیٹ سے تو یہ چوری کا مال نکالنا چاہ رہے تھے ہم نے تو آج تک نہیں کہا کہ آپ کا پیٹ پھاڑ کر پیسے نکالیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ہم آج بھی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس کسی نے اس ملک کے خزانے کے ساتھ زیادتی کی ہے اس کا احتساب ہونا چاہئے اور پاکستان تحریک انصاف کا یہی منشور ہے کہ احتساب اور بلاامتیاز احتساب،اس میں کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں ہے چاہے کوئی سابق وزیراعظم ہے، چاہے جو بھی ہے اگر اس نے غلط کام کیا ہے تو حساب دے ہم حساب نہیں مانگتے۔ ہماری پارٹی میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہے گا کہ ہم نے کسی کا پیٹ پھاڑ کر بیچ میں سے پیسے نکالنے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جائیں اور عدلیہ کے سامنے اپنے آپ کو clear کرائیں اور واپس آئیں تو آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ نیب ہمارا، نیب کا چیئرمین ہمارا اور نہ ہی احتساب عدالتیں ہماری ہیں۔ اگر آپ سب تعیناتیاں دیکھ لیں تو ہمارے دور میں کوئی تعیناتی نہیں ہوئی بلکہ یہ ساری پرانی تعیناتیاں چلی آ رہی ہیں، آپ نے تعینات کئے، آپ نے قانون بنائے، آپ کے لوگ ہیں اور آپ

سے ہی حساب مانگ رہے ہیں اس لئے آپ جانیں اور وہ جانیں ہم آپ کو اس دن سلام پیش کریں گے جس دن آپ ان سے clear ہو کر یہاں تشریف لے آئیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی اس صوبے میں وزیر اعلیٰ موجود ہے، میں اپوزیشن سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر اعلیٰ کے چار کیمپ آفس چل رہے ہیں؟ پہلے اس صوبے کے خرچ سے چار کیمپ آفس چل رہے تھے لیکن آج صرف وہی 7 کلب ہے جہاں پر وہ رہائش پذیر ہیں اور ایک ہی کیمپ آفس ہے۔ سب کچھ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہوتا رہا ہے۔ میرے بھائیو! ابھی وقت آنے دیں جس طرح چیزیں سامنے آ رہی ہیں آپ کو خود پتا چلے گا کہ اس ملک کے خزانے کے ساتھ کیا کچھ ہوتا رہا ہے۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے، خدارا ہمیں بدنام مت کیجئے ہم آج بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں، آپ منتخب لوگ ہیں ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن یہ استدعا ضرور کروں گا کہ عدالتوں سے clear ہو کر آئیں۔ آپ بھی عدلیہ پر یقین رکھتے ہیں، آپ بھی عدالتی نظام پر اعتماد رکھتے ہیں ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ عدلیہ جو فیصلہ کرے گی ہمیں قابل قبول ہوگا، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں پھر اپنی جماعت کی طرف سے اور اپنی قیادت کی طرف سے ان کو اس بات کی کھلے بندوں دعوت دیتا ہوں کہ اس ملک اور اس صوبے میں جمہوریت کے فروغ کے لئے، اس ایوان کے تقدس کے لئے، اس ایوان کے معزز ممبران کے تقدس میں اضافے کے لئے اور ان کے بحیثیت پارلیمنٹیرین role میں اضافے کے لئے جو کچھ بھی کرنا پڑا پاکستان تحریک انصاف اس کا ساتھ دے گی۔

جناب سپیکر! آپ جو بھی اقدامات کریں گے ہم آپ کا ساتھ دیں گے، آئیں مل کر اس ہاؤس کی عزت میں اضافہ کریں، اس ہاؤس کے ایک معزز ممبر قائد حزب اختلاف پر ایک الزام لگا جس دن وہ رہا ہو کر آئیں گے، اپنے آپ کو clear کروا کر آئیں گے تو سب سے پہلے میں ان کو مبارکباد دوں گا لیکن خدارا عدالتی نظام، انتظامیہ، حکومت، سیاسی قیادت سب کو ایک ہی رگڑے میں مت رگڑیں کسی کو بچا ہوا رہنے دیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج ملک کو جن حالات کا سامنا ہے وہ ہماری وجہ سے نہیں ہے ہمیں تو آئے ہوئے 9 مہینے گزرے ہیں ہم تو 9 سال والوں سے حساب ضرور مانگ سکتے ہیں۔ خدارا 9 مہینوں والوں سے حساب نہ مانگیں، آپ 9 سال کا حساب دیں اگر آپ 10 / 9 سال کا حساب دیں گے تو پھر ہم بھی آپ کو حساب دیں گے۔ کیونکہ جو آپ نے کیا اس کا جواب آپ نے دینا ہے اور جو ہم نے کیا اس کا جواب ہم نے دینا ہے اس لئے میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ ہمیں اس بات کی خوشی ہوئی کہ آپ کے پروڈکشن آرڈرز کی وجہ سے قائد حزب اختلاف اسمبلی میں آئے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا وہ آئندہ بھی آئیں اپنے خیالات کا اظہار کریں لیکن خدارا جوڈیشری، اس ملک کے قومی اداروں اور بالخصوص گورنمنٹ کو نہ چھیڑیں، گورنمنٹ اپنا کام کر رہی ہے آپ جانیں عدالتیں جانیں جب فیصلہ ہو گا تو دیکھا جائے گا۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد حمزہ شہباز شریف! ایک سیکنڈ کے لئے تشریف رکھیں۔ جو معزز ممبران جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی لیڈرشپ میں بیٹھے ہیں اور جو حکومتی بنچز پر بیٹھے ہیں میں سب سے پہلے تو آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ہم سب نے ایک ایسا کام کیا ہے جس سے ہمارے ہاؤس کے تقدس میں اضافہ ہوا ہے۔ جب ہاؤس کے تقدس میں اضافہ ہوتا ہے تو عوام اور میڈیا کی نظروں میں ایک ایک ممبر کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بے شک ہم آپس میں لڑتے رہیں، ہماری اپنی اپنی جماعتیں ہیں، ہمارے اپنے اپنے اصول ہیں، ہمارے اپنے اپنے مسائل ہیں لیکن آپ لوگوں نے مل کر ایک ایسا کام کیا ہے جس سے اجتماعی طور پر سبھی کو فائدہ ہوا ہے۔ یہاں جتنے بھی معزز ممبران بیٹھے ہیں۔ میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص طور پر جناب محمد بشارت راجا اور چودھری ظہیر الدین کا اس لئے شکریہ ادا کر رہا ہوں کہ یہ لوگ اس سارے issue میں میرے معاون بنے ہیں اور میرا ساتھ دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں خاص طور پر وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں اس سے بڑھ کر جناب عمران خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہماری جتنی بھی قانون سازی ہوئی اس پر جناب عمران خان نے مجھے ذاتی طور پر اس بات پر سراہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بے شک ہمارے جو بھی stands ہیں ظاہر ہے ہم سارے اپنے اپنے stands پر کھڑے رہتے ہیں اور اپنے مؤقف کی تائید کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں لیکن اللہ کی مدد سے جس طرح راستہ نکلا ہے انشاء اللہ آئندہ بھی میری کوشش ہوگی کہ سب کو اس بات پر لے آؤں کہ ہم ایک ایسا کام کر جائیں جو تاریخ ساز ہو جس کی آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی ایک مثال دی جا سکے کہ یہ ہاؤس تھا جس نے صحیح معنوں میں ایسے فیصلے کئے ہیں جن سے نہ صرف اس ہاؤس، اس کے ممبران بلکہ تاریخ بھی گواہ رہتی ہے کہ آپ کے اس کام کو آنے والے لوگ سراہتے رہیں گے اور آپ کے اس فیصلے کو یاد کرتے رہیں اس لئے ہم ایسا کام کر جائیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ اگر ہم نیک نیتی سے چلیں، اگر ہم دل صاف کر کے چلیں، بغض رکھ کر نہ چلیں اور اللہ سے مدد مانگیں تو اللہ کی مدد سے ایسے کام ہو جاتے ہیں اور اس کی مثال آپ سب کے سامنے ہے اس لئے میں آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر کوئی تلخ باتیں ہو جاتی ہیں تو اُن کے لئے ہم سب تھوڑا دل بڑا کریں، تھوڑا حوصلہ مزید بڑھائیں اور اپنے اندر برداشت پیدا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب کے بہت سارے معاملات بہتر انداز میں چلتے رہیں گے۔

میں چاہتا ہوں کہ ہم اس ہاؤس سے ایک مثال بن کر نکلیں۔ جی، میاں محمد حمزہ شہباز شریف! اب آپ بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج وزیر قانون کچھ زیادہ جذباتی ہو گئے ہیں اور وہ میری باتوں کو دل پر لے گئے ہیں۔ میں نے کسی کی پھانسی کے حوالے سے بات نہیں کی بلکہ ایک تاریخی پس منظر میں تقریر کی ہے۔ میں نے اپنی اور اس وقت حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی غلطیوں کی بات کی تھی۔ وزیر قانون میری اس بات کو شاید اپنی طرف لے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے کہوں گا کہ آپ اسے دل پر نہ لگائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔ دوسری بات یہ کہوں گا کہ وزیر قانون نے بات کرتے ہوئے ہمارے دور کے چار Camp Offices کے حوالے سے بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ہماری حکومت کے مقابلے میں آپ کے انتظامی اخراجات بڑھے ہیں، کم نہیں ہوئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: باتوں اور تقاریر کے یہ مقابلے تو جاری رہیں گے۔ اب میں اس دُعا کے ساتھ آج کا اجلاس ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے کام کرنے کی توفیق دے۔ اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 14۔جون 2019 بوقت سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعتہ المبارک،14-جون2019

(یوم الجمع،10-شوال المکرم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 2

85

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ14-جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سرکاری کارروائی

(اے) بجٹ کا پیش کیا جانا

1۔ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال20-2019

وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال20-2019ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال19-2018

وزیر خزانہ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 19-2018ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب2019

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب2019ایوان میں پیش کریں گے۔

86

(سی)ترامیم کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

4۔ قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعات 5اور76کے تحت دوسرے شیڈول اور قواعد میں ترامیم

وزیر خزانہ قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعات 5اور76کے تحت دوسرے شیڈول اور قواعد میں ترامیم ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

87

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 14-جون 2019

(یوم الجمع، 10-شوال المکرم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 28 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٧١﴾
اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ
الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾
اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ
نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾

سورۃ آل عمران آیات 171 تا 173

اوراللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا (171) جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے اللہ اور رسول (کے حکم) کو قبول کیا جو لوگ ان میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے بڑا ثواب ہے (172) (جب) اُن سے لوگوں نے آکر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے (مقابلے کے) لئے (لشکر کثیر) جمع کیا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور تازہ ہو گیا اور کہنے لگے ہم کو اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے (173)

وماعلینا الا البلاغ o

حمد باری تعالیٰ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

حمد باری تعالیٰ

کعبے کی رونق کعبے کا منظر اللہ اکبر اللہ اکبر
دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اللہ اکبر اللہ اکبر
حیرت سے خُود کو کبھی دیکھتا ہوں اور دیکھتا ہوں کبھی میں حرم کو
لایا کہاں مجھ کو میرا مقدر اللہ اکبر اللہ اکبر
حمدِ خدا سے تَر ہیں زبانیں کانوں میں رس گھولتی ہیں اذانیں
بس اِک صدا آ رہی ہے برابر اللہ اکبر اللہ اکبر
تیرے حرم کی کیا بات مولا تیرے کرم کی کیا بات مولا
تا عمر کر دے آنا مقدر اللہ اکبر اللہ اکبر

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ کی تقریر کا آغاز کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ کیا طریقہ ہے ابھی تک معزز ممبران کو بجٹ تقریر کی کاپیاں نہیں دی گئیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اسمبلی کو بجٹ تقریر کی کاپیاں فراہم کی گئیں)

جناب سپیکر: اسمبلی ملازمین معزز ممبران کو بجٹ تقریر کی کاپیاں دے رہے ہیں۔ جب بجٹ تقریر شروع ہوتی ہے تبھی معزز ممبران کو بجٹ تقریر کی کاپیاں دینی ہوتی ہیں پہلے تو کاپی نہیں دینی ہوتی ناں!

سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

1۔ میں اللہ رب العزت کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے آج اس معزز ایوان میں پنجاب حکومت کے مالی سال20-2019 کا بجٹ پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ حکومت پنجاب کا آئندہ بجٹ پاکستان تحریک انصاف کی ترجیحات اور پالیسیوں کا آئینہ دار ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف کی حکومت کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر!

2۔ آج اس ملک کا ہر شخص اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ گزشتہ حکومت کی غلط پالیسیوں نے پاکستان کو کتنا نقصان پہنچایا۔ ورثے میں ملے ہوئے بدترین معاشی حالات کے باوجود ہماری حکومت اقتصادی بہتری کے لئے ٹھوس اقدامات کر رہی ہے۔ موجودہ بجٹ پاکستان تحریک انصاف کے منشور اور عوام سے کئے گئے وعدوں کی تکمیل کی طرف ایک اہم سنگِ میل ثابت ہو گا۔

جناب سپیکر!

3۔ آج جب ہم گزشتہ برسوں کے دوران پاکستان اور اُس کے سب سے بڑے صوبے پنجاب کی معیشت کی تباہی کی بات کرتے ہیں تو ہمارے سیاسی مخالفین کو اس پر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اُن کی خواہش ہے کہ ہم اُن چہروں کو بے نقاب نہ کریں جنہوں نے قومی وسائل کو بے دردی سے استعمال کیا اور پاکستان کو اس حد تک پہنچا دیا کہ آج اس ملک کا ہر پیدا ہونے والا بچہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کا مقروض ہے۔

جناب سپیکر! کسی شاعر نے کیا خُوب کہا ہے:

ہے غارتِ چمن میں یقیناً کسی کا ہاتھ
شاخوں پر اُنگلیوں کے نشان دیکھتا ہُوں میں

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف کی طرف سے
سیٹوں سے اُٹھ کر سپیکر ڈائس کے پاس آکر حکومت کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر!

4۔ آج ہر پاکستانی یہ سوال پوچھنے میں حق بجانب ہے کہ گزشتہ دس سالوں میں 6 ہزار ارب روپے کے قرضے 30 ہزار ارب روپے تک کیسے پہنچے؟ گزشتہ پنجاب حکومت کے وہ کون سے اخراجات تھے جنہوں نے سرکاری ملازمین کا 102۔ ارب روپے کا جی پی فنڈ تک ہڑپ کرنے پر مجبور کر دیا؟ اگر یہ اخراجات ترقیاتی مقاصد کے لئے خرچ کئے گئے تھے تو اس سوال کا جواب دینا ضرور بنتا ہے کہ آج پنجاب کے لاکھوں بچے سکولوں سے باہر کیوں ہیں؟ ہسپتالوں میں ایک بستر پر تین تین مریض کیوں دکھائی دیتے رہے؟ چھ برسوں کے دوران اربوں روپے کے فنڈز کی فراہمی کے باوجود عوام کو صاف پانی کیوں نہ ملا؟ بھاری لاگت کے میگا پراجیکٹس کا آغاز کسی مالی منصوبہ بندی اور وسائل کی فراہمی کے بغیر کیوں کیا گیا؟ ان تمام بدانتظامیوں کے نتائج عوام کو بھگتنا پڑے۔

جناب سپیکر!

5۔ گزشتہ دس سالوں میں ایک طرف چند شہر تھے جو تمام نام نہاد ترقیاتی سرگرمیوں کا مرکز تھے اور دوسری طرف صوبے کا بڑا حصہ ہر طرح کے وسائل سے محروم رکھا گیا۔ دعویٰ تو یہ بار بار کیا جاتا ہے کہ ہم جنوبی پنجاب کی عوام کو اُن کے تناسب سے زیادہ ترقیاتی رقوم فراہم کر رہے ہیں لیکن حقیقی اعداد و شمار کے مطابق صرف پچھلے سات سالوں میں جنوبی پنجاب کو کم از کم 265۔ارب روپے کی خطیر رقم سے محروم رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

6۔ گزشتہ دس سالوں میں پیدا کئے گئے سنگین معاشی بحران کا خاتمہ آٹھ ماہ کے مختصر عرصہ میں کیسے ممکن ہو سکتا تھا لیکن ہم نے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کی قیادت میں اس سنگین صورتحال سے پوری جرأت مندی کے ساتھ نمٹنے کا تاریخی فیصلہ کیا ہے۔ ہم نے ایڈہاک ازم سے کام لینے کی بجائے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صوبے میں Institutional Reforms کے ذریعے ایک ایسے انتظامی ڈھانچے کو وجود میں لائیں گے جو پائیدار معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ ایک عام آدمی کی زندگی میں آسانیاں پیدا کرنے کا باعث ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

7۔ ہم نے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کی سوچ اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی راہنمائی میں یہ کوشش کی ہے کہ آئندہ مالی سال کے لئے پنجاب کا یہ بجٹ محض اعداد و شمار کا مجموعہ ہونے کی بجائے عوام کے روشن مستقبل کا عہد نامہ ثابت ہو گا۔ چنانچہ ہم نے اس بجٹ کی بنیاد ان تین ترجیحات پر رکھی ہے جو تحریک انصاف کی حکومت کے منشور کا محور ہیں۔

جناب سپیکر!

8- یہ تین ترجیحات اس طرح ہیں:

1- کم وسیلہ اور محروم طبقات کا تحفظ یعنی Social Protection

2- انسانی وسائل کی ترقی یعنی Human Development

3- یکساں علاقائی ترقی یعنی Regional Equalization

جناب سپیکر!

9- اس بجٹ کی بنیاد Punjab Growth Strategy پر رکھی گئی ہے جسے حال ہی میں پنجاب کابینہ نے منظور کیا ہے۔ Growth Strategy 2023 آئندہ پانچ سال کے لئے تمام شعبوں میں حکومت پنجاب کو راہنما اصول فراہم کرے گی۔ اسی حکمت عملی کے تحت ہم نے گزشتہ آٹھ ماہ میں لیبر، زراعت، صنعت، تعلیم، ٹورازم اور ماحولیات کے شعبوں میں نئی پالیسیاں متعارف کروائیں۔ عوامی فلاح اور سماجی تحفظ کے منصوبے تشکیل دیئے گئے جن میں بے سہارا افراد کے لئے پناہ گاہوں کا قیام، سستے گھروں کی فراہمی، صحت انصاف کارڈز کا اجراء دیہی سڑکوں کی تعمیر، زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے اقدامات اور کاروبار میں آسانی کی سکیمیں شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

10- تحریک انصاف کے منشور کا ایک بنیادی نکتہ فعال لوکل گورنمنٹ سسٹم کا قیام تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ حکومت پنجاب نے آٹھ ماہ کی قلیل مدت میں ایک مربوط لوکل گورنمنٹ سسٹم کا نظام وضع کیا اور پارلیمنٹ سے اس ایکٹ کی منظوری حاصل کر لی۔ یہ ایک ایسا تاریخی قدم ہے جس پر کوئی بھی حکومت فخر کر سکتی ہے۔ اس ایکٹ کے تحت پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اختیارات کی حقیقی معنوں میں نچلی سطح تک منتقلی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اس نظام کے تحت دیہی اور شہری کونسلوں کے قیام اور ان کو ترقیاتی فنڈز کی براہ راست منتقلی حقیقت میں ایک گیم چینجر ثابت ہو گی۔

جناب سپیکر!

11۔ دنیا جانتی ہے کہ تحریک انصاف کی عوامی تحریک کے دوران ہمارا ایک بڑا ہدف وہ شاہ خرچیاں اور قومی سرمائے کے بے دریغ استعمال کو واضح کرنا تھا جو اس وقت کی حکومت کا طرہ امتیاز سمجھا جاتا تھا۔ تحریک انصاف صرف وعدوں پر نہیں عمل پر یقین رکھتی ہے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ حکومت میں آنے کے بعد پارٹی کے سربراہ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور ان کی ٹیم نے کفایت شعاری کا آغاز اپنی ذات سے کیا۔ جہاں ایک طرف وفاقی کابینہ کے اراکین نے رضاکارانہ طور پر اپنی تنخواہوں میں 10 فیصد کمی کا فیصلہ کیا تو دوسری طرف ہماری بہادر افواج نے اپنے اخراجات میں اضافہ نہ کر کے ایک قابل تحسین مثال قائم کی ہے۔ وہ بھی ان حالات میں جب سرحدوں پر کشیدگی ہے اور بھارت اپنے دفاعی بجٹ میں اضافہ کر رہا ہے۔ اسی طرح پنجاب میں بھی وزیر اعلیٰ اور ان کی کابینہ نے تنخواہوں اور دیگر اخراجات میں کمی کے ذریعے اس شاندار روایت کو برقرار رکھا ہے۔

جناب سپیکر!

12۔ اب میں آپ کے سامنے پنجاب کے آئندہ مالی سال کے بجٹ کے نمایاں نکات پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ پنجاب کے آئندہ مالی سال 20-2019 کے بجٹ کا ٹوٹل حجم 2300۔ارب 57 کروڑ روپے تجویز کیا گیا ہے جس میں سے 350۔ارب روپے ترقیاتی جبکہ 1717۔ارب 60 کروڑ روپے جاری اخراجات کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ بجٹ کی دیگر تفصیلات کے مطابق مالی سال 20-2019 میں "General Revenue Receipts" کی مد میں 1990۔ارب روپے کی وصولیوں کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ NFC کے تحت وفاقی حکومت کی جانب سے پنجاب کو 1601۔ارب 46 کروڑ روپے کی آمدن متوقع ہے جبکہ صوبائی محصولات کی مد میں 388۔ارب 40 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ مالی سال میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 1298۔ارب 80 کروڑ روپے لگایا گیا ہے جس میں سے 337۔ارب 60 کروڑ روپے تنخواہوں کی مد میں رکھے

گئے ہیں۔اس موقع پر میں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ ملک کو درپیش مشکل مالی حالات کے باوجود حکومت پنجاب نے گریڈ1 سے گریڈ16 تک کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں10 فیصد اضافہ، گریڈ17 سے گریڈ20 تک کے سرکاری افسران کی تنخواہوں میں 5 فیصد اضافہ اور گریڈ21اور22 کے سینئر سرکاری افسران کی تنخواہوں کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔البتہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ پولیس کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کے حوالے سے اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے جو اپنی سفارشات مرتب کرنے کے قریب ہے۔

جناب سپیکر!

اس کے علاوہ 244۔ارب 90 کروڑ روپے پنشن کی مد میں،مقامی حکومتوں کے لئے 437۔ارب10 کروڑ اور سروس ڈیلیوری اخراجات کے لئے 279۔ارب 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ میں انتہائی فخر سے اس ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کی کفایت شعاری کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہوتے ہوئے آئندہ مالی سال کے بجٹ کے جاریہ اخراجات میں رواں مالی سال کے مقابلے میں صرف 2.7 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ پنجاب کی تاریخ میں سال بہ سال ہونے والا سب سے کم اضافہ ہے اور یہ سادگی اور کفایت شعاری کی بہترین مثال ہے۔

جناب سپیکر!

13۔ ملک میں موجودہ مالی بحران کے پیش نظر حکومت پنجاب کی جانب سے گزشتہ برس کی طرح اس سال بھی 233۔ارب روپے کی رقم بجٹ میں سرپلس کے طور پر رکھی جا رہی ہے جو کہ قومی بجٹ خسارہ کم کرنے میں مددگار ہوگی اور محصولات کے اہداف کے حصول پر اگلے مالی سال میں دستیاب ہوگی۔

جناب سپیکر!

14- وسائل کی کمی اور مشکل اقتصادی صورتحال کے باوجود سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے 350-ارب روپے مختص کئے جارہے ہیں جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 47فیصد زیادہ ہیں۔ میں اپنی حکومت کی ترجیحات کا ذکر پہلے کر چکا ہوں۔ ترقیاتی پروگرام انہی ترجیحات کی روشنی میں تشکیل دیا گیا ہے اور اس ترقیاتی پروگرام میں 125-ارب روپے سوشل سیکٹر، 88-ارب انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیکٹر، 34-ارب پروڈکشن سیکٹر، 21-ارب سروسز سیکٹر، 17-ارب دیگر شعبہ جات، 23-ارب سپیشل پروگرامز، 42-ارب پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی مد میں رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

15- جب تحریک انصاف کی قیادت "ریاست مدینہ" کے ماڈل کی بات کرتی ہے تو ہمارے مد نظر ایسا معاشرہ ہوتا ہے جس میں پسماندہ اور محروم طبقات کے تحفظ کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اسی تصور کو ممکنہ حد تک عملی شکل دینے کے لئے حکومت پنجاب نے ایک جامع "پنجاب احساس پروگرام" کے آغاز کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر!

16- "پنجاب احساس پروگرام" کے تحت جاری کئے جانے والے چند منصوبہ جات درج ذیل ہیں:

- 3-ارب روپے کی لاگت سے "باہمت بزرگ پروگرام" کا اجراء کیا جارہا ہے جس کے تحت 65سال سے زائد عمر کے ایک لاکھ پچاس ہزار بزرگوں کو ماہانہ مالی معاونت کے لئے 2000روپے ماہانہ الاؤنس دیا جائے گا۔
- معذور افراد اور ان کے خاندانوں کو درپیش مسائل کسی سے پوشیدہ نہیں۔ حکومت ان خاندانوں کی مشکلات میں کمی کے لئے "ہم قدم" کے نام سے 3-ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک پروگرام کا آغاز کرنے جا رہی

ہے۔اس پروگرام کے تحت 2لاکھ سے زیادہ افراد کو2000روپے ماہانہ کی مالی امداد مہیا کی جائے گی۔

- بیواؤں اور یتیم بچوں کی کفالت کے لئے 2۔ارب روپے کی لاگت سے "سرپرست پروگرام" متعارف کروایا جارہاہے۔اس پروگرام کے تحت بیوہ خواتین کی مالی معاونت کے لئے ماہانہ 2000روپے کا وظیفہ مقرر کیا جائے گا۔
- پنجاب میں فنکاروں اور ہنر مندوں کی مالی امداد میں خاطر خواہ اضافے کا فیصلہ کیا گیاہے۔
- معاشرے کا ایک محروم طبقہ یعنی "خواجہ سراؤں" کی فلاح و بہبود کے لئے 20کروڑروپے کی لاگت سے "مساوات" پروگرام کا آغاز کیاجارہاہے۔
- تیزاب گردی جیسے سنگین جرم کا شکار افراد کی بحالی کے لئے 10کروڑ کی لاگت سے "نئی زندگی پروگرام" کا آغاز کیاجارہاہے۔
- خواتین کو معاشی طور پر خود مختار بنانے کے لئے 8۔ارب روپے کی لاگت سے ایک پانچ سالہ منصوبے کا آغاز کیاجارہاہے۔

جناب سپیکر!

17۔ تحریک انصاف کی حکومت نے دہشت گردی کا نشانہ بننے والے سرکاری اہلکاروں کی طرح ایک باقاعدہ پالیسی کے تحت عام شہریوں کے اہلخانہ کی مالی امداد کا بھی فیصلہ کیا ہے۔"خراج شہداء پروگرام" کے تحت دہشت گردی کا شکار ہونے والے ان شہریوں کی بیواؤں اور یتیموں کی کفالت کو اس وقت تک یقینی بنایا جائے گا جب تک وہ اپنے پاؤں پہ کھڑے نہ ہو جائیں۔اس مقصد کے لئے 30کروڑروپے مہیا کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

18۔ لاہور میں بے گھر افراد کے لئے "پناہ گاہ" منصوبہ بے حد کامیاب رہا ہے۔ پنجاب احساس پروگرام کے تحت اس کو ہم پورے پنجاب میں پناہ گاہوں کے قیام کو یقینی بنایا جائے گا۔ آئندہ مالی سال میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں مزید 9 پناہ گاہوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

19۔ ہماری حکومت نے میگا پراجیکٹس کے تصور کو ایک نیا رُخ دیا ہے۔ اب یہ میگا پراجیکٹس محض سڑکوں اور پلوں تک محدود نہیں رہیں گے۔ ہم نے صحت، تعلیم، صنعت اور زراعت سمیت دیگر شعبوں میں میگا پراجیکٹس شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ہم صحت کے شعبہ میں پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ لا رہے ہیں۔ چنانچہ آئندہ بجٹ میں مجموعی طور پر 279۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔اس ضمن میں مختص کی جانے والی رقم گزشتہ حکمرانوں کے دُور حکومت کے آخری بجٹ سے 20 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

20۔ آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ لاہور میں محض ٹرانسپورٹ کے ایک زیر تعمیر منصوبے پر صرف ہونے والی مجموعی رقم سے پنجاب کے طول و عرض میں کم از کم 50 جدید ترین ہسپتالوں کی تعمیر عمل میں لائی جاسکتی تھی۔ یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ لاہور جیسے بڑے شہر میں گزشتہ کئی ادوار سے ایک بھی نئے جنرل ہسپتال کا قیام عمل میں نہیں لایا جاسکا۔

جناب سپیکر!

21۔ میں آج اس ایوان میں انتہائی مسرت کے ساتھ پنجاب کے مختلف شہروں میں تقریباً 40۔ارب روپے کی لاگت سے9 جدید نئے ہسپتالوں کے قیام کا اعلان کرتا ہوں۔یہ ہسپتال لیّہ، لاہور، میانوالی، رحیم یار خان، راولپنڈی، بہاولپور، ڈی جی خان، ملتان اور راجن پور میں تعمیر کئے جائیں گے۔اس کے علاوہ صحت عامہ کے وہ منصوبے جو گزشتہ حکومت نے سیاسی وجوہ کی بناء پر سرد خانے کی نذر کر دیئے تھے ہماری حکومت نے وہ تمام منصوبے بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔میں اس ضمن میں فاطمہ جناح انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹیسٹری کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہوں گا جس پر کام کا آغاز شروع کر دیا جائے۔

جناب سپیکر!

22۔ تحریک انصاف کے منشور کے عین مطابق عوام کو "صحت انصاف کارڈ" کے فقید المثال منصوبے کا آغاز کیا جا چکا ہے۔اس سال اس کا دائرہ کار پنجاب کے 36اضلاع تک بڑھا دیا جائے گا۔آئندہ بجٹ میں اس منصوبے کے لئے 2۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

23۔ قومی ترقی میں تعلیم کی تمام تر اہمیت کے باوجود گزشتہ دور میں صحت کی طرح تعلیم کے شعبے کو وہ اہمیت نہیں دی گئی جس کا یہ مستحق تھا۔ہماری حکومت نے بجٹ2019-20 میں تعلیم کے شعبے کے لئے 383۔ارب روپے کی ریکارڈ رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

24۔ ہم دیانتداری سے سمجھتے ہیں کہ تعلیم کے شعبے میں درپیش مسائل innovative اقدامات کے بغیر حل نہیں کئے جاسکتے۔پنجاب میں "انصاف سکول پروگرام" کے تحت شام کی شفٹ کا اجراء ہماری اسی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔اسی اقدام کے ذریعے جہاں ایک طرف ہم سکولوں میں پہلے سے موجود سہولتوں اور وسائل سے فائدہ اٹھاسکیں گے وہاں ہمارا یہ قدم لٹریسی ریٹ میں واضح طور پر بھی اضافہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

جناب سپیکر!

25۔ سکول ایجوکیشن کی طرح ہائر ایجوکیشن بھی ہماری ترجیحات کا حصہ ہے۔ میں آج اس ایوان میں نہایت خوشی کے ساتھ ایک اعلان کرتا ہوں کہ ہم چھ نئ یونیورسٹیوں کی بنیاد رکھیں گے جو کہ مری، چکوال، میانوالی، بھکر اور راولپنڈی میں قائم کی جائیں گی۔ ان کے علاوہ ننکانہ صاحب میں بابا گورونانک یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ ہے جو اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ پاکستان میں اقلیتوں کی مؤثر نمائندگی کی علامت بھی ثابت ہو گا۔ ہمارا یہ عزم ہے کہ ہم اپنے دورے حکومت میں ہر ضلع میں یونیورسٹی کے قیام کو ممکن بنائیں گے۔

جناب سپیکر!

26۔ ہم نے پنجاب بھر میں اس مالی سال کے دوران 63 کالجز مکمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کالجوں کی تعمیر پر 2۔ارب روپے سے زائد کی رقم صرف ہو گی۔ اسی طرح صوبے کے 68 کالجوں میں عدم موجود سہولیات کی فراہمی کے لئے ایک ارب 76 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

27۔ گزشتہ حکومت کے صاف پانی کے نام پر شروع کئے گئے نام نہاد منصوبے کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ ہماری حکومت نے ایک جامع حکمت عملی کے تحت صاف پانی کی فراہمی کے لئے "آب پاک اتھارٹی" تشکیل دی ہے۔ اس مقصد کے لئے 8۔ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ صاف پانی کے اس منصوبے کا آغاز پنجاب کے دیہی اور دور دراز علاقوں سے کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

28۔ حکومت پنجاب پورے صوبے میں وسائل کی منصفانہ تقسیم اور ترقی کے یکساں مواقع کی فراہمی پر یقین رکھتی ہے۔ جنوبی پنجاب کے ساتھ کی گئی زیادتیوں کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں۔ اب ان کے ازالے کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کا 35 فیصد

جنوبی پنجاب کے لئے مختص کیا جارہا ہے۔ میں اس موقع پر یہ اعلان کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ آئندہ جنوبی پنجاب کے علاقوں کے لئے مختص رقوم کو کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکے گا چنانچہ حکومت نے پنجاب کابینہ کی منظوری کے ساتھ یہ فیصلہ کیا ہے کہ جنوبی پنجاب کے لئے مختص ترقیاتی فنڈ کو صرف جنوبی پنجاب ہی میں استعمال کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

29۔ مالی سال 2019-20 میں جنوبی پنجاب کے نمایاں ترقیاتی منصوبہ جات میں ملتان میں نشتر-II، ہسپتال رحیم یار خان میں آئی ٹی یونیورسٹی فیز-II اور شیخ زید ہسپتال فیز-II، ڈی جی خان میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ٹیکنالوجی یونیورسٹی اور سیف سٹی پراجیکٹ، لیّہ میں 200 بستروں پر مشتمل زچہ وبچہ ہسپتال اور بہاولپور میں چلڈرن ہسپتال اور چلڈرن لابئریری کمپلیکس کا قیام شامل ہیں۔ تونسہ اور مظفر گڑھ میں صنعتی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے انڈسٹریل اسٹیٹس کے منصوبے بھی آئندہ بجٹ کا حصہ ہیں۔

جناب سپیکر!

30۔ حکومت پنجاب قومی یکجہتی کے جذبے کے تحت بلوچی بھائیوں کے لئے کوئٹہ میں کارڈیالوجی ہسپتال اور خاران میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کے قیام کے لئے بجٹ میں فنڈز مہیا کررہی ہے۔

جناب سپیکر!

31۔ چھوٹے اور انٹرمیڈیٹ شہروں میں تمام بنیادی شہری سہولتوں کی فراہمی ہمارا مشن ہے۔ اس حکمت عملی کے ذریعے بڑے شہروں پر آبادی کا دباؤ بھی کم ہوگا۔ پنجاب کے پانچ شہروں کو پہلی بار Master Planning کے ذریعے شہری سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ اس مقصد کے لئے ایک ارب 54 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک بڑے منصوبے کا آغاز کیا جارہا ہے اور ایشین ڈویلپمنٹ بنک کی معاونت سے اس پروگرام

کے لئے اڑھائی سو ملین ڈالر کی ایک خطیر رقم کا loan بھی finalization کے آخری مراحل میں ہے جس سے پنجاب کے شہروں کی تجدیدِ نو ممکن بنائی جائے گی۔

جناب سپیکر!

32۔ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان نے قوم سے اپنے پہلے خطاب میں بے گھر اور مستحق افراد کے لئے پچاس لاکھ گھروں کی تعمیر کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ پنجاب میں وزیر اعظم کے اس عوام دوست اقدام کے تحت تین مراحل میں ایک لاکھ ستر ہزار مکانات کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

33۔ اب میں پاکستان کی معیشت کے ایک انتہائی اہم شعبے یعنی زراعت کے بارے میں آئندہ بجٹ میں تجویز کئے گئے اقدامات اور منصوبوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ تحریک انصاف کے نزدیک زرعی شعبہ کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان نے اپنا منصب سنبھالتے ہی نہ صرف ایک جامع زرعی پالیسی کے تحت comprehensive اصلاحات تجویز کیں بلکہ ان اصلاحات پر عملدرآمد کے لئے پانچ برسوں پر محیط 125۔ارب روپے کے ایک عظیم الشان زرعی package کا اعلان بھی کیا۔

جناب سپیکر!

34۔ حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال میں زراعت کے لئے مختص ترقیاتی بجٹ میں پچھلے برس کی نسبت 100 فیصد سے زائد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بجٹ 20-2019 میں اس شعبہ میں مجموعی طور پر 40۔ارب 76 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

35۔ محکمہ زراعت کے بجٹ میں مختلف کھادوں اور بیجوں پر دی جانے والی سبسڈیز، ای کریڈٹ اور فصل بیمہ پروگرام کے لئے 7۔ارب 85 کروڑ روپے کی خطیر رقم تجویز کی گئی ہے۔ حکومت نے کاشتکاروں کو زرعی پیداوار کی مناسب قیمت دلانے کے لئے

صوبے میں ماڈل آکشن مارکیٹس کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔ مارکیٹنگ کے اس جدید نظام سے کاشتکاروں کے علاوہ زرعی اجناس کے برآمد کنندگان بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ حکومت نے کاشتکاروں تک براہِ راست سبسڈی پہنچانے کے لئے "ایگری سمارٹ کارڈ" کے اجراء کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر!

36۔ شجر کاری کو فروغ دیئے بغیر بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی طرح طرح کی بیماریوں پر قابو پانا ممکن نہیں۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے آئندہ پانچ برسوں کے دوران محکمہ جنگلات کے تحت 55 کروڑ درخت لگانے کا پروگرام تیار کیا ہے۔ اگلے مالی سال کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے 3۔ارب 43 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

37۔ صنعت کا شعبہ بھی ہماری معیشت کی ترقی اور استحکام کے لئے کلیدی حیثیت کا حامل ہے جو مقامی پیداوار میں اضافہ اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ ہم نے جہاں ایک طرف پنجاب میں بیمار صنعتوں کی بحالی کے لئے مؤثر منصوبے تشکیل دیئے ہیں وہاں ہم نے صوبے کے مختلف حصوں میں نئے صنعتی مراکز اور سپیشل اکنامک زونز قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ یہ ہمارا عزم ہے کہ ہم اپنے دورِ حکومت میں اللہ کے فضل و کرم سے پنجاب کے ہر ضلع میں ایک کامیاب اور فعال انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کریں گے۔

جناب سپیکر!

38۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ہم نے فیصل آباد میں 23۔ارب روپے کی لاگت سے علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی کے نام سے ایک بڑے صنعتی مرکز کے قیام کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ ہم نے پچھلی حکومت کی بدانتظامی کا شکار قائداعظم اپیرل پارک شیخوپورہ کو فعال

کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاقہ مظفر گڑھ میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ سے انڈسٹریل پارک اور تونسہ میں سمال انڈسٹریل پارک بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

39۔ Ease of Doing Business کے تحت کاروبار میں آسانی کے لئے اہم اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ میں یہاں بزنس رجسٹریشن پورٹل کا ذکر کروں گا جس کے تحت حکومتی دفاتر کے چکر لگائے بغیر کاروبار کی آن لائن رجسٹریشن کی جا رہی ہے اور اس کے تحت اب تک 14 ہزار نئے کاروبار رجسٹرڈ کئے جا چکے ہیں۔ ٹیکس کی ادائیگی کے حوالے سے پنجاب ریونیو اتھارٹی کے تحت آن لائن سسٹم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

40۔ حکومت کی معاشی پالیسی کا ایک بنیادی جُز سیاحت کا فروغ ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک مربوط ٹورازم پالیسی وضع کی جا چکی ہے۔ اس پالیسی کے تحت حکومت پنجاب نئے ٹورسٹ مقامات کو develop کرے گی اور اس کے ساتھ ساتھ موجودہ مقامات پر تمام تر سہولیات مہیا کی جائیں گی۔ محکمہ ٹورازم اب تک 9 ایسے مقامات کی نشاندہی کر چکا ہے جو ٹورازم کا potential رکھتے ہیں۔ ان مقامات میں سون ویلی، اٹک، کالاباغ، بہاولپور، کوہ سلیمان اور جہلم شامل ہیں۔ پنجاب میں Religious Tourism کے فروغ کے لئے بھی اہم اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ حکومت پنجاب "پنجاب ٹورازم اتھارٹی" قائم کر رہی ہے۔ حکومتی اثاثوں کے بہترین استعمال اور وسائل میں اضافہ کے لئے ایسی تمام تاریخی سرکاری عمارتیں جو ٹورازم کے اعتبار سے پُرکشش ہیں، سیاحتی اور کمرشل مقاصد کے لئے استعمال کی جائیں گی۔ اسی طرح حکومت پنجاب کے 177 ریسٹ ہاؤسز کو عام پبلک کے لئے کھولنے کا بے مثال فیصلہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

41- نوجوان ہمارا سب سے قیمتی اثاثہ ہیں جنہیں کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت پنجاب youth package کا آغاز کر رہی ہے جس کے تحت ایجوکیشن، سکلز ڈویلپمنٹ، سپورٹس، یوتھ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبہ جات میں مختلف پروگرام متعارف کروائے جا رہے ہیں جن کے تحت نوجوانوں کو روزگار اور فنی تربیت کی فراہمی کے ذریعے لیبر فورس کا حصہ بنایا جا سکتا ہے۔ ان پروگرامز میں TEVTA کا "ہنر مند نوجوان پروگرام" اور پنجاب سمال انڈسٹریز کا بلاسود قرضوں کا پروگرام سرفہرست ہے۔

جناب سپیکر!

42- حکومت نے موجودہ مشکل معاشی حالات میں محدود وسائل کے بہتر استعمال کے لئے Innovative Financing کے ذریعے پرائیویٹ سیکٹر کو متحرک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پالیسی کے تحت پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر کے وسائل کو استعمال میں لانے کے لئے خاص طور پر انفراسٹرکچر سیکٹر کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں 13 روڈز جو کہ ہمارے اس صوبہ کی شہ رگ ہیں ان کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ زیادہ سرکاری وسائل سوشل سیکٹر کی ترقی کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

43- اپنی تقریر کے اختتام پر میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے بجٹ کی تیاری میں معاونت کی بالخصوص فنانس ڈیپارٹمنٹ، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور گورنمنٹ پرنٹنگ پریس پنجاب کے تمام اہلکاروں اور افسران کا جنہوں نے عید کے دنوں میں بھی اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ میں پریس گیلری میں موجود صحافی دوستوں اور پنجاب اسمبلی کے سٹاف کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں معزز ممبران اسمبلی کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی ترجیحات سے آگاہی کے ذریعے بجٹ سازی

میں اہم کردار ادا کیا۔اس کے ساتھ ساتھ میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور ہمیشہ میری راہنمائی کی۔ آخر میں اللہ رب العزت کے حضور دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں پنجاب کو حقیقی معنوں میں خوشحال، ترقی یافتہ اور فلاحی صوبہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پاکستان زندہ باد

جناب سپیکر: جی، Order in the House تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال20-2019 کا پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Minister for Finance may present the Annual Budget Statement for the year 2019-20.

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I present the Annual Budget Statement for the year 2019-20.

MR SPEAKER: The Annual Budget Statement for the year 2019-20 has been presented.

ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال19-2018 کا پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Minister for Finance may present the Supplementary Budget Statement for the year 2018-19.

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I present the Supplementary Budget Statement for the year 2018-19.

MR SPEAKER: The Supplementary Budget Statement for the year 2018-19 has been presented.

مسودہ قانون
(جو پیش کیا گیا)
مسودہ قانون مالیات پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2019.

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I introduce the Punjab Finance Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2019 has been introduced.

ترامیم
(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)
قانون سروسز پر سیل ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعات 5 اور 76 کے تحت دوسرے شیڈول اور قواعد میں ترامیم

MR SPEAKER: Minister for Finance may lay the amendments.

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I lay the amendments in the Second Schedule and Rules under sections 5 and 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012.

MR SPEAKER: The amendments in the Second Schedule and Rules under sections 5 and 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 have been laid.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز مورخہ 17۔ جون 2019 بروز سوموار سے ہو گا اس کے لئے چار یوم یعنی 17، 18، 19 اور 20۔ جون 2019 مختص کئے گئے ہیں۔

آخر میں جناب وزیر خزانہ بجٹ پر عام بحث کو wind up کریں گے۔ جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ سیکرٹری اسمبلی کو اپنے نام تاریخ کے ساتھ بھجوا دیں۔ اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 17۔ جون 2019 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،17۔جون2019

(یوم الاثنین،13۔شوال المکرم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 3

109

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ17۔جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث

111

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

سوموار،17-جون2019

(یوم الاثنین،13-شوال المکرم1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر18منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفطار آیات 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔(13)اور بدکردار دوزخ میں (14)(یعنی) جزاء کے دن اس میں داخل ہوں گے(15)اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے(16)اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟(17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے(18) جس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہو گا(19) وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ میری تو ساری بہار آپؐ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپؐ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپؐ سے ہے
گنہگار ہوں آقاؐ بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپؐ سے ہے
کہاں وہ ارض مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا شرف بار بار آپؐ سے ہے

تعزیت

سابق معزز ممبر اسمبلی ڈاکٹر سید وسیم اختر اور معزز ممبر اسمبلی سید خاور علی شاہ کے بھتیجے کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! ہمارے اس معزز ایوان کے بہت ہی فعال اور متحرک سابق معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر جن کا تعلق بہاولپور سے تھا کا وصال ہو گیا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ان کی روح کے لئے دعائے استغفار کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میرے علم میں آیا ہے کہ ہمارے معزز ممبر سید خاور علی شاہ کے بھتیجے کا بھی انتقال ہو گیا ہے لہٰذا مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر سابق ایم پی اے ڈاکٹر سید وسیم اختر اور معزز ممبر سید خاور علی شاہ کے بھتیجے کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج 20-2019 کے سالانہ بجٹ پر بحث کا آغاز انشاء اللہ ہونا ہے جو کہ 21۔جون 2019 تک جاری رہے گی چونکہ ہمارا ہاؤس ماشاء اللہ کافی بڑا ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بحث کے لئے ایک دن مزید رکھا جائے تاکہ معزز ممبران کو بحث میں حصہ لینے کا موقع مل سکے۔

میری یہ گزارش ہو گی کہ بات مختصر اور to the point ہو تاکہ ہمارے اس معزز ایوان کے تمام ممبران کو بات کرنے کا موقع مل سکے۔ بجٹ پر بحث کے لئے معزز ممبران اپنے نام کے ساتھ پی پی نمبر اور تاریخ بھی تحریری طور پر سیکرٹری صاحب کو دے دیں تاکہ اسی حساب سے

آپ کو بات کرنے کا موقع ملے۔ ہمیشہ یہ traditionرہی ہے کہ بجٹ پر بحث کے آغاز کے لئے قائد حزب اختلاف کو موقع دیا جاتا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف اسمبلی میں آ چکے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وہ ہاؤس میں ایک منٹ میں آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں ہے۔ وہ آ جائیں ہم ان کا انتظار کر رہے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں داخل ہوئے)

جناب سپیکر: اب میں قائدِ حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت دیتا ہوں کے وہ بحث کا آغاز کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیر شیر" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو ڈاکو" کی نعرے بازی)

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! شکریہ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اس ہاؤس کی ہمیشہ روایت رہی ہے اگر اس روایت کو پامال کیا گیا اور قائد حزب اختلاف کو بات نہ کرنے دی گئی تو ہم بھی کسی کو بات نہیں کرنے دیں گے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو عمران گو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آپ نے بھی کوٹا پورا کر لیا ہے اب اس بات کو جانے دیں۔ Order in the House معزز ممبران اب بیٹھ جائیں۔ میری بات سنیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گلی گلی میں شور ہے عمران کی پارٹی چور ہے" کی نعرے بازی)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو عمران گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: چلیں !اب آپ بیٹھ جائیں اب آپ چپ کر جائیں، آپ کا کیا مسئلہ ہے اُن کا مسئلہ میں حل کرتا ہوں۔ آپ نے بھی اُس دن کیا ہے تو یہ warming up تو ہونی تھی۔ اب ہو گئی ہے اب آپ ذرا خاموش رہیں اور اب حکومتی سائیڈ کی طرف سے بھی کوئی نہ بولے۔ ہاؤس کی کارروائی کو آگے چلنے دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر !۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں !

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر !جب وزیر خزانہ تقریر کر رہے تھے تو جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی موجودگی میں جب وہ یہاں بیٹھ کر کمانڈ کر رہے تھے کہ میمنہ اور میسرہ کس طرح حملہ کریں اور آپ کی طرف آ کر جو کچھ بولا جا رہا تھا اُس کے باوجود آپ کی شخصیت کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے پھر اُن کے بولنے کے لئے اس سائیڈ کو خاموش کروایا۔ کیا ان کو یہ خیال نہیں تھا کہ وزیر خزانہ کے بجٹ کے چند صفحات یہ نہیں سن سکتے تھے ؟ ان کا سارا جھوٹ بیٹھ کر ہم نے سننا ہے اُس وقت کم از کم سننے دیتے اور ان کی ساری کی ساری ہیرا پھیری جو یہ ایک سال سے دُہرا رہے ہیں اب پھر دُہرانا ہے ان کو کم از کم وزیر خزانہ کو سننا چاہئے تھا انہوں نے وزیر خزانہ کو کیوں نہیں سنا؟

جناب سپیکر: چلیں !اب آپ تشریف رکھیں۔ اب آپ نے بالکل نہیں بولنا میری بات سنیں اس ہاؤس کی کارروائی کو چلانا اور چلنے دینا سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ ٹھیک ہے اگر انہوں نے ایسا کیا ہے تو اُن کی اُس چیز کو اگر آپ نے condemn کرنا ہے تو آپ خاموشی سے اُن کی بات سنیں۔ یہاں پر میڈیا موجود ہے وہ خود دیکھ لیں گے کہ فرق صاف ظاہر ہے اس لئے حکومتی سائیڈ سے نہ بولیں اور اپوزیشن کو بھی کہتا ہوں کہ آپ بھی اپنی سائیڈ سے منع کریں جب جناب محمد حمزہ شہباز

شریف بولیں گے تو یہاں سے کوئی نہیں بولے گا۔جب حکومتی سائیڈ سے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی بات کا جواب دیا جائے تو بھی اس سائیڈ سے کوئی نہیں بولے گا۔

قائدِ حزبِ اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف)**:** جناب سپیکر!شکریہ۔میں نے ابھی تقریر شروع نہیں کی تھی میں اللہ کا نام لے رہا تھا اور اُس پر بھی شور مچایا گیا۔اللہ تعالیٰ کا نام لے لیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اب جانے دیں۔بس کریں اُن کو بات کرنے دیں۔آپ نوٹ کر لیں،اُس کا جب جواب آئے تو اُس میں ساری چیزیں آجائیں یہاں فوری جواب نہ دیں۔(قطع کلامیاں)

محترمہ!آپ بیٹھ جائیں۔آپ تو اُس دن آئی نہیں تھیں۔آپ یہ بتائیں آپ اُس دن کیوں نہیں آئیں،آپ اُس دن غیر حاضر کیوں تھیں؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر!میں اُس دن یہاں موجود تھی۔

جناب سپیکر: چلیں بیٹھ جائیں۔جی،قائد حزب اختلاف!

قائدِ حزبِ اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف)**:** شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

جناب سپیکر!آپ نے ٹھیک کہا کہ جمہوریت کا حسن ہے کہ ہم ایک دوسرے سے سیاسی اور نظریاتی اختلاف کرتے ہیں۔اس ایوان میں شور شرابا بھی ہوتا ہے اس طرف سے بھی ہوتا ہے اُس طرف بھی ہوتا ہے اور یہ کوئی پاکستان کی تاریخ نہیں ہے،اس صوبے کی تاریخ نہیں ہے،باہر First World Countries میں بھی ہوتا ہے اور جمہوریت میں یہ چیزیں ہمیں ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا سبق دیتی ہیں اور آج خاص طور پر میں اپنے دوست جو ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہیں، میری بہنیں بیٹھی ہیں میرے لئے قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر!میری پارٹی کے ممبران یہاں بیٹھے ہیں میں ایک پاکستانی کی حیثیت سے یہ گزارش کروں گا کہ آج کا وقت اس بات کا تقاضا کر رہا ہے کہ ہم اس پاکستان کے جو معاشی حالات ہیں اُس پر اپنی اپنی رائے کا کُھل کر اظہار کریں۔ایک دوسرے کو جواب دینے کا،نعرے بازی کرنے کا ہر وقت ہوتا ہے لیکن میں ایک سیاسی ورکر ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناضر جان کر یہ

کہنا چاہتا ہوں کہ آج جو معیشت کا حال ہے اور آج غریب آدمی اپنے بچوں کی دو وقت کی روٹی پوری کرنے سے قاصر ہے، ادویات میں۔۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order in the House. No cross talk please.

کوئی بات نہیں، ان کو بات کرنے دیں۔ آپ معزز ممبران اس کا جواب تیار کریں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے اگر یہ نہیں سننا چاہتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں بات نہیں کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں آپ بالکل بات کریں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں اپنے قابل احترام دوستوں کو اپنے معزز ممبران کو جو ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آج بھی ہم نے اس معاملے پر سیاست کی، آج بھی ہم نے معاشی حالات کا جو economic melt down ہو رہا ہے اس کا حل تلاش کرنے کی بجائے ایک دوسرے پر الزام تراشی کی تو آنے والا وقت اور ہماری آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ میں آپ کو یہ بات بڑی ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ آنے والے ہفتے، مہینے ہمیں اس بات کا احساس دلائیں گے۔

جناب سپیکر! میرے سامنے ایسے لوگ بیٹھے ہیں جو پرانے پارلیمنیٹرین ہیں اور وہ محسوس کر رہے ہیں کہ آج کا جو معاشی melt down ہے وہ کس طرح سے عام آدمی کی زندگی پر اثر انداز ہونے والا ہے۔ ایگریکلچر جو اس صوبے کی معاشی back bone ہے اس پر کس طرح اثر انداز ہونے والا ہے اور آنے والے مہینے کتنے سخت ہیں وہ اس بارے میں جانتے ہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کی بات حوصلے سے سنیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ میں کوئی جوتشی نہیں ہوں لیکن آپ کو آنے والا وقت بتائے گا کہ اگر ہم اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے تو اس سے اس معیشت کو سہارا نہیں ملے گا، یہ ملک مضبوط نہیں ہوگا، ہوشربا مہنگائی اور بے روزگاری کا خاتمہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! میں باقاعدہ بجٹ تقریر کرنے سے پہلے آپ کی وساطت سے پوری پاکستانی قوم اور یہاں بیٹھے ہوئے ایک ایک معزز ممبر کو اپنی تشویش سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ جب الیکشن ہو گئے، پہلے ہم سنتے تھے کہ ہم خودکشی کر لیں گے لیکن آئی ایم ایف کا قرضہ نہیں لیں گے۔ اس کے بعد اسد عمر نے کہا کہ ہم آئی ایم ایف کے پیچھے نہیں چھپیں گے، اگر ہمیں آئی ایم ایف کی شرائط منظور نہ ہوئیں تو پھر ہم کوئی اور option دیکھیں گے۔ ماہرین معاشیات ٹاک شوز اور اپنے آرٹیکل میں لکھتے رہے کہ غیر یقینی صورتحال قوموں کے لئے زہر قاتل ہوتی ہے۔ ہمیں فیصلہ کرنا ہو گا، ہم نے کئی مرتبہ سنا کہ آئی ایم ایف کے پاس جانا ہے، کئی مرتبہ سنا کہ آئی ایم ایف کے پاس نہیں جانا ہے۔ پھر یہ ایمنسٹی سکیم آئی جس میں آپ اپنی پراپرٹیز کو announce کر سکتے ہیں۔ کبھی ہم سنتے تھے کہ کابینہ نے اس پر تحفظات کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ ہم نے اس سکیم کو نہیں لانا اور کبھی سنتے رہے کہ یہ سکیم آ رہی ہے یعنی ایسی غیر یقینی صورتحال ہو گئی تھی کہ جس investor نے invest کرنا تھا اور جنہوں نے اس ملک میں کاروبار کرنا تھا وہ ذہنی طور پر گومگو کا شکار ہو گئے کہ ہم نے آگے کیسے چلنا ہے۔

جناب سپیکر! پرسوں مشیر خزانہ نے کہا کہ ڈالر 157 روپے کو چھو رہا ہے جو اس سے پہلے پاکستان کی 72 سالہ تاریخ میں کبھی نہیں ہوا اور ان کا اگلا بیان لمحہ فکریہ تھا کہ ہماری معیشت کا بحران ہے اس لئے ہم ڈالر کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈالر ابھی مزید اڑان بھرے گا اور پتا نہیں یہ کہاں جائے گا۔ کل مشیر خزانہ بیٹھے تھے اور آپ کے ایک وفاقی وزیر نے کہا کہ ہمیں ADB نے commitment دی ہے کہ ہم 3.4۔ارب ڈالر بجٹ سپورٹ پروگرام میں دیں گے۔ انہوں نے publicly statement دی۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے سیاسی کیریئر میں کبھی نہیں سنا کہ اتوار کے روز چھٹی کے دن ADB کے spokesman نے کہا کہ ہم نے ایسی کوئی commitment نہیں دی کہ ہم 3.4۔رب ڈالر دیں گے۔ مشیر خزانہ کے ساتھ جو میٹنگ ہوئی تھی اور وہ جو delegation تھا اس کے پاس یہ اتھارٹی ہی نہیں تھی کہ وہ اس بات کی commitment دیتا کہ ہم 3.4 بلین ڈالر بجٹ سپورٹ پروگرام میں دیں گے۔ ہم کس کس بات کا رونا روئیں، بات یہاں ختم نہیں ہوتی جب یہ نئی

نئی حکومت آئی تھی تو ایک اور مشیر خزانہ نے کہا کہ ہم سی پیک کو دوبارہ review کریں گے کیونکہ اس میں بہت خامیاں ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اور وفاقی وزیر نے فرمایا تھا کہ فلاں منصوبے میں کرپشن ہے۔ کیا یہ باتیں ہم سوچ سمجھ کر کر رہے ہیں؟ یعنی چائنا جس نے ہمیشہ ہمارا بُرے وقت میں ساتھ دیا اور 50۔ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی اس کی کمپنی کی officially statement آئی کہ یہ سی پیک کو بدنام کر رہے ہیں۔ میں نے پاکستان میں کبھی بھی ایسا ہوتا نہیں دیکھا۔ یہاں پر بھینسوں کی نیلامی کی گئی، یہاں پر austerity کے نام پر بلٹ پروف گاڑیوں کی لائن لگائی گئی۔

جناب سپیکر! میں کسی کو طعنہ نہیں دے رہا لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وزیراعظم ہاؤس کا جو مختص بجٹ تھا وہ 98 کروڑ 60 لاکھ روپیہ تھا اور جو خرچ ہوا وہ ایک ارب 90 لاکھ روپیہ ہے۔ یہ ہے کفایت شعاری۔ اس کے ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ 2019-20 میں ہم یہ بجٹ ایک ارب 7 کروڑ روپیہ رکھیں گے۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ No cross talk please میں نے رولز کی کتاب نکال کر رکھی ہے جو ممبر بھی بولے گا میں اس کو دوں گا اور وہ خود اس کو پڑھے گا۔ یہ قانون پورے ہاؤس کے لئے ہے اس لئے خاموشی سے سنیں۔ جب قائد حزب اختلاف اپنی بات ختم کر لیں گے تو اس کے بعد وزیر قانون جواب دیں گے اس لئے آپ اپنی تجویز ان کو دے دیں وہ آپ کے behalf پر بات کر لیں گے اس لئے یہ اصول رہنے دیں اور اس ہاؤس کو خاموشی سے چلنے دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! شکریہ۔ محترم وزیر قانون نے پرسوں فرمایا تھا کہ چار چار کیمپ آفس چلتے ہیں۔ وزیراعلیٰ کے آفس اور گھر کا خرچہ 61 کروڑ روپیہ رکھا گیا تھا اور 78 کروڑ 80 لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔

جناب سپیکر! یہ میں کفایت شعاری کی مثال دے رہا ہوں۔ جو بجٹ مختص کیا گیا تھا اس سے 10 کروڑ اضافی خرچ ہوا ہے۔ اگلے بجٹ میں گورنر ہاؤس کا خرچہ 40 کروڑ کی بجائے 49 کروڑ روپیہ ہو گا۔ وزیراعلیٰ کے پروٹوکول میں 18 کروڑ روپیہ اضافی خرچہ ہوا ہے اور ہیلی کاپٹر کی مد میں

14 کروڑ90 لاکھ روپے کا اضافی خرچہ ہوا ہے۔ یہ ہے austerity۔ یہاں پر وزیر خزانہ تشریف رکھتے ہیں اس وقت انتظامی اخراجات 35 فیصد زیادہ ہوئے ہیں۔ 18-2017 میں 960۔ارب روپیہ تھا اور آج 1299۔ارب روپے ہے یعنی ایک کھرب 299۔ارب روپے۔

جناب سپیکر! میں آج کل سوچتا ہوں کہ ہمارے سامنے جو economic melt down ہو رہا ہے، ہم جو یہاں بیٹھے ہیں شکر ہے کہ ہمیں دو وقت کی روزی ملتی ہے اور ہم اپنے بچوں کو اچھے سکولوں میں پڑھا رہے ہیں لیکن باہر جا کر کسی ریڑھی بان سے پوچھیں، کسی مزدور سے پوچھیں اور کسی کلرک سے پوچھیں کہ آج 17 ہزار روپے میں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر! میری بات سن لیں میں آپ کی بات بڑے حوصلے سے سنوں گا۔ آپ میری بات سن لیں اور میری بات کا جواب سوچ کر رکھیں۔ وہ -/17500 روپے میں کیسے اپنے بچوں کا پیٹ پالے گا، کیسے اپنی ماں کی دوائی لے گا اور کیسے اپنے بچوں کو سکول بھیجے گا؟ اگر آپ -/17500 روپے میں اس ہوشربا قیامت خیز مہنگائی میں اس کے ایک مہینے کا بجٹ بنا دیں تو میں ابھی بیٹھ جاؤں گا اور میں آپ کی بات سنوں گا۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ ایوان میں بہت پیش ہوئے، آپ بھی ایک پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور اس ایوان میں بڑا شور شرابا بھی ہوا لیکن میری سیاسی عقل یہ کہتی ہے کہ آج ہمیں سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا ہو گا ہمارے ہاں کمزوریاں اِدھر بھی ہوں گی اور اُدھر بھی ہوں گی، آج یہ حالات ہیں کہ ایک عام آدمی باہر ایک کلرک میرا بازو پکڑ کر روک لیتا ہے اور ڈرائیور میرا بازو پکڑ کر روک لیتا ہے اور پوچھتا ہے کہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کیا بننے والا ہے، ڈالر نے کہاں جانا ہے، بجلی اور گیس کے بلز کب رکیں گے اور کب مہنگائی کا خاتمہ ہو گا؟

جناب سپیکر! میں اپنے بچوں کو کیا جواب دوں؟ جو پڑھائی چھوڑ کر گھر بیٹھ گئے اور ان کو سکول بھیجنے کے لئے میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ میں یہ کوئی ڈرامہ بازی نہیں کر رہا بلکہ حقائق بتا رہا ہوں اور جو چیزیں ابھی آپ کو زبانی جمع خرچ لگ رہی ہیں جب آپ کے سامنے ہفتوں اور مہینوں بعد مسائل کے پہاڑ کھڑے ہوں گے تو شاید ہمیں احساس ہو گا کہ یہ ملک مزید ان سیاسی حالات پر سیاست کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! میں آج آپ سے تھوڑا ٹائم لوں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری اپوزیشن لیڈر کی ذمہ داری بعد میں ہے اور پہلے یہ میری قومی ذمہ داری ہے کہ میں اپنا حق ادا کروں کیونکہ پہلی مرتبہ میں خائف ہوں اور مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ ہمیں باہر کے دشمنوں کی فکر کرنی چاہئے کیونکہ ان کو پاکستان کا معاشی melt down نظر رہا ہے ان کو باہر بیٹھ کر پاکستان کے خلاف سازش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم ملک کے خلاف سازش کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اب بھی ہم نے اس ملک کے حالات کو تماشا بنایا ہوا ہے اور ہم نے اس پر سیاست کی۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ موجودہ معاشی بدحالی کے اندوہناک دوراور پی ٹی آئی کے دور میں عوام پر آئی ایم ایف کا تیار کردہ اور موصول شدہ وفاقی اور صوبائی بجٹ پیش کر دیا ہے جو قیامت بن کر عوام پر ٹوٹا ہے۔ اس کا تذکرہ سوائے حیرت، افسوس اور پریشانی کے کچھ نہیں ہے۔ یہ مسودہ دس سالہ تاریخ کی بدترین معاشی ترقی یعنی 13 فیصد مہنگائی کی شرح، غریب عوام اور کسانوں پر اندوہناک ٹیکس کا بوجھ لادنے اور بے روزگاری کو گھر گھر پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ یہ وہی آئی ایم ایف کی بیرونی مداخلت کا پیش کردہ بجٹ ہے جس نے ہماری فیصلہ سازی، پالیسی سازی اور خودمختاری سلب کر لی۔ سرمایہ کاری بدترین گراوٹ کا شکار ہو چکی، کاروباری طبقہ سے لے کر مزدور، کسان اور ریڑھی بان، عام شخص، پڑھے لکھے نوجوان اور سب معاشی بے رہ راوی کا شکار دکھتے ہیں۔ جہاں تک بیرونی قرضوں کا سوال ہے تو وہ کبھی بھی موجودہ دور حکومت سے پہلے بڑھے نہ تھے یہ وہی قرضے ہیں جب پی ایم ایل(ن) کے دور میں لئے جاتے تھے تو 11 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا ہوتی تھی اور 1700 کلومیٹر موٹروے بنتی تھی۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سی پیک آیا، معیشت کا پہیہ چلنے لگا، دہشت گردی ختم ہوئی، کراچی کے ویران بازار جو دہشت گردی اور بھتہ خوری سے ختم ہو گئے تھے وہاں پر کاروباری سلسلہ کار شروع ہوا اور روزگار عام ہوا۔ آج موجودہ حکومت قرضوں کے انبار بھی لگاتی ہے اور کوئی معاشی پلان بھی نہیں ہے، میں کہنا یہ چاہ رہا ہوں کہ ٹھیک ہے کہ ڈالر پاکستان کی تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ چکا لیکن مشیر خزانہ کے منہ سے یہ بات زیب نہیں دیتی کہ معاشی بحران اتنا شدید ہے کہ ہم ڈالر کا کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ کشتی جو بیچ سمندر ڈوب رہی ہے اس کا ملاح کہہ رہا ہے کہ ہم اس کو ڈوبنے سے نہیں بچا سکتے، ساحل پر کب پہنچے گی کسی کو علم نہیں ہے اس بارے میں ساری قوم فکر مند ہے۔ انہیں

پولیٹیکل اکانومی کا اندازہ ہی نہیں، ان کا بنایا ہوا بجٹ انہی کی طرح بے ربط اور لاسمت ہے۔ اسے پڑھ کر صرف یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ٹیکس بڑھا دو، چینی دال اور حتیٰ کہ نائی اور دھوبی پر بھی ٹیکس لگادو، کمزور اور غریب سے ٹیکس کے نام پر بٹورو اور دو وقت کی روٹی بھی چھین لو۔ جب کاروبار بند ہورہے ہیں اور روزگار ختم ہورہے ہیں تو انہیں ٹیکس کون دے گا؟ کہاں سے 555۔ارب روپے کا ٹیکس اکٹھا کریں گے جبکہ وہ موجودہ سال میں ٹیکس کی مد میں 470۔ارب روپے کا خسارہ کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اب تھوڑا حقائق کی روشنی میں جائزہ لے لیتے ہیں۔ اس بجٹ میں فرماتے ہیں کہ معاشی ترقی کا حدف 2.4 فیصد پر جائے گا جو کہ پی ایم ایل (ن) کے دور میں 5.8 فیصد تھا۔

جناب سپیکر! میں ہاؤس کے اس طرف بیٹھے اپنے دوستوں اور اپنی بہنوں کو گزارش کردوں کہ پاکستان کی تاریخ میں اٹھارہ آئی ایم ایف پروگرام آئے اور مسلم لیگ (ن) کے دور میں یہ پہلا پروگرام تھا جو ہم نے قرضے کی ایک ایک پائی لٹائی اور ہم نے آئی ایم ایف کا پروگرام successfully مکمل کرکے 5.8 فیصد گروتھ ریٹ چھوڑ کر گئے۔ اب مہنگائی کی شرح 11 سے 13 فیصد تک جائے گی، interest rate 12.5 فیصد تک پہنچ چکا ہے اور ایسی صورتحال میں 223۔ارب روپے کا سرپلس بجٹ پیش کردیا یا تو بجٹ کے اعداد و شمار جھوٹ ہیں اور قیاس آرائی ہے یا پھر کسی منصوبے پر عملدرآمد ہی نہیں ہوگا۔ معاشی ترقی تین فیصد پر پہنچ چکی اور مزید گرنے کی پیشین گوئی بجٹ میں ہی کردی گئی ہے۔ مہنگائی 13 فیصد پر جائے گی جو کہ مسلم لیگ (ن) کے دور میں پانچ فیصد پر تھی اور روپے کی قدر 30 فیصد گر گئی جو کبھی پاکستانی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا جس کی بدولت موجودہ جو پیش کردہ بجٹ ہے وہ 350۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ اس کے تناظر میں یہ 31۔ارب روپے جو روپیہ کم مالی حیثیت رکھتا ہے تو درحقیقت یہ 350۔ارب روپے نہیں بلکہ یہ 319۔ارب روپے ہیں۔ ڈالر 157 روپے کی بلند ترین سطح پر ہے، سٹاک مارکیٹ 200 فیصد گراوٹ کا شکار ہے۔ پٹرول کی قیمت میں 30 فیصد اضافہ ہوچکا ہے۔ ڈیزل کی قیمت میں 25 فیصد اضافہ ہوچکا ہے، بجلی کے بلوں میں 20 فیصد اضافہ ہوچکا ہے اور گیس کی قیمت میں 146 فیصد اضافہ ہوچکا ہے۔ گندم کی قیمت میں 10 فیصد اضافہ ہوچکا ہے، چینی کی قیمت میں 30 فیصد اضافہ ہوچکا ہے۔ دالوں کی قیمت میں 20 فیصد اضافہ ہوا۔ کوکنگ آئل میں 10 فیصد اضافہ ہوا جو غریب

آدمی کے کام کی چیزیں ہیں مطلب جو روز مرہ کی eatables ہیں، ایک وزیر موصوف یہ کہتے تھے کہ نیازی صاحب آئیں گے تو 200۔ارب ڈالر پہلے ہی آئے گا، اتنے ارب قرضہ دیں گے اور باقی قوم پر لگائیں گے تو آج ان کو بڑی عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ بیرونی سرمایہ کاری میں صرف 52 فیصد کمی واقعی ہوئی ہے۔ بیرونی قرضوں میں 500۔ارب کا اضافہ ہو چکا ہے۔ 42لاکھ لوگ غربت کی لائن سے نیچے ہیں، بے روزگاری کی شرح 21.5 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ پنجاب میں 12 لاکھ نوجوان روزگار کے متلاشی ہیں جن میں 8 لاکھ خواتین ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے برعکس large scale manufacturing میں گراوٹ نہیں ہوئی بلکہ وہ منفی 2 فیصد ہے، اس میں negative growth ہے اور چھوٹے کاروبار اس میں بُری طرح متاثر ہوئے۔ تجاوزات کے نام پر غریب سے روزگار اور چھت چھین لی گئی۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ دہراؤں گا کہ تجاوزات کے نام پر غریب سے روزگار اور چھت چھین لی گئی اور 300 کنال کے بنی گالہ کو اسلام آباد کا ماسٹر پلان بدل کر جائز قرار دے دیا گیا۔ روپے کی قدر گر گئی مگر export میں اضافہ نہیں ہوا، export negative ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر وزیر خزانہ بیٹھے ہیں وہ جانتے ہیں کہ جب بھی ڈالر گرتا ہے تو ایکسپورٹر خوش ہوتے ہیں چونکہ ایکسپورٹ بڑھتی ہے۔ یہاں پر ڈالر historical نچلی ترین سطح پر گیا لیکن ایکسپورٹ بڑھنے کی بجائے negative ہو گئی۔ حال ہی میں آنے والے اکنامک سروے کے مطابق کوئی بھی ترقیاتی ہدف پورا نہیں ہوا اور یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ یہ آپ کی اقتصادی سروے رپورٹ کہہ رہی ہے، زراعت، صنعت اور سروس کو شدید دھچکا پہنچا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ نے چودہ صفحات پر مبنی بجٹ پڑھا میں نے کبھی اتنے کم صفحوں کا مختصر بجٹ نہیں دیکھا۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ اتنا چھوٹا بجٹ کیوں ہے پھر جب میں نے بجٹ کے اعداد و شمار دیکھے تو میں نے کہا کہ ابھی تو یہ شروعات ہیں وزیر خزانہ نے ٹھیک کیا کہ مختصر ترین صفحات پر مبنی بجٹ دیا چونکہ ابھی بہت سارے منی بجٹ آنے باقی ہیں اس لئے شاید یہ صفحے بہت کم تھے۔ ترقیاتی بجٹ کا حجم 350۔ارب روپے رکھا گیا ہے، 12 کروڑ کے صوبے کے ترقیاتی بجٹ کا حجم 350۔ارب روپیہ؟ جب مسلم لیگ (ن) نے اقتدار چھوڑا تو ہم 635۔ارب روپے کا بجٹ چھوڑ کر گئے تھے۔

جناب سپیکر! میں PSDP کی بات کر رہا ہوں ہمارے دور کے مقابلے میں نصف بھی نہیں ہے یعنی It is forty percent less، یہاں austerity کے نام پر سیاست کی گئی، ضمنی بجٹ 238 بلین روپے کا دیا اب روپیہ 30 فیصد گر چکا ہے لیکن بجٹ 350 بلین کا دیا گیا جو عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ جب ہمارے دور میں ایم پی ایز کو ترقیاتی فنڈز دیئے جاتے تھے تو نیازی صاحب کہتے تھے کہ یہ کرپشن ہے ایم پی ایز کا کیا کام ہے کہ یہ فنڈز لیں لیکن آج Special initiatives کے نام پر 50۔ارب روپے کی رقم رکھ دی گئی ہے جس کی ایم پی ایز میں بندر بانٹ کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ جو ماضی میں ہوتا رہا وہ کریں لیکن بار بار جو کہتے ہیں اس کا اُلٹ کرتے ہیں۔ یہ بڑی اچنبے کی بات ہے اور لطیفہ ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں nominal اضافہ کر کے ٹیکس سلیب 50 ہزار روپے آمدن والوں پر لاگو کر دی گئی ہے جس سے در حقیقت 50 ہزار روپے والے کی تنخواہ بڑھی نہیں بلکہ کم ہوئی ہے۔ آپ ایک طرف انہیں incentive دے رہے ہیں اور دوسری طرف ٹیکس سلیب نیچے لا کر تنخواہ میں کمی کر دی ہے۔ آپ کسی 50 ہزار روپے تنخواہ والے سے پوچھیں کسی کی تنخواہ دس ہزار روپے کم ہوئی کسی کی اڑھائی ہزار روپے کم ہوئی ہے جبکہ روپے کی قیمت 30 فیصد کم ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! اندازہ لگائیں کہ ان کی روزی روٹی کہاں سے پوری ہو گی؟ ریونیو کا ٹوٹل ہدف 1.98 ٹریلین مقرر کیا گیا تھا ایک ایسی حکومت جو ماضی میں 1.46 ٹریلین کا ہدف پورا نہ کر سکی لیکن اب انہوں نے 1.98 ٹریلین کا ہدف مقرر کیا ہے۔

جناب سپیکر! حکومتی اخراجات میں 3.1 فیصد کا اضافہ غیر یقینی ہے جبکہ دوسری طرف مہنگائی کی شرح 13 فیصد بتائی جاتی ہے۔ اب فیصلہ کر لیں کہ جھوٹا کون ہے اور سچا کون ہے؟ گزشتہ سال میں دس لاکھ سے زیادہ لوگ بے روزگار ہوئے ہیں۔ میرے ان بہن بھائیوں نے قوم سے کہا تھا کہ ہم ایک کروڑ نوکریاں دیں گے لیکن پہلے سال ہی دس لاکھ لوگ بے روزگار ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر صحت بیٹھی ہیں یہ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ میں صحت کے حوالے سے عرض کروں گا کہ آئندہ آنے والے سال میں 40 بلین کی لاگت سے 9 نئے ہسپتال بنانے کا عندیہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کی خدمت میں یہ سوال چھوڑے چلا جاتا ہوں کہ مجھے بتایئے کہ کوئی فزیبلٹی بنی، زمین کا تعین کیا گیا اور نہ ہی کوئی PC-I آیا تو یہ ایک سال کی قلیل مدت میں 9 ہسپتال کیسے بنیں گے؟

جناب سپیکر! انہوں نے صحت کے شعبے میں 47.5۔ ارب مختص کئے جس کے برعکس مسلم لیگ (ن) کے دور میں صحت کا بجٹ 525 فیصد بڑھایا گیا ہم نے آٹھ نئے ہسپتال بنائے، مظفر گڑھ میں طیب اردگان ہسپتال، PKLI سٹیٹ آف دی آرٹ ہسپتال بنا جو اب التواء اور سیاسی انتقام کا شکار بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے اور آپ کو معلوم ہے کہ ہیپاٹائٹس لیور ٹرانسپلانٹ، کڈنی ٹرانسپلانٹ کے غریب لوگ ہاتھ جوڑتے تھے اور کہتے تھے کہ میاں صاحب ہمارا انڈیا کا ویزہ لگا دیں چونکہ ہمارے بچے کی زندگی موت کا سوال ہے جب ویزہ لگتا تھا تو ان کی خوشی تھامے تھمتی نہیں تھی۔ امریکن ڈاکٹر اپنا سب کچھ چھوڑ کر یہاں آئے کہ ہم انشاءاللہ PKLI بنائیں گے اور لوگوں کے لیور ٹرانسپلانٹ کا علاج کریں گے اور یہاں پر لیور ٹرانسپلاٹ کا کامیاب ترین آپریشن ہوا۔ اس کے بعد سیاست ہوئی اور وہ ڈاکٹر اپنا بستر بوریا گول کر کے واپس امریکہ چلے گئے۔ اربوں روپے سے بننے والا PKLI آج یتیم پڑا ہے، جو وژن تھا وہ زمین میں دفن ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے دور میں سرکاری ہسپتالوں میں 84 فیصد مفت ادویات فراہم ہونے لگی تھیں ہیپاٹائٹس اور سٹی سکین جیسے ٹیسٹ اور علاج پہلی مرتبہ ممکن بنے تھے جو آج پھر بند پڑے ہیں۔ 15 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور 25 تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کی revamping کی گئی، 17 اضلاع میں موبائل ہسپتال متعارف کرائے گئے۔

جناب سپیکر! ہیلتھ انشورنس پروگرام کی اچھی روایت ہے میں اسے appreciate بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے ہیلتھ کارڈ کو carry کیا لیکن صحت انصاف کارڈ کا نام دیا، یہ کریں چونکہ اس سے غریب آدمی کا بھلا ہوتا ہے آپ اس کو کوئی نام دے دیں لیکن یہ ضرور یاد رکھیں کہ یہ مسلم لیگ (ن) کا وژن تھا ان کی سکیم تھی۔ ہمارے دور کے کئی ہسپتالوں کے منصوبے بند پڑے ہیں۔

جناب سپیکر! میں زراعت کے متعلق بات کروں گا مجھے علم ہے کہ وزیر خزانہ بھی زراعت سے منسلک ہیں۔ زراعت کی مد میں 41۔ ارب روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے جو کہ کل بجٹ کا صرف 2 فیصد بھی نہیں بنتا۔ خدشہ ہے کہ آئندہ سال گندم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے پیسے نہیں ہیں یہاں پر جنوبی پنجاب کے ایم پی ایز بیٹھے ہیں بارشوں نے فصلوں کو تباہ کر دیا ہے، گندم کو تباہ کر دیا ہے۔ اقتصادی سروے رپورٹ کے مطابق زراعت کی ترقی کا ہدف 3.8 فیصد تھا جو سکڑ کر 0.8 فیصد رہ گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر! نہیں، شیم نہ کہیں۔ میں تو ایک پاکستانی کی حیثیت سے احساس دلا رہا ہوں۔ مسلم لیگ (ن) کے دور میں یوریا کھاد پر کسانوں کو سبسڈی دی گئی تھی وہ ختم کرنے کا یہ نتیجہ نکلا کہ آج گزشتہ سال کے مقابلے میں کپاس کی فصل میں 12.7 فیصد کمی واقع ہوئی ہے، چاول کی فصل میں 19.4 فیصد کم ہوئی ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے دور میں زراعت کا بجٹ 78۔ ارب روپے کا تھا اس کے علاوہ ہم نے اپنے دس سالہ دور میں کسانوں کو تین کھرب روپے کے ترقیاتی packages دیئے جن میں آسان قرضے، سستے ٹیوب ویل، ٹریکٹر، مشینری، کھاد کی قیمت میں دس فیصد رعایت، پانی کی قیمت میں 70 فیصد رعایت، زرعی ادویات کی قیمتوں میں 60 فیصد کی کمی، پہلی مرتبہ ایسے ہونے لگا تھا کہ ہم چاول اور یوریا ایکسپورٹ کرنے کی شرائط کو پہنچ چکے تھے۔

جناب سپیکر! لائیوسٹاک کے شعبے میں بہتری آنے لگی تھی، سالانہ ہدف پورا ہوا مگر موجودہ بجٹ میں اس کو بھی 9.5 بلین روپے سے کم کر کے صرف 3.5 بلین روپے پر محدود کر دیا گیا ہے جو کہ گزشتہ پانچ سالوں میں کم ترین ہے۔ چالیس لاکھ کسانوں کو 21 ملین ایکڑ زمین پر آبادکاری کرائی گئی اور نہروں کو conservation سے ممکن بنایا گیا۔

جناب سپیکر! میں تعلیم پر بات کرنے سے پہلے عرض کروں گا کہ شاید آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ ہم نے جن لوگوں کو وظیفے دے کر چائنا بھجوایا تھا وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ ہمارے پاس کھانے کے پیسے نہیں رہے پنجاب حکومت کب جاگے گی اور پھر سٹیٹمنٹ آئی کہ ہم پیسے بھجوا رہے ہیں پتا نہیں انہیں پیسے ملے ہیں یا نہیں؟ ہم نے یہ دن بھی دیکھنا تھا۔

جناب سپیکر! تعلیم کا بجٹ 62- ارب سے کم کر کے 47- ارب روپے تک محدود کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی چھ نئی یونیورسٹیز کی نوید بھی سنائی گئی ہے۔ یہ کیسے ہو گا معلوم نہیں؟ ہمارے دور میں 17- ارب روپے کی لاگت سے 3 لاکھ 50 ہزار طالب علموں کو PEEF کے ذریعے سکالرشپ دیئے گئے، جنوبی پنجاب کے اضلاع میں 460 ہزار بچیوں کو زیور تعلیم پروگرام کے ذریعے وظائف دے کر تعلیم سے وابستہ کیا گیا۔ سرکاری سکولوں میں 70 فیصد missing facilities کا ہدف پورا کیا گیا۔ 4 لاکھ 25 ہزار طالب علموں کو لیب ٹاپ دیئے گئے۔ 80 ہزار بچوں کو اینٹوں کے بھٹوں سے سکولوں میں پہنچایا گیا۔ 12 لاکھ بچوں کو مفت کتابیں بانٹیں گئیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کیونکہ آپ بھی لوکل باڈیز کے وزیر رہے ہیں۔ پاکستان کی 72 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ سیاسی جماعتوں کی بنیادوں پر لوکل باڈیز کے الیکشن ہوئے۔ پہلے dictator کے دور میں غیر جماعتی بنیادوں پر الیکشن ہوتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی مرتبہ پچاس ہزار لوکل باڈیز کے نمائندے سیاسی جماعتوں کی بنیاد پر منتخب ہوئے تھے، ان کی مدت پانچ سال تھی لیکن ان سب کو یک جنبش قلم سے فارغ کر دیا گیا اور بیوروکریٹس کو لوکل باڈیز کے اداروں پر بٹھا دیا گیا ہے۔ آپ ستم ظریفی یہ دیکھیں کہ لوکل باڈیز کے اپنے ریونیو کو بھی freeze کر دیا گیا ہے۔ تمام 36 اضلاع میں گلیاں اور نالیوں کی مرمت وغیرہ بھی رُک گئی یعنی freeze ہو گئی ہے اور اُونٹ کے منہ میں زیرہ کے برابر لوکل باڈیز کے لئے 6- ارب روپے کا لولی پاپ دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! چلیں، آپ نے اگر پچاس ہزار منتخب نمائندوں کا قتل کرنا ہی تھا تو کم از کم election announce کر دیتے۔ ایک سال بعد بھی پتا نہیں الیکشن ہوتے ہیں یا نہیں؟ ان منتخب نمائندوں کو نکال کر ان لوکل باڈیز کے اداروں پر بابوؤں کو بٹھا دیا گیا ہے جن کا دُور دُور تک بھی ان اداروں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا تاکہ وہ ان کی سفارش قبول کریں اور ان کے کہنے پر فنڈز کی بندر بانٹ کی جائے۔ یہ نئے پاکستان کی ایک بہت بڑی زندہ مثال آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! اب میں ہاؤسنگ کے شعبہ سے متعلق بات کروں گا۔ میں طعنہ نہیں دے رہا بلکہ عاجزی سے بات کر رہا ہوں۔ آپ نے 50 لاکھ گھر بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے میرے بھائیو اور بہنوں! آپ کی حکومت قائم ہوئے ایک سال ہو چکا ہے اور آپ نے ہاؤسنگ کے شعبہ میں پچاس لاکھ گھروں کے لئے 4۔ارب روپے مختص کئے ہیں یعنی 8۔ارب روپے کی رقم کو کم کر کے صرف 4۔ارب روپے اس مقصد کے لئے رکھے ہیں۔ پتا نہیں یہ گھر آسمان پر بنیں گے اس لئے یہاں پر صرف 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ پانچ سالوں میں پچاس لاکھ گھر بنانے کا انہوں نے وعدہ کیا تھا لیکن اب معلوم نہیں کہ یہ گھر کب بنیں گے؟

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لئے 122۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ میرے بھائی وزیر اعلیٰ پنجاب جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں تو انہوں نے جنوبی پنجاب کے لئے 122۔ارب روپے مختص کئے ہیں جبکہ ہمارے دور حکومت میں جنوبی پنجاب کے لئے 238۔ارب روپے مختص کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر! میرے کانوں میں آج بھی ان کی طرف سے ایک سال پہلے لگایا گیا نعرہ گونجتا ہے کہ ہم نے جنوبی پنجاب کا صوبہ بنانا ہے۔ یہ ہمارا اصولی فیصلہ ہے اور حکومت میں آتے ہی ہم اس کے بارے میں قانون سازی کریں گے۔

جناب سپیکر! مسلم لیگ(ن) نے اس حوالے سے قرارداد پاس کی تھی۔ ان کی حکومت کو آئے ہوئے ایک سال ہو چکا ہے لیکن جنوبی پنجاب صوبے کا نام و نشان نہیں ہے۔ صوبہ تو دور کی بات ہے انہوں نے تو جنوبی پنجاب کے بجٹ میں پچاس فیصد کٹوتی کر دی ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے جنوبی پنجاب میں خواجہ فرید آئی ٹی یونیورسٹی بنائی اور طیب اردگان ہسپتال بنایا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ Violence Against Women Centre جو کہ پی ٹی آئی کا hallmark ہے کہ ہم نے خواتین کے لئے ایسا سنٹر بنایا ہے اس سنٹر کے ملازمین کہہ رہے تھے کہ ہمیں دو مہینوں کی تنخواہ نہیں ملی۔ میڈیا پر یہ خبر چلی لیکن اس کے بعد کیا ہوا؟ اللہ جانے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے جنوبی پنجاب کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے نوکریوں میں 28فیصد کوٹا دیا تھا۔شاہراہ خانیوال، یہاں پر خانیوال سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران تشریف فرما ہوں گے۔لودھراں خانیوال روڈ قاتل سڑک کہلاتی تھی۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس سڑک کو22۔ارب روپے کی لاگت سے دورویہ تعمیر کیا ہے۔حاصل پور سے بہاولپور تک 90کلومیٹر کی سڑک ہم نے 6۔ارب روپے کی لاگت سے بنائی ہے۔اسی طرح عبدالحکیم موٹروے جس کی لمبائی230کلومیٹر ہے اسے ہم نے148۔ارب روپے کی لاگت سے مکمل کیا ہے۔اسی طرح ملتان سے سکھر موٹروے 294۔ارب روپے کی لاگت سے مکمل ہوئی ہے۔

جناب سپیکر!فورٹ منرو کیڈٹ کالج اور ہسپتال کی بنیاد رکھی گئی۔فورٹ منرو کے لئے ایک باڈی بنائی گئی اور اس کو Hill Station declare کیا گیا۔اس کے علاوہ جنوبی پنجاب کے پانچ لاکھ بچوں کو16۔اضلاع میں زیر تعلیم پروگرام سے مستفید کیا گیا۔یہ سب افسانوی باتیں نہیں بلکہ یہ حقائق ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شرمندہ تعبیر ہوئے ہیں۔ہمارے دور حکومت میں رحیم یار خان، حاصل پور اور مظفر گڑھ میں دانش سکول قائم کئے گئے ہیں۔ملتان کو میٹروبس اور سپیڈو بس سسٹم کا تحفہ دیا گیا۔

جناب سپیکر!آپ جہاندیدہ انسان ہیں۔First World ممالک میں بھی پبلک ٹرانسپورٹ subsidize ہوتی ہے۔یہ غریب آدمی کی سواری ہوتی ہے اس لئے اس کو First World Countries بھی subsidize کرتی ہیں۔پی ٹی آئی کی موجودہ حکومت نے میٹروبس کا کرایہ بڑھا کر30روپے کر دیا ہے۔کلرک، مزدور، نرسیں اور طالب علم بے چارے اب کیسے سفر کریں گے؟ آج پٹرول مہنگا کر دیا گیا ہے اور ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں ہوشربا اضافہ ہو چکا ہے تو یہ غریب لوگ کیسے سفر کریں گے کیونکہ ان کے پاس پجارو اور مرسڈیز گاڑیاں نہیں ہیں؟

جناب سپیکر!میری بڑے ادب سے التماس ہے کہ بہاولپور قائداعظم سولر پاور پلانٹ سے تقریباً900میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی۔موجودہ بجٹ میں انفراسٹرکچر کے لئے 8.7۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ یہ ہمارے دور حکومت میں 17.2۔ارب روپے تھا۔ہم نے8ہزار کلومیٹر farms to market roads بنائی ہیں۔ہماری حکومت نے دیہی سڑکوں کا جھال بچھایا جن کی وجہ

سے سبزیاں، پھل اور اجناس بروقت شہری منڈیوں میں پہنچ سکیں، کاشتکاروں کی کاشت بڑھی اور اس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوئے۔ ہماری حکومت نے100۔ارب روپے کی لاگت سے صوبے میں 250 کے قریب پُل تعمیر کئے۔ تین میٹرو بس کے منصوبے بنائے۔ میں کوئی شیخی نہیں بگھار رہا بلکہ حقیقت بیان کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو repeat کرتا ہوں کہ ہم نے100۔ارب روپے کی لاگت سے تین میٹرو بس کے منصوبے بنائے ہیں۔ آج ایک پاکستانی کی حیثیت سے مجھے بات کرنے کی اجازت دیں کہ100۔ارب روپے سے بجٹ تجاوز کر گیا ہے لیکن بی آر ٹی پشاور مکمل ہونے کا نام نہیں لے رہی۔ بی آر ٹی پشاور تین میٹرو بس منصوبوں جتنا بجٹ کھا کر بھی مکمل ہونے کا نام نہیں لے رہی۔ سی پیک کے ذریعے اورنج لائن کا منصوبہ شروع ہوا تھا جو کہ موجودہ حکومت کی ہٹ دھرمی کی بناء پر التواء اور اضافی اخراجات کا باعث بنا۔ آج انہوں اس اہم منصوبے کے لئے 8.8۔ارب روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اس پر عمل پیرا بھی ہوں گے۔ کاش! یہ لوگ stay order کے پیچھے نہ چھُپتے۔ بائیس مہینے اس قوم کو اذیت ناک انتظار نہ کرنا پڑتا۔ سڑکیں اُدھڑی ہوئی تھیں اور اس منصوبے میں 60 فیصد Chinese investment ہے لیکن یہ منصوبہ بھی مکمل ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ یہ پبلک ٹرانسپورٹ کا منصوبہ ہے اور یہ کوئی میری ذاتی جاگیر نہیں۔ لاہور فرانزک لیبارٹری ہماری حکومت نے قائم کی ہے۔ خیبر پختونخوا اور قصور میں ریپ کے واقعات ہوئے جن کی رپورٹ اسی لیبارٹری میں تیار ہوئیں۔ آج پاکستان کی عسکری ایجنسیاں بھی اسی فرانزک لیبارٹری سے مستفید ہوتی ہیں اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جاتا ہے۔ ایک ایسے بجٹ سے ماضی کا کیا موازنہ کرنا جس کا ہدف 17 ہزار 500 روپے کمانے والے مزدور کے لئے زندگی کو مشکل ترین بنانا۔ دودھ، چینی، آٹا اور دال پر ٹیکس لگا دیا جائے یہ کیسا بجٹ ہے؟ پچاس ہزار روپے آمدن والے کی آمدن پر ٹیکس اور پھر پٹرول، کوکنگ آئل، حجام و دھوبی پر ٹیکس اور پھر بجلی کے بل، ادویات اور گیس کے بلوں میں اضافے کا طوفان برپا کر کے آپ کہیں کہ جی ہم نے ٹیکس میں چھوٹ دی ہے۔ یہ ایک ایسا بجٹ ہے جو آئی ایم ایف نے بنایا اور یہ آئی ایم ایف کے لئے ہی بنا

ہوا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ سٹیٹ بنک کا گورنر مصر سے import کیا گیا ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ کے ٹکٹ دیتا ہوں میرے معزز ممبران اسمبلی مصر جا کر دیکھیں وہاں پر لوگ ایک دوسرے کا دامن نوچتے ہیں وہاں پر ڈالر مہنگا ہو گیا اور معاشی طور پر وہاں پر ایک قیامت برپا ہے اور وہاں سے ایک شخص کو import کر کے گورنر سٹیٹ بنک بنا دیا گیا ہے جس کو عام آدمی کے مسائل کا پتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اصل میں آج وہ وقت آ گیا ہے کہ سڑک پر چلنے پر بھی ٹیکس لگے گا، سانس لینے پر بھی ٹیکس لگے گا، سامان اُٹھانے والے carriage پر بھی ٹیکس عائد کر دیا گیا، ڈیپارٹمنٹل سٹور، کیبل آپریٹر، کھاد و ادویات بیچنے والے، جیولرز، وکلاء، مٹھائی کی دکان جس میں اے سی لگا ہو، موٹر سائیکل ڈیلر پر بھی ٹیکس لگا دیا گیا غرضیکہ کوئی بھی نہیں بچا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں چند کلمات آپ کی اجازت سے کہنا چاہوں گا کہ جب ملک معاشی طور پر بدحال ہوتے ہیں اُس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارا انحصار foreign aid پر ہوتا ہے یعنی آئی ایم ایف سے ہمیں 6۔ارب ڈالر ملنے ہیں جس کا formal agreement ابھی تک sign نہیں ہوا اور امریکہ نے آئی ایم ایف کو کہا کہ جب تک پاکستان کے ساتھ دہشت گردی کے حوالے سے commitment نہیں ہوتی آپ ان کو پیسے نہ دیں۔

جناب سپیکر! میں سیاسی ورکر ہوں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جب پاکستان کو یہ قسطیں دی جائیں گی تو آپ کی ناک زمین پر رگڑوائی جائے گی اور پھر آپ کو آئی ایم ایف کی 6۔ارب ڈالر کی ایک ایک قسط دی جائے گی اور آپ سے ہر وہ بات منوائی جائے گی جو آپ کی internal and external sovereignty پر حملہ ہو گا۔ پاکستان کے ساتھ ہماری عزت ہے مجھے یاد ہے اور آپ بھی جانتے ہیں کہ 1997 میں اسی BJP کی دائیں بازو کی جماعت کا وزیر اعظم (اٹل بہاری واجپائی) چل کر پاکستان کی دھرتی پر آیا تھا اُس نے مینار پاکستان کے سائے تلے کشمیر کے issue کو accept کیا تھا اور کہا تھا کہ ہم برابری کی سطح پر کشمیر کے issue کو resolve کریں گے۔

جناب سپیکر! آج پاکستانی ہونے کی حیثیت سے میری آنکھیں شرم سے جُھک جاتی ہیں جب تین مرتبہ ہمارے ملک کا وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھتا ہے اور وہ ملنے سے بھی انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ پاکستان کو پہلے اپنے ملک میں دہشت گردی ختم کرنی ہوگی۔ اس طرح سے ملکوں کی sovereignty compromise ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آج بھی سمجھتا ہوں کہ ہمیں سیاست نہیں کرنی۔ آج بھی اگر سمجھ آئے اور سمجھ تو اللہ ہی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے کہا تھا کہ آپؐ کا کام ہدایت کا پیغام پہنچانا ہے اور ہدایت دینا یا نہ دینا میرا کام ہے۔

جناب سپیکر! میں آخری دو جملے بولنا چاہتا ہوں کہ میں نے یہاں پر ایک ایک لفظ جو ادا کیا ہے وہ اس مقدس ایوان کی امانت ہے اللہ کرے میں غلط ثابت ہوں لیکن جن خدشات کا میں نے اظہار کیا ہے جس طرح غریب کے منہ سے روٹی چھین لی گئی ہے، جس طرح ایک عام کلرک کی زندگی اجیرن ہوگئی ہے اور وہ پوچھتا ہے کہ اس ملک کا کیا بنے گا؟ جس طرح ڈالر پاکستان کی بلند ترین سطح پر پہنچ چکا ہے، سٹاک مارکیٹ زمین بوس ہو چکی ہے، دُور دُور تک بہتری کے کوئی اشارے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! مشیر خزانہ کہہ رہے ہیں کہ معاشی بدحالی میں ہم دوروں سے کچھ نہیں کر سکتے اگر ہم نے سنجیدگی کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے سوچ بچار کر کے کوئی حل تلاش نہ کیا اور سیاست سے اجتناب نہ کیا جائے تو خدانخواستہ آنے والے ہفتے اور مہینے اس ملک کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں گے۔

جناب سپیکر! میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پاکستان کی خیر کرے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان بحرانوں سے نکالے اور بحرانوں سے نکلنے کے لئے بطور قائد حزب اختلاف تمام تر تحفظات کے باوجود میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائیوں کو اپنے پورے تعاون کا یقین دلاتا ہوں لیکن خدارا اب کنٹینر والی سیاست کو چھوڑ کر پاکستان کی معیشت کا سوچیں۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا):
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ انتہائی محترم قائد حزب اختلاف نے اپنی گفتگو کا آغاز جمہوریت کے حسن کے حوالے سے کیا اور انہوں نے یہ کہا کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں یہ حقیقت پر مبنی کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یقین کیجئے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاضر و ناظر جان کر یہاں پر 100 فیصد سچ بول دیتے تو شاید اس صوبے کے 80 فیصد بلکہ سارے مسائل حل ہو جاتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج بھی اس صوبے کا مسئلہ یہ ہے کہ اُن سے بار بار اس صوبے کی عوام بلکہ نیب والے بھی یہ کہتے کہتے تھک گئے ہیں کہ سچ بولو، سچ بولو تاکہ معاملے کو کسی ٹھکانے لگایا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر یہ کہا گیا کہ جمہوریت کا یہ حسن ہے کہ بات سُنی جائے، بات کی جائے اور بات سُننے کا حوصلہ پیدا کیا جائے۔ آج آپ نے دیکھا اور یہ بات پھر ایک دفعہ سچ ثابت ہوئی کہ جمہوریت کا حسن اور جمہوریت کا نکھار پیدا کرنے کے لئے جناب عمران خان اور جناب پرویز الٰہی ہی رہ گئے ہیں؟

جناب سپیکر! پرسوں ہمارے وزیر خزانہ کی تقریر کے دوران جس روّیے کا مظاہرہ کیا گیا کیا وہ جمہوری روّیہ تھا؟ کیا وہ جمہوریت کا تقاضا تھا یا آج جو کچھ قائد حزب اختلاف نے کہا اور جس طرح ہم نے سُنا کیا اصل جمہوریت اور جمہوریت کی رُوح یہ ہے یا پرسوں تھی؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ ہم جمہویت کے حسن کے لئے بات کرتے رہیں اور برداشت بھی کرتے رہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ذمہ داری جتنی حکومت کی ہے اُتنی حزب اختلاف کی بھی ہے اور کاش! اس ذمہ داری کا احساس تین دن پہلے وزیر خزانہ کی تقریر کے دوران کیا گیا ہوتا تو شاید آج یہ بات ہمیں اتنی بُری نہ لگتی۔

جناب سپیکر! اُس کے بعد قائد حزب اختلاف نے اس صوبے کے معاشی حالات کی بات کی۔ انہوں نے زیادہ بات تو مرکز کے حوالے سے کی ہے لیکن انہوں نے جتنی بھی بات صوبے کے معاشی حالات کے حوالے سے کی کہ آج یہ صوبہ کن معاشی حالات میں سے گزر رہا ہے، آج یہ صوبہ تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے وہ فرما رہے ہیں میں اُن کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ جو صوبہ ہمیں ورثے میں ملا وہ صوبہ چلنے کے قابل تھا ہی نہیں۔

جناب سپیکر! آپ تو اس صوبے کو 100۔ارب روپے کا surplus چھوڑ کر گئے تھے جبکہ یہ 2600۔ارب روپے کا مقروض اس صوبے کو چھوڑ کر گئے ہیں۔ پریس گیلری کے لوگ بھی سُن رہے ہیں اور یہ معزز ایوان بھی سُن رہا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے دنیا کا کوئی ایک ملک بتا دیں کہ جس ملک میں حکومت کے جاری کردہ cheques bounce ہو جائیں۔ ہمارے وزیر خزانہ میرے ساتھ بیٹھے ہیں 56۔ارب روپے کے cheques جو انہوں نے جاری کئے تھے اور وہ cheque bounce ہوئے۔

جناب سپیکر! میں تو آج افسوس کرتا ہوں کہ وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ہمارے وزیر خزانہ کو تو ان کے خلاف 420 کا پرچہ درج کروانا چاہئے تھا۔ ان کے جاری کئے ہوئے چیک bounce ہوئے۔ یہ کس معیشت کی بات کرتے ہیں؟ یہ اس معیشت کی بات کرتے ہیں کہ جہاں پر آپ کے جاری کردہ چیک bounce ہوئے۔ آپ اس خزانے میں کیا چھوڑ کر گئے تھے کہ جن لوگوں کو آپ نے چیک دیئے تھے آپ کے جانے کے بعد وہ بھی bounce ہو گئے۔ اس کا بوجھ ہماری حکومت پر پڑا کیونکہ بالآخر ہم نے اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا تھا۔

جناب سپیکر! یہ بڑی عجیب سی منطق ہے کہ قائد حزب اختلاف مرکز کے حوالے سے بات کر رہے تھے کہ بحران پیدا ہو گیا تو یہ بحران پیدا ہونا ہی تھا۔ میں نے دو دن پہلے بھی کہا تھا کہ ملک میں بحران پیدا ہونا تھا کیونکہ جو اس ملک کا وزیر خزانہ تھا وہ مفرور ہو گیا تو بحران نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔ خزانے کا ذمہ دار مفرور ہو گیا۔ یہ ہم نے نہیں کیا تھا۔

جناب سپیکر! میں پھر اس بات کو دُہرانا چاہتا ہوں کہ یہ ان کی گورنمنٹ کا کیا دھرا تھا۔ کبھی کسی ملک میں چیک bounce ہوتے ہیں، نہ کسی ملک کا وزیر خزانہ مفرور ہوتا ہے تو جب اس طرح کی صورتحال ہوگی تو پھر کوئی اعتماد نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! یہ اب کہتے ہیں کہ بیرون ملک سے انوسٹمنٹ نہیں آرہی تو کون پاگل یہاں انوسٹمنٹ کرے گا جہاں حکومت کے دیئے ہوئے چیک bounce ہو رہے ہیں وہاں کون آکر کہے گا کہ ہم یہاں invest کرنے کے لئے تیار ہیں تو کوئی invest نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ معیشت کی ترقی میں سب سے زیادہ جو بات ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ جب حکومت پر لوگوں کا اعتماد ہو، investors کا اعتماد ہو تو معیشت بہتر ہوتی ہے۔ ان کی حکومت یہ اعتماد نہیں رکھتی تھی اس لئے یہ صورتحال پیدا ہوئی۔

جناب سپیکر! یہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بھینسیں اور لگژری گاڑیاں بیچی گئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم بھینسوں کے علاوہ بھی کوئی چیز ہوئی تو وہ بھی بیچیں گے کیونکہ ہم نے اس صوبے کو آگے لے کر چلنا ہے۔ ہم بیچیں گے نہیں تو کیا کریں گے۔

جناب سپیکر! یہاں کیا ہوتا رہا ہے۔ ہم بھینسیں بیچ کر گزارا کر رہے ہیں اور گاڑیاں بیچ کر گزارا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان تو پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں مزے لیتے تھے اور 50 کروڑ سے زیادہ کے بل بھی آپ نے ادا نہیں کئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب
سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ وہ لسٹ منگوائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ کون کون سے سفید پوش اس میں شامل ہیں جن کے ذمہ کروڑوں روپے کے بل ہیں۔ وہ بل دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ اسی صوبے کا کھاتے رہے، اسی صوبے کو چاٹتے رہے، اسی صوبے کو تباہی کے دہانے پر چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ خزانہ خالی ہے۔ یہ پنجاب ہاؤس کے بل تو ادا کر دیں۔

جناب سپیکر! میں آج انہیں کہتا ہوں کہ اس سے قبل کہ حکومت پنجاب recovery initiate کرے اور آپ کی تنخواہیں یہاں سے رکوائی جائیں آپ مہربانی کر کے وہ بل تو ادا کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! جنہوں نے بل کی رقم ادا نہیں کی آپ ان کی فہرست دے دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں آپ کو فہرست دوں گا اور آپ سے استدعا کروں گا کہ وہ فہرست الیکشن کمیشن آف پاکستان کو بھی بھیجیں تاکہ پتا چلے کہ اس ملک کے خزانے کو لوٹا کس نے ہے۔ میں وہ فہرست اسی ایوان میں دوں گا۔

جناب سپیکر! یہاں کیمپ آفسز کی بات ہوئی۔ محترم قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ میں نے کیمپ آفسز کے حوالے سے بات کی تھی تو میں آج بھی اس بات پر قائم ہوں۔ میں نے نوٹیفکیشنز حاصل کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کی کاپی آپ کو دے رہا ہوں۔ آج صرف ایک کیمپ آفس ہے جو 7۔کلب ہے جہاں وزیراعلیٰ کی رہائش ہے۔ ان کے دور میں چار کیمپ آفسز تھے ان کے نوٹیفکیشنز موجود ہیں اگر اس پر کوئی contradict کرنا چاہتا ہے تو وہ کرلے لیکن یہ نوٹیفکیشنز میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جو کل کو bounce back کرے۔

جناب سپیکر! میں باقاعدہ ریکارڈ کے ساتھ بات کر رہا ہوں۔ اگر یہ کہیں گے تو ہر کیمپ آفس کا جتنا خرچ ہوا ہے اس کی بھی ہم figures دے دیں گے تاکہ اس صوبے کا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ہمارے دل میں درد ہے اور ہمیں دکھ ہوتا ہے تو دکھ وہی تھا کہ ایک کیمپ آفس کی بجائے چار کیمپ آفسز بنائے گئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا سب کچھ تھا۔ اگر وہاں پر سرکاری خرچ نہ بھی کیا جاتا تو انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ باعزت طور پر گزارا کر رہے ہیں تو اس وقت بھی ہو سکتا تھا لیکن انہیں صوبے کے خزانے کے ساتھ ہمدردی نہیں تھی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ خرچ میں اضافہ ہوا ہے۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ریکارڈ پر ہے کہ اس وقت entertainment allowance پر 60 فیصد کا cut لگایا گیا ہے۔ اگر یہ بات غلط ہے تو ہم ان کے سامنے جوابدہ ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں کہا جاتا ہے کہ ہاؤس سے باہر نکل کر دیکھیں کہ مزدور کن حالات میں رہ رہا ہے۔ ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ کچھ گورنمنٹ کی پالیسیوں کی وجہ سے مہنگائی ہوئی لیکن یہ انتہائی اقدام حکومت کو کیوں اٹھانے پڑے اس پر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جتنا میٹرو پر خرچ کیا گیا ہے اگر وہ اس صوبہ کے عوام پر خرچ کیا جاتا تو پانچ سالوں میں اس صوبے کا کوئی ضلع ایسا نہ ہوتا جہاں پر ایک شوکت خانم ہسپتال نہ بن چکا ہوتا۔

جناب سپیکر! یہاں پر بات کی گئی کہ میٹرو پر پوری دنیا میں سبسڈی دی جاتی ہے۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ پبلک ٹرانسپورٹ پر سبسڈی دی جاتی ہے لیکن ان ملکوں میں جا کر دیکھیں تو میٹرو یا پبلک ٹرانسپورٹ پر سبسڈی سے پہلے وہ اپنے عوام کو روٹی دیتے ہیں، عوام کو مفت دوائیاں دیتے ہیں، عوام کے بچوں کو مفت تعلیم دیتے ہیں پھر پبلک ٹرانسپورٹ کی طرف جاتے ہیں۔ ہمارے بچے یہاں بھوکے مر رہے ہیں، سکولوں میں جگہ نہیں ہے، ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں مل رہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میٹرو پر سبسڈی دی جائے۔

جناب سپیکر! ایک وہ وقت بھی تھا کہ جب ہسپتال جاتے تھے تو دوائی مفت ملتی تھی۔ بچوں کی تعلیم میٹرک تک مفت کر دی گئی تھی۔ آپ اسی کو آگے لے کر چلتے، میٹرک کے بعد اس کو ایف اے اور پھر بی اے تک دوسرے دور میں لے جاتے تو ہم مانتے کہ آپ کے دل میں عوام کا درد ہے لیکن نہ تعلیم مفت ہوئی، ابھی یہاں قائد حزب اختلاف ہیلتھ کارڈ کے بارے میں فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنے زمانے میں ہیلتھ کارڈ متعارف کرایا تھا پتا نہیں اس کا کیا حال تھا۔ ہم نے تو ابھی دیکھے ہیں لیکن ہمارے زمانے میں صرف شناختی کارڈ ہوتا تھا لیکن دوائی بھی ملتی تھی اور تعلیم بھی ملتی تھی۔ ہم نے جو ہیلتھ کارڈ جاری کئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عوام کو دوائیاں ملیں گی۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے ابھی فرمایا تھا کہ مجھے ڈر لگ رہا ہے معلوم نہیں کہ کس بات سے ڈر لگ رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے خوف آ رہا ہے تو انہیں خوف صرف ایک بات کا ہے جیسے کہتے ہیں کہ "جنہاں کھادیاں گاجراں ڈھڈ انہاں دے پیڑ" انہیں ڈر صرف اس بات کا

ہے۔اس کے علاوہ یہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ان کی عزت ہم پر فرض ہے ہم انشاءاللہ تعالیٰ عزت بھی کریں گے اور احترام بھی کریں گے لیکن وہ ڈر اسی وقت نکلے گا جس طرح میں نے ابتدا میں کہا تھا کہ سچ بولیں ڈر ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! یہاں قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ دھوبی پر ٹیکس لگا ہے، نائی پر ٹیکس لگا ہے تو یہ نیا ٹیکس نہیں ہے۔یہ پرانا ٹیکس چلا آرہا تھا ماضی میں گزشتہ سال یہ ٹیکس 16 فیصد تھا اس کو موجودہ حکومت نے کم کر کے پانچ فیصد کرنے کی تجویز دی ہے۔ہم نے تجویز دی ہے منظوری نہیں دی ابھی اس کی منظوری آپ نے دینی ہے۔ہم انشاءاللہ تعالیٰ دیکھیں گے کہ اس کا financial impact آئے گا اور اس کا مناسب وقت پر فیصلہ کریں گے۔

جناب سپیکر! یہاں مرکز کے حوالے سے بات کرتے ہوئے پٹرول، ڈیزل اور گیس کی بات کی گئی۔اس حوالے سے مرکز والے جانیں اور یہ جانیں یہ وہاں پر کوئی بات کریں گے تو ان کو وہاں سے کوئی جواب مل جائے گا۔

جناب سپیکر! تجاوزات کے حوالے سے محترم قائد حزب اختلاف نے بات کی۔ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ درست ہے کہ ہم نے تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا۔اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ تجاوزات کیوں ہوئی تھیں اور کس نے کروائی تھیں۔میں صرف ایک مثال دینا چاہتا ہوں باقی تجاوزات کی بات نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! میں صرف پٹرول پمپس کی بات کرتا ہوں کہ جو پٹرول پمپ آپ نے پانچ پانچ ہزار روپے ماہانہ کرائے پر دیئے ہوئے تھے ہم نے کروڑوں روپے میں نیلام کئے ہیں۔جس سے صوبے کے وسائل میں کروڑوں روپے کا اضافہ ہوا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے وسائل کو پتا نہیں کس کی جاگیر سمجھ لیا گیا تھا کہ جی جس کو مرضی جو کچھ مرضی الاٹ کر دیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہو گا اور اس صوبے کو جس بے دردی کے ساتھ لوٹا گیا اس کا جواب بالآخر دینا پڑنا تھا۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے حوالے سے میں یہاں ذکر کرنا چاہوں گا کہ جنوبی پنجاب کے ساتھ ایک واردات ہوتی رہی ہے جیسا کہ ابھی قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ جنوبی پنجاب کے لئے 635۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ رکھا گیا لیکن expenditure 60 percent ہوا

جو کہ 411-ارب روپے بنتے ہیں۔ ہمارا آٹھ ماہ کا دور دیکھ لیں انہوں نے60 فیصد خرچ کیا تھا لیکن ہم نے90 فیصد خرچ کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ جنوبی پنجاب کے ساتھ واردات یہ کرتے تھے کہ اربوں روپے زیادہ رکھ لیتے تھے اورfigures بڑھا چڑھا کر پیش کرتے تھے تاکہ لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ ہم نے پیسے بڑھا دیئے ہیں لیکن خرچ اپنی مرضی کے ساتھ کرتے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہfigures realistic نہیں ہوتے تھے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جانے والی گورنمنٹ کو اس بات کا اندازہ تھا کہ ان کی گورنمنٹ ختم ہو رہی ہے لہٰذا اربوں روپے وہ ایسے منصوبوں کے ساتھcommit کر کے گئے جو میں سمجھتا ہوں کہ کسی طور پر بھیviable منصوبے نہیں تھے لیکن بدیانتی اس بات کی ہے کہ ان منصوبوں پر رقمcommit کی گئی جیسا کہ میٹرو بس کے بعد اورنج ٹرین وہ دوسرا تحفہ پنجاب کی عوام کو دیا گیا جو ہم دیکھ رہے ہیں کہ پنجاب کی عوام کی نسلوں کو بھی گروی رکھنے کا ایک پروگرام ہے۔

جناب سپیکر! میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان منصوبوں کوviable بنائے تاکہ کم از کم پنجاب کی عوام پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔

جناب سپیکر! کیا ہی اچھا ہوتا کہ قائد حزب اختلاف صرف ایکjustification دے دیتے کہ پنجاب اسمبلی کی نئی بلڈنگ کو مکمل کیوں نہیں کیا گیا اور صرف یہjustification دے دیتے کہMurree Bulk Water Supply Scheme کو کیوںwind up کیا گیا؟

جناب سپیکر! افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کی2-ارب 90 کروڑ روپے کی سکیم کو ایک ایم این اے کے کہنے پرcap کیا گیا جس کا اس صوبے کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں تھا لیکن اگر صوبے کا کوئی ذمہ دار شخص اس کوcap کرواتا تو ہم آج اس کا گریبان پکڑ سکتے تھے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اسی طرح میو ہسپتال سرجیکل ٹاور، وزیر آباد ہسپتال اور ڈینٹل کالج ان سب منصوبوں کے لئے آپ نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ میں جناب عمران خان نے کمیشنannounce

کیا ہے جو ان کے پیٹ میں سے پیسے نکالے گا اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ اس صوبے میں بھی کمیشن بنایا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جو اس بات کا فیصلہ کرے کہ یہ بدنیتی پر مبنی فیصلے کیوں کئے گئے اور ان فیصلوں کے نتیجے میں اربوں روپے کا نقصان پنجاب حکومت کا کیوں ہوا لہٰذا یہ کمیشن بننا چاہئے انشاءاللہ تعالیٰ ہم اپنی پارلیمانی پارٹی میں اس مسئلے کو لے کر آئیں گے اس کے لئے approval لیں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب میں بھی اسی قسم کا ایک کمیشن بنے گا۔

جناب سپیکر! یہاں پر لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے بات کی گئی کہ اداروں کو ختم کر دیا گیا ہے تو بالکل ہم نے اداروں کو ختم کیا کیونکہ اسی اسمبلی نے ایک نیا قانون پاس کیا اس نئے قانون کے تحت ہم نے انتخابات کروانے ہیں لیکن آج میرے انتہائی قابل احترام قائد حزب اختلاف جس درد سے بلدیاتی اداروں کی بات کر رہے تھے ان کے اپنے دور 2013 میں قانون پاس ہوا 2015 میں الیکشن ہوئے اور 2017 میں جا کر ان سے حلف لیا گیا یہ آپ کی commitment تھی لوکل گورنمنٹ کے اداروں کے ساتھ۔ یہ نئی commitment نہیں بلکہ یہ آپ کی commitment تھی اور آج آپ انہی بلدیاتی اداروں کے وکیل بنے ہوئے ہیں جو کہ بے چارے دو سال تک آپ کی راہ تکتے رہے کہ آپ انہیں اجازت دیں تاکہ وہ حلف اُٹھا سکیں تو اس بات کا کیا جواز بنتا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کے حوالے سے بات کی گئی جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ جنوبی پنجاب۔۔۔

جناب سپیکر: اب اپوزیشن ممبران بھی حوصلے کے ساتھ بات سنیں کیونکہ انہوں نے بھی آپ کی بات حوصلے کے ساتھ سنی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لئے فنڈز نہیں رکھے گئے۔ یہ جنوبی پنجاب کے ساتھ واردات یہ کرتے تھے کہ جنوبی پنجاب کے لئے اربوں روپے بجٹ میں رکھ لئے لیتے تھے لیکن وہ اربوں روپے

جنوبی پنجاب پر خرچ نہیں ہوتے تھے ان روپوں کو بعد میں divert and reappropriate کر دیا جاتا تھا۔

جناب سپیکر! یہ پہلی مرتبہ پنجاب میں ہو رہا ہے کہ پنجاب کابینہ نے اس بات کی منظوری دی ہے کہ جنوبی پنجاب کے لئے جو رقم allocate کی جائے گی وہ رقم کسی دوسرے منصوبے پر reappropriate نہیں ہو سکے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری commitment جنوبی پنجاب کے ساتھ ہے کہ جو کچھ ہم ان کو دینے کے لئے جا رہے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ وہ جنوبی پنجاب پر ہی خرچ ہو۔

جناب سپیکر! میں مزید یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر یہ بھی کہا گیا کہ اس صوبے کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے لہٰذا ملک و صوبے اس طرح سے ترقی نہیں کرتے لہٰذا ملک و صوبے کے لئے جن خیالات اور درد کا اظہار کیا گیا میں سمجھتا ہوں کہ کاش ہم اپنے دور میں بھی اس پر عملدرآمد کرتے۔ موجودہ گورنمنٹ کی صرف یہ پالیسی ہے کہ ہم نے اس صوبے کے لئے انہی منصوبوں کو آگے لے کر چلنا ہے وہی پالیسیاں دینی ہیں جو کہ sustainable ہوں، وہی initiatives لے کر آنے ہیں جو کہ sustainable ہوں۔

جناب سپیکر! ہم نے یہ نہیں کرنا جس طرح ابھی کہا جا رہا تھا کہ یہ بھی ہو گیا ہے اور وہ بھی ہو گیا ہے، یہ بھی کیا اور وہ بھی کیا ہے کیونکہ ہم نے یہاں پر سب کچھ دیکھا ہوا ہے، ہم نے یہاں سستی روٹی، مکینیکل تندور، صاف پانی اور 56 کمپنیوں کا حشر بھی دیکھا ہے تو ہم نے پھر وہی کام نہیں کرنا ہے جو حشر پہلے ہوا ہے۔ یہاں پر یہ مثال ہے کہ "پلے نئی دھیلا، تے کر دی میلہ میلہ"

جناب سپیکر! مجھے نہیں سمجھ آتی کہ ہم کس بات پر اتراتے ہیں کیا اس صوبے کی عوام بھول گئی ہے کہ پچھلے دس سالوں کے دوران ان کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ اگر آج کوئی sustainable initiatives کی بات ہو، عوام کے مفاد کی بات ہو تو عوام خود اس کی محافظ ہوتی ہے لہٰذا عوام پھر اس کو تبدیل نہیں کرنے دیتی۔ اگر ان کے دور میں کوئی sustainable initiative رہا ہوتا تو آج شاید گورنمنٹ اس کو تبدیل نہ کر سکتی تھی۔

جناب سپیکر! آپ کے دور کا sustainable initiative 1122 تھا تو کیا کوئی اس کو ختم کرنے کی جرأت کر سکتا ہے، کیا اس کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی، بالکل اس کو پچھلے دس سالوں کے دوران ختم کرنے کی کوشش کی گئی اور ریسکیو1122 کے ملازمین کو ایک ایک ٹکے کے لئے مجبور کیا گیا ہے ان کا پٹرول بند کیا گیا ہے لیکن صرف اس وجہ سے اس ادارے کو ختم نہیں کیا جا سکا کیونکہ یہ عوام کا منصوبہ تھا اور عوامی مفاد کے لئے منصوبہ تھا لہٰذا اسی وجہ سے کوئی اس کو ختم کرنے کی جرأت نہیں کر سکا؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم یورپ اور پوری دنیا کی مثالیں دیتے ہیں لیکن ہمیں اپنے معروضی حالات کو دیکھنا پڑتا ہے۔ ہم نے اپنے معروضی حالات کے تحت اپنے فیصلے کرنے ہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے کیا کرنا ہے، ہم نے اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کرنے ہیں۔ ہم نے تو کوئی بڑا نعرہ لگانا ہے اور نہ ہی ہم نے کوئی بہت بڑا بول بولنا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی ذات سے صرف یہ دعا کرتے ہیں کہ جو وعدے ہم عوام کے ساتھ کر کے آئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان وعدوں پر پورا اتر سکیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج سب سے بڑا وعدہ یہ ہے کہ کچھ بھی ہو جائے ہم اپنے اس وعدے سے علیحدہ نہیں ہوں گے کہ ہم نے اس ملک کی لوٹی ہوئی دولت کی ایک ایک پائی کو اس ملک میں واپس لے کر آنا ہے۔ ہمارا کسی کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہے آج بھی تمام لوگ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اس خزانے کے پیسے خزانے میں ڈالیں ہمارے لئے وہ محترم ہیں ہم ان کو salute بھی کریں گے اور سلام بھی کریں گے لیکن جو اس خزانے کو لوٹے گا اُس کا احتساب پاکستان تحریک انصاف اور جناب عمران خان کے وژن کا عکاس ہے لہٰذا ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ اُس پر کام کرنا ہے۔ جب بجٹ کی discussion کو wind up کیا جائے گا۔ تب ہمارے وزیر خزانہ بات کریں گے لیکن اِس وقت ایوان میں موجود تمام ممبران جنہوں نے خیالات کا اظہار کرنا ہے میں اُن سے اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا مفروضوں پر بات مت کریں، حقائق کو مدنظر رکھیں اور سچ بولیں۔ اگر سچ بولیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ عوام کے سامنے سب کچھ آ جائے گا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، پیپلز پارٹی کی طرف سے سید حسن مرتضیٰ بات کریں گے لیکن وہ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محمد افضل بول لیں۔

جناب محمد افضل:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ 20-2019 پر بولنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے معاشی بحران کے حالات میں اتنا اچھا بجٹ پیش کیا۔ وہ قابل تعریف اس لئے ہیں کیونکہ ملک کی اس وقت کی معاشی صورتحال کو دیکھیں تو اس سے بہتر تجاویز معیشت کو سنبھالنے کے لئے نہیں دی جاسکتیں۔

جناب سپیکر! گزشتہ سال کی صورتحال کچھ اور تھی لیکن اس سال جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس کی ذمہ دار حکومت ہے اور انشاء اللہ حکومت نے جو وعدے کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ ان مقاصد کو پورا کرنے میں یہ کامیاب ہوں گے۔ گزشتہ حکومت نے جو کچھ کیا ہم اُس کے نتائج بھگت رہے ہیں لیکن ہم قوم کی تقدیر بدلنے کے لئے جو کریں گے انشاء اللہ اس کا اثر آنے والی حکومت، آنے والی نسلوں، آنے والی معیشت اور پاکستان پر پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں حکومت کی طرف سے اپوزیشن اور سب سے یہ کہوں گا کہ آیئے ہم سب مل کر ایک اچھا معاشرہ اور اچھا پاکستان بنائیں تاکہ ہم سب کے بچے پاکستان میں خوشی، سکون اور آرام کی زندگی بسر کر سکیں۔ اگر ہم نے اچھا مستقبل نہ بنایا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنے بچوں سے کوئی محبت نہیں ہے۔ ہمیں مل کر مشکل فیصلے کر کے اور تکلیف اُٹھا کر اپنا اور اپنے بچوں کا مستقبل خوشحال کرنا چاہئے۔

میں بھی اسی دَور کا سہما ہوا انسان
تھوڑے تبسم کی ضرورت ہے مجھے بھی

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں حکومتی اور اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہوئے ممبران سے کہوں گا کہ ہم سب سے پہلے پاکستانی اور مسلمان ہیں، ہم اپنے بچوں کے امین ہیں اور قوم ہماری طرف دیکھتی ہے لہٰذا ہم سب کا فرض ہے کہ ہم مل جُل کر بیٹھ کر کوشش کریں کہ ملک کا اچھا مستقبل بنائیں۔ ہم سوچیں کہ قوم کے لئے ہم کیا بن چکے ہیں لیکن ہمیں ایک دوسرے پر الزام نہیں لگانا چاہئے بلکہ ہم سب کو اپنے اپنے کردار میں رہتے ہوئے اپنے افکار اور قوم کے لئے مساوی ہونا چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی بجائے وہ بجٹ تجاویز دینی چاہئیں اور وہ مسائل دیکھنے چاہئیں جو قوم کو اِس وقت درپیش ہیں۔ ہم سب کو ماضی کا حصہ بننے کی بجائے مستقبل کا سوچنا چاہئے۔ اس مقروض قوم کو قرضوں سے آزاد کرنے کے لئے ایک ہونا چاہئے، ہم سب کو ماضی کی غلطیوں سے سیکھنا چاہئے، پاکستان کی سالمیت پر ہمارا اتفاق ہونا چاہئے، قانون اور انصاف کی بالادستی پر اتفاق ہونا چاہئے، کرپشن، ذخیرہ اندوزی، رشوت اور استحصال کے خلاف لڑنے پر ہمارا اتفاق ہونا چاہئے۔ ایک مظلوم حوا کی بیٹی بے بسی پر جب آنسو بہاتی ہے تو اس کے قصوروار ہم ہیں اور اگر کوئی ماں اپنے بچوں کو بھوکا سُلاتی ہے تو اس کے قصوروار بھی ہم ہیں۔

جناب سپیکر! بجٹ میں جتنا ترجیحات کا مسئلہ اہم ہے وہاں اس بجٹ کو خرچ کرنے کا طریق کار اور اس کے لئے موجود قوانین کا ہونا بھی اتنا ہی اہم ہے۔ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی بجائے بجٹ اور بجٹ کے درست استعمال پر تجاویز دینی چاہئیں تاکہ اس بجٹ کا استعمال صحیح ہو۔ بجٹ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے لوگوں کی منصفانہ تقسیم کا عکاس ہے مگر میں پنجاب کی تاریخی اور جغرافیائی صورتحال کے پیشِ نظر اپنے کچھ تحفظات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ قومیں اختلاف کا شکار اُس وقت ہوتی ہیں جب ایک طبقے اور علاقے کے لوگوں کا ہم استحصال کرتے ہیں اور اُن کو صحیح حق نہیں ملتا۔ شمالی پنجاب اور لاہور کو دیکھیں تو وہ ترقی پذیر سے ترقی یافتہ ہو گیا ہے لیکن جنوبی پنجاب کو دیکھیں تو وہ پسماندگی کی طرف گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ماضی میں نہیں جانا چاہتا یا کسی پر الزام نہیں لگانا چاہتا لیکن اس علاقائی فرق کا احساس ضرور دلانا چاہتا ہوں۔ میرا تعلق بہاولپور سے ہے اور پسماندہ تحصیل منڈی یزمان ہے جہاں پر بنیادی سہولتیں یعنی صاف پانی نہیں ہے، صنعتی ترقی نہیں ہے، بے روزگاری میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور مناسب انفراسٹرکچر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں الحمدللہ 2002 سے لگاتار آ رہا ہوں تو ہمارے علاقے میں جو ترقی ہوئی ہے وہ آپ کے دَور 2002 سے ہوئی ہے۔ 2008 سے لے کر 2018 تک دس سال میں اپوزیشن میں رہا ہوں لیکن دس سال میں میرے حلقے پر ایک روپیہ بھی لگا ہو تو بتا دیں حتیٰ کہ میرے مخالف کو بھی پیسے نہیں ملے۔ میری التجا ہے کہ مجبور کو اتنا محکوم نہ بنائیں کہ بغاوت پر اُتر آئے اور اپنا حق بلند آواز میں مانگ لے۔

ایسا بھی ایک وقت آئے گا کہ اہل چمن تعظیم کریں گے
جو بھی کہیں گے دیوانے وہ اہل خرِد تسلیم کریں گے
اب کے برس ہم اہل چمن اپنا حصہ پورا لیں گے
پھولوں کی تقسیم کریں گے کانٹوں کو تقسیم کریں گے

(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No cross talks please.

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! آپ کا سیاست میں بہت تجربہ ہے، پنجاب کے مسائل کو سب سے زیادہ آپ جانتے ہیں اور آپ کے سامنے کوئی تجویز دینا تو ایسے ہی ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا۔ اگر ملک میں امن ہو گا تو ملک ترقی کرے گا اس لئے رشوت خور افسران کو معطل کرنا ہو گا اور نشانِ عبرت بنانا ہو گا کیونکہ اس کے بغیر ملک ترقی نہیں کرے گا۔

اُس دیس میں لگتا ہے عدالت نہیں ہوتی
جس دیس میں انسان کی حفاظت نہیں ہوتی

جناب سپیکر! ہم عوام سے ہزاروں ووٹ لے کر وعدے کر کے آتے ہیں کہ ہم آپ کو بنیادی سہولتیں میسر کریں گے۔ اگر ہم یہ وعدے پورے نہیں کرسکتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں علاقے کی نمائندگی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ چونکہ میرا حلقہ مسائل کا گڑھ ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے حکومتِ وقت سے گزارش کروں گا کہ ہمارا جتنا حق اور حصہ بنتا ہے وہ دیا جائے بلکہ وزیر اعلیٰ نے وعدہ بھی کیا ہے تو امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ وہ ہمارا حصہ پورا دیں گے۔ ہمارا علاقے نے جیسے 2002 والے دَور کی طرح ترقی کی تھی دوبارہ وہیں سے انشاء اللہ ترقی شروع ہو گی اور جو بنیادی سہولتیں جہاں پر رُکی تھیں وہیں سے شروع کر کے علاقے کی محرومیوں کو دُور کریں گے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ زیادہ تر چولستان پر مشتمل ہے جہاں آپ کے دور حکومت میں 290 کلومیٹر واٹر سپلائی کی لائنیں بچھائی گئیں، سڑکوں کا جال بچھایا گیا، ہر گاؤں اور بستی کو بجلی فراہم کی گئی لیکن بد قسمتی سے آپ کے دور میں بچھائی گئی پانی کی ان لائنوں کی 2008 سے لے کر آج تک مرمت ہوئی اور نہ ہی انہیں extend کیا گیا۔

جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں سابقا وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف چولستان تشریف لے گئے تو انہوں نے وہاں پر 2۔ ارب روپے کے package کا اعلان کیا کہ واٹر سپلائی کی extension بھی ہو گی اور مرمت بھی ہو گی لیکن بد قسمتی سے وہاں پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! آپ کے دور حکومت میں واٹر سپلائی کی جو لائنیں بچھائی گئی تھیں وہیں پر رُکی ہوئی ہیں تو میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اب دوبارہ واٹر سپلائی کی سکیمیں extend بھی ہوں گی اور مرمت بھی ہو گی جس سے لوگوں کو صاف پانی میسر آئے گا۔

جناب سپیکر! آپ کے دور حکومت میں ہر چولستانی کو الاٹمنٹ ہوئی تھی جو کہ genuine چولستانی تھا اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں تھی جس نے درخواست دی اسے الاٹمنٹ کی گئی۔ اب 2013 میں درخواستیں لی گئیں اور 2018 گزر گیا لیکن الاٹمنٹ نہیں ہوئی۔ جب الیکشن شروع ہوا تو ایک ایگزیکٹو آرڈر پر تھوڑے سے گاؤں کی قرعہ اندازی ہوئی اور جب الیکشن ختم ہوا تو پتا چلا کہ اس کام کی approval SMBR کی طرف سے ہوئی تھی اور نہ ہی وزیر اعلیٰ کی طرف

سے اب دوبارہ سمری moveہوئی ہے جو کہ SMBR سے ہو کر وزیر اعلیٰ کے پاس کابینہ کی منظوری کے لئے گئی ہے تو میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ اس سمری کو فی الفور کابینہ سے منظور کروائیں تاکہ زمینوں سے محروم چولستانی لوگوں کو ان کی زمینوں کا حق ملے۔

جناب سپیکر!250 کیوسک پانی2002میں چولستان کے لئے منظور ہوا جو کہ 2008تک انہیں ملتا رہا لیکن بدقسمتی سے 2008 کے بعد وہ پانی ختم کر دیا گیا کہ یہflood channel نہریں ہیں اور آپ لوگوں کا حق نہیں ہے۔ابھی تک لوگ پانی سے محروم ہیں تو میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ جس طرح250 کیوسک پانی آپ نے 2002 میں بحال کروایا تھا اسے آپ پھر سے بحال کروائیں گے۔

جناب سپیکر!وہاں پر ایک بہاول کینال ہے جس سے 25 گاؤں سیراب ہوتے تھے۔ پچھلی حکومت کے آخری دنوں میں ان گاؤں کے موگہ جات بند کر دیئے گئے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ جو موگہ جاتsanctions ہیں اور جوgenuine الاٹمنٹ ہے انہیں ان کے حق کا پانی دیا جائے۔

جناب سپیکر! آپ کے دور حکومت میں میرے حلقہ میں ہائر سیکنڈری سکول بنے تھے اور بدقسمتی سے اس کے بعد پورے چولستان میں کوئی ہائر سیکنڈری سکول، کوئی بوائز اور گرلز کالج نہیں ہے جو کہ بنیادی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ تعلیم اور صحت بنیادی ضروریات ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ انشاءاللہ ان بنیادی ضروریات کو پورا کریں گے۔

جناب سپیکر!یہی محرومیاں ہیں جن کی وجہ سے بہاولپور کے لوگ اپنا حق مانگتے ہیں۔ جنوبی پنجاب صوبے سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے اور وہ بنے لیکن ہماری گزارش یہ ہے کہ ہم نیا صوبہ تو مانگ ہی نہیں رہے بلکہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمارا جو صوبہ تھا اسے reinstate کیا جائے۔ اس حوالے سے میں تھوڑی سیhistory بتا دوں کہ 1951 میں اس دور کے وزیر اعظم پاکستان جناب لیاقت علی خان اور گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے بہاولپور ریاست کو صوبہ کا درجہ دیا۔

جناب سپیکر!1952 میں پہلا الیکشن ہوا جس کے وزیر اعلیٰ وہاں کے مخدوم حسن محمود بنے۔1955 میں "ون یونٹ" قائم ہوا اور صوبہ بہاولپور کو ختم کر دیا گیا۔ 1970 میں یحییٰ خان صاحب نے اپنی حکومت میں "ون یونٹ" توڑا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ بہاولپور کو بطور صوبہ دوبارہ بحال کر دیتے لیکن یہ نہیں ہوا بلکہ بہاولپور صوبہ کو صوبہ پنجاب میں شامل کر دیا گیا۔ نواب صاحب آف بہاولپور نے قیام پاکستان کے وقت سب کچھ پاکستان پر نچھاور کر دیا۔ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کو پہلی گاڑی دی اور اپنی ریاست کی فوج پاکستان کے حوالے کی۔ آج امیر ترین ریاست کے لوگ اپنے بچے فروخت کرنے پر مجبور ہیں اور خودکشیاں کرنے پر مجبور ہیں۔ اس خطہ سے جمع ہونے والا ریونیو جو کہ ایک خطیر رقم ہے لیکن اپر پنجاب پر خرچ ہوتی ہے۔ اس خطے کے باسی زیر زمین کڑوا پانی پینے پر مجبور ہیں اور ہیپاٹائٹس بی اور سی جیسی مہلک بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ دریائے ستلج کو فروخت کر دیا گیا گیا۔ چولستان کا 66 لاکھ ایکڑ رقبہ بنجر ہو گیا۔ گندم ہمارے علاقے میں سب سے زیادہ ہوتی تھی لیکن بدقسمتی سے آج ہمارے ہی بچے بھوکے مر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے کچھ نہیں چاہتا صرف ایک ہی مطالبہ ہے کہ ہمارا صوبہ بحال کر دیا جائے جو کہ ہمارا آئینی اور قانونی حق ہے۔ صوبہ جنوبی پنجاب بھی بنائیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم تو صرف اپنا حق مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک نظم آپ کی نذر کرتا ہوں:

نہ جانے کون سے لمحے میں ہم سب مٹی میں مل جائیں
چلو کچھ کام کر جائیں کسی کے کام آ جائیں
کوئی رستہ سمجھا جائیں کوئی بستہ تھما جائیں
کسی کی راہنمائی اور کسی کا گھر بنا جائیں
کہیں فکری ضرورت ہے کہیں عملی ضرورت ہے
نئی فکریں جگا جائیں چلو کچھ کام کر جائیں
ابھی بھی وقت ہے یارو اے علم و فن کے ہرکارو
جو سیکھا ہے سکھا جاؤ جو دیکھا ہے دکھا جاؤ
رسائی سوچ کی اپنی گلی کوچوں میں پھیلاؤ

فروغ نسل کی خاطر ذرا سا وقت دے جاؤ
کوئی تبدیلی لے آئیں چلو کچھ کام کر جائیں
شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ، جی۔ جناب خالد محمود۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ شاہین رضا!

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہ کہوں گی کہ اللہ کا نام بڑا ہے اور اللہ کے نام کے حروف بھی بڑے جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری زندگی ہے، میری موت ہے اور نبی کریمؐ کا ذکر بڑا ہے۔

جناب سپیکر! جب یہاں پر بجٹ پیش ہو رہا تھا تو میری آنکھیں دوسری طرف سے ہونے والی کارروائی پر شرم سے جھک گئیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پھاڑ کر نیچے پھینک دیا گیا۔ جس پاکستان کا نام ہی مملکت خداداد پاکستان ہے لیکن اس بسم اللہ کی ہمیں قدر نہیں ہے۔ اُس طرف سے کوئی جو مرضی کہے لیکن ہم اپنے "خان" کے وژن، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی راہنمائی اور آپ کی دانشمندی اور وزیر خزانہ کی کوشش پر یقین رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ پاکستان کی ساری عوام کو ترقی کے دھارے میں لائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم منزلوں کی تلاش میں رہتے ہیں تو مجھے آج آپ کو دیکھ کر ایک شعر یاد آ رہا ہے کہ:

منزل سے آگے بڑھ کر منزل تلاش کر
مل جائے تجھے دریا تو سمندر تلاش کر

جناب سپیکر! ہم تو سمندروں کے خزانے بھی نکالنا چاہتے ہیں اور اس کام پر خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم قرضہ نہیں لینا چاہتے بلکہ ہم خود کفالت کی طرف جائیں گے۔ ہماری خواتین باہمت ہیں، ہماری خواتین ہم قدم ہیں، ہماری خواتین نئی زندگی کو لے کر اس پاکستان کو ترقی کے نئے دھارے پر لے جائیں گی۔ مجھے شرم نہیں آئی کہ اُس طرف سے کہا گیا کہ خواتین کے لئے کیا گیا ہے؟ میں بتاتی ہوں کہ ہمارے سپیکر صاحب نے عوام کے لئے ریسکیو1122 بنائی لیکن آپ نے

بیس سالوں میں کچھ نہیں کیا اور ان آٹھ مہینوں میں ہماری حکومت نے بیوہ خواتین جو ٹیکس نہیں دے سکتی تھیں تو ایسی خواتین کو محکمہ ایکسائز سے پراپرٹی ٹیکس کی چھوٹ دی گئی۔

MR SPEAKER: Order in the House. No cross talks please.

دیکھیں جو بیوہ اور یتیموں کے اوپر ٹیکس ختم کرنے کا کریڈٹ واقعی ان کو اس لئے جاتا ہے کہ انہوں نے لازمی یہ ensure کروایا کہ ان کے اوپر ہم نے ٹیکس نہیں لگنے دینا۔ اب پہلے ان کی بات سن لی جائے اُس کے بعد اپنی باری پر اس کا جواب دیا جائے۔ تھوڑا صبر کریں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میں اس سے آگے بتانا چاہتی ہوں کہ یہ سلسلہ یہیں نہیں رُکا معاشرے میں پسی ہوئی خواتین جو طلاق یافتہ تھیں، معاشی اور معاشرتی طور پر اُن کو بھی 12 ہزار 500 کا rebate اور exemption ہماری حکومت نے لے کر دیا ہے ہم نے اس سال میں پوری کوشش کی ہے جس پر آپ کی بھی معاونت رہی، وزیر خزانہ کی بھی اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی راہنمائی میں وزیر اعظم کے وژن کو لے کر یہ کامیابی پنجاب کی تمام خواتین کے لئے کی ہے۔

جناب سپیکر! یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ یہ آپ کو بتائیں کہ یہ کامیابی اتنی جلدی ہوگئی اور 25 سال کی خاتون جس کی شادی نہیں ہوئی اور جو یتیم ہے یہ پہلے صرف 18 سال کی عمر تک تھا اب ہم نے اُس کو بھی exemption لے کر دی اور یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ Appreciation تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے میں اس کو آگے بڑھاتے ہوئے بات کروں گی کہ یہ جو ہمارا بجٹ 20-2019 ہے یہ عوام الناس کی خواہشات اور امنگوں کے مطابق ہے کہ قرضہ نہ لو خود کفالت کی طرف جاؤ، جتنے وسائل ہیں اُتنے مسائل کو حل کر لو، یہی ایک اچھی حکمت عملی ہے، یہی ایک مخصوص پلاننگ ہے جو کہ ہمارے وزیر خزانہ نے واقعی ہی بڑی محنت سے آپ کی راہنمائی میں کی اور آپ کی دانشمندی سے ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ یہاں بولنے کا ہمیں آپ حوصلہ دیتے ہیں۔ ہم انشاءاللہ پاکستان کو آگے لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں اس سے آگے بات کرتی ہوں کہ ہمارے بجٹ کی ترجیحات کیا تھیں؟ پہلا نمبر سوشل پروٹیکشن جو پسا ہوا طبقہ ہے اُس کو تحفظ دینا ہے۔ دوسرا نمبر ہیومن ڈویلپمنٹ یعنی وسائل کے مطابق انسانی ترقی، تیسرا نمبر ہماری Regional Equalization یعنی یکساں علاقائی ترقی ہو، یہ نہیں ہے کہ آج اِدھر لاہور میں ترقی ہو رہی ہے تو جنوبی پنجاب پیچھے رہ جائے،

جنوبی پنجاب کو اس بجٹ میں 35 فیصد حصہ دیا گیا ہے۔ یہ ہماری گورنمنٹ کی بہت بڑی کاوش تھی کہ وہ لوگ جو محروم رہ گئے تھے اُن کو بھی ترقی کے دھارے میں لایا گیا۔

جناب سپیکر! میں بتانا چاہتی ہوں کی 20-2019 کا بجٹ 2300۔ارب کا ہے اُس میں ترقیاتی بجٹ 350۔ارب ہے۔ یہ حقیقی بجٹ ہے یہ اعداد و شمار کا ہیر پھیر نہیں ہے جو پہلے کیا جاتا تھا۔ یہ حقیقی بجٹ ہے اور انشاءاللہ جو ہمارے پراجیکٹ ہوں گے لوگ اُس سے مستفید بھی ہوں گے اور beneficiary بھی ہوں گے۔

جناب سپیکر! اب میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میں اپنے گوجرانوالہ ڈویژن میں ہر جگہ جا کر سوشل سروسز دیتی ہوں۔

جناب سپیکر! جو آپ نے کارڈیالوجی ہسپتال بنایا تھا جس کی آپ نے 200 بیڈ کی بنیاد رکھی۔ انہیں پتا نہیں کیا ہوا انہوں نے اُس کو مکمل نہیں کیا لیکن ہماری حکومت نے باہمت ہو کر اس کو 100 بیڈ سے اس ہسپتال کو چلا دیا ہے اور anesthesia بھی لگا دیا ہے اور بہت بڑی تعداد میں وہاں پر انجیو گرافی شروع ہو گئی۔ یہ کام ان آٹھ ماہ میں ہوا ہے کام کریں تو اس طرح کرتے ہیں۔ "ڈھونڈنے نکلو گے اور پا بھی سکو گے اس ترقی کی راہ میں ایسے لوگ" اور میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ 48 کروڑ روپے میں ہم نے public participation پر خود اپنی طرف سے آج گوجرانوالہ میں ذہنی معذور بچوں کے لئے عمارت بنا کر دی اور وہ کام کرنا بھی شروع ہو گئی ہے اور یہ پاکستان میں جناب عمران خان کا وژن تھا کہ رُکنا نہیں ہے لوگوں کو لے کر motivate کر کے آگے بڑھ جاؤ۔ ابھی تو بجٹ آنا ہے، ابھی تو ترقی اور ہونی ہے، ہم رُکنے والے نہیں ہیں۔ شیخوپورہ روڈ کے بھی پیسے گوجرانوالہ کی پبلک ادا کرے گی اور وہ روڈ موٹروے سے مل جائے گی۔ ہم نے قرضہ نہیں لینا، ہم نے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اچھا ہے اُدھر سے باتیں ہوتی ہیں مجھے حوصلہ ہوتا ہے میں اس سے آگے بڑھ کر کہتی ہوں۔ پچھلے مالی سال کی نسبت 47 فیصد زیادہ ہے، 350۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ۔ صحت پر جو ہمارے وزیر خزانہ نے بجٹ دیا ہے 20 فیصد پہلے سے زیادہ ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ اچھے اچھے ہسپتال بنیں گے اگر میٹرو اور اورنج نہ بنتی تو 40 ایسے ہسپتال بنتے اور ہمارے

لوگ جو بیماری میں تڑپتے ہیں اُنہیں سروس ملتی جو بہت بڑا کام تھا لیکن کوئی بات نہیں ہم آگے بڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہماری حکومت صنعت، زراعت میں عورت کو نہیں بھولی، عورت کوgender disparity نہیں دی اور عورت کوgender balance دیا ہے۔ ایگریکلچر میں خواتین کو بھی وہی حصہ ملے گا کیونکہ یہاں پر بھی خواتین ممبرز بیٹھی ہوئی ہیں وہ بھی اُتنا ہی ٹیکس دیتی ہیں جتنا مرد دیتا ہے۔بے سہارا افراد کے لئے پناہ گاہیں بنائی گئیں۔"احساس" پروگرام شروع کیا گیا۔پاکستان میں اور پنجاب میں"باہمت بزرگ پروگرام "باعزت بزرگ یہ کتنا بڑا نام ہے۔ ہم دو دو، چار چار ہزار روپے پکڑاتے ہیں لیکن اُن کو عزت نہیں دیتے اس سے ہمارے ایک لاکھ 50 ہزار لوگ مستفید ہوں گے اور اس سے بھی زیادہ آگے میں بتاتی ہوں ان کو ماہانہ 2ہزار روپے بھی ملیں گے۔"ہم قدم" پروگرام، میں وزیر اعلیٰ کا، آپ کا اور وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ میں گوجرانوالہ کو ماڈل ایریا بنانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے وہاں 436خواتین نکالی اور اُن کو رجسٹرڈ کیا، فی الفور وہاں پر "ہم قدم" سے اُنہیں کل چیک تقسیم کر دیئے گئے، ہم دروازے کے اوپر دینے جا رہے ہیں۔کل خواتین کی میٹنگ میں یہ ہوا تھا۔"سرپرست پروگرام "میں یتیم بچوں، بیواؤں کو 2ہزار روپے دیئے جائیں گے اُن کے لئے 2۔ارب روپے رکھے گئے۔خواجہ سراء کو کبھی اس ترقی کے دھارے میں انسان نہیں سمجھا جاتا تھا اُن کے لئے بھی ہماری پنجاب حکومت نے 20 کروڑ روپے رکھے ہیں وہ بھی عزت کے قابل ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری سائیڈ سے بھی تالی کی آواز آرہی ہے بہت شکریہ۔اس پروگرام کا نام"مساوات" رکھا گیا ہے۔"نئی زندگی پروگرام"جو خواتین کے اوپر تیزاب پھینک دیا جاتا ہے جو اُن کے چہرے خراب ہو جاتے ہیں اُن کے لئے بھی10 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی حکومت کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ ہر اُس حصے کے اوپر توجہ دے رہی ہے۔میں وہ ایک ایک چیز آج گن گن کر بتاؤں گی، خواتین کے لئے 8۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔"خراج شہداء پروگرام "جو ہماری آن ہیں، ہماری شان ہیں وہ زندہ رہتے ہیں تو اس قوم کے

لئے عبادت ہیں، وہ مرتے ہیں تو شہادت ہے، وہ کام کرتے ہیں تو امانت ہیں۔ میری آواز تمام پنجاب میں جائے گی اور انشاءاللہ ہم آگے بڑھتے ہوئے اس کو آگے لے کر جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! جہاں آپ نے چھ یونیورسٹیاں announce کی ہیں میں گوجرانوالہ میں "عمران خان یونیورسٹی" کا صرف چارٹر لوں گی، پیسا نہیں لوں گی اور اسے شروع کر کے دکھاؤں گی۔ ہم نے سارے کام مکمل کر لئے ہیں اور اُدھر بیٹھے ہوئے لوگ بھی جانتے ہیں کہ ہم نے تمام کام مکمل کر لئے ہیں۔ میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب محمد عثمان خان بُزدار سے کہا ہے وہ ہمارا یہ کام بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے حلقے کے ہسپتالوں کے لئے برن یونٹس کی استدعا کی ہے۔ میں یہ بھی کہوں گی کہ یہ بجٹ ترقیاتی بجٹ ہے۔

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالرؤف مغل!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری بڑی ضروری بات ہے مہربانی کر کے سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک پالیسی وضع کر دیں کہ ایک ممبر کتنا وقت لے گا۔ یہاں تو unlimited programme چل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک ممبر کے لئے پانچ منٹ کا ٹائم ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جتنا ٹائم آج ممبر کو دیا گیا ہے ہم بھی اتنا ہی لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو بھی اتنا ہی ٹائم دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں جو یہ تقریریں کر رہے ہیں ان تقریروں میں کچھ بھی نہیں ہے۔ انہیں پتا ہی نہیں کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں، جناب سمیع اللہ خان! آپ بھی تشریف رکھیں۔ جناب عبدالروف مغل!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جب بجٹ سیشن چلتا ہے تو وزیر خزانہ کا یہاں بیٹھنا ضروری ہوتا ہے چاہے کوئی ممبر اِدھر سے بولے یا اُدھر سے بولے وزیر خزانہ تجاویز کو نوٹ کرتے ہیں۔ میں تقریباً بیس منٹ سے دیکھ رہا ہوں کہ وزیر خزانہ چہل قدمی کر رہے ہیں اور جب ہماری معزز خاتون تقریر کر رہی تھیں تو اس وقت وزیر خزانہ موجود نہیں تھے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ بجٹ سیشن سے---

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! وزیر خزانہ تجاویز نوٹ کر رہے ہیں اور فنانس سیکرٹری بھی گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری دوسری بات بھی سن لیں کہ پورے سال میں بجٹ سیشن سے important کوئی اور سیشن نہیں ہوتا۔ چیئر کی رولنگ ہے کہ گیلری میں فنانس سیکرٹری کی موجودگی ضروری ہے۔ جہاں تک نوٹنگ کی بات ہے تو ڈیپارٹمنٹ کے کسی بھی کلرک کو بٹھا دیں وہ نوٹ کرتا رہے گا لیکن اس سے اس ہاؤس کی عزت اور تکریم میں کسی طرح بھی اضافہ نہیں ہوگا اس لئے ہماری یہ گزارش ہے کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! ان کے جو تحفظات ہیں میں انہیں یہ کہوں گا کہ یہ بالکل فکر نہ کریں ہم ان کی تجاویز کو نوٹ کر رہے ہیں۔ میں لابی میں تھا لیکن یہاں ہمارے پارلیمانی سیکرٹری بھی تشریف فرماہیں۔ ہم سب ان کی قیمتی آراء کو نوٹ بھی کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب عبدالرؤف مغل!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! نہیں، اگر آپ بات کریں گے تو آپ اپنے ممبر کا ٹائم لیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہاں محکمہ فنانس کے لوگ نہیں بیٹھے ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں محکمہ فنانس کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جی، جناب عبدالرؤف مغل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اگر فنانس سیکرٹری گیلری میں موجود نہیں ہوں گے تو پھر میں کوئی تقریر نہیں کروں گا بلکہ میں اس پر بائیکاٹ کا اعلان کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں پر منسٹر فنانس بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! چیئر کی طرف سے یہ رولنگ دی گئی تھی کہ متعلقہ محکمے کا سیکرٹری گیلری میں موجود ہو گا اور اس کی موجودگی میں تمام کارروائی چلائی جائے گی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ منسٹر ضروری ہے یا سیکرٹری ضروری ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! گیلری میں سیکرٹری فنانس کا ہونا بھی ضروری ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! گیلری میں محکمے کا سٹاف بیٹھا ہے اور یہاں وزیر خزانہ بھی تشریف رکھتے ہیں۔ سیکرٹری basically منسٹر کو assist کرنے کے لئے آتا ہے۔ جب یہاں وزیر خزانہ بیٹھے ہیں تو پھر ان کا سیکرٹری کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، یہاں وزیر خزانہ بیٹھے ہیں اور گیلری میں ایڈیشنل فنانس سیکرٹری بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ آپ کی غلط بات ہے This is not the way

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! اگر ان کو تیاری کے لئے مزید ٹائم چاہئے تو وہ ہم دے دیتے ہیں اور ہم ان کی help بھی کر دیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ اس ایوان کا تقدس ہے اور اس ہاؤس کا تقدس آپ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ چیئر کی طرف سے ایک رولنگ ہے اور یہ پہلے سے چل رہا ہے کہ بجٹ سیشن میں فنانس سیکرٹری گیلری میں موجود ہوتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! گیلری میں ایڈیشنل فنانس سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں اور ہاؤس میں وزیر خزانہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ سیکرٹری نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا ایڈیشنل سیکرٹری، سیکرٹری نہیں ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ سیکرٹری نہیں ہے، یہاں ہاؤس میں وزیر خزانہ ہیں آپ ان کو degrade نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں This is very wrong یہاں وزیر خزانہ بیٹھے ہیں، پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہیں اور گیلری میں شیخ اقبال سپیشل سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پھر آپ اپنی رولنگ واپس لے لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اسی وجہ سے بیوروکریسی سیاستدانوں کی عزت نہیں کرتی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں میں ان کی بات کا جواب دیتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب یہاں سپیشل سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں پھر آپ کو اس طرح نہیں کرنا چاہئے آپ تشریف رکھیں۔ This is very wrong. جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ایک تو یہ غلط بیانی کر رہے ہیں کہ چیئر کی طرف سے بجٹ سیشن کے بارے میں رولنگ ہے، وہ رولنگ تو ان دنوں کے بارے میں ہے جب وقفہ سوالات ہوتا ہے۔ اس بجٹ سیشن میں منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں، پارلیمانی سیکرٹری تشریف رکھتے ہیں اور ان کو جو سٹاف required ہوتا ہے وہ انہوں نے منگوانا ہوتا ہے۔ ممبران کا تو سٹاف کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے انہوں نے تو وزیر خزانہ کو تجویز دینی ہے۔

جناب سپیکر! اصل میں ان کی تیاری نہیں ہے اور یہ بالکل بھی prepare ہو کر نہیں آئے اس لئے یہ کہہ رہے ہیں کہ فنانس سیکرٹری نہیں ہوں گے تو ہم تقریر نہیں کریں گے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جو تقریر نہیں کرنا چاہتا اس کو رہنے دیں۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! چودھری ظہیر الدین نے بات کو clarify کر دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ اپنی رولنگ کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہاں پر وزیر خزانہ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ آپ کی تجاویز نوٹ کر رہے ہیں۔ یہ آپ کی بات صحیح نہیں ہے This is not the way آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جب چیئر کی طرف سے رولنگ ہے کہ متعلقہ سیکرٹری کا گیلری میں ہونا ضروری ہے تو آج اس پر عمل کیوں نہیں کیا جا رہا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ رولنگ وقفہ سوالات کے بارے میں تھی۔ میری بجٹ کے حوالے سے کوئی رولنگ نہیں ہے اس لئے آپ غلط بیانی نہ کریں آپ بیٹھ جائیں۔ آپ ماحول کو کیوں خراب کر رہے ہیں؟ جی، جناب عبدالرؤف مغل! آپ بات کریں۔ Sorry جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ تو غصے میں نام بھی بھول گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ چیئر کی طرف سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، جناب محمد طاہر پرویز! آپ کی طرف سے delay ہو رہا ہے میں تو آپ کو پورا ٹائم دینا چاہ رہا ہوں۔ جتنا ٹائم محترمہ نے لیا ہے میں آپ کو اتنا ٹائم ہی دینا چاہ رہا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ جو چیئر کی طرف سے رولنگ آئی ہے اس کو implement ہونا چاہئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس طرح نہ کیا کریں کہ پھر چیئر کو غصہ آ جائے۔ بہرحال آپ بات کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ اپوزیشن کی آواز کو دبانے کی کوشش ہے یہاں پر متعلقہ سیکرٹری کا ہونا بہت لازم ہے کیونکہ بجٹ سیشن بہت اہم ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر متعلقہ محکمے کا سیکرٹری یہاں موجود نہیں ہے تو یہ منسٹر صاحب کی کمزوری ہے، اس ہاؤس اور اس چیئر کی کمزوری ہے۔ میرے خیال میں آپ کو یہ رولنگ pass کرنی چاہئے یا پھر آپ یہ رولنگ دے دیں کہ اگر متعلقہ سیکرٹری نہیں ہو گا تو پھر بات ہو سکے گی تاکہ ہم متعلقہ منسٹر کے ہوتے ہوئے ہی بات کر لیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ میری رولنگ کو چھوڑیں اور بجٹ پر تقریر کریں، مہربانی کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر بات ہو چکی ہے آپ اس کو کیوں issue بنا رہے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں آپ سے رولز کی بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہیں اور گیلری میں سپیشل سیکرٹری فنانس بیٹھے ہوئے ہیں پھر آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہاں پر پنجاب اسمبلی کے جو رولز ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیا چاہتے ہیں کہ سارے فنانس والے یہاں آ کر بیٹھیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ Rules of Procedure دیکھ لیں۔۔۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! اگر ان کی تیاری میں فنانس سیکرٹری نے کوئی خاص مدد کرنی ہے تو میں ان کو طلب کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، جناب محمد طاہر پرویز! اب آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اسمبلی میں سالانہ بجٹ 20-2019 پیش کیا گیا جس میں عوام کو گمراہ کرنے کے لئے محض اعداد و شمار کا من گھڑت مجموعہ پیش کیا گیا جو موجودہ حقائق کے برعکس ہے۔ اس بجٹ میں اپوزیشن کے ongoing پراجیکٹس کو شامل نہیں کیا گیا ہے بلکہ جو ہار گئے تھے ان کو facilitate کرنے کے لئے سیاسی رشوت دی گئی۔ اس طرح اپوزیشن کے جیتے ہوئے نمائندوں کو سیاسی چپقلش کی بناء پر نظر انداز کیا گیا اور یہ موجودہ حکومت کے لئے انتہائی شرمناک بات ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس selected حکومت نے جو ترقیاتی پروگرام بنائے ہیں وہ بھی selected ہیں اور کھلاڑی نمائندوں کو گھناؤنے کھیل کے نام پر کروڑوں روپے کے فنڈز سیاسی رشوت کے طور پر فراہم کئے جانے کی ایک بھونڈی کوشش ہے جو کہ کسی بھی باوقار قوم کو زیب نہیں دیتا۔ اس بجٹ میں جو ترقیاتی پروگرام رکھے گئے ہیں وہ fact based نہ ہیں اور اس بجٹ کے حجم کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے۔ موجودہ حکومت کا بجٹ اعداد و شمار کا ہیر پھیر ہے اور اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اس بجٹ میں حکومت نے ہائر ایجوکیشن کے لئے صرف 2۔ارب روپے کے فنڈز مختص کئے ہیں جبکہ پچھلے سال 5۔ارب روپے رکھے گئے تھے جو اس سے 3۔ارب روپے کم ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں رہنے والے پڑھے لکھے نوجوانوں کے ساتھ بہت بڑا دھوکا کیا گیا ہے۔ پہلے ہی صوبہ میں ہر سال 630 پی ایچ ڈی رُل رہے ہیں جو ہر سال پی ایچ ڈی کرتے ہیں ان کی تعداد 630 ہوتی ہے۔ اگر ان کا انٹرن شپ پروگرام شروع کر دیا جائے تو صرف ایک ڈویژن میں 15 ہزار نوکریاں ہوں گی۔ بے روزگاری عروج پر ہے لیکن یہ حکومت بے روزگاری کے باعث نئی نسل کو خودکشیاں کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں حکومت نے زراعت کی ترقی کے لئے صرف 7۔ارب 85 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جبکہ میاں محمد شہباز شریف کی حکومت نے اپنے دور میں زراعت، جنگلات و ماہی پروری کے لئے 140۔ارب 50 کروڑ روپے رکھے تھے۔ موجودہ حکومت نے کسان دوستی کے نام پر کسانوں کے حقوق بھی غضب کر لئے ہیں اور جس کی وجہ سے آج آپ دیکھیں کہ

کسان سڑکوں پر احتجاج کرنے پر مجبور ہیں۔اس بجٹ میں حکومت نے فلاحی منصوبوں کے پروگرام میں بجٹ کا تخمینہ کم کر دیا جس کی مثال ریسکیو1122 ہے حکومت نے اس کا بجٹ کم کر کے 80 کروڑ روپے کر دیا ہے جس کی وجہ سے ریسکیو1122 کی انتظامیہ شدید مالی مشکلات کا شکار نظر آرہی ہے۔اس حکومت نے گیس اور بجلی کے بلوں میں ہوشربا اضافہ کر دیا۔ گریڈ 1 کے ملازم کی ماہانہ تنخواہ20 ہزار روپے ہے اور اس20 ہزار روپے میں اس کے گھر کا بجٹ بنانا ایک انتہائی ناممکن کام ہے۔بچوں کی تعلیم اور صحت کی سہولتیں، کچن کے اخراجات پورے کرنا کسی بھی طرح ممکن نہیں۔ اگر سرکاری ملازم کے تین بچے بھی ہیں تو یہ تمام اخراجات اور مکان کا کرایہ دینا اس تنخواہ سے ناممکن ہے تو میری استدعا ہے کہ حکومت ہوش کے ناخن لے اور ان سب چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بجٹ بنائے۔

جناب سپیکر!اس حکومت نے سرکاری ملازمین کے تنخواہوں میں اضافہ صرف اونٹ کے منہ میں زیرہ کے مترادف کیا ہے بلکہ ٹیکس کی شرح بڑھا کر 24 فیصد سے لے کر 35 فیصد تک انکم ٹیکس کی مد میں واپس لے لیا ہے جو کہ 10 فیصد اور 5 فیصد اضافہ انکم ٹیکس کی نذر ہو گیا ہے۔ سرکاری ملازمین کے ساتھ ایک سراسر دھوکا کیا گیا ہے اور ان کی تنخواہ پر ڈاکا سے یہ بات کم نہ ہے۔ اس حکومت کی ناقص پالیسیوں کے باعث ملکی معیشت کا دیوالہ نکل چکا ہے اور ڈالر کی قیمت انتہائی اونچی سطح پر ہے جس سے ہر چیز مہنگی ہو گئی ہے اور حکومت مہنگائی کو کنٹرول کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو گئی ہے۔ جنرل سٹور کی تمام اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے اور ادویات کی قیمتوں میں پہلے ہی کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ دنیا بھر میں اشیاء کی قیمتوں کو طلب اور رسد سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ترقی پذیر ممالک جن میں بھارت، بنگلہ دیش اور سری لنکا جیسے ممالک ہیں ان میں اشیاء کی قیمتوں کو حکومت کنٹرول کرتی ہے لیکن پاکستان میں حکومت اشیاء کی قیمتوں کو کنٹرول نہ صرف کرنے میں ناکام ہوئی ہے بلکہ مہنگائی مافیا کے ہاتھوں یرغمال بن چکی ہے۔ اس حکومت نے غریب عوام کو سہولت دینے کی بجائے ان کی سستی ترین سفری سہولت پر سبسڈی ختم کر کے میٹرو بس کا کرایہ بڑھا دیا ہے۔ میٹرو بس کا کرایہ بڑھانا حکومت کی بوکھلاہٹ کا منہ بولتا ثبوت ہے جو غریب عوام پہلے مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں جس کے گھر کا بجٹ بنانا مشکل ہو چکا ہے۔ پہلے اخراجات

پورے نہیں ہورہے اور کرایہ بڑھا کر ان کی زندگی مزید اجیرن بنادی گئی ہے جو غریب آدمی کے لئے ایک عذاب سے کم نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! wind up کرلیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ٹائم اتنا دیں جتنا پہلے چل رہا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ ٹائم کیوں ضائع کرتے ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں ان کو بات کرنے دیں۔ جناب محمد طاہر پرویز! آپ بات کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس حکومت کے آتے ہی صوبہ بھر میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے دن دہاڑے اغواء اور ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ ہوگیا جس میں صرف غریب لوگ متاثر ہوئے ہیں کیونکہ امیر کے پاس اسلحہ، گارڈ اور چار دیواریاں ہیں لیکن غریب لوگوں کو اغواء کیا جاتا ہے اور ان سے تاوان لیا جاتا ہے۔ گینگ ریپ اور خواتین سے زیادتی کے کیسوں میں اضافہ ہوا ہے جس کو حکومت روکنے میں ناکام ہوچکی ہے۔ بااثر مجرموں کی حکومت خود سرپرستی کرتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ یہ حکومت عوام دوست بجٹ پیش کرنے میں یکسر ناکام ہوچکی ہے، ٹیکسوں کی بھرمار کردی ہے، سرکاری ملازمین کا نوالہ چھین لیا گیا ہے۔ پٹرول، گیس اور بجلی کے ریٹ بڑھنے سے نہ صرف ملک کی معیشت کا پہیہ رُک گیا ہے بلکہ غریب آدمی کا چولھا بھی بند ہوگیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز! شکریہ۔ میں آپ کی انفارمیشن میں تھوڑا سا اضافہ کردوں۔

With the permission of Speaker a member may not read his speech but may refresh the memory by reference to his notes.

میں نے آپ کو permission دی ہوئی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے مکمل تقریر دیکھ کر نہیں پڑھی، جو points لکھے ہوئے تھے وہ میں نے آپ اور ہاؤس کی خدمت میں گوش گزار کئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ بات کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! انٹرنیشنل سروے کے مطابق جو پنجاب کے ترقیاتی۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے آپ کا ٹائم پورا ہو چکا ہے۔ چلیں! half a minute بات کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جب ادھر سے لوگ تقریر کرنے لگتے ہیں تو وہاں پر ٹائم نہیں دیکھا جاتا لیکن ہماری باری پر بار بار bells بجائی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں چیئر پر ابھی آیا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں ذکر کر رہا تھا کہ انٹرنیشنل سروے کے مطابق جو ترقیاتی ہدف تھا وہ پنجاب کا پورا نہ ہو سکا لیکن کیا surety ہے کہ جو موجودہ بجٹ وزیر خزانہ کی طرف سے پیش کیا گیا ہے اس بجٹ کو یہ utilize کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ اسی طرح جو صحت کا بجٹ تھا اس میں جو ہیپاٹائٹس سی کی kits لینے کے لئے جو پچھلے سال بجٹ رکھا گیا تھا اس کو بھی utilize نہیں کیا گیا بلکہ وہ پیسے lapse ہوئے۔

جناب سپیکر! کیا وزیر خزانہ یہاں ہاؤس کو یہ ensure کریں گے کہ وہ تمام کے تمام پیسے utilize کئے جائیں گے اور لوگوں کو PCR کی فری kits فراہم کی جائیں گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! شکریہ۔ محترمہ نیلم حیات ملک!

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم کو اتنا خوبصورت اور عوام دوست بجٹ تیار کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ یہ بجٹ عوام کی ضروریات کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ بجٹ کی جو main تین ترجیحات ہیں جن پر بجٹ depend کر رہا ہے۔ مثلاً سوشل پروٹیکشن، ہیومن ڈویلپمنٹ اور Regional Equalization یعنی یکساں علاقائی ترقی یہ سب کی سب نہایت عمدہ ترجیحات ہیں جنہیں base بنا کر بجٹ تیار کیا گیا ہے۔ تحریک انصاف صرف وعدوں پر یقین نہیں رکھتی بلکہ تحریک انصاف عمل پر یقین رکھتی ہے مثلاً حکومت میں آنے کے بعد ہمارے وزیر اعظم نے کفایت شعاری کا جو آغاز اپنی ذات سے کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ اسی طرح ہماری افواج پاکستان نے بھی اپنی تنخواہوں میں اضافہ نہ کر کے اپنے محب وطن ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ پاک افواج

کے اس عمل کے لئے میں ایوان سے بھرپور تالیوں کی درخواست کروں گی۔پاک افواج نے جو تنخواہوں میں اضافہ نہیں کیا اس کے لئے میں ایوان سے appreciation کے لئے پاک افواج کے لئے تالیوں کی درخواست کروں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے لگتا ہے کہ ہمارے مخالف بنچوں پر جو ممبران بیٹھے ہیں انہیں اپنی افواج پاکستان سے پیار نہیں ہے۔ کسی اچھائی کے لئے تو آپ ایک ہو جائیں، میں نے افواج پاکستان کا ذکر کیا ہے میں نے کوئی اپنی personal request نہیں کی۔

جناب سپیکر! ترقیاتی بجٹ میں بڑے خوبصورت طریقے سے جو اضافہ کیا گیا ہے اسے "پنجاب احساس پروگرام" کا نام دیا گیا ہے۔اس پروگرام کی آگے برانچز ہیں مثلاً باہمت بزرگ پروگرام اس کے تحت 65 سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کو 2 ہزار ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے جو اس سے پہلے کبھی بھی نہیں ہوا تھا۔ معذور افراد کے لئے "ہم قدم پروگرام" کے تحت 2 ہزار روپے ماہانہ وظائف، بیواؤں اور یتیم بچوں کے لئے "سرپرست پروگرام" کے تحت 2 ہزار روپے ماہانہ وظیفہ، اسی طرح cross gender خواجہ سراؤں کے لئے جو کہ معاشرے کا ایک محروم طبقہ ہے ان کے لئے "مساوات پروگرام" کا آغاز کیا گیا ہے۔ اسی طرح 40۔ ارب روپے کی لاگت سے پنجاب کے مختلف اضلاع میں 9 جدید ہسپتال بنائے جائیں گے۔ صحت کارڈ کا اجراء پنجاب کے 36 ضلعوں تک بڑھانے کا فیصلہ ایک خوش آئند فیصلہ ہے۔ اسی طرح تعلیمی میدان میں "انصاف سکول پروگرام" کے تحت شام کی کلاسز کا اجراء اور چھ نئی یونیورسٹیوں کا قیام محب الوطنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! زراعت کسی بھی ملک کی ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتی ہے، ہمارے پنجاب کے بجٹ میں حکومت نے کاشتکاروں کو زرعی پیداوار کی مناسب قیمت دلانے کے لئے جو آکشن مارکیٹیں بنانے کا فیصلہ کر کے اور کاشتکاروں کو براہ راست سبسڈی پہنچانے کے لئے ایگری سمارٹ کارڈ کا اجراء کر کے کاشتکاروں کے دل موہ لئے ہیں۔ دفتروں کے چکر لگائے بغیر کاروبار کی online رجسٹریشن حکومت پنجاب کا سنہرا قدم ہے۔ ٹورازم کے حوالے سے بھی سنہری اقدامات کئے گئے ہیں جن کی مدد سے ٹورازم کو فروغ دیا جائے گا۔ نوجوانوں کے لئے youth package ان کو اپنی صلاحیتیں منوانے میں مدد کرے گا۔

جناب سپیکر!میں آخر میں اپنے وزیر خزانہ سے ٹورازم کے حوالے سے ایک request کروں گی کہ مجھے ایک عام کوسٹر میں بیٹھ کر ہنزہ تک جانے کا موقع ملا ہے اور میں نے جان بوجھ کر یہ انتخاب کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!Please wind up کریں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر!26 گھنٹے کے سفر میں کہیں بھی واش رومز کی سہولت نہیں ہے اس لئے ٹورسٹ پاکستان آنے سے گھبراتا ہے لہٰذا براہ مہربانی اس پر خاص توجہ دی جائے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔محترمہ مسرت جمشید!

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! میں نے توکل کے لئے request کی ہوئی ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔ڈاکٹر شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!شکریہ۔میں اپنے وزیر خزانہ اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کروں گی کہ انہوں نے اتنا انسان دوست اور اتنا عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے۔ہمارا بجٹ جن تین points پر depend کر رہا ہے یہ پی ٹی آئی کا منشور ہے۔پی ٹی آئی نے یہ بجٹ دے کر ثابت کیا ہے کہ وہ جو کہتی ہے وہ کرتی ہے۔پی ٹی آئی نے اپنے منشور کے مطابق ایک بجٹ دے کر ہمارے قائد حزب اختلاف کو ڈرا دیا ہے،انہیں اس بات کا ڈر ہے کہ اگر اس منشور پر عمل ہو گیا تو ان کی سیاست ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائے گی۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اپوزیشن کی طرف سے کہا گیا کہ ترقیاتی بجٹ بہت کم دیا گیا ہے اور ongoing منصوبوں پر کام نہیں ہو رہا لیکن مجھے یہ دیکھ کر خوش گوار حیرت ہوئی ہے کہ اس بجٹ میں 1717۔ارب روپے ongoing منصوبوں کے لئے مختص کئے گئے ہیں حالانکہ یہ منصوبے ان کے ادوار میں شروع ہوئے تھے ۔ہماری حکومت نے یہ ایک بہت بڑا risk لیا ہے کہ ان منصوبوں پر پیسے لگا رہی ہے جن پر ان کے نام کی تختی بھی نہیں لگنی لہٰذا اس حوالے سے بھی ہماری حکومت مبارکباد کی مستحق ہے کہ وہ اپنی عوام کا فائدہ دیکھتی ہے نہ کہ اپنی popularity،اس بجٹ کو دیکھ کر یہ بھی لگا کہ یہ بجٹ ایک سیاستدان کا بجٹ نہیں ہے بلکہ ایک لیڈر کا بجٹ ہے۔سیاستدان

اپنے ذاتی مفادات کو دیکھتا ہے، اپنی self-projection کو دیکھتا ہے جبکہ ایک لیڈر آئندہ نسلوں کو دیکھتا ہے وہ اپنے ملک کے مفادات کو دیکھتا ہے۔ اس حوالے سے اس بجٹ میں بہت ساری باتیں کرنے والی ہیں جو ہمارے دوسرے ساتھی بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے ایک بات کرنا چاہ رہی تھی کہ جب یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے سبسڈی نہیں دی یا جب یہ مہنگائی پر اعتراض کرتے ہیں تو اس وقت انہیں یہ سوچنا چاہئے کہ انہوں نے کس طرح سے اس ملک کو لوٹا اور ملک کے خزانے کا جو حال کیا اس کے بعد ان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ یہ ہم سے سوال کریں کہ آپ سبسڈی نہیں دے رہے۔

بقول شاعر

کیا تم کو بتاؤں کہ یہ کیا لوٹ چکے ہیں
آنکھوں کی چمک گھر کی ضیاء لوٹ چکے ہیں
گلشن سے یہ خوشبو و صبا لوٹ چکے ہیں
قمری کی چہک رنگ حنا لوٹ چکے ہیں
دھرتی کو زمانے میں کہیں کا نہیں رکھا
کیا بیٹے ہیں کیسے یہ ردا لوٹ چکے ہیں
در در پہ بٹا درد دوا لوٹ چکے ہیں
یہ کیسے مسیحا ہیں شفا لوٹ چکے ہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے ڈیرہ غازی خان کے حوالے سے کچھ بات کرنا چاہوں گی کہ ان کی حکومت نے ہمارے ڈیرہ غازی خان شہر کو ایک گند کا ڈھیر بنا دیا تھا۔ آپ کا بھی وہاں سے گزر ہوتا ہو گا اس پر کبھی بھی توجہ نہیں دی گئی جیسے جنوبی پنجاب کے باقی علاقوں پر توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ سے درخواست کروں گی کہ ڈیرہ غازی خان کی سیوریج اور سالڈ ویسٹ کے مسائل کے لئے خصوصی توجہ دی جائے، وہاں روزگار کے مسائل کے حوالے سے توجہ دی جائے، وہاں سکولوں میں missing facilities بہت زیادہ تھیں لیکن ہماری

حکومت نے آٹھ ماہ میں انہیں کافی حد تک cover کیا ہے لیکن ابھی بھی ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ خواتین کے لئے جو پروگرام شروع کئے گئے ہیں وہ بہت اچھے ہیں لیکن ان میں مجھے تھوڑی سی کمی لگ رہی ہے کہ ہمیں Social Gynecological کے issue کو دیکھنا چاہئے جسے ہم بہت کم پیسوں سے شروع کرسکتے ہیں۔ ہمیں تعلیم بالغاں تربیت کا پروگرام شروع کرنے کی بھی ضرورت ہے یہ پراجیکٹ بھی بہت کم پیسوں سے شروع کیا جاسکتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

کہنوں لے کے لنگے اج بازاراں چوں
واج پئی آوے ڈسکن دی دیواروں چوں
کہندے ہتھ سرنگی آ گئی ویلے دی
سر دے بدلے چیکاں سنیاں تاراں چوں

معزز ممبران: جناب سپیکر! سمجھ نہیں آئی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ عقل اور سمجھنے والی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ترجمہ کردیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جب کوئی حاکم وقت آتا ہے اگر کسی کے ہاتھ میں سرنگی ہو تو وہاں سے سر کی آواز آتی ہے لیکن اب چیخوں کی آوازیں آتی ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ میرے انتہائی اچھے دوست ہیں اور محترم ہیں لیکن مجھے اس historical dishonesty کی سمجھ نہیں آئی کہ ان سے یہ سہواً ہوا ہے یا انہوں نے intentionally یہ بات کی ہے کہ پہلی دفعہ بجٹ تقریر میں There is not a single word for the minorities چونکہ میرا تعلق minorities سے ہے لہٰذا میں انہی کی بات کروں گا لیکن میں پہلے پاکستانی ہوں اس کے بعد minorities سے تعلق ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ نے 20-2019 کے بجٹ میں جو چودہ نکات پیش کئے ہیں، وہ پرانے والے نکات نہیں بلکہ اب جو آپ نے بجٹ میں پیش کئے ہیں ان میں minorities کے لئے single word بھی نہیں ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! کیا گرونانک یونیورسٹی minorities کے لئے نہیں بنائی جارہی؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ چودھری ظہیرالدین مجھے تقریر کے دوران disturb کرتے ہیں اور اس پر میرا جو وقت ضائع ہوتا ہے وہ میرے وقت سے نکال دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔ آپ کو چودھری ظہیرالدین کا وقت بھی دے دیا جائے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرے پاس بجٹ کی جو کتاب ہے اس کے صفحہ نمبر 621 پر محترم وزیر خزانہ نے minorities پر مہربانی فرمائی ہے اور ہمارے لئے ایک ارب روپے کا بجٹ مختص کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ نے باقی تمام منصوبوں کے بجٹ سے بہت زیادہ کٹوتی کی ہے۔ یہ ہمیں بتانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ شاید وہ ہمارے بجٹ سے موازنہ کر رہے ہیں حالانکہ انہوں نے جو خود بجٹ پیش کیا تھا یہ اسی کے figures کو آگے پیچھے کر رہے ہیں۔ بجٹ کی اس کتاب کے صفحہ نمبر 621 پر Human Rights and Minority Affairs کے لئے انہوں نے صرف ایک ارب روپے رکھے ہیں جبکہ مسلم لیگ (ن) کا جو آخری بجٹ تھا اس میں ہم نے ایک ارب 60 کروڑ روپے کی رقم صرف MDF کے لئے رکھی تھی۔

جناب سپیکر! میں معزز وزیر خزانہ سے بڑی عاجزانہ درخواست کروں گا کہ minorities کے لئے joint elections ہوتے ہیں۔ آپ بھی جہاں سے الیکشن لڑتے ہیں وہاں پر بھی minorities کے لوگ رہتے ہیں۔ میری خُوش بختی ہے کہ وزیر قانون اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ایمان ہے اور میرا perception یہ کہتا ہے کہ وہ اس بات کو سمجھیں گے کہ ہم بہت سارے international معاہدوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ ہم نے Swedish International Development Cooperation Agency(SIDA) پر دستخط کئے ہیں۔ ہم نے GSP Plus Status لیا ہے یعنی ہم نے Generalized System of Preferences لیا ہوا ہے۔ ہماری کوشش تھی کہ ہم free trade کی طرف جائیں۔ ہم نے Convention Against Torture(CAT) پر دستخط کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سب باتیں اس لئے کر رہا ہوں کہ بجٹ زندگی کے تمام شعبوں کا احاطہ کرتا ہے۔ یورپی یونین کی طرف سے ابھی جو لیٹر آیا ہے وہ انہوں نے ضرور دیکھا ہو گا۔ ان سے ہم نے GSP Plus Status لیا ہوا ہے انہوں نے لکھا ہے اگر آپ minorities کے لئے بہتر صورتحال پیدا نہیں کریں گے تو پھر ہم اس بابت غور کریں گے۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر خزانہ سے صرف ایک درخواست کی تھی کہ ہم minorities کے لوگ پانچ فیصد یا اڑھائی فیصد ہوں گے آپ ہمیں اپنے کل بجٹ کا ایک فیصد دے دیں لیکن انہوں نے تو ہمارے لئے پہلے سے کم بجٹ مختص کیا ہے اور cut لگا کر اس میں سے بھی 60 کروڑ روپے کم کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ جو GSP Plus Status(Generalized System of Preferences ہے اس کے لئے ہم نے Human Rights and Minority Affairs کے تحت ایک Treaty Cell بنایا ہوا ہے اور اس کی رپورٹ یورپی یونین کو دی جاتی ہے۔ ہم global village میں پورے معاشرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں لہٰذا ہم isolation میں رہ کر کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم بات کرنی چاہتا ہوں کہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے 11۔اگست 1947 کو پہلی Constituent Assembly میں جو تقریر کی تھی۔ He was a Charismatic leader. انہوں نے اس وقت فرمایا تھا کہ آپ ہندو، مسیحی یا کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں آپ کو اپنے مندروں، چرچوں اور مذہبی عبادت گاہوں میں اپنی زندگی اپنے مذہب کے مطابق گزارنے کی آزادی ہو گی۔ State has no concern with it.

جناب سپیکر! جس سیٹ پر آپ اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں اسی سیٹ پر 23-جولائی 1946 کو دیوان بہادر ایس پی سنگھا صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت پنجاب اسمبلی کے کل 187 ووٹ تھے۔ اس وقت جب بہت ساری مذہبی جماعتیں قائداعظم اور پاکستان کی مخالفت کر رہی تھیں اور قائداعظم کی 11-اگست کی تقریر 12-اگست کو چھپنے نہیں دی گئی تھی۔ آپ آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ میں جا کر دیکھیں، جب قائداعظم محمد علی جناحؒ نے احتجاج کیا تو پھر 13-اگست کو وہ تقریر چھپی تھی۔

جناب سپیکر! نبی کریمؐ نے میدان عرفات میں فرمایا تھا کہ:

"There is no superiority of white to black; black to white and an Arab to non-Arab and non-Arab to Arab and if there is a superiority it is only due to piety."

جناب سپیکر! اس کے باوجود ہمیں marginalized رکھنا ہے، ہمیں وزیر خزانہ نے دوسرے نہیں بلکہ تیسرے درجے کا شہری بنانا ہے تو یہ انتہائی نامناسب ہے۔ پاکستان ہمارا وطن ہے اور 1947 سے لے کر 2019 تک کسی minority کے بندے نے پاکستان کے ساتھ غداری نہیں کی اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خُدا کے لئے ہماری حالت زار پر رحم کریں۔ وزیر خزانہ ہمارے ساتھ پنشنرز جیسا سلوک کر رہے ہیں کہ ان کو کچھ پیسے دے دیئے جائیں تاکہ وہ زندہ رہ سکیں اور نہ ہی مر سکیں۔ ہمارے لئے رُوح اور جسم کا رشتہ برقرار رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں شہباز بھٹی (شہید) کو داد دیتا ہوں کہ جنہوں نے وفاقی حکومت سے minorities کے لئے پانچ فیصد کوٹا منظور کروایا اور اس وقت کے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس کو mandatory کر دیا۔

جناب سپیکر! پہلے یہ ہوتا تھا کہ اگر کوئی کوٹا کی seats خالی رہ جاتیں تو ان کو general seats کے طور پر declare کر دیا جاتا تھا۔ اس وقت میرے بھائی میرے ساتھ تھے کیونکہ جب یہ فیصلہ ہوا تو یہ مجلس قائمہ برائے فنانس کے چیئرمین تھے۔ حالانکہ ہندوؤں کا کوٹا Central Superior Services of Pakistan (CSS) میں 9 فیصد ہے لیکن ہم اس بات پر بھی خوش

ہیں۔ ہمیں اس بات پر بھی کوئی دُکھ نہیں بلکہ خوشی ہے کہ جو بچے قرآن پاک حفظ کرتے ہیں تو انہیں20 نمبر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے ایک سمریmoveکی اور میں نے اسے وزیر قانون کی خدمت میں بھی پیش کیا تھا۔ہم چاہتے ہیں کہ اگر ہم بائبل مقدس یا دوسری مذہبی اقلیتیں اپنے respective regionsکا امتحان پاس کریں تو آرٹیکل25 کی رُوح کو کم از کم زندہ کر دیا جائے کیونکہ آرٹیکل 25میں کہا گیا ہے کہ All citizen are equal before the eye of law.

جناب سپیکر! میری یہی چند گزارشات ہیں۔باقی چیزیں بعد میں ہوتی رہیں گی اور سیاسی مخالفت بھی ہوتی رہے گی۔ میں معزز وزیر خزانہ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہم جنازے کو کندھا دینا بڑا افضل سمجھتے ہیں لیکن جو انسانیت سِسک رہی ہے اور جو لوگ مر رہے ہیں کم از کم ان کو لازمی کندھا دیں تا کہ وہ بھی اپنی زندگی آسانی کے ساتھ بسر کر سکیں۔

جناب سپیکر! پچھلے چار ماہ میںforced conversionکے بہت زیادہ واقعات ہوئے ہیں۔فیصل آباد میں بارہ سال کی بچی ثانیہ کا واقعہ ہوا جس کی ایف آئی آر نمبر558/19 تھانہ رضا آباد میں درج ہوئی ہے۔ہمارے minoritiesکے وزیر کے اپنے گاؤں میں قبرستان کی slabsتوڑ دی گئیں۔

جناب سپیکر! معزز وزیر قانون نے اس حوالے سے پرچہ درج کروایا تھا لیکن ابھی تک ملزمان گرفتار نہیں ہو سکے۔منڈی یزمان میں 13سال کی بچی صدف کے ساتھ ایسا واقعہ ہوا ہے۔ایک بچی شالک مسیح جس کی عمر13 سال ہے اس نے جسٹس طارق شمیم کے سامنے بیان دیا کہ مجھے زبردستیconvertکیا گیا ہے جبکہ دین میں جبر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے خود پڑھا ہے کہThere is no coercion in the religion.ابھی حال ہی میں 5۔مئی 2019 کو یزمان منڈی سے کشمالہ دیوی 13 سال کی لڑکی کو زبردستی اغواء کر لیا گیا ہے۔ ہمارے ماں باپ جو کہ اپنی بچیوں کو پالتے ہیں ان کو اتنا حق نہیں کہ وہ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ کر سکیں،جب ان کی بچی 13 سال کی ہوتی ہے تو ان کے گھر میں ایک سرٹیفکیٹ بھیج دیا جاتا ہے کہ اس نے مذہب تبدیل کر لیا ہے۔اس حوالے سے بہت بحث

ہوئی ہے کہ medically maturity کا level اور ہے جبکہ ہمارے مذہب میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ بارہ یا تیرہ سال کی لڑکی بالغ ہے تو پھر اس کا شناختی کارڈ بنا دیا کریں تاکہ وہ ووٹ بھی ڈال سکے۔

جناب سپیکر! GSP Plus Status کے لئے اور پاکستان کی بقاء کے لئے کم از کم ایسے اقدامات کی روک تھام انتہائی ضروری ہے۔ ہماری پاکستان کے ساتھ وفاداری ہے Because we are here before the creation of Pakistan. ہم ذمی ہیں اور نہ ہی مفتوح ہیں۔ ہمیں کوئی فتح کر کے نہیں لایا بلکہ ہم پاکستان بننے سے پہلے پاکستان میں موجود ہیں۔ میری وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ان باتوں پر ضرور توجہ دیں۔

جناب سپیکر! آخر میں، At last, but not the least عرض کروں گا کہ میں پانچ سال تک وزیر اقلیتی امور رہا ہوں۔ میں حزب اختلاف کے باقی معزز ممبران کی بات نہیں کرتا۔ I am confined only to the extent of the minorities. یہاں پر آج میاں محمود الرشید تشریف فرما نہیں ہیں ان کے اور ہائی کورٹ کے کہنے پر ہم نے ہر سال اقلیتی ممبر محترمہ شُنیلا رُوت کو اپنے برابر فنڈز جاری کئے تھے لیکن پی ٹی آئی کی حکومت نے ہمیں ایک single penny نہیں دی۔

جناب سپیکر! آپ نے بھی حکم دیا تھا کہ minorities سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کو equal فنڈز دیئے جائیں تو ہمیں بالکل فنڈز نہیں دیئے جا رہے۔ نہ تو پچھلے سال ہمیں فنڈز جاری کئے گئے اور مجھے یقین ہے کہ شاید یہ اب بھی ہمیں فنڈز نہ دیں لیکن میں وزیر قانون، وزیر خزانہ اور سب سے بڑھ کر آپ سے گزارش کروں گا کیونکہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ خدا کے لئے ہم نے بہت بڑی قربانی دی ہے کیونکہ پاکستان کی آزادی کے وقت پاکستان کے مخالف لوگ باہر نعرے لگا رہے تھے کہ "جو مانگے گا پاکستان، اُس کو دیں گے قبرستان۔" تو دیوان بہادر ایس پی سنگھا صاحب اور اُن کے ساتھی نعرہ لگا رہے تھے کہ "سینے پہ گولی کھائیں گے، پاکستان بنائیں گے۔" پاکستان ہمارا وطن ہے۔

جناب سپیکر! میں محترم وزیر خزانہ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اپنے وزراء کو پابند کریں کہ ہمارے minorities کے ممبران کو فنڈز دیں کیونکہ ہم نے یہ کام کیا ہے۔ میاں محمد شہباز

شریف نے اُس وقت کے وزیر خزانہ اور مجھے حکم دیا اور چاہے آپ محکمہ خزانہ کے لوگوں سے پوچھ لیں کہ حزب اختلاف کے minorities کے معزز ممبران کو equal فنڈز دیئے لیکن یہ ہمارے ساتھ شاید وہ سلوک کر رہے ہیں جو زمیندار کرتے ہیں کہ جن کی حویلیوں کے پیچھے سکول ہوتے ہیں اور یہی سلوک حزب اختلاف کے minorities کے معزز ممبران کے ساتھ کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے میرے وقت سے زیادہ وقت دیا۔

I will not forget your good gesture and even the deep concern of the Minister for Finance and Minister for Law and Parliamentary Affairs for the minorities,

لیکن میں آخر میں یہ کہوں گا کہ اگر ہمارا یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو پھر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گا کہ:

تم نے ہر کھیت میں انسانوں کے سر بوئے ہیں
اب زمین خُون اُگلتی ہے تو شکوہ کیسا

جناب سپیکر! کہیں یہ زمین خُون اُگلنا شروع کر دے۔ آپ کا بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Tuesday the 18th June 2019 at 3:00 pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

منگل،18۔جون2019

(یوم الثلاثہ،14۔شوال المکرم1440ھ)

سترھویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 4

175

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ18-جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث

177

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

منگل،18-جون2019

(یوم الثلاثۃ،14-شوال المکرم1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام4بج کر22منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾
وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾
اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ۪﴿۷﴾
وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ؕ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

سورۃ الضُّحیٰ آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (2) کہ (اے محمدؐ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دُنیا) سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اُس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی) (6) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (7) اور تنگدست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

الھم صلّ علیٰ سیدنا وَ مولانا محمد وعلیٰ آلہ و اصحٰبہ و بارک وسلم
جب حسن تھا اُن کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا
الھم صلّ علیٰ سیدنا وَ مولانا محمد وعلیٰ آلہ و اصحٰبہ و بارک وسلم
چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا
الھم صلّ علیٰ سیدنا وَ مولانا محمد وعلیٰ آلہ و اصحٰبہ و بارک وسلم
جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہوگا

تعزیت

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد معاویہ!

نوجوان صحافی حافظ محمد بلال احمد خان اور سابق ممبر اسمبلی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! پرسوں ایک نوجوان صحافی حافظ محمد بلال احمد خان کو اسلام آباد میں ٹارگٹ کلنگ میں شہید کر دیا گیا ہے لہٰذا اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کروائی جائے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! ہمارے سابقہ پارلیمنٹیرین ڈاکٹر سید وسیم اختر کے لئے بھی دعائے مغفرت کروائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 پر عام بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 پر بحث کا کل سے آغاز ہو چکا ہے اور کچھ ممبران کے نام آئے ہیں اور کچھ کے ابھی آ رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ سارے نام آ جانے چاہئیں تاکہ ہم باری باری سب کو بات کرنے کا موقع دیں۔ جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت نے 1973 کے آئین کے آرٹیکل 120 کے مطابق صوبائی بجٹ 20-2019 پیش کر کے حکومت کی ترجیحات کا تعین کیا ہے اور roadmap کا تعین کیا ہے جس پر چل کر حکومت اپنے اہداف کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں حکومت پاکستان، تحریک انصاف اور صوبہ کی عوام کو طویل مدتی پلاننگ کے لئے growth strategy 2023 بنانے اور رواں سال بجٹ کو اس کے مطابق بنانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حلف کے مطابق اللہ کے ہاں جوابدہی کے احساس کے ساتھ عوام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ وزیر خزانہ بجٹ کو اعداد و شمار کا گورکھ دھندا نہیں بلکہ روشن مستقبل کا عہد نامہ سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تجارتی خسارہ 9 ماہ کی قلیل مدت میں 13.6 بلین US Dollars سے کم ہو کر 9.6 بلین US Dollars پر آ چکا ہے۔ صوبہ پنجاب ملکی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ساڑھے گیارہ کروڑ کی آبادی والے صوبے کا ملکی پیداوار میں 54 فیصد حصہ ہے۔ گزشتہ آٹھ سالوں میں GSDP میں سالانہ 4.7 فیصد کا اضافہ حوصلہ افزاء ہے جو کہ average GDP کی شرح 4.47 فیصد کی نسبت بہتر ہے۔

جناب سپیکر! حکومت کی ترقی کی شاہراہ پر پنجاب کے چیدہ چیدہ اور پہلے سے ترقی یافتہ شہروں کی بجائے پورے پنجاب کو اپنی ترجیحات اور ترقی کے راستے پر گامزن کرنا بھی قابل تعریف ہے۔ اگرچہ مجھے ذاتی طور پر اپنے حکومتی دوستوں سے گلہ ہے کہ انہوں نے ضلع جھنگ کو اس طرح اپنی ترجیحات میں شامل نہیں رکھا جو کہ میرے شہر کا اپنی جغرافیائی اہمیت، اپنی شاندار تاریخ، ذہین لوگوں اور مجھ ناچیز کی کاوشوں اور پلاننگ کی وجہ سے اس کا حق تھا۔

جناب سپیکر! میں نے حکومت سے تعاون کا فیصلہ کسی وزارت یا عہدے کی لالچ میں نہیں کیا تھا بلکہ فقط مدینہ کی فلاحی ریاست اور جھنگ کی ترقی کے ایجنڈے پر کیا تھا۔

جناب سپیکر! بجٹ کا حجم گزشتہ سال کے بجٹ میں 47 فیصد اضافے کے ساتھ 238 بلین روپے سے بڑھ کر 350 بلین روپے تک ہونا خوش آئند اور حوصلہ افزاء ہے۔ موجودہ بجٹ کی سمت واضح طور پر paradigm shift ہے جس میں 144 بلین روپے کا عوامی فلاح و بہبود کے لئے رکھے

جانا جو ٹوٹل ڈویلپمنٹ کا ایک تہائی سے زیادہ ہے بظاہر ایک فلاحی انقلاب نظر آتا ہے لیکن معذرت کے ساتھ مجھے عملی طور پر ہسپتالوں میں گزشتہ سالوں کی طرح ان گزشتہ آٹھ مہینوں میں بھی مریض وی آئی پی نظر نہیں آئے۔ تھانوں میں سائل رُل رہے ہیں، عدالتوں میں انصاف بِک رہا ہے، سکولوں کی حالت ابتر ہے اور ہماری تہذیب تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے کہ جہاں پر ایک دین پسند ناموس رسالت، ناموس صحابہ، اہل بیت اور پاکستان کی بات کرنے والے حافظ محمد بلال کو اسلام آباد جیسے شہر کے اندر قتل کر دیا جاتا ہے جبکہ قاتلوں کا ابھی تک سراغ لگانا ممکن نہیں ہو سکا۔ ایسے حالات میں ایمرجنسی اقدامات کی ضرورت ہے۔ انقلاب میرے اور آپ کے کہنے سے نہیں آئے گا بلکہ انقلاب اس وقت ہی آ سکتا ہے جب سرکاری ہسپتالوں میں مریض کو وی آئی پی treat دیا جائے۔ جب مائیں رکشوں میں بچے جنم نہ دیں، جب کاشتکار کو اس کی محنت کا معاوضہ ملے، جب انصاف عوام کی دہلیز پر ہو، جب کرپشن کا خاتمہ ہو، جب زکوٰۃ دینے والے تو ہوں لیکن لینے والے نہ ہوں، جب مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ملے، جب وزیراعظم اور مزدور کا بچہ ایک ہی سکول میں تعلیم حاصل کرے گا تو اس وقت ہم سمجھیں گے کہ واقعی paradigm shift ہے اور انقلاب برپا ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! حکومتی اخراجات کا 1299 بلین رہنا جو کہ گزشتہ سال سے صرف 2.71 فیصد زیادہ ہے جو کہ خوش آئند ہے۔ حکومت کا ٹیکس اصلاحات کرنا بظاہر خوش آئند ہے لیکن میری اس حوالے سے تجویز ہے کہ ٹیکس کی شرح نہ تو بہت زیادہ ہونی چاہئے کہ جس سے کمزور لوگ کاروبار سے باہر ہو جائیں اور نہ ہی اتنی شرح کم ہو کہ لوگ اسے بے معنی سمجھیں۔ ہمیشہ کاروبار کی حوصلہ افزائی کرنی ہے، کاروبار کو بڑھانا، monopoly کو ختم کرنا ہے اور ٹیکس ریکوری کو یقینی بنانا ہے۔ انشاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ اس حوالے سے تفصیلی سفارشات حکومت کو بھجوا سکوں لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ ٹیکس کے لئے عوام کا حکومت پر اعتماد ہونا بہت ضروری ہے۔ لوگ ٹیکس دینے سے نہیں گھبراتے لیکن جب ایک آدمی دیکھتا ہے کہ میں نے ٹیکس دیا مگر میرے ہی ٹیکس کی وجہ سے مجھے ہسپتالوں، سکولوں اور تھانوں میں جو سہولیات ملنی چاہئے تھیں نہیں ملیں یا مختلف جگہوں پر مجھے نظر نہیں آ رہیں تو پھر ٹیکس دینے کے لئے لوگ تیار نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! پرائیویٹ سیکٹر میں جو لوگ کام کر رہے ہیں وہ اس لئے مطمئن ہوتے ہیں کہ جو دیا جاتا ہے ان کو اس کے مطابق services مل جاتی ہیں۔ میں امید کروں گا کہ اس حکومت میں اس طرف ضرور سوچا جائے گا۔ چونکہ یہ ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر نگرانی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پالیسی بورڈ اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اتھارٹی کا قیام قابل ستائش ہے اس حوالے سے ممکنہ طور پر 300 بلین روپے کے پراجیکٹس کا اعلان بھی قابل تعریف ہے۔

جناب سپیکر! سکول ایجوکیشن کے لئے 336.5 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ قابل تعریف ہیں اور میری گزارش ہو گی کہ سکولوں کی پرانی بلڈنگز کی مرمت اور دوبارہ تعمیر کے لئے 730 بلین روپے جو رکھے گئے ہیں ان میں سے جھنگ کو محروم نہ کیجئے گا کیونکہ ہمارے سکولوں کی حالت انتہائی قابل رحم ہے۔

جناب سپیکر! "انصاف سکول پروگرام" میں جھنگ کو شامل کیا جائے یہ مطالبہ ہو گا۔ 170 سال پرانا ضلع ہے اگر انصاف سکول پروگرام میں جھنگ کو شامل کیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہاں کے لوگوں کا بنیادی حق ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ میرے شہر کے کم از کم پانچ ہزار بچوں کو اس پروگرام میں شامل کیا جائے۔ جھنگ کے سکولوں میں ترجیحی طور پر I T Labs بنائی جائیں، ہائر ایجوکیشن میں یونیورسٹی آف جھنگ کی تعمیر کے لئے فقط 10 کروڑ روپے کا رکھا جانا مایوس کن ہے اور میرا مطالبہ ہو گا اگر یہاں وزیر تعلیم موجود ہوتے تو وہ بھی سماعت کرتے کیونکہ ہماری commitment ہو چکی تھی کہ کم از کم یونیورسٹی آف جھنگ کے لئے میرا مطالبہ ہے کہ 30 کروڑ روپے دیئے جائیں تاکہ ہم اچھے انداز سے اپنے کام کا آغاز کر سکیں۔

جناب سپیکر! مجھے یقین ہے کہ ہائر ایجوکیشن کا current Budget جو کہ 35.1 بلین روپے کا ہے یونیورسٹی آف جھنگ کے مکمل اخراجات اس میں امید ہے کہ شامل ہوں گے۔ سپیشل ایجوکیشن کے علم و ہنر پروگرام میں میرے ضلع کو شامل نہ کرنا میں سمجھتا ہوں کہ میرے ضلع کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کے لئے 134 بلین روپے کا مختص ہونا حوصلہ افزاء ہے لیکن میرے ضلع کے ڈی ایچ کیو جو کہ مریضوں کو چیک کرنے کے اعتبار سے پنجاب کا دوسرا بڑا ہسپتال ہے، اس کو محروم رکھنا میری سمجھ سے بالاتر ہے حالانکہ وزیر اعلیٰ جھنگ میں تشریف لائے اور میری اس سے پہلے ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے بھی نشستیں ہوئیں، سیکرٹری صحت کو بھی وہاں پر بھیجا گیا جنہوں نے ہم سے یہ commitment کی، اس ہسپتال کی بنیاد آپ نے آج سے تقریباً پندرہ سال پہلے رکھی تھی، 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلی ADP میں ہمیں اس کے لئے صرف ڈیڑھ کروڑ روپے دیئے گئے جو کہ ناکافی تھے اور اس سال ہمیں یقین دہانی کے باوجود اس میں صرف ڈیڑھ کروڑ روپے دیئے گئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ ہمارے اس ہسپتال کے لئے 200 بیڈز کے اضافے کے لئے غلام نبی بلاک جس کا میں نے نام تجویز کیا کہ "عثمان بزدار ہیلتھ بلاک" رکھنے جا رہے ہیں اور commitment کی شکل میں تسلیم کیا گیا، 70 فیصد تک کام مکمل ہے جس کا وزیر اعلیٰ نے visit کیا ہے لیکن اس کے لئے ہمیں صرف ڈیڑھ کروڑ روپے ملا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ نامناسب ہے تو کم از کم اس کے لئے ہمیں 15 کروڑ روپے مہیا کیا جائے۔ جھنگ کی عوام آپ کے وعدوں کی پاسداری کی منتظر ہے اور میں امید کروں گا کہ آپ اس پر نظر ثانی کریں گے۔

جناب سپیکر! ایک بلین روپے "پرائم منسٹر ہیلتھ پروگرام" کے لئے رکھے گئے ہیں جس پر میرے شہر کا حق سب سے زیادہ ہے۔ Revamping کے لئے 3.5 بلین روپے رکھے گئے اس میں بھی جھنگ کو میرٹ کے مطابق حصہ دیا جائے۔

جناب سپیکر! زراعت کے شعبے میں Model Auction Market کا آغاز امید کی کرن ہے اور توقع ہے کہ میرے جھنگ کا کسان اب شوگر مافیا کے ہاتھوں blackmail نہیں ہو گا اور اس سے اس کی فصل کا معاوضہ بر وقت اور پورا ملے گا۔ میرے جھنگ کے کسان کو فصل انشورنس اور cash subsidy ملے گی اور Smart Agri Card میرے کسان کا حق ٹھہرے گا۔ میرے شہر میں شوگر مافیا کو بچانے کے لئے باقی ماندہ فصلوں کو سازش کے تحت تباہ نہیں ہونے دیں گے۔

جناب سپیکر! میں امید کروں گا کہ اس پروگرام کے تحت میرے شہر کے پسے ہوئے مزدور اور زمیندار کو اس کا حق ملے گا۔ لائیوسٹاک کے حوالے سے بہاولپور اور چولستان فری زون قرار دیئے گئے ہیں میرا شہر اس حوالے سے ideal ہے اور ہم نے اس پر working بھی کر رکھی ہے ہمیں توقع بھی ہے کہ یہ موقع free industrial zone کے حوالے سے لائیوسٹاک کی طرف سے جو دیا جا رہا ہے یہ میرے شہر کو بھی دیا جائے گا۔ Structural roads کے لئے 57.1 بلین روپے رکھے گئے ہیں میرا شہر جنوبی پنجاب کے لئے gateway کی حیثیت رکھتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں ایک سال سے ہوں اور میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں جب جنوبی پنجاب کو اوپر لانے کی بات کرتے ہیں تو اُس کے تین ڈویژن کہتے ہیں ملتان ڈویژن ہے، بہاولپور ڈویژن ہے اور ڈیرہ غازی خان ڈویژن ہے جب سنٹرل پنجاب کی بات کی جاتی ہے تو اس وقت پہلا نمبر لاہور کا پھر فیصل آباد اور گوجرانوالہ کا۔ ہمیں پہلے والے پنجاب میں سے بھی کچھ نہیں ملا اس پنجاب میں سے بھی کچھ نہیں مل رہا۔ اس ADP میں اگر سب سے زیادہ خوشی کا سامان ہے تو شاید ڈیرہ غازی خان کے لوگوں کے لئے ہوگا تو اگر اس طرح ترقی کرنی ہے تو مہربانی کریں چھ چھ مہینوں کے لئے ہر ڈویژن سے ایک وزیراعلیٰ بنا دیں تاکہ کم از کم سارے ڈویژن ترقی کر جائیں۔

جناب سپیکر! میں اس پر انتہائی شکوہ کناں ہوں کہ میرے ضلع جھنگ کو تو پرانے پاکستان میں کچھ ملا اور نہ نئے پاکستان میں کچھ ملنے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! لیکن مجھے یقین ہے کہ عوام کی طاقت اور حکومت کے تعاون سے اس مکروہ سازش کو جو ہمارے شہر میں رچائی جا رہی ہے ایک ٹرانسپورٹ مافیا ہمارے شہر کو ایک سازش کے تحت پسماندگی کی طرف دھکیلنے پر تُلا ہوا ہے جنہوں نے ہمیں موٹروے انٹرچینج سے دور کر دیا، جنہوں نے اپنی monopoly کو قائم رکھا ہوا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ میں عوام کی طاقت سے اللہ کے فضل سے، حکومت کے تعاون سے اس مکروہ سازش کو ناکام بناؤں گا اور ہمارے دیہات کے بھائیوں کے لئے تو پانچ پانچ کلومیٹر، چھ چھ کلومیٹر کی سڑکیں بنی ہیں۔ میرے شہر کی وہ سڑک جس کے لئے میں وزیراعلیٰ کو لے کر گیا وزٹ کروایا ایک کلومیٹر کا ٹکڑا ہے جو ابھی تک نہیں بن سکا۔

جناب سپیکر! جھنگ میں سیوریج کامسئلہ انتہائی گھمبیر ہے نمازی مسجد نہیں جاسکتے، پینے کا پانی صاف نہیں ہے، اس سے پیٹ کی بیماریاں ہیں، اس کی وجہ سیوریج ہے اُس کے لئے جو ہمیں فنڈز دیئے گئے وہ بھی میں سمجھتاہوں مایوس کن ہیں، اُس کے لئے ہمیں زیادہ فنڈز درکار ہیں اُس کی بھی ہم سےcommitment کی گئی تھی اُس کو پورا نہیں کیا گیا۔ کاروباری افراد کی حوصلہ افزائی کے لئے تقریباً3 بلین روپے رکھے جاناخوش آئند ہے۔

جناب سپیکر! میرا مطالبہ ہو گا کہ جھنگ میںfree industrial zone قائم کیاجائے۔ جھنگ کے لوگوں کو بجٹ میں درج سکیموں کے تحت کاروبار کے لئے قرضوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ جھنگ میں ٹیکنالوجی کے فروغ کے اقدامات کئے جائیں اور جھنگ کی حساسیت کو مد نظر رکھتے ہوئے سیف سٹی پراجیکٹ میں شامل کیاجائے۔

جناب سپیکر! تنقید برائے تنقید زحمت اور تنقید برائے اصلاح رحمت ہوتی ہے ہم ہر اچھے کام میں معاون اور غلطی پر اصلاح اور توجہ دلانے والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں خدمت کی توفیق عطافرمائے۔

جناب سپیکر! پچھلے بجٹ میں بھی میں نے اپنے شہر کی محرومیوں کی طرف توجہ دلائی تھی آج بھی دلا رہاہوں اور میں اپنیspeech میں کہہ چکاہوں میں واحد آزاد حیثیت سے جیتنے والا ایم پی اے ہوں جس نے ریاست مدینہ اور جھنگ کے ڈویلپمنٹ کے ایجنڈے کو سامنے رکھ کر حکومت کے ساتھ اتحاد کیا تھااس بجٹ کے اندر جن چیزوں کی میں نے توجہ دلائی مجھے امید ہے کہ حکومت اُن کو ذمہ داری کے ساتھ سوچے گی اور پورا کرے گی۔ اللہ ہمارے پنجاب اور ملک پاکستان پر رحم فرمائے۔

جناب سپیکر: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!۔۔۔موجود نہیں ہیں؟ جی، جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔خوبصورت وزیرخزانہ نے ایسادردناک، ہیبت ناک بجٹ پیش کیا کہ حکیموں، ڈاکٹروں، ہوٹل والوں، ہوسٹل والوں، فیکٹری والوں، فوڈ پوائنٹس، سویٹس بیکرز، میڈیکل سٹورز، باغات، تعمیراتی مشینری، ٹیکسٹائل مشینری، money exchanger، جیولرز، یہ سب ٹیکس کی زد میں آئے ہیں اور جب یہ

ٹیکس کی زد میں آئے ہیں تولا محالہ غریب آدمی بھی زد میں آئے گا، غریب آدمی پہلے ہی دو وقت کی روٹی سے تنگ ہے۔ انہوں نے آٹے کے ریٹس، میدے کے ریٹس، چینی کے ریٹس بھی بڑھا دیئے ہیں تو اب مجھے بتائیں یہ کیسے کام چلے گا؟

جناب سپیکر! اس پاکستان کو، اس صوبے کو اگر ترقی دینی ہے تو ہمیں پھر کچھ سوچنا ہو گا، اُس کے لئے دو شعبے ہیں ایک زرعی شعبہ دوسرا حکومتی شعبہ زرعی شعبہ کا یہ حال ہے کہ پہلے یوریا کا ریٹ -/1400 روپے، ڈی اے پی کا ریٹ -/2600 روپے اور نائٹروفاسفیٹ -/2200 روپے تھا اور اب یوریا کا ریٹ -/1830 روپے، ڈی اے پی کا ریٹ -/3650 روپے، نائٹروفاسفیٹ کا ریٹ -/2800 روپے ہے۔ ڈیزل کے ریٹس، بجلی کے ریٹس up ہیں تو مجھے بتائیں کہ یہ غریب زمیندار کیا کرے گا؟ اس لئے اس شعبہ کی ترقی کے بغیر یہ صوبہ اور پاکستان ترقی نہیں کر سکتا۔ ہمیں سب سے پہلے اس شعبہ کو اوپر لے جانا ہو گا اس کے لئے زمیندار کو ایسے بیج دینے ہوں گے جن سے اُن کی فصلیں ترقی کریں۔ اب کپاس کی فصل ہے آپ یقین مانیں فیصل آباد میں کپاس ایک مثالی فصل ہوتی تھی میں خود بھی اللہ کے فضل سے زمیندار اور صنعتکار ہوں۔ ہمارے علاقے میں کپاس کی ایک مثالی فصل ہوتی تھی لیکن اب وہ فصل بالکل ختم ہو گئی ہے، فیکٹریاں بند ہو گئی ہیں اس لئے ہمیں ایسے بیج دریافت کرنے ہوں گے جو وائرس سے پاک ہوں اور جب آپ کی کپاس کی فصل آئے گی تو اُس سے آپ کی ٹیکسٹائل بھی ترقی کرے گی۔ ہم روس سے کپاس منگوا رہے ہیں، کبھی ہم کہیں سے کپاس منگوا رہے ہیں یہ معاملے اس وقت چلیں گے جب ہم اپنے زمیندار کو اپ گریڈ کریں گے اُس کے لئے اُسے نئے بیجوں سے اپ گریڈ کرنا پڑے گا۔ ایوب ریسرچ سنٹر میں ایسے شعبے قائم کرنے پڑیں گے کہ جو وہاں پر زمیندار کی فصلوں کو اپ گریڈ کریں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا زمیندار کی جو فصل ہے اُس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو اُس کی cost of production کو دیکھے کہ اس کی فصل پر کتنا خرچ آتا ہے اور اُس کے بعد اُس فصل کا ریٹ قائم کیا جائے۔

جناب سپیکر! زمیندار ملوں میں گنا لے کر جاتا ہے وہاں پر ذلیل ہوتا ہے پھر اُس کی کٹوتی ہوتی ہے اور جب اس کو payment نہیں ملتی تو وہ کس طرح اپنی فصل کو کاشت کرے گا؟ ابھی بھی ایسی ملیں ہیں جو زمیندار کی رقم لے کر بیٹھی ہیں۔ ہمارے پڑوسی ملک انڈیا میں ہر گاؤں میں سٹور بنے ہوئے ہیں، وہ سٹور زمیندار کی تمام ضروریات کی چیزیں دیتے ہیں۔ وہ کھاد بھی دیتے ہیں، pesticides بھی دیتے ہیں اور بیج بھی دیتے ہیں۔ جب اس کی فصل تیار ہو جاتی ہے تو وہی سٹور ان سے خرید کرتے ہیں۔ ہمیں بھی یہ چیزیں اپنانی ہوں گی اور اس صوبے کی ترقی کے لئے یہ کام کرنے ہوں گے۔

جناب سپیکر! زرعی ترقی کے ساتھ انڈسٹری کی ترقی بھی ہے۔ ہمیں انڈسٹری کو سہولتیں دینی ہوں گی اور ٹیکسوں کے نظام کو صحیح کرنا ہوگا۔ آج کل ٹیکسوں کا یہ نظام ہے کہ جو ان کے قابو آجاتا ہے اس کو رگڑا دیتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ محکمے کو انڈے کھانے چاہئیں مرغی نہیں کھانی چاہئے۔ ہر پاکستانی کی کوشش ہے کہ وہ اس پاکستان کی ترقی کے لئے ٹیکس دے لیکن جب تک ٹیکسوں کا نظام صحیح نہیں ہوگا اس وقت تک یہ معاملات نہیں چل سکتے۔

جناب سپیکر! میں یہ توقع رکھتا تھا کہ یہ حکومت اپوزیشن کے حلقوں کے لئے بھی فنڈز دے گی لیکن یہ ان کی اپنی سوچ ہے۔ اگر انہوں نے تبدیلی کا نعرہ لگایا ہے تو پھر ان کو چاہئے تھا کہ یہ اپوزیشن کو بھی فنڈز دیں کیونکہ اپوزیشن کے حلقوں میں بھی پنجاب کی عوام ہیں، ان کا بھی حق بنتا ہے کہ ان کو ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز دیں لیکن اگر یہ نہیں دیتے تو پھر ان کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ:

کبھی ہم لو چراغوں کی ہواؤں سے مانگ لیتے ہیں
کبھی لمحات جیون کے سدا سے مانگ لیتے ہیں
نہیں کئے سجدے ہم نے کبھی شاہوں کی چوکھٹ پہ
ہمیں جتنی ضرورت ہو اپنے رب سے مانگ لیتے ہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **اللھم صلّی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد واصحابہ وازواجہ۔** جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور اپنے وزیر خزانہ dynamic, soft spoken, a man of few words کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت خوبصورت بجٹ پیش کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس بجٹ میں سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ جو پی ٹی آئی کے منشور کا one of the main ingredient ہے کہ ہم ہیومن ڈویلپمنٹ پر پیسا لگائیں گے اس کو انہوں نے بڑی خوبصورتی سے دکھایا ہے۔ اس بجٹ میں 9 جدید state of the art hospitals اور 6 state of the art Universities شامل ہیں۔ اس سے پہلے پنجاب کے بجٹ میں hardly اتنے پیسے تھے کہ ہم اپنے expenditure کو carry forward کر سکتے۔ 2600۔ ارب روپے کا مقروض صوبہ ابھی 233۔ ارب روپے کا surplus بجٹ دے رہا ہے اور یہ ہمارے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی حکمت عملی ہے جسے ہمارے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کی طرف سے direction تھی لہٰذا اس چیز کو بڑی خوبصورتی سے اس بجٹ میں reflect کیا گیا ہے۔ جب اس ہاؤس کے decorum & traditions کی بات ہوگی تو میں اس پر آپ کو مبارکباد پیش کروں گا کہ کیونکہ آپ نے اس کرسی پر بیٹھ کر گالیاں سنیں، اس کرسی پر بیٹھ کر واویلا دیکھا جبکہ ہمارے معزز قائد حزب اختلاف یہاں بیٹھ کر اشارے کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم، شیم۔۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ "شیم" نہ کہیں بلکہ یہ ہماری بدقسمتی ہے۔ میں آپ سے بھی معذرت خواہ ہوں لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے۔

جناب سپیکر! ایک لیڈر وہ ہوتا ہے جو آداب سکھائے، جو moral and ethics کا سبق دے نہ کہ بیٹھ کر اشارے کرے۔ یہاں پر بجٹ کا اتنا important document پیش کیا جا رہا تھا اور یہ اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔ جن کتابوں پر اللہ کا نام لکھا تھا ان کو پھاڑ کر پھینکا جا رہا تھا۔ ہم دنیا کو کیا دکھا رہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں یا منافق ہیں؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں اس دن جو کچھ کیا گیا وہ ایک شرمناک episode تھا اور اس پر ہمیں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہئے کیونکہ روز محشر ہم نے اس کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ اسی متبرک نام کو ہم اپنی مرضی سے کسی پاکستانی minority کے خلاف استعمال کرتے ہیں اور اس دن اسی متبرک نام کے ساتھ ہم کیا کر رہے تھے؟ ہم نے اس کا مذاق اڑایا۔ یہاں ہمارے قائد حزب اختلاف بیٹھے ہوئے تھے اور 35 سال سے اس حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو کم از کم اس کا احساس ضرور ہونا چاہئے تھا۔ جہاں ہم غلط ہیں ہمیں کہا جائے ہم اسے خاموشی سے سنیں گے اور ہم نے ان کی ہر speech کو خاموشی سے سنا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی speech تو خاموشی سے سنی جائے لیکن جب ہماری باری آتی ہے تو کوئی نہ کوئی بات اٹھا کر صرف اپنے لیڈر کے سامنے نمبر بنانے کے لئے کر دی جاتی ہے۔ خدا کا واسطہ ہے ہمیں ان چیزوں سے نکلنا ہوگا۔ آپ لوگوں کے پاس اتنے learned لوگ بیٹھے ہیں اور اِس طرف بھی بہت learned لوگ بیٹھے ہیں ہم مل کر بہت خوبصورت کام کر سکتے ہیں لیکن ہم اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے 9 مہینوں میں اس ہاؤس میں دوسری جماعت سے اوپر کی mentality نہیں دیکھی اور میں اس پر معذرت خواہ ہوں۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ ہم صرف number gaining game میں لگے ہوئے ہیں اور اسے اپنے اپنے لیڈرز کو دکھا رہے ہیں۔ ہم نے روز محشر جناب عمران خان کو جواب دینا ہے نہ میاں محمد نواز شریف کو دینا ہے بلکہ ہم نے جواب اپنی عوام، رسول پاکؐ اور اللہ پاک کو دینا ہے۔ ہم لوگوں میں کچھ تو شرم ہونی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کل ہمارے معزز قائد حزب اختلاف نے بات کی کہ ڈالر کہاں پر چلا گیا ہے۔ میں معزز قائد حزب اختلاف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ trade deficit تھا یہ ہماری غلطی تھی؟ 34۔ ارب روپے کا trade deficit جسے ہم 19۔ ارب کہتے ہیں لیکن آپ 23، 24۔ ارب کہتے ہیں۔ آپ کا 54 بلین ڈالرز کا import تھا پھر 30۔ ارب ڈالر کا فرق کہاں سے پورا ہوتا؟ جب ڈالر کی اتنی مانگ ہو گی، ڈیمانڈ اور سپلائی میں فرق ہو گا تو پھر ڈالر کی value اوپر ہی جائے گی۔ آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک اپنے exports نہ بڑھائیں اور import کو کم نہ کریں۔ ہم نے بفضل خدا ان نو مہینوں میں یہ کر کے دکھایا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بلا تفریق کر رہا ہوں کہ ہم وہ قوم ہیں کہ ہم نے دنیا میں وہ کام کر کے دکھائے ہیں جنہیں دنیا ناممکن کہتی تھی لیکن ان کاموں میں ہم اکٹھے ہوئے تھے اور مل کر کام کیا تھا۔ اس وقت معیشت سخت بحران کی لپیٹ میں ہے اور یہ ہمیں تسلیم کرنا چاہئے۔ اس وقت مہنگائی اپنے عروج پر ہے اور یہ بھی ہمیں تسلیم کرنا چاہئے، غریب پس رہا ہے ہمیں تسلیم کرنا چاہئے۔ اگر ہم حقیقت کو تسلیم نہیں کریں گے اور کبوتر کی طرح اپنا سر ریت کے اندر ڈال دیں گے تو پھر ہم مارے جائیں گے، ہم بچ نہیں سکتے۔ اُس سائیڈ پر جو learned لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور جو ہماری سائیڈ پر learned لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میں انہیں کہتا ہوں کہ خدا کا واسطہ ہے کہ اس numbers game سے باہر آئیں اور اس ملک کا سوچیں، غریبوں کا سوچیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جناب محمد حمزہ شہباز شریف اور جناب عمران خان کو جاتی امرا اور بنی گالہ میں کوئی problem نہیں ہے۔ اِنہیں جب دکھ ہوتا ہے تو یہ باتیں کرتے ہیں لیکن وہ دُکھ عمل میں show ہونا چاہئے۔ وہ عمل کہاں ہے؟ وہ عمل کہیں بھی نہیں ہے۔ اگر جناب عمران خان نے اپنے austerity drive کے ذریعے اپنے اخراجات کو کم کیا ہے، کل یہاں قائد حزب اختلاف نے بات کی کہ گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کے expenditure بڑھ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ numbers سامنے لائیں اگر وہ numbers ایسے ہیں جیسے ہمارے معزز قائد حزب اختلاف نے کہا ہے تو پھر ہم غلط ہیں اور ہمیں ان numbers کو کم کرنا چاہئے۔ اگر وہ numbers غلط ہیں تو پھر وہ بات واضح ہو تاکہ ان کی بات بند ہو سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے جو بات بجٹ پر کرنی تھی وہ یہ تھی کہ یہ بجٹ بہت خوبصورت ہے جو پی ٹی آئی کی فلاسفی کو reflect کرتا ہے۔ ہم لوگوں نے یہ دیکھنا ہے کہ 2600۔ ارب کا مقروض صوبہ 233۔ ارب کا surplus budget دے رہا ہے اس لئے یہ بہت خوبصورت بجٹ ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ہیومن ڈویلپمنٹ کے لئے اتنا پیسا رکھا ہے۔ میرا ضلع اٹک جو under developed ہے اور یہ وہ ضلع ہے جس کو امداد کی ہمیشہ ضرورت رہی ہے۔

جناب سپیکر! پچھلی حکومت نے یہ مہربانی کی کہ ہمیں under developed کے bracket سے نکال دیا جس سے ہمارے وہ طالب علم جن کو scholarships ملتے تھے وہ بند ہو گئے۔

جناب سپیکر! میں درخواست کرتا ہوں کہ ضلع اٹک کو دوبارہ under developed declare کیا جائے تاکہ ہمارے جو بچے پڑھ رہے ہیں وہ اپنی تعلیم احسن طریقے سے حاصل کر سکیں۔ وہاں ہمارے پاس کوئی کاروبار نہیں ہے اس لئے scholarships دوبارہ سے مہیا کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہماری ہیلتھ منسٹر جو میری ماں بجا ہے، میری بڑی بہن بجا ہے میں ان کا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے۔ ہمارا 200 بیڈ کا ہسپتال تھا جو 30 لاکھ کی آبادی کو cater کرتا تھا۔

جناب سپیکر! میں دونوں حکومتوں کا فرق بتا رہا ہوں اور خدا کا واسطہ آپ نے اس کو objectively لینا ہے یہ میں number game نہیں کھیل رہا ہوں۔ ہمارا 200 بیڈ کا ہسپتال تھا وہاں 100 بیڈ gas blast میں تباہ ہو گئے۔ ہمارے حکمران وقت نے وہ پیسا جو ہسپتالوں کی reconstruction پر خرچ کرنا تھا نکال کر میٹرو بس اور اورنج ٹرین پر لگا دیا اور ہمیں 100 بیڈ نہیں دیئے کیونکہ ہم غریب نہیں ہیں۔ اگر ہم جا کر جاتی امرا کے باہر شور مچاتے تو پھر شاید ہماری کوئی بات سنی جاتی لیکن ہم غریب نہیں ہیں، ہم اس ملک کی عوام نہیں ہیں۔ یہاں غربت کی بات پر ایسے آنسو نکالے جاتے ہیں جیسے ان سے زیادہ کسی اور کو پروا نہیں ہے۔ وہ 100 بیڈ دوبارہ تعمیر نہیں کئے گئے لیکن 26 کروڑ روپیہ 500 percent above bidding rate دیا گیا۔ 26 کروڑ روپیہ دیا گیا جبکہ اس سے کم قیمت پر اس ہسپتال کی reconstruction ہو سکتی تھی۔ یہ show کرتا ہے کہ انہیں غریبوں کی فکر نہیں تھی، غربت کی فکر نہیں تھی بلکہ انہیں اس بات کی فکر تھی کہ کس طریقے سے کمیشن کمائی جائے۔

جناب سپیکر! میں اگلی بات کی طرف آتا ہوں کہ جو eye tech میں کام کیا گیا ہے یہاں پر ہیلتھ منسٹر صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں، میرے پاس اس کے photographs ہیں آپ وہاں جا کر کام کی کوالٹی چیک کر لیں جس کی 500 فیصد escalated cost ہے۔ پرانی ٹائلوں کے اوپر نئی ٹائلیں

لگادی گئیں اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کیا گیا۔ ہیلتھ منسٹر صاحبہ نے ہمیں ان مشکل حالات میں 100 state of the art بیڈ کی بجائے 200 بیڈ Mother and Child Hospital دیا۔

جناب سپیکر! یہ چیزیں وہ ہیں جو ہیومن ڈویلپمنٹ کے mindset کو show کرتی ہیں۔ غریبوں کی کتنی فکر ہے، کہا گیا کہ غربت بہت زیادہ ہے تو بالکل ہے اور مہنگائی ہے اس کی mitigation کے لئے کیا کیا جاسکتا ہے؟ اس لئے حکومت نے جا کر رحیم یار خان اور راجن پور کے اندر ہیلتھ کارڈ بانٹے جس کا کوئی بھی insurance backup نہیں تھا سوائے پلاسٹک کارڈ کے، اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی اور خیبر پختونخوا کو کاپی کیا گیا جبکہ ہم لوگوں نے 7 لاکھ 20 ہزار روپے کے complete insurance backup کارڈ distribute کئے اس میں Seven hundred thousand rupees further backup ہے یعنی وہ 14 لاکھ 20 ہزار روپے کا کارڈ ہے۔

Madam, thank you very much once again. Mr Speaker, I thank this government

کہ جتنا آپ لوگوں نے ہمارے لئے کیا ہے لیکن اٹک ایک پسماندہ علاقہ ہے۔ ہم وہاں پر لائیوسٹاک اور ایگریکلچر میں معجزات کرسکتے ہیں اگر ہم مل جائیں، یہ basic چیزیں جو ہم مل کر کریں، میں وزیر خزانہ اور وزیر لائیوسٹاک سے request کروں گا کہ please ہمارے علاقے کی طرف تھوڑی سی توجہ دیں۔ ہم jobs creation بھی کرسکتے ہیں، ہمیں حکومت کی jobs creation کی ضرورت نہیں پڑے گی اگر ہم لوگ سمال اور میڈیم سائز companies کو اٹھائیں تو jobs creation خود ہوں گی۔ اللہ پاک ہمارا حامی وناصر ہو۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک request کروں گا کہ

Let's get over with this number game and get together and solve the issues of this province. Thank you very much.

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ کی مہربانی، آپ نے مجھے اس موقع پر بولنے کا موقع دیا۔ جس دن بجٹ پڑھا جارہا تھا میں بدقسمتی سے ادھر نہیں تھا لیکن سننے میں آیا کہ جن کو میں اپنا چھوٹا بھائی claim کرسکتا ہوں تو بول مخدوم ہاشم جواں بخت رہے تھے اور آواز ڈاکٹر سلمان شاہ ٹیکنو کریٹ کی آرہی تھی۔ بول ایک سیاستدان رہا تھا لیکن الفاظ اس کے تھے جس نے عوام اور حلقے میں رہنے والے غریبوں کا کبھی درد دیکھا اور نہ ہی اس کو کوئی understanding ہے کہ آج پنجاب کے صوبے میں ہو کیا رہا ہے؟ ہم نے پچھلا پورا سال پچھلی حکومتوں پر الزامات اور یہ بہانہ بازی سنی۔

جناب سپیکر! ہم نے 100 دن کا ایک پلان بھی سنا اور دیکھا۔ وہ پلان بہت بُری طرح پٹا، اس پلان کے اندر گورننس کو transform کرنے کی بات تھی، پاکستان کی نیشنل سکیورٹی کو ensure کرنے کی بات تھی، اس پلان کے اندر ایگریکلچر اور water conservation کو uplift کرنے کی بات تھی۔ اس پلان کے اندر فیڈریشن کو strengthen کرنے کی بات تھی اور یہ پی ٹی آئی کی ویب سائٹ پر اس پلان کے مہرے بیان گئے تھے۔ جب فیڈرل بجٹ present ہوا تو اس کے بعد وزیراعظم نے رات کے 12:00 بجے اپنے ارشادات سے پاکستان کو نوازا۔ اس میں وزیراعظم محض ایک پولیٹیکل پراجیکٹ کے منیجر دکھائی دیئے۔ ان کا وہ پولیٹیکل پراجیکٹ ابھی تک سوشل میڈیا کے اندر revolve کررہا تھا کہ حکومت کو گرانے کا طریقہ اور حکومت میں رہنے کا طریقہ کیا ہے۔ وزیراعظم ایک پولیٹیکل پراجیکٹ کا منیجر نہیں ہوسکتا، وزیراعظم کو اس پاکستان کا وزیراعظم ہونا پڑتا ہے اس کو میرا بھی وزیراعظم ہونا پڑتا ہے، اس کو ایک ہاری، ایم پی ایز اور ایم این ایز کا وزیراعظم بھی ہونا پڑتا ہے، کونسلروں اور میئروں کا وزیراعظم بھی ہونا پڑتا ہے لیکن بدقسمتی سے ان کے اس address کے اندر اس قسم کی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ مجھے ان کے address میں دو چیزیں سمجھ آئیں۔ ایک تو یہ کہ ریاست مدینہ کو بننے میں ابھی بہت دیر لگے گی اور یہ ان کا بڑا clear message تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا ان کا یہ message تھا کہ ہم پاکستان میں باقی تمام issues میں بالکل clear green میں آچکے ہوئے ہیں اور معاملات resolve ہوچکے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں صرف ان 24 ہزار ارب روپے کے قرضوں کو دیکھوں گا اور چار ایجنسیوں کے ساتھ analyze کروں گا جو کہ آج سے پہلے لئے گئے تھے۔ اس میں ہاں اگر ریاست مدینہ بنے گی تو پھر اس میں LNG کے جو پاور پلانٹس ہیں، آج بڑے فخر سے پاکستان سے باہر لوگوں کو بھیجنے کی آفر کی جا رہی ہے تو ان کی success کو بھی ریاست مدینہ میں accept کرنا ہو گا۔ اگر ریاست مدینہ بنے گی تو پشاور کی میٹرو بس کا ایک عظیم الشان منصوبہ جو پاکستان کا disaster ہے اس کو بھی accept کرنا ہو گا۔

جناب سپیکر! اب ان کا ایک سال گزر چکا، اب آپ کسی profession کو اٹھائیں، آپ فوج کے نائب صوبیدار، حوالدار اور سپاہی سے لے کر پنجاب اسمبلی کے کلرک کو اٹھائیں، آپ ہاری کو اٹھائیں، آپ مزدور کو اٹھائیں کسی سے ایک سوال پوچھیں کہ کیا آج تمھارے گھر کے بجٹ کے حالات بہتر ہیں یا آج سے ایک سال پہلے بہتر تھے جو جواب آئے وہ ہمیں قابل قبول ہے۔ جو وہ کہیں وہ ہمیں منظور ہے آج کوئی بھی پاکستان میں یہ کہنے کو تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہماری سوسائٹی میں پچھلے ایک سال میں serious fault lines appear ہوئی ہیں، ہماری سوسائٹی میں کوئی بھی direction نہیں ہے اور economic and political solutions نہیں دیئے گئے۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکومت [******] ہے تو اس کی کچھ وجوہات ہیں اور براہ مہربانی میں معزز ممبر سید یاور عباس بخاری کی بات کو آگے لے کر چلوں گا۔ مجھے آج اس تقریر کے لئے (ن) لیگ کا ممبر نہ سمجھیں اور مجھے پاکستانی سمجھیں کیونکہ اگر میں (ن) لیگ کا ممبر بن کر آپ کے سامنے بات کروں گا تو آپ نے پہلے دماغ close کیا ہوا ہے۔ کوئی بات کسی کی نہیں سننی اگر یہ (ن) لیگ کا ممبر ہے۔

جناب سپیکر! جب لوگ کہتے ہیں کہ ہماری حکومت [*******] تو وہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ جناب عمران خان recognize نہیں کرتا کہ پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے آج population control کا مسئلہ درپیش ہے کیا آپ نے اس بجٹ میں population control کے لئے کوئی figures set کئے ہیں کہ اگلے چار سال تک صوبے کی growth کو

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 196 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کہاں لے کر آئیں گے، آپ نے اس کے لئے کوئی پیسے مختص کئے ہیں؟ جب وہ کہتے ہیں کہ حکومت[******]تو اس لئے کیونکہ آپ لوگ مہنگائی کو totally ایک side پر رکھ رہے ہیں۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ [****]تو وہ اس لئے کیونکہ پاکستان کا سب سے بڑا issue اور مسئلہ پانی کا ہے اب اس کا جو champion ہے تو اس کا ملک کے پانی کو ٹھیک کرنے کا وژن یہ ہے کہ پانچ ہزار لوگوں کو بغیر ٹرائل کے پھانسی لگادو۔ اگر کوئی زمیندار یک گراؤنڈ کا بندہ، کوئی جنوبی پنجاب کا بندہ یا کوئی بلوچ یہ بات کر چکا ہوتا تو اس کو کہتے کہ یہ feudal mindset ہے۔ آپ کے پانی کا مسئلہ حل کرنا، آپ کے جو ڈیم کے پیسے رکھے گئے ہیں ان کو آپ ایک بنک اکاؤنٹ نہیں دے سکے تاکہ وہاں رکھو اور اس کا صحیح ریٹرن کماؤ۔ اس کے لئے پراجیکٹس identify نہیں کئے اس لئے لوگ کہتے ہیں کہ [****]لوگ اس لئے کہتے ہیں کہ نالائق ہیں کیونکہ آپ آبیانہ کی قیمت کو اوپر بڑھاتے ہیں لیکن آپ repair and maintenance کے اندر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو پیسے نہیں دیتے۔ آپ سمال ڈیم کے اندر پیسے نہیں دیتے، جنوبی پنجاب میں جو کوہ سلیمان کا علاقہ ہے جس میں ادھر مزاری کے علاقے سے لے کر کھیتران کے علاقے تک کوہ سلیمان ہے آپ نے ادھر کوئی ایک چھوٹا ڈیم بنایا ہے یا آپ لوگوں نے اس کے لئے بجٹ میں کچھ رکھا ہے؟ آپ lining of canals نہیں کرتے، آپ فورٹ منرو کے کیڈٹ کالج کا پیسا کھا جاتے ہیں، جنوبی پنجاب میں بلوچ قوم کا ایک سیاحت کا مرکز ہے ادھر ایک کیڈٹ کالج بن رہا تھا آپ اس کے پیسے ختم کر گئے۔ آپ کو اس لئے لوگ[****] کیونکہ ایڈمنسٹریشن کے اندر ایک سنہری دور جو جناب پرویز الٰہی کی چیف منسٹری کا آیا تھا آپ نے اس بندے کو ضائع کر کے چیف منسٹری کی بجائے سپیکر شپ میں رکھا ہوا ہے۔ آپ کو لوگ[****] کہتے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر حکومتی خواتین ممبران اپنی سیٹوں سے کھڑی ہو گئیں)

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر196 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ ایک منٹ ٹھہر جائیں ناں، میری بات سن لیں ناں۔ آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ دیکھیں! میری بات سنیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں وہ اپنی باری پر بول رہے ہیں، پہلے میری بات سن لیں میں نے ابھی بات مکمل نہیں کی، آپ درمیان میں نہ بولیں۔

ان کے کہنے سے جناب عثمان احمد خان بُزدار کی عزت میں کمی نہیں آئے گی بلکہ آپ حوصلے سے بات سنیں ان کے بعد جناب فیاض الحسن چوہان ان کی باتوں کا جواب دے رہے ہیں وہ جواب دے دیں گے۔

صرف حوصلے کی بات ہے، وہ تو500 چیزیں پلیٹ میں رکھ کر آپ کو دے رہے ہیں اب جناب فیاض الحسن چوہان جانیں، پلیٹ جانے اور یہ جانیں لہٰذا آپ آرام سے سنیں، آپ کو کیا مسئلہ ہے؟ آپ آرام سے بیٹھیں۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ آج مجھے پی ٹی آئی کا سمجھ لیں۔ لوگ ہمیں [*] اس لئے کہتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! میرے خیال میں آپ کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دوں، یہ اچھی بات نہیں ہے، ماشاءاللہ آپ بڑے معزز ہیں آپ کو زیب نہیں دیتا کہ آپ یہ بات کہیں، وہ ہمارے منتخب وزیر اعلیٰ ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں [*****] لیکن میں اپنے الفاظ withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری نے اپنے الفاظ withdraw کر لئے ہیں۔ چلو! ٹھیک ہے۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں Point of explanation پر ہوں کہ میں نے [*****]۔ آج کل لوگ ہمیں اچھا نہیں سمجھتے چونکہ آپ کی وفاقی وزیر صاحبہ آپ کے اپنے پی ٹی آئی کے جنوبی پنجاب کے ورکرز کے لیڈرز کے قاتلوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ وہ اسی لئے

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اپنے پی ٹی آئی کے جنوبی پنجاب کے ورکرز کے لیڈرز کے قاتلوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ وہ اسی لئے آپ کو اچھا نہیں سمجھتے چونکہ بجائے اس کے کہ پی ٹی آئی کا ایک young worker جو بلوچ tribe کا ممبر ہو اس کی بہن کو سفارش کے ذریعے لگانے کے لئے آپ کی وزیر اپنے ہی رشتہ داروں کو سفارش پر نوکریاں دلواتی ہیں۔ لوگ آپ کو اس لئے اچھا نہیں سمجھتے کیونکہ ۔۔۔

جناب سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! ذرا آپ اس کی تصحیح کر لیں، وزیر اعظم اور پی ٹی آئی نے فوری ایکشن لیا تھا اور انہوں نے ہر چیز undo کر دی تھی، وزیر اعظم نے وہ undo کر دی تھی۔ جب یہ چیز وزیر اعظم کے نوٹس میں آئی کہ کسی وزیر نے غلط کام کیا ہے تو انہوں نے اسے کیبنٹ میں بھی جھاڑا اور فوری طور پر وہ undo کر دیا۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار نے اپنی سیٹوں پر
کھڑے ہو کر بات کرنا چاہی)

جناب سپیکر: آپ حاضری نہ لگوائیں میں نے بتا دیا ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آج کل لوگ اسی لئے پسند نہیں کر رہے کیونکہ آپ نے کونسلر، میئرز اور پچاس ہزار سے زیادہ لوکل باڈیز کے لوگوں کو ایک ہی قانون کے ذریعے ختم کر کے سرکاری بابوؤں کے ہاتھ میں لوگوں کا fate دے دیا ہے۔ چونکہ آپ نے لاکھوں لوگوں کو غربت کی لائن سے نیچے کیا، چونکہ سپیکر صاحب کی اجازت کے باوجود جنوبی پنجاب کا صوبہ دینا تو ایک طرف آپ لوگوں نے تو اس پر debate کرانے کی بھی ہمت نہیں کی۔ آپ لوگوں نے جنوبی پنجاب فارسٹ کمپنی کو ایک کیبنٹ میٹنگ میں ختم کیا اور اگلی میٹنگ میں اعلان کیا کہ اسے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ماڈل پر ڈویلپمنٹ فنڈز دیں گے۔ آپ نے جنوبی پنجاب کی ایک واحد کمپنی کی 15 ہزار jobs جو آئندہ سال آنی تھیں انہیں ختم کیا، انویسٹرز کے 25۔ ارب روپے کے درخت لگنے تھے ان کی بنک گارنٹیز بھی آ چکی تھیں لیکن آپ لوگوں نے اسے ختم کیا۔ آپ نے جنوبی پنجاب کو ایک traumatic environmental disaster کی طرف push کیا۔ لوگ اس لئے آپ کو پسند نہیں کرتے چونکہ پچھلی حکومتوں کی طرح، ہماری حکومت کی طرح ہم سے پہلے کی حکومتوں کی طرح آپ آج بھی شوگر ملز انڈسٹری کے مافیا کو support کرتے ہیں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں صرف ایک ڈیڑھ منٹ میں اپنی بات مکمل کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! لوگ اس لئے آپ کو پسند نہیں کرتے کیونکہ ہماری حکومتوں کی طرح آپ لوگ آج بھی شوگر ملز انڈسٹری کے مافیا کو support کرتے ہیں، کسان کے نام پر سبسڈی شوگر ملز کے مالکان لیتے ہیں، زمینداروں کے گنے کے وزن میں کٹوتی کرتے ہیں، جب کسان سردیوں کی راتوں میں دھند میں صبح 4:00 بجے ملز پر پہنچتا ہے تو ملز کا مالک اپنی مرضی سے کسان کے گنے میں وزن کاٹتا ہے۔ آپ آج بھی اربوں روپے کی سبسڈی انہیں دے رہے ہیں، آپ میں اس مافیا کے خلاف کھڑا ہونے کی ہمت و جرأت نہیں ہے۔ لوگ اسی لئے آپ کو پسند نہیں کرتے کیونکہ آپ لوگوں نے زراعت کے growth rate کو 3.8 سے 0.8 پر پہنچایا ہے۔ آپ لوگوں نے ADP کا صرف 2 فیصد زراعت سیکٹر کو دیا ہے۔ آپ نے 15.50۔ ارب روپے میں زراعت کے لئے جو ڈویلپمنٹ فنڈ رکھا ہے اس میں 7.50۔ ارب روپیہ ورلڈ بنک کا funded پراجیکٹ ہے جو اریگیشن سسٹم سے متعلق تھا اس کے علاوہ زراعت کی ڈویلپمنٹ کے لئے 8۔ارب روپیہ رکھا ہے۔ چائنا کی ایک عام سیڈ کمپنی کا ریسرچ کا ڈویلپمنٹ کا بجٹ انہوں نے 12 کروڑ عوام کے صوبے کی زراعت کے لئے رکھا ہے۔

جناب سپیکر! وفاقی وزیر کہتا ہے کہ ہم نے زراعت کے لئے صرف 10۔ارب روپے رکھ رہے ہیں باقی صوبہ رکھے گا اور صوبہ یہ کر رہا ہے۔ آپ agricultural growth کس طرح expect کر سکتے ہیں؟ وزیر خزانہ یاد کرو یہ مت کہنا کہ اگلے سال ہماری وجہ سے زراعت کی growth نہیں ہوئی بلکہ آپ جو یہ کالا بجٹ پیش کر رہے ہو اس وجہ سے growth نہیں ہو گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی لئے ہماری ساکھ خراب ہوتی ہے چونکہ ہم کہا کرتے تھے کہ وی آئی پی کے لئے پولیس سکیورٹی استعمال ہو رہی ہے اس لئے ڈکیتیاں بڑھ رہی ہیں۔ 175 رینجرز اور 800 اسلام آباد پولیس کے ملازمین ہر روز جناب عمران خان کی سکیورٹی کے لئے بنی گالہ میں تعینات ہیں میں اس کے روٹ پر رہتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ صرف سکیورٹی نہیں بلکہ آپ کو پتا ہے کہ ہائی وے کے درمیان کٹ لگا کر اور بیریئر لگا کر وی آئی پی یوٹرنز بنائے ہوئے ہیں جس پر صرف صاحب موصوف آ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ سے صرف ایک استدعا کرنا چاہتا ہوں آپ میرے لئے معزز ہیں آج آپ کے ہاتھ میں، آپ کی پارٹی کے ہاتھ میں ہے بجٹ مت پاس ہونے دیں۔ ایک شرط رکھ لیں کہ جب تک بہاولپور اور جنوبی پنجاب کا صوبہ نہیں بناؤ گے تو بجٹ پاس نہیں ہونے دیں گے۔ آپ کی ایک شرط سے اس خطے کے صوبے کے لوگوں کی زندگی بن جائے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ آپ کی خواہش ہی رہ جائے گی، مہربانی۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

جناب فیاض الحسن چوہان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! نہایت ہی قابل احترام ابھی میرے محترم و فاضل دوست سردار اویس احمد خان لغاری اپنی غزل سُنا کر باہر جا رہے ہیں کیونکہ ان میں اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ وہ اپنی باتوں کا جواب سُن سکیں۔ ان کے والد محترم نمازی اور بہت پرہیزگار آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ صدر پاکستان رہے ہیں۔ وہ جنوبی پنجاب کے بے تاج بادشاہ تھے لیکن اپنے علاقے کے لئے کچھ نہیں کر سکے۔ اس وقت جنوبی پنجاب کے جاگیرداروں اور وڈیروں کو صرف ایک ہی بُغض، عناد، تڑپ اور غصہ ہے کہ چھوٹے قبیلے کا ایک انتہائی دیانتدار، امانتدار، نرم دل گفتگو کرنے والا، گرم دل جستجو کے مزاج سے زندگی بسر کرنے والا جناب عثمان احمد خان بُزدار وزیراعلیٰ کیوں بن گیا ہے۔ جنوبی پنجاب کے بڑے بڑے جاگیردار اور وڈیروں کو یہ چیز ہضم نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! میرے موصوف دوست نے یہاں پر عالمی سیاست، ملکی سیاست اور جناب عمران خان کے حوالے سے بڑی بڑی باتیں کی ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حال ہی میں South Punjab Forest Company کے حوالے سے اربوں روپے کا ایک سکینڈل سامنے آیا ہے۔ ابھی چند دنوں کے بعد اس کی پوری تفصیل پاکستانی قوم اور اس ایوان کے سامنے آجائے گی۔ اس میں حصہ بقدر جُسہ میرے فاضل دوست سردار اویس خان لغاری کا بھی ہے کیونکہ انہوں نے وہاں پر کرپشن کرتے ہوئے اتنے واہ کروڑوں اور اربوں روپے کی زمینیں بانٹی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ اب ان کو جنوبی پنجاب کا درد کیسے اُٹھ رہا ہے؟

جناب سپیکر! سردار اویس احمد خان لغاری نے بات کرتے ہوئے کہا کہ چھ ہزار رینجرز اور دوہزار پولیس کے ملازمین وزیراعلیٰ کی سکیورٹی پر مامور ہوتے ہیں۔ ساری پاکستانی قوم اور صحافی دوست جو کہ بڑے باخبر ہوتے ہیں بخوبی جانتے ہیں کہ پچھلے دس سالوں میں پنجاب کے اندر ایک نام نہاد حکومت تھی۔ پولیس کی کل نفری ایک لاکھ 80ہزار ہے اس میں سے 44ہزار پولیس کی نفری آل شریف، ان کے رشتہ داروں، ان کے عزیزوں اور VVIP کی حفاظت کے لئے depute ہوتی تھی۔

جناب سپیکر! آج صورتحال یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کے اندر خط غربت باقی پنجاب کی نسبت double ہو چکی ہے۔ جنوبی پنجاب میں خط غربت double کیوں ہوئی ہے؟ کیا پچھلے چالیس سالوں میں پنجاب کی وزیراعلیٰ حسینہ واجد تھی، کیا اشرف غنی پنجاب کا وزیراعلیٰ تھا اور کیا نریندر مودی پنجاب کے وزیراعلیٰ تھے؟

جناب سپیکر! پچھلے چالیس سال پنجاب پر شریف خاندان حکمرانی کرتا رہا ہے، شریف خاندان برسراقتدار رہا ہے، یہ آپس میں ہی باریاں لیتے رہے اور یہی لوگ جنوبی پنجاب کی غربت کے ذمہ دار ہیں۔

محترمہ حسینہ بیگم: جناب سپیکر! یہ میرا نام کیوں لے رہے ہیں میں تو ایک ورکر ہوں۔۔۔(قہقہے)

جناب سپیکر: محترمہ! وہ آپ کا نام نہیں لے رہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

محترمہ حسینہ بیگم: جناب سپیکر! انہوں نے میرا نام لے کر بات کی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، Order please. Order in the House. محترمہ! ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں نے تو بنگلہ دیش کی حسینہ واجد کا نام لیا ہے۔ پتا نہیں یہ اپنی طرف کیوں لے گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں لیکن کسی کا نام نہ لیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میرے مسلم لیگ(ن) کے بھائی پچھلے کئی دنوں سے رونا رو رہے ہیں کہ جنوبی پنجاب کے لئے فنڈز کی allocation انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ اب میں ان کو اس حوالے سے facts & figures بتانا چاہوں گا۔ ان کی اپنی اسمبلی، ان کے اپنے بجٹ اور ان کے اپنے ادوار کے facts & figures میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف نے اپنے دور حکومت میں 32 فیصد آبادی کے حامل جنوبی پنجاب کے لئے صرف 17 فیصد بجٹ رکھا اور اس 17 فیصد بجٹ میں سے بھی 265۔ ارب روپے نکال کر تخت لاہور کے اُوپر لگا دیئے گئے۔ یہ کس حساب سے کہتے ہیں کہ اس موجودہ بجٹ میں جنوبی پنجاب کے لئے کچھ نہیں رکھا گیا؟

جناب سپیکر! ان کا ایک اور ڈرامہ سُن لیں اگر میرے بھائی سردار اویس احمد خان لغاری اس وقت ایوان میں موجود ہوتے تو میری یہ بات سُن کر محظوظ ہوتے۔ انہی وجوہات کی بناء پر میاں محمد شہباز شریف کو ڈرامے بازی کا اعلیٰ شاہکار کہا جاتا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف حبیب جالب کا شعر پڑھا کرتے تھے کہ "ہم نہیں مانتے ایسے دستور کو صبح کے نُور کو" جبکہ صورتحال یہ تھی کہ حبیب جالب اپنی قبر کے اندر ٹکریں مارا کرتے تھے کہ یہ میرے شعر کی کس انداز سے دھجیاں اُڑا رہے ہیں۔ آج سے چھ سات دن پہلے جب فاضل قائد حزب اختلاف پکڑے گئے تو انہوں نے کہا کہ "جس دھج سے کوئی مقتل گیا وہ شان سلامت رہتی ہے" ان کی سج دھج یہ تھی کہ نیب کی حوالات میں جو سامان گیا اس میں پاؤں پر لگانے والی کریم علیحدہ تھی، ہاتھ پر لگانے والی کریم علیحدہ تھی اور منہ پر لگانے والی کریم علیحدہ تھی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بھی کچھ میک اَپ کا سامان ساتھ گیا ہے۔ ان کے لئے دو قسم کے اسبغول بھجوائے گئے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ان کی یہ کون سی سج دھج ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی،.Order please. Order in the House آپ اپنی باری پر جناب فیاض الحسن چوہان کی باتوں کا جواب دے دیجئے گا۔ یہ جناب فیاض الحسن چوہان کا نقطہ نظر ہے۔ آپ اس سے agree نہ کریں لیکن ان کو بات مکمل کرنے دیں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! مزید اربات یہ ہے کہ قائد حزب اختلاف اسبغول بھی دو قسم کے ساتھ لے کر گئے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف نے اپنے پچھلے سات سال کے دور حکومت میں جنوبی پنجاب کی عوام کے ساتھ جو ایک بہت بڑا ڈرامہ کیا ہے وہ بھی سُن لیں۔ میرے صحافی دوست بھی سُنیں گے۔ ان کی حکومت کی طرف سے جنوبی پنجاب کے لئے ہیلتھ انشورنس کارڈ جاری کیا گیا تھا۔ لوگوں نے یہ کارڈ لے کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! صحافیاں نوں نہ چھیڑیا جے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! تمام صحافی بھائی میرے دوست ہیں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جنوبی پنجاب کا غریب ہاری، کسان، مزدور، ریڑھی والا، چھابڑی والا اور رکشے والا جب وہ ہیلتھ انشورنس کارڈ لے کر ڈسٹرکٹ ہسپتال گیا تو ایم ایس نے کہا کہ یہ تو صرف اور صرف ڈرامہ، دھوکا اور فراڈ ہے۔ فراڈ اعلیٰ کی طرف سے جنوبی پنجاب کے عوام کے منہ پر یہ ایک طمانچہ مارا گیا تو یہ ان کا جنوبی پنجاب کی عوام کے ساتھ برتاؤ تھا۔

جناب سپیکر! اب میں بتاتا ہوں کہ ہماری حکومت نے صوبہ پنجاب اور خصوصی طور پر جنوبی پنجاب کی عوام کی بھلائی کے لئے کیا کیا اقدامات اُٹھائے ہیں۔ پاکستان کا ہیرو، پاکستان کی شان، پاکستان کی آن، پاکستان کی جان جناب عمران خان کی سرپرستی میں نرم دل گفتگو کرنے والا، گرم دل جستجو کرنے والا، پاک دل اور پاک باز جناب عثمان احمد خان بُزدار نے وہ کام کئے ہیں جو کہ ڈرامے بازی کا ایوارڈ لینے والے نہیں کر سکے۔ پاکستان اور صوبہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سال 2019-20 کے ترقیاتی بجٹ میں 35 فیصد بجٹ جنوبی پنجاب کے لئے رکھا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد پاکستان کے ہیرو وزیراعظم جناب عمران خان اور پنجاب کی شان وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں پہلی دفعہ جنوبی پنجاب کے لئے 35 فیصد بجٹ allocate کرنے کے بعد پہلی دفعہ routes میں change لائی گئی اور طے کیا گیا کہ اس 35 فیصد بجٹ کو صرف جنوبی

پنجاب میں ہی خرچ کیا جائے گا۔ یہ جرأت اور یہ ہمت وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا تھا۔

جناب سپیکر! یہاں پر سردار اویس خان لغاری تو اپنی بات کر کے یہاں سے چلے گئے۔ اس بجٹ میں جنوبی پنجاب کے لئے صحت کے لئے پہلی بار 55 فیصد، سپورٹس کے لئے 40 فیصد، سوشل ویلفیئر کے لئے 39 فیصد، لائیو سٹاک کے لئے 67 فیصد، زراعت کے لئے 48 فیصد حصہ رکھا گیا ہے اور پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں جنوبی پنجاب میں 9 نئے ہسپتال تعمیر ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی سرپرستی اور محترمہ یاسمین راشد کی قیادت میں جنوبی پنجاب کے چار اضلاع ڈی جی خان، مظفر گڑھ، راجن پور اور ملتان کے لئے 7 لاکھ 20 ہزار روپے کی مالیت کے صحت کارڈ کا آغاز کر دیا گیا ہے اور یہ ڈرامے بازی نہیں، دِکھاوے کے لئے نہیں، جیب میں ڈالنے کے لئے نہیں بلکہ عملی طور پر اس کام کا آغاز کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پاکستان اور پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے لئے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں 3۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اتنا کافی ہے اور اب میں ایک آخری بات کروں گا کہ میں حزب اختلاف کو یہ گارنٹی دیتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں کوئی ڈرامے بازی نہیں ہو گی، کوئی مائیک کو توڑا نہیں جائے گا، چھلاوے کی طرح کوئی اُچھلا نہیں جائے گا بلکہ حقیقی معنوں میں کام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وزیر اعظم جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار عوام کے دلوں میں اپنی عزت اور اپنا وقار بڑھاتے رہیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں بجٹ پر بحث سے پہلے گزارش کروں گا کہ حافظ محمد بلال کی شہادت پر میں نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرایا ہے براہ مہربانی اُس کو بھی زیر بحث لایا جائے۔

الحمدللہ وعدہ وصلوٰۃ وسلام علی بالاللہ نبی بعدہ۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے بجٹ کے متعلق بحث میں حصہ لینے کا مجھے موقع عطا فرمایا کیونکہ آپ آج صبح وزیر اعظم کا بیان پڑھ چکے ہوں گے کہ حزب اختلاف کو تقریر کرنے کا موقع دینا چاہئے۔ آپ نے مجھے بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع دیا اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بجٹ پر بحث کرنا بڑا ضروری ہے اور یہ معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت آئین پاکستان کے تحفظ کی ضرورت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آج کے حالات دیکھ کر آدمی اندر سے کانپ اُٹھتا ہے۔ یہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی تصویر ہمارے سامنے لگی ہوئی ہے یقیناً اس تصویر کا کوئی مقصد ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تصویر یہاں پر اس لئے لگائی گئی ہے کہ سپیکر، وزراء اور تمام ممبران سے قائداعظمؒ کی رُوح مطالبہ کر رہی ہے کہ اے لوگو! پاکستان کو بنانے میں میرا ابھی خون پسینہ اور بیماری کے دن لگے ہوئے ہیں جب کوئی قانون بناؤ اور اُس قانون پر عمل کرو تو خیال رکھنا کہ میرا ابھی یہاں پر کوئی وقت گزرا ہوا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! حال ہی میں کیا ہوا کہ ہمارے سابق چیف جسٹس آف پاکستان ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان کے ساتھ اُن لوگوں سے چیک لینے گئے جن لوگوں نے قائد اعظم محمد علی جناحؒ کا جنازہ نہیں پڑھا تھا اور انہوں نے ایک لاکھ ڈالر کا جو چیک دیا اُس کے سرِ ورق پر "من جانب مسلم احمدیہ برادری" لکھا ہوا ہے۔ ان لوگوں نے قائد اعظم محمد علی جناحؒ کا جنازہ نہیں پڑھا اور وہ منکرینِ ختم نبوتؐ ہیں اگر وہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کون ہیں؟ یقیناً ہمارے سابق چیف جسٹس کا کام قانون کی رکھوالی اور تشریح کرنا تھا اُن کے سامنے وہ ظالم اپنے آپ کو مسلمان لکھ رہے ہیں اور ہم وہ چیک وصول کر رہے ہیں۔ آپ ہر پاکستانی سے امداد لیں لیکن امداد کی آڑ میں کسی غیر مسلم کو مسلمان تو نہ بنائیں۔

جناب سپیکر! میری اس بات کو آپ غیبت سمجھیں یا حقیقت سمجھیں کہ ہمارا جو لیڈر رہے جس نے ہر روز عوام کے سامنے آنا ہے اُس کا ایک مثالی کردار ہو۔ ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان ہماری بہن ہے آپ اُن کی ایک تصویر دیکھیں وہ ایک عربی کے ساتھ بغل گیر ہو رہی ہیں، اُس کے بعد ہمارے محترم جناب قمر زمان کائرہ کا جوان بیٹا فوت ہوا ہے ہمیں اُس کا بہت دُکھ اور غم ہے اور ہم اُن کے دُکھ میں برابر کے شریک ہیں میں اُن کے بچے کی مغفرت کے لئے دعا گو ہوں لیکن ہماری

وہ وزیر ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان جناب قمر الزمان کائرہ کے گھر جا کر اُن کے ساتھ بغل گیر ہوتی ہیں۔ حضور نبی کریمؐ سے زیادہ پاک باز اور اپنی ذات پر کنٹرول والی کوئی ذات نہیں ہے۔ خود نبی کریمؐ نے کافر عورتوں کو مسلمان بھی کیا، اُن کو تعلیمات بھی دیں لیکن کوئی شخص آپؐ کی پوری تاریخ میں دکھا نہیں سکتا کہ حضورؐ نے کسی عورت کے ساتھ مصافحہ بھی کیا ہو۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو ریاستِ مدینہ کا خواب ہمیں دکھا رہا ہے اُس بانی ریاست مدینہ نے ہمیں کبھی یہ سبق نہیں دیا۔

جناب سپیکر! بجٹ پر بحث ہو رہی ہے وزیر خزانہ شاید تشریف فرما ہوں یا چلے گئے ہوں میرا سوال یہ ہے کہ پچھلے پورے سال میں میرے حلقہ پی پی۔94 میں کتنے پیسے خرچ کئے گئے؟ انہوں نے بجٹ کیا دینا تھا ہمارا جامعہ عربیہ کے ہوٹل وغیرہ تجاوزات کی آڑ میں گراتے ہوئے جامعہ عربیہ کا ایک رہائشی کمرہ گرا دیا۔ وزیر قانون اور جناب سپیکر نے ہدایت کی کہ وہ کمرہ بنایا جائے اب وزیر قانون موجود ہیں آپ ان سے پوچھیں کہ چھ مہینے میں وہ کمرہ تعمیر کیا گیا؟ میرے ساتھ وہاں پر زیادتی ہوئی میں نے یہاں پر چھ مہینے پہلے تحریک استحقاق جمع کرائی لیکن اُس تحریک استحقاق کے لئے مجھے نہیں بلایا گیا۔ یہاں پر ایک ایم پی اے کو انصاف نہیں مل رہا تو یہ تحریک انصاف کس کو انصاف مہیا کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! Wind up کریں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں نے پچھلی حکومت سے گورنمنٹ گرلز سکول36 کے لئے بجٹ منظور کرا کے اُس کو ہائی سکول کروایا جس کے لئے بجٹ دیا گیا جس سے کمرے تعمیر ہو گئے لیکن ماشاء اللہ یہ انصاف والی حکومت آئی اب اُن کمروں کی کھڑکیوں، دروازوں اور پلستر کی ضرورت ہے لیکن اُس کے لئے کوئی بجٹ نہیں ہے۔ فیصل آباد روڈ پر بھٹو کالونی کے قریب بیسیوں بندے مر چکے ہیں، اپاہج ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے pedestrian over head bridge منظور کرائے، بنیاد بنا دی گئی، لوہے کا سامان مکمل ہو کر چنیوٹ پہنچ گیا اب اس کے نٹ بولٹ اور ویلڈنگ کے لئے کوئی پیسا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آپ نے بہت وقت لے لیا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! ADP میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو one way کرنے کی سکیم بجٹ میں رکھی گئی تھی۔ اب اس سکیم کو ختم کر کے اس کو PPP mode میں ڈال دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے اب ٹینڈر کب ہوں گے کیونکہ سیکرٹری صاحب نے اعلان کیا تھا مارچ میں ٹینڈر ہو جائیں گے لیکن ابھی تک وہ ٹینڈر نہیں ہوئے۔ ہم دعویٰ تو کرتے ہیں ریاست مدینہ بنانے کی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے بہت وقت لے لیا ہے۔ راجہ یاور کمال خان!

راجہ یاور کمال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا نہایت مشکور ہوں کہ انتہائی اہم بجٹ اجلاس میں آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنی حکومت کو اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اتنے نامساعد حالات میں کیونکہ معیشت کے بُرے حالات تھے اس کے باوجود زبردست بجٹ پیش کیا گیا۔

جناب سپیکر! ابھی معزز ممبر جناب محمد الیاس بڑے پرجوش انداز میں بول رہے تھے۔ انہوں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے بڑے غم کا اظہار کیا، ان کو قمر زمان کائرہ کے بیٹے کی وفات پر بڑا دُکھ تھا لیکن آج سے دو سال پہلے ان کے جو حالات تھے کہ معزز ممبر جناب محمد الیاس جس حکومت میں تھے اگر ان کے بس میں ہوتا تب یہ قمر زمان کائرہ پر ایف آئی آر کٹوا دیتے کہ تم نے اپنے بیٹے کو مار دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہاں معزز ممبر جناب محمد صفدر شاکر بیٹھے ہوئے تھے اب چلے گئے ہیں۔ شاید اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنے والوں کو حکومت کا بھیانک چہرہ ہی نظر آتا ہے لیکن میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ at least انہیں ہمارے وزیر خزانہ خوبصورت نظر آئے۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے توسط سے اس قوم اور ملک کو بہت بڑی مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ پچھلے ادوار سے پچھلی حکومتوں کی وجہ سے جو منی لانڈرنگ کی گئی اور کرپشن کی گئی اور پاکستان کا نام FATF کی grey list میں تھا جو صرف پچھلی حکومتوں کی کرپشن کی وجہ سے تھا۔

اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور ہمارے لیڈر وزیر اعظم جناب عمران خان کی dedication کی وجہ سے اور commitment کی وجہ سے تین دن پہلے پاکستان کا نام FATF کی grey list سے نکل گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کل قائد حزب اختلاف نے بجٹ پر تقریر میں اپنے دکھ اور درد کا بھی اظہار کیا۔ یہاں تمام ہاؤس نے تقریر سنی لیکن پنجاب کے عوام کے ساتھ ان کی commitment کا عالم یہ ہے کہ اس بجٹ کے حوالے سے ان کی حساسیت کا عالم یہ تھا کہ اس ہاؤس میں قائد حزب اختلاف نے لکھی ہوئی تقریر پڑھی۔ وہ الفاظ ان کے اپنے تھے اور نہ ہی ان کے جذبات تھے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ یہاں لکھی ہوئی تقریر پڑھنے کی روایت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! کل یہاں یہ بھی درس دیا گیا اور قائد حزب اختلاف نے کہا اور ہماری یادداشت تازہ کرنے کی کوشش کی تھی جس میں انہوں نے اسد عمر اور ہمارے لیڈر وزیر اعظم جناب عمران خان کا بھی ذکر کیا۔ میں بھی ان کے حافظے کو تھوڑا سا یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس ملک کا، اس صوبے اور غریب عوام کا انہیں بہت درد تھا۔ وہ واقعی اس وقت بڑے جذباتی ہو کر پاکستان کی عوام کو سامنے رکھ کر کہا کرتے تھے کہ یہ جو پیپلز پارٹی کی کرپٹ حکومت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا تو ہم ان کے پیٹ میں ہاتھ ڈال کر اور گردن پر ہاتھ ڈال کر کرپشن کا پیسا نکالیں گے لیکن پاکستان کی عوام نے دیکھا کہ آج جب کرپشن کے خلاف ہماری حکومت کی جو commitment کی وجہ سے ان کو نظر آ رہا ہے کہ ان کے تمام لیڈر کرپشن کی وجہ سے expose ہو چکے ہیں اور اللہ کی مہربانی سے انہیں جہاں پہنچنا تھا وہ پہنچ بھی رہے ہیں۔ یہ صرف اس ایک commitment کی وجہ سے ایک دوسرے سے بغلگیر بھی ہوتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سابق صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری مرحوم کے صاحبزادے محترم سردار اویس احمد خان لغاری قابل احترام ہیں انہوں نے اپنی opening statement میں کہا کہ یہ بجٹ وزیر خزانہ کا نہیں سلمان شاہ صاحب کا ہے۔ میرا اس پر آفرین کہنے کو دل کیا کہ کچھ سال پہلے یہی سردار اویس احمد خان لغاری کمیونیکیشن کے وزیر تھے اور یہی سلمان شاہ اس گورنمنٹ کے فنانس کے ایڈوائزر تھے اور یہ دونوں بیٹھ کر پریس کانفرنس میں ایک دوسرے کی

تعریف کیا کرتے تھے۔ آج سلمان شاہ صاحب ہماری معیشت کو ٹھیک کرنے میں ہمارے ساتھ ہیں تو وہ اچانک بُرے ہو گئے ہیں۔ یہ تو کمال ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح سردار اویس احمد خان لغاری نے اتنی جذباتی تقریر کی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے جنوبی پنجاب کے حوالے سے بڑی جذباتی بات کی اور سپیکر صاحب کو کہا گیا کہ یہ بجٹ روک دیا جائے جب تک جنوبی پنجاب کا صوبہ نہیں بنتا تو پھر عقل دنگ رہتی ہے، پریس کے لوگ بھی یہاں موجود ہیں سب جانتے ہیں کہ پاکستان میں سب سے مستند کرسی وہ تھی جس پر سردار اویس احمد خان لغاری کے والد محترم بطور صدر پاکستان تھے۔ اس کے بعد وہی لغاری صاحب دو تہائی اکثریت کی گورنمنٹ میں بھی تھے۔ وہ دو تہائی کی اکثریت کی حکومت اور اس ملک کے سابق صدر جنوبی پنجاب کی بات نہیں کر سکے تو آج ان کی کارکردگی پر عش عش کرنے کو دل کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بجٹ کے حوالے سے یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ نامساعد حالات میں اچھا بجٹ ہے لیکن اس میں مزید بہتری لائی جا سکتی تھی۔ اس میں سب سے بنیادی چیز یہ تھی کہ ہم ایک پروگرام شروع کرنے جا رہے تھے جس ٹاسک فورس کا میں بھی ممبر ہوں۔ وزیراعلیٰ کا وژن یہ تھا کہ جیسے ریسکیو 1122 کی سہولت اور افادیت سے اپوزیشن ممبران بھی انکار نہیں کر سکتے۔ ہمارے وزیر قانون نے بھی کل کہا تھا کہ جو عوامی منصوبہ ہوتا ہے وہ کسی بھی حکومت کا ہو تو کسی میں جرأت نہیں ہوتی کہ وہ اس منصوبے کو ختم کرے۔ اسی بنیاد پر ہم ائر ایمبولینس اور ٹراما سنٹرز کی سروس شروع کرنے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ اسی حکومت میں ہمارے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کے وژن کے مطابق عوام کے لئے شروع ہو گی۔

جناب سپیکر! میری وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ اس کا جو بجٹ cut کیا گیا ہے وہ نہ کیا جائے کیونکہ یہ عوام کی سہولت کے لئے بہت بہتر کام کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب مناظر حسین رانجھا!

جناب مناظر حسین رانجھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے حالیہ بجٹ پر مجھے بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ میں جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کے بارے میں

یہ کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے اپنی دانش اور بردباری سے یا ٹھنڈے دل سے اس ہاؤس کے معاملات کو بہتر طریقے سے چلانے کی کوشش کی ہے میں اس پر بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں توقع کرتا ہوں کہ آج کی اپوزیشن کل کی حزب اقتدار بھی ہو سکتی ہے اس لئے جیسا کہ ہمارے بھائی شاہ صاحب نے بھی فرمایا تھا کہ ہمیں ہاؤس میں ایسا نظم وضبط پیش کرنا چاہئے۔ جس سے ہر پارٹی کو مساوی حقوق ملیں تا کہ انہیں اپنے ملک، صوبے اور حلقے کے مسائل کو اُجاگر کرنے کے لئے اس ہاؤس میں بات کرنے کا موقع مل سکے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اپنی بات ایک شعر سے شروع کرتا ہوں کہ:

یہ دھوپ چھاؤں کا کھیل ہے یہاں خزاں بہاروں کی گھات میں ہے
نصیب صبح عروج ہو تو نظر میں شامِ زوال رکھنا

جناب سپیکر! مجھ سے پہلے کافی معزز خواتین و حضرات نے حالیہ بجٹ پر اپنی سوچ اور انداز کے مطابق تقاریر کی ہیں۔ جیسا کہ اس ملک میں ہمیشہ ہوتا رہا ہے کہ حزبِ اقتدار کے لوگ بجٹ کو ہمیشہ عوام دوست، غریب دوست اور ملک و قوم کے لئے اس کی حیثیت کو بنیادی قرار دیتے ہیں جبکہ اپوزیشن اس پر تنقید کرتی ہے اور اس کو عوام دشمن بجٹ قرار دیتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ خواہ کوئی بھی حکومت پیش کرے، کوئی بھی قانون سازی کرے، کوئی ترقیاتی کام یا رفاہی پروگرام کا آغاز کرے، اس کا بنیادی مقصد اپنے ملک اور صوبے کی عوام کے لئے بہتری ہونا چاہئے۔ جس بجٹ یاlegislation کو پنجاب کی عوام اچھا سمجھے تو میری نگاہ میں وہی بجٹ اچھا ہو گا یہاں پر ہم جتنی بھی تعریفیں کرلیں اس کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ عوامی بجٹ وہی ہو گا جس کو عوام تسلیم کرے گی۔ اس بجٹ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ایک نائی سے لے کر درزی تک، ایک غریب سے لے کر امیر تک شعبہ ہائے زندگی کے ہر فرد پر ٹیکس عائد کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہاں پر ہمارے تمام دوستوں نے مہنگائی پر بات کی ہے، چینی ایک عام استعمال کی چیز ہے وہ بھی پرچون ریٹ پر -/80روپے کلو فروخت ہو رہی ہے، اسی طرح ڈیزل، پٹرول اور باقی عام استعمال کی چیزوں کی قیمتیں زمین سے آسمان پر پہنچ گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سننا اور پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک غریب آدمی جو کہ متوسط طبقے سے تعلق رکھتا ہے یا کوئی درجہ چہارم کا تنخواہ دار ملازم کس طرح اپنی زندگی کا بجٹ پورا کر سکے گا۔ مجھے وہ وقت یاد ہے آج کے ہمارے منسٹر پبلک ہیلتھ کل اس سیٹ پر بیٹھتے تھے اور ہم اڑھائی اڑھائی گھنٹے تک ان کی تقاریر سنتے تھے کوئی ایسا پہلو زندگی کا نہیں تھا جس کے بارے میں انہوں نے حکومت پر تنقید نہیں کی اور ہم نے اس وقت صبر وشکر سے ان کی باتیں سنی ہیں اور ان کو عزت واحترام دیا ہے لیکن آج ہمارے قائد حزب اختلاف کی باتیں ہمارے دوستوں کو پسند نہیں آتیں تو کم از کم اس پر تبصرہ تو نہ کریں ہم نے بھی صبر اور برداشت کا مظاہرہ کیا تھا۔ تاریخ اور ریکارڈ گواہ ہے کہ ہم نے اڑھائی اڑھائی گھنٹے تک میاں صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں ان کی تقاریر سنتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت کے دو نعرے تھے جن کی بنیاد پر انہوں نے الیکشن جیتا ہے۔ میں تنازع والی بات نہیں کروں گا کہ انہوں نے کس طرح سے الیکشن جیتا ہے میں بات نہیں کروں گا۔ پہلا نعرہ ان کا یہ تھا کہ یہ دو پاکستان نہیں بلکہ ایک پاکستان ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا نعرہ کہ ہم جب اقتدار میں آئیں گے تو ہم تبدیلی لے کر آئیں گے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اس وقت آپ حزبِ اقتدار اوراپوزیشن کے ممبران پر مشتمل ایک کمیشن بنا کر دیکھ لیں اور وہ کمیشن پنجاب کے چپے چپے میں جا کر check کرلے تو ان کو پتا چل جائے گا کہ غریب عوام اس حکومت کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کرے کیونکہ یہ حکومت تبدیلی کا نعرہ لگا کر آئی تھی لہٰذا یہ اس ملک میں تبدیلی لائے اور ملک سے بھوک، ننگ، افلاس اور جو قرض ہے اس کو ختم کرے لیکن ان کی اڑان کسی اور طرف جارہی ہے۔ آج پنجاب کے باسیوں سے جا کر پوچھیں کہ وہ اس حکومت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ہمارے منہ سے کوئی لفظ نکلے گا تو یقیناً اس کا جواب یہ ہوگا کہ یہ مخالف پارٹی کے لوگ ہیں تو یہ جو باتیں کررہے ہیں وہ انصاف اور ایمانداری کے تقاضوں سے ہٹ کر کررہے ہیں۔ سابقہ حکومتوں کے بارے میں اس بات پر بہت زور دیا جارہا ہے کہ ان کے لیڈروں اور دوسرے لوگوں نے بھی بہت کرپشن کی ہے تو میں آپ سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے کئی ایسے سرکاری محکمے ہیں جن میں 30 سے 40 فیصد تک کمیشن لی جاتی ہے جس کی وجہ سے کرپشن عام ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں گا کہ خاص طور پر مواصلات و تعمیرات کا محکمہ جس کے لئے اربوں کھربوں روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے ہم قرضے لے کر ترقیاتی کام کرواتے ہیں لیکن ان ترقیاتی کاموں میں 30 سے 40 فیصد رقم بیوروکریسی کی جیبوں اور گھروں میں چلی جاتی ہے تو میں خدا اور اس کے رسولؐ کا واسطہ دے کر کہوں گا کہ اگر آپ کو پنجاب سے ہمدردی ہے تو کرپشن کا خاتمہ کریں اور ان ڈاکوؤں کا خاتمہ کریں لہٰذا پورا بجٹ پاکستان اور پنجاب کے لوگوں پر استعمال ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا وہ لوگ ہمیں بھی بے ایمان بنانے کی کوشش کرتے ہیں کہ فلاں بندے نے یہ کیا لہٰذا ہمارے ساتھ مل کر آپ بھی یہ کام کرلیں اور اس گندے پانی میں نہالیں تو آپ کی بھی قسمت سنور جائے گی۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہوگی کہ حکومت کو چاہئے کہ پبلک ہیلتھ کے محکمے کے بارے میں، میں پہلے بھی عرض کر رہا تھا کہ یہ محکمہ میاں صاحب کے پاس ہے ہم نے میاں صاحب کی تقاریر اور باتیں سنیں میں ان کی عزت و احترام کرتا ہوں میں آپ کی وساطت سے میاں صاحب سے استدعا کروں گا کہ خدارا محکمہ پبلک ہیلتھ کو درست کر دیں اگر آپ اس محکمے کو درست کر دیں گے تو میں آپ کو salute پیش کروں گا کیونکہ یہ کام اور کرپشن کے حوالے سے گندہ ترین محکمہ ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر تبدیلی کی بات کی گئی اور میاں صاحب یہ فرماتے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! براہ مہربانی آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! بس ایک منٹ اور بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال بڑی خوبصورت تقاریر کرتے تھے اور وہ یہ فرماتے تھے ہمیں حلقے میں فنڈز نہیں مل رہے بلکہ ہم سے جو ہارے ہوئے لوگ ہیں ان کو فنڈز مل رہے ہیں اور ہمارے حلقے میں ان ہارے ہوئے لوگوں کی تختیاں لگی ہوئی ہیں تو

میاں صاحب آپ بھی وہی کر رہے ہیں جو کہ ہم نے کیا تھا، ہم نے جو غلطی کی تھی آپ اس غلطی کو دُہرا رہے ہیں اس لئے براہ کرم تبدیلی اور نئے پاکستان کا نام نہ لیں کیونکہ آپ بھی وہی کر رہے ہیں جو ہم نے کیا تھا۔ جب آپ تبدیلی لائیں گے اور نیا پاکستان بنائیں گے، مساوات رکھیں گے، قانون کی پاسداری کریں گے، غریب کی عظمت کو سلام کریں گے، غریب کے چولہے میں آگ جلائیں گے تو خدا کی قسم اس وقت ہم آپ کو salute پیش کریں گے۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ پر آپ نے اربوں روپے خرچ کر دیئے ہیں لیکن آج بھی اگر تھانوں میں جا کر دیکھیں تو غریب لوگوں کی ایف آئی آر درج نہیں کی جاتی کیونکہ وہاں پر سیاست involve ہو چکی ہے اور اپنی مرضی سے تھانیدار تبدیل کئے جا رہے ہیں۔ ہم تھانوں میں جا کر انصاف نہیں مانگ سکتے اور ڈکیتیوں کی ایف آئی آر نہیں کاٹی جاتی بلکہ ڈکیتی کو چوری کی واردات میں تبدیل کر کے ایف آئی آر کاٹی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانجھا! جی، بہت مہربانی اب آپ speech wind up کر دیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! تو میری آپ سے استدعا ہے کہ ہم آپ کی تبدیلی کو مانتے ہیں اور آپ کے ایک پاکستان کو بھی مانتے ہیں لیکن خدارا کچھ کر کے دکھائیں پھر ہم بھی اور ہماری عوام بھی آپ کی باتوں کو قبول کرے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: رانجھا! بہت شکریہ آپ نے تقریباً 12 منٹ تقریر کی ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب محترمہ سبین گل اپنی speech کریں۔

محترمہ سبین گل خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی تمام ٹیم کو مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے عوام دوست بجٹ پیش کیا جو کہ عوام دوست بجٹ ہونے کے ساتھ ساتھ well balanced budget بھی تھا کیونکہ ہر چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بجٹ بنایا گیا تھا۔ اس بجٹ کی خوبصورتی یہ ہے کہ یہ بجٹ ہمارے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی اُس سوچ کا عکاس ہے کہ پنجاب کا بجٹ محض

اعداد و شمار کا مجموعہ نہیں بلکہ پنجاب کی عوام کے روشن مستقبل کا ضامن ہے۔ اس بجٹ کو پڑھنے کے بعد اس بات کی انتہائی خوشی ہوئی کہ اس بجٹ کی بنیاد اُن تین ترجیحات پر رکھی گئی ہے جو تحریکِ انصاف کی حکومت کے منشور کا محور ہیں۔ پہلی سوشل پروٹیکشن، دوسری ہیومن ڈویلپمنٹ اور تیسری regional equalization ہے۔

جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق جنوبی پنجاب ملتان سے ہے اور مجھے جنوبی پنجاب کی بیٹی ہونے پر بے حد فخر ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت سے پہلے جنوبی پنجاب کے ساتھ کیا حشر کیا گیا، جنوبی پنجاب کے لوگوں کے ساتھ کیا کیا زیادتیاں کی گئیں اس کی فہرست بہت طویل ہے۔ ابھی سردار اویس خان لغاری جنوبی پنجاب کا رونا رو رہے تھے جن کو سُن کر ہنسی آ رہی تھی کہ اتنا عرصہ اقتدار میں رہ کر جنوبی پنجاب کے لوگوں کا درد اُن کو یاد نہیں آیا لیکن آج اُمڈ اُمڈ کے باہر آ رہا تھا۔

جناب سپیکر! ایک بار پھر پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت نے ثابت کر دیا کہ وہ جو وعدہ کرتی ہے اسے نبھاتی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے جنوبی پنجاب کے لئے ٹوٹل بجٹ کا 35 فیصد مختص کر دیا اور ساتھ ہی جنوبی پنجاب کے بجٹ کی حد بندی کر دی کہ جنوبی پنجاب کا بجٹ جنوبی پنجاب کے لوگوں پر ہی خرچ ہو گا اور واپس نہیں جائے گا جیسا کہ پچھلی حکومتوں میں ہوتا رہا ہے کہ جنوبی پنجاب کے نام پر بجٹ مختص ہوتا تھا جو واپس لا کر میٹرو بس، اورنج ٹرین یا کہیں اور لگا دیا جاتا تھا۔

جناب سپیکر! میں کیوں نہ اس حکومت کے گُن گاؤں جس نے مجھے پہلی بار یہ احساس دلایا کہ میں اور میرے جنوبی پنجاب کے لوگ تیسری دنیا کے لوگ نہیں ہیں۔ اِن کا بھی وسائل پر اتنا ہی حق ہے جتنا باقی پنجاب کے لوگوں کا ہے اور ہم محکوم قوم نہیں ہیں۔ جنوبی پنجاب کے عوام کی طرف سے وزیر اعظم جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے جو بھی وعدے جنوبی پنجاب کے حوالے سے کئے وہ پورے کئے اور آئندہ بھی وہ خلوص نیت کے ساتھ یہ وعدے نبھاتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! آخر میں میری ایک چھوٹی سیrequest ہے کہDistrict Vigilance Committees کو activate کیا جائے اور اس بجٹ میں اس کیactivation کے لئے فنڈزallocateکئے جائیں کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ یقین ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم جناب عمران خان کی اعلیٰ قیادت میں پاکستان دن دُگنی رات چگنی ترقی کرے گااور کر رہا ہے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک خالد محمود بابر!

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں جناب کنوں اپنی سرائیکی زبان اچ اجازت چاہساں کہ میکوں خصوصی اجازت ڈتی ونجے کہ میں اَج بجٹ دی تقریر سرائیکی زبان اِچ کراں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بولیں۔

ملک خالد محمود بابر:

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

امابعد فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

سب توں پہلے تاں میں شکر گزار آں جناب ڈپٹی سپیکر دا کہ جناب نے میکوں سپیشل اجازت ڈتی تے میکوں تقریر کرن دا موقع فراہم کیتا۔ ایں توں بعد میں اپنے سوہنے تے من موہنے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت جیہڑا ساڈی دھرتی دا پتر اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک خالد محمود بابر! اساں کوں وی سوہنا آکھ ڈیوو تاں اساں وی خوش تھی ویسوں۔ انہاں کوں تساں سوہنا آکھیندے پیو۔ تھوڑی جیہی ساڈی وی تعریف کر ڈیوو۔ (قہقہہ)

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! تساں تاں سر تاج او اساڈے علاقے دے سائیں۔ اساں تہاڈے شکر گزار آں اساڈے علاقے دے تساں سر تاج او تے مخدوم ہاشم جواں بخت ساڈے سوہنے تے من موہنے وزیر خزانہ ہِن۔ میں انہاں کوں مبارکباد پیش کریندا اں وزیر بنن تے نال مبارکباد پیش کریندا اں ایں بجٹ جیہڑا کہ پنجاب دا پیش کیتے نے تے اے حکومتی ممبران سمجھ نئیں سگدے پے ساڈی گالھ۔ ساڈا مطالبہ کیا ہے؟ انہاں کوں سمجھ نئیں آندی پئی شاید میڈے وزیر کوں

سمجھ لگ ونجے کہ تہاڈا نعرہ ہائی کہ اساں ای پاکستان کوں نواں پاکستان بنڑیسوں۔ تہاڈا نعرہ ہائی کہ پاکستان تے پنجاب دے صوبے کوں مدینہ دی ریاست بنڑیسوں تے چلا کے ڈیکھسوں۔ ساڈا اے جھگڑا تہاڈی سمجھ اچ نئیں آندا پیا۔ تساڈا ہر بندہ اُٹھی کے اکھیندے کہ جنوبی پنجاب صوبہ سردار اویس احمد خان لغاری نے نہ بنڑایا، مزاری نے نہ بنڑایا، جناب گرمانی نے نہ بنڑایا۔ سائیں ساڈا جھیڑا تاں ایہو اے۔ اوہناں جو نہ بنڑایا تاں تساں سوڈیہاڑے دا وعدہ کیتا ساڈے نال تے ساڈے علاقے دے لوکیں کولوں ووٹ گھن تے حکومت بنڑاون دے اِچ کامیاب تھیو۔ ساڈا تاں مطالبہ ایہو اے جو تہاڈا سوڈیہاڑا کیڈے گیا؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ساڈا ایں گالھ نال اختلاف نئیں کہ دریشک نے نئیں بنڑایا، وارن نے نئیں بنڑایا، عباسی نے نہیں بنڑایا ساڈا جھگڑا ایں گالھ نال اے اساں ساریں کوں چھوڑ تے تہاکوں ووٹ پاتے۔ میڈا مخدوم خسرو بختیار نے اتھاں آ تے ساکوں آکھیا کہ میڈی جناب عمران خان جہیڑا ساڈے وسیب دا باشندہ اے میڈے نال او وعدہ کیتی بیٹھے جو میں تہاڈا سرائیکی صوبہ بنڑیساں۔

جناب سپیکر! میں سوڈیہاڑے دے اندر بنڑاتے ڈیکھیساں۔ اساڈا جھیڑا جنوبی پنجاب دا ہے جو تساں ولا چاتے، اساکوں شہباز شریف دے کھاتے پاڈیندوں۔

جناب سپیکر! 21سال توں انہاں تاں کجھ نہ کیتا تاں تساں کنٹینر توں لہہ تے ساڈے واسطے کجھ کرو۔ ہالی تاں تساں کنٹینر تے کھڑو۔ ساڈا جھگڑا تاں ایں گالھ نال اے کہ آہدن جناب عثمان احمد خان بُزدار چھوٹے قبیلے دا سردار اے۔

جناب سپیکر! میں اکھیندا جیڑھا ایں ایوان اچ آئے او جیڑھی، قوم جیڑھی نسل نال، جیڑھے علاقے نال تعلق رکھیندے او بہوں وڈا سردار اے۔ کیوں جو عوام دے برابر دے نمائندے ہِن، عوام نے اونکوں برابری دی بنیاد تے چُن تے ایں ایوان اِچ بھیجے۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی کوں چھوٹے قبیلے دا آکھیا ویندے؟ او ساڈے واسطے مقدم اے۔

جناب سپیکر! میں اکھینداں ساڈے نال پنجاب دی بیوروکریسی تے ایجنسیاں نے مذاق کیتے۔ جنوبی پنجاب صوبہ ڈیونڑ دے بجائے میڈا سرتاج ڈپٹی سپیکر صاحب! ساکوں جناب عثمان احمد خان بُزدار ڈے ڈتے نے۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار ساکوں وزیر اعلیٰ ڈے ڈتے نے تاں کوئی اختیارات تاں ڈیون۔ وزیر اعلیٰ ساڈا ہووے کم تہاڈے تھیون۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار دے گھر انہاں دے والد صاحب دی تعزیت واسطے گیاں تاں اُتھوں دی پُل ترٹی پئی ہئی۔ آکھے جنوبی پنجاب واسطے بے تحاشا فنڈز رکھ ڈتے سے۔ اے پچھلی حکومت تے میاں محمد شہباز شریف لُٹ تے لاہور واسطے کھا گئے اساں ڈیندے پئے ہِن۔ میکوں تاں اُتھاں کوئی شے نئیں نظری۔ ایں گالھ کوں چھوڑو۔ سائیں میں اپنے حلقے دی مثال ڈیواں۔ اے اکھیندن اساں نواں پاکستان بنڑیندے پئے ہیں، تعلیم تے بڑے پیسے رکھیندے پئے ہِن تے اساں پاکستان کوں اگوں گھن تے ویسوں۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے دی مثال ڈیواں جیں دے جناب گواہ ہِن، اے ایوان گواہ اے، ساڈا وزیر جناب محمد بشارت جیڑھا قانون دا وزیر اے ساڈا پرانا colleague تے بڑا پرانا پارلیمنٹیرین اے اووی گواہ اے تے ایوان دے تمام لوگ گواہ ہِن کہ میڈے حلقے اِچ ہتھیجی قصبے دے اندر ہِک ہائی سکول میاں محمد شہباز شریف نے ساکوں عنایت کیتا۔ گرلز ہائی سکول جیڑھا ہِک سال چلدا رہ گیا اے نویں پاکستان دی حکومت نے آتے اونکوں مڈل کر ڈتے، کمال اے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! ول اساکوں اکھیندن آؤ! اے ھے نواں پاکستان۔ میڈے حلقے اِچ آؤ۔ میاں محمد شہباز شریف نے کتنا روڈاں ڈیتئن تے جناب دے نویں پاکستان دے بجٹ دے اندر میڈے حلقے واسطے فنڈز نہیں رکھے گئے۔ اوں علاقے تے عوام دا کیا قصور اے؟ کیا جیڑھا ٹیکس تساں لیندے پیو، میڈے حلقے دی عوام تہاکوں ٹیکس کیناں ڈیسی۔ ہِک سڑک دا فنڈ تساں نووے رکھیندے ڈوجھا اُتھوں اُٹھی کے اساکوں بڑے جوش نال طعنے ڈیندن۔ سردار اویس احمد خان لغاری! او بابا ایں اساں جوش ہوش نال رہسوں لیکن اگلے پنج سال بعد اساں تہاکوں جنوبی پنجاب اِچ وڑنڑ ناں ڈیسوں اگر تساں اساکوں صوبہ نہ ڈتا تاں۔ اساکوں لالی پاپ ڈے ڈے تے تساں ہِک سال گزار ڈتے۔ ول اساڈے وچوں کوئی اُٹھی تے کوئی گالھ کریندے تاں اساکوں ول پچھلی حکومت دے پلّے پا ڈیندوں۔

جناب سپیکر! میڈی گزارش اے کہ میکوں ایں گالھ تے وڈا ارمان لگدے جو نوویں پاکستان دی حکومت ہووے تے اکھیندن پچھلی حکومت نے کجھ نہ کیتا پنجاب واسطے۔ ساڈے غریباں کولوں ونج کے پُچھ میاں۔ اتھاں بنی گالا اِچ بہہ کے نہ گالھ کر، اُتھاں ونج تے پُچھ اتا کیویں

ملدا اپئے، بُچھ دال کیویں ملدی پئی اے، اُتھوں دے کسان کنوں پُچھ ڈیزل دے ریٹ کیا تھی گن، اُتھوں دے کسان کنوں پُچھو بج کیویں ملدا پئے، کھاد کیویں لبھدی اے تے کسان کنوں پُچھو تیڈے رستے دی سڑک ھے؟ ول اساکوں اکھیندے ہن نہ بولو۔ پہلی گالھ تاں اے جو اُچ دا شہزادہ ہووے تاں ریچھ کتے لڑاوے تاں ارمان لگدا اے۔ شہزادے ہوون تے اساکوں فنڈ نہ ڈیون تے اساکوں بڑا ارمان لگدا اے۔ ساکوں جڈوں ارمان لگسے تاں اساں رووناتاں ہے۔ پر روون وی نئیں ڈیندے تساں جنوبی پنجاب والیاں کوں۔ او بابا! جنوبی پنجاب دے لوک نیں جیہڑے ہر اک نے کھسی اے شئے۔ بہاولپور دے لوکیں کنوں ہر اک بندے نیں کھسی اے شئے۔ کوئی اتھاں آکے اساکوں ڈیندے وی کوئی نئیں ول اساں روون لگوں تے ول ساکوں طعنے ڈیندے نہ اینہاں کوں بولن داڈا آنداا ے۔

بابا! اے گرم تھی ویندے ہن تے جوش وچ آویندے ہن۔ اتنی خوشامد نہ کراو میڈا ابھرا کڈا ہیں جیویں ساڈے نال تھیندا اپئے ہن ایویں تہاڈے نال وی تھیون لگ پووے تے ول میکوں وڈا ارمان لگ سی۔ خوشامد دی انتہا اساں نئیں کریندے پئے بلکہ خوشامد دی انتہا تساں کریندے پئے او کہ تہاڈی ہن حکومت اے۔ تساں چھڑے پھڑے ایویں اتنے سال وچ پتہ ہی نئیں لگا کہ اساں حکومت دے وزیر بن گئے آں۔ او تہاڈے وزیر اُٹھی تے جناب پرویز الٰہی دی تعریف شروع کر ڈیندے ہن۔ بھئی تساں کیا کرنا ہے بھئی! جناب پرویز الٰہی تے کر گیا جیڑھا کجھ کر گیا۔ تساں کجھ کرتے ڈکھاؤ تاں پتا چلے۔ تساں اساکوں تحفہ چوہان جیہاڈ تا اے۔ ڈیکھو اینہاں دی سوچ ڈیکھو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک خالد محمود بابر! wind up کریں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! بابا! ڈیکھو سوچ ڈیکھو اینہاں دی۔ میں گزارش کریندا اں۔ جناب آخری التجاء اے! جناب ساڈے علاقے دے مان او تے جناب اے پتا لگ ویسی کہ (ن) لیگ والے ساڈے نال مخلص ہن یا پی ٹی آئی والے مخلص ہن۔ تساں جنوبی پنجاب صوبہ والا بل گھن آؤ اساں حلالی خون آں تاں اساں اپنے صوبے کو ووٹ ڈیسوں۔ اگر تساں حلالی خون ہیووے تاں بل ضرور گھن آوٗ۔ میں سپیکر صاحب تساڈا شکریہ ادا کریندا اں۔ وزیر موصوف جیڑھا ساڈے علاقے دا مان

اے۔ اونکوں گزارش کریساں کہ ساڈے ول وی ایویں توجہ کر۔ ایویں یکا ڈیکھ نہ اپنے حلقے کوں کیونکہ ساڈے حلقے دے لوک وی تیڈے پنجاب دے رہن والے ہن۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب شہباز احمد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو اس دلکش اور دلپسند بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لیکن میں ان کا جو عملہ بیٹھا ہوا ہے ان سے گزارش کروں گا کہ ذرا اپنی کاپی اور پنسل ہاتھ میں پکڑ کر ہمارے مطالبات کو نوٹ کرلیں کیونکہ ہر فصل کے لئے موزوں ہمارا حلقہ تحصیل احمد پور سیال جہاں فصلیں تیار ہو جاتی ہیں تو ہم دریائی دہشتگردی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تین دریاؤں کے سنگم میں تحصیل احمد پور سیال جہاں پر دریائے چناب، دریائے جہلم اور دریائے راوی اکٹھے ہوتے ہیں وہاں پر کوئی بند کا انتظام نہیں ہے۔ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ دریائی بند کا ہے تو میری گزارش ہے کہ ہمارے لئے خزانے سے فنڈز رکھے جائیں جس سے دریاؤں کا کٹاؤ ختم ہو سکے۔

جناب سپیکر! ہماری تحصیل میں جو گرلز ڈگری کالج بنایا ہے وہاں پر ایک سال سے بچیاں پڑھ رہی ہیں لیکن وہاں پر کوئی پروفیسر تعینات نہیں ہوئیں تو میری گزارش ہے کہ وہاں پر وزیر ہائر ایجوکیشن پروفیسر بھرتی کریں۔

جناب سپیکر! دوسری میری گزارش یہ ہے کہ ہماری تحصیل 70 کلومیٹر لمبی ہے لیکن وہاں پر ریسکیو1122 کی کوئی ایک بھی گاڑی نہیں دی گئی حالانکہ بلڈنگ بنی ہوئی ہے تو میری گزارش ہے کہ ہمارے لئے فنڈز دیئے جائیں اور ریسکیو1122 کی گاڑیاں دی جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں گائنی وارڈ نہیں ہے اور ٹراما سنٹر نہیں ہے تو وہاں پر یہ سہولیات بھی ہمیں دی جائیں۔ میری تحصیل میں ٹیکنیکل کالج اور کامرس کالج نہ ہے۔ تحصیل تو بن گئی لیکن وہاں پر کوئی بلڈنگز ہیں، اے سی کا دفتر ہے، ڈی ایس پی کا دفتر ہے اور نہ ہی ان کی رہائشیں ہیں تو میری گزارش ہے کہ اس طرف بھی توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر! سب سے بڑا مسئلہ انڈس ہائی وے کا ہے کہ شور کوٹ تحصیل احمد پور سیال سے گزرتی ہوئی موٹروے لیّہ تک انڈس ہائی وے میں ہمیں بھی شامل کیا جائے اور main سڑک ادھر دی جائے۔ سردار اویس احمد خان لغاری نے کہا کہ انہوں نے جنوبی پنجاب کے لئے کچھ نہیں کیا۔ میں سردار اویس احمد خان لغاری سے یہ کہوں گا کہ ان کے والد صاحب نے جو ائرپورٹ بنایا تھا اس کو جو عزت بخشی ہے وہ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے بخشی ہے کیونکہ وہی وہاں پر جاتے ہیں نہیں تو وہاں پر کوئی ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود نہیں ہے۔ انہوں نے جنوبی پنجاب کے لئے جو کیا ہے وہ تمام پیسے ضائع کئے ہیں۔ یہ خود صدر پاکستان رہے ہیں تو اس وقت یہ سب بنا لیتے جو اب انہوں نے رٹ لگائی ہوئی ہے لیکن میں وزیراعلیٰ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جنوبی پنجاب کے لئے جو فنڈز رکھے ہیں وہ کافی ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران
حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹ جھوٹ" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ خاموش رہیں۔ No cross talk

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ان خواتین کے منہ پر ٹیپ لگائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہباز احمد! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! کچی آبادی میں پانچ مرلہ سکیم اور سات مرلہ سکیم کے تحت لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! میری وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ تحصیل احمد پور سیال جو کہ مظفر گڑھ اور لیّہ کے ساتھ لگتی ہے لہٰذا اسے جنوبی پنجاب میں ہی شامل کر لیں تاکہ ہمیں اس کا کچھ نہ کچھ بجٹ مل جائے۔ بہت شکریہ، مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد شہباز احمد! دو تین ہماری بھی demands حکومت کو دے دیتے تو اس کا وہ جواب بھی دے دیتے۔ (قہقہہ)

جی، سید مخدوم عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان میں تنقید برائے تنقید کے لئے آپ سے مائیک نہیں مانگ رہا بلکہ جو موجودہ معاشی حالات ہمارے ملک پاکستان اور ہمارے صوبہ پنجاب میں بن چکے ہیں، وہ تشویشناک ہیں۔ اس پوائنٹ پر میں عرض کروں کہ کل میں نے معزز وزیر قانون کی بات سنی۔

جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا کہ "گیس، بجلی اور تیل کی بات یہاں پر نہ کی جائے کیونکہ وہ وفاقی ادارے ہیں۔"

جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے گزارش کرتا ہوں کہ کیا وہ سب چیزیں جو وفاق کی طرف سے مہنگائی کا شکار ہیں، کیا وہ تمام اشیاء جو غریب کی پہنچ سے نکلتی جا رہی ہیں کیا وہ ہمارے صوبہ پنجاب میں اثر انداز نہیں ہو رہیں؟

جناب سپیکر! پچھلے 10 ماہ میں اگر آپ حالات دیکھیں تو جب جب ہمارے وزیر اعظم نے تقریر کرنے کی کوشش کی ہے تو اس کی وجہ سے یا تو ڈالر روپے کی قدر میں اوپر چڑھا ہے یا ہماری سٹاک مارکیٹ نیچے آئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں تاریخ ساز بات کر رہا ہوں اور kindly اسے نوٹ فرمائیں۔ پچھلے 10 ماہ میں ہمارا روپیہ ڈالر کی قدر میں 35 فیصد نیچے آیا ہے۔ -/121 روپے سے -/157 روپے کی بلند سطح پر ڈالر آ گیا ہے۔ اس ڈالر depreciation کی وجہ سے کیا آپ کو اور ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ جو ہمارا foreign debt ہے اس debt servicing cost میں 2000۔ارب روپے کا اضافہ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! جو سنٹرل بنک کی ایک ناکارہ پالیسی interest rates کو اس پوائنٹ پر بڑھانے کے لئے آئی ہے اس کی وجہ سے ہمارا foreign debt 500۔ارب روپے بڑھ چکا ہے۔ میں ایک اور بات آپ سے کرنا چاہوں گا کہ international market میں oil اس time پر 7 فیصد decrease ہو کر 67 ڈالرز فی بیرل پر trade ہو رہا ہے۔ جب پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ 2008 میں oil کا ریٹ 147 ڈالر فی بیرل تھا اُس کے باوجود retail rate وہ -/80 روپے تھا۔ اس ٹائم پر جو ہمارا oil کا ریٹ فی بیرل ہے وہ 67 ڈالر ہے مگر ہماری retail price of diesel 131 rupees ہے اس بات کی وضاحت کیا کبھی وزیر خزانہ نے کرنے کی کوشش کی

ہے ؟اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم گیس ٹیرف کی بات کریں تو یہ کہتے ہیں مت کریں یہ وفاق کی بات ہے، کیا پورے پاکستان میں گیس کا ریٹeffectنہیں کرتا جو75 percent to 80 percent بڑھ گئے ہیں۔انکم ٹیکس ریٹ کی بات کی جائے تو پہلےmaximum threshold of the income tax 25 percentپر تھا موجودہ بجٹ کے بعد انکم ٹیکس کو10فیصد سے بڑھا کر35 فیصد کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!سب سے بڑی تشویش کی بات یہ ہے کہtax bracketجو کہ پہلے6لاکھ روپے تک سیلری والے لوگوں پرapplyنہیں کرتا تھاany one making more than 1.2 million rupees a yearوہtax bracketمیں آتا تھا۔اس موجودہ حکومت نے tax bracketکا جوslabہےtaxable bracketہےوہ salaried 50ہزار روپے اور non-salaried 33ہزارروپے کر دی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ایگریکلچر ٹیکس اور نہری آبیانہ بھی اس بجٹ میںdoubleکر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میں ایگریکلچرreformsکے اوپر ایک بات کرناچاہوں گا کہ ایک تاثر دیا جاتاہے کہ جو سندھ حکومت ہے وہ ایکfailed systemہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کو یہ بات بتاناچاہتاہوں کہ سندھ حکومت نے2019-20کا جو بجٹ پیش کیاہےthat was a 1.21 trillion zero deficit budgetسندھ کے اس سال کے مالیاتی بجٹ میں کوئیdeficitنہیں تھااور اگر آپ اُن کا ایگریکلچر ٹیکس کا نظام دیکھیں تو اگر آپwithin 1.2 millionکےthresholdمیں آپ کی انکم ہے توyou are not taxed اگر آپ کیincome threshold 1.2 to 2.4 millionہےتو5 percent tax apply ہورہا۔اگر آپ کی انکم2.4 to 4.8 millionہے تو10فیصد ہو رہا ہےاورanything above 4.8 millionہے تو15فیصد ٹیکسapplyہو رہا ہے۔کیا ہم یہی ایگریکلچر ٹیکس reformsپنجاب میں نہیں لاسکتے؟

جناب سپیکر!موجودہ حالات میں جب تک ہم پاکستان میں ایگریکلچر،services، industryاورmanufacturingکوreviveنہیں کریں گے ہم اس معاشی بحران سے نہیں نکل سکتے۔ہم قطعی طور پر حکومتیں گرانے کے قائل نہیں ہیں۔ہم کسی قسم کی حکومتی سازش کے

بھی قائل نہیں ہیں۔اس بات کا ثبوت جب South Punjab Bill پی ٹی آئی کی طرف سے نیشنل اسمبلی میں پیش کیا گیا۔کیا پاکستان پیپلزپارٹی نے اُس بل کو سپورٹ نہیں کیا ؟آپ positive reforms لے کر آئیں پاکستان پیپلز پارٹی آپ کی حکومت کے ساتھ کھڑی ہو گی مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس قسم کے معاشی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No comments, this is very wrong۔سید عثمان محمود! carry on

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! Austerity کی بات کی جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ wind up کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! Austerity کی بات کی جائے تو وزیر اعظم ہاؤس کے expenses میں 18.8 فیصد اس بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے۔Presidency میں 4.2 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ ساؤتھ پنجاب کے لئے جو 35 فیصد بجٹ رکھا گیا ہے وہ واقعی ایک خوش آئند بات ہے۔

جناب سپیکر! میں لاہور کے لئے centric budgets بجٹ جو پچھلے سات سال پاس ہوتے رہے اُن کا قائل نہیں ہوں۔ پچھلے سات سال کی ADP 2048 billion جس میں سے 1048 بلین لاہور پر خرچ ہوا۔یہ اس بات کا ثبوت آپ پچھلی حکومت کے کسی بھی وزراء سے لے لیں بلکہ 1048 بلین لاہور پر خرچ کیا گیا باقی 1000 billion over the seven years ساؤتھ پنجاب اور باقی پنجاب کے 35 اضلاع پر خرچ کیا گیا۔

جناب سپیکر! ہم ہیلتھ منسٹر صاحبہ اور وزیر خزانہ کا کہ یہ جو ان کا initiative ہے اُس کو welcome کرتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں شیخ زید-II ہم نے on the floor of the House یہ بات کی تھی کہ رحیم یار خان 50 لاکھ کی آبادی کا ڈسٹرکٹ ہونے کے باوجود ڈی ایچ کیو کی facility سے محروم ہے اور میں اس حکومت کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہماری اس التجاء کو سنتے ہوئے implementation کی اور ہمیں ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخ زید-II کی شکل میں دیا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ ایجوکیشن میں ہمیں خواجہ فرید یونیورسٹی فیز-II کے اقدام کو بھی ہم welcome کرتے ہیں مگر میں اپنی بات کے اختتام پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ ایجوکیشن، ہیلتھ، انفراسٹرکچر، صاف پینے کا پانی، sanitation یہ چیزیں across the board ہونی چاہئیں۔ اگر پچھلے پانچ سال یا دس سال میں پی ایم ایل (ن) کی حکومت یہ کرنے میں ناکام رہی ہے، اگر انہوں نے اپوزیشن کو اُن کی basic facility سے محروم رکھا ہے تو you should set a new trend یہ چند ڈیپارٹمنٹس ہیں ایجوکیشن، ہیلتھ کیئر، sanitation اور صاف پینے کا پانی جن کو سیاست سے بالا تر ہونا چاہئے۔ اس بجٹ میں مجھے مایوسی ہوئی یہ دیکھتے ہوئے کہ تحصیل صادق آباد جو کہ 15 لاکھ آبادی کی تحصیل ہے کیونکہ وہ پوری کی پوری تحصیل پاکستان پیپلز پارٹی جیتی ہے اس اے ڈی پی میں اور پی ایس ڈی پی میں صادق آباد کو انفراسٹرکچر، پینے کے صاف پانی کے حوالے سے اور باقی چند چیزوں میں ignore کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کو یہ request کروں گا کہ اپنی اے ڈی پی میں تھوڑی ترمیم لائیں اور ہماری جو 15 لاکھ کی تحصیل ہے 2 ایم این ایز پر مشتمل اور 4 ایم پی ایز پر مشتمل ہے اُن کا جو basic right ہے وہ دیا جائے۔ Thank you very kind you.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ سید عثمان محمود، محترمہ اسوہ آفتاب!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ کرنے والی باتیں تو بہت زیادہ ہیں لیکن کہاں سے شروع کیا جائے یہ سمجھ ہی نہیں آتی I like this brother sitting right in front اور یہ مجھے اپنے اپنے سے لگتے ہیں کیونکہ ہم ہی میں سے اُٹھ کر گئے ہیں اور آپ تو ویسے ہی میرے بھائی ہیں۔ میں مخدوم ہاشم جواں بخت کی بات کر رہی تھی but at the same time اگر مخدوم ہاشم جواں بخت نے 1.9 trillion revenue forecast کئے ہیں basically basing on 1.6 trillion coming from FBR تو ایف بی آر کا پچھلے سال کا ہدف کتنا achieve ہوا یہ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ جو بھی ہم نے figure دیکھے ہیں وہ غلط جائیں، ہاشم کے targets پورے نہ ہوں کیونکہ اگر یہ مخدوم ہاشم جواں بخت کے targets پورے نہیں ہوتے تو یہ ہماری as a province ایک بہت بڑی failure ہے۔ یہاں اور وہاں پر divide

نہیں الحمد للہ ہم سب مسلمان ہیں اور آپ کو تو میں تہجد کے لئے اُٹھایا کروں گیand rest assure آپ اُٹھیں گے کیونکہ آپ بھی میرے بھائی ہیں لیکن بات یہ ہے کہ جب ہم بات کرتے ہیں تو وزن میں پوری کریں کہ ہم اُس کے basis بتا سکیں کیونکہ جب بھی ہم کوئی document create کرتے ہیں اُس کی basis جو ہوتی ہے. there is the money trickling down اور ہم بات کر رہے ہیں ایف بی آر کو رکھ کر جس کے اپنے بندے بھاگ گئے ہیں اور اُن کا آج تک کچھ پتا نہیں چلا۔

جناب سپیکر! اب بات کرتے ہیں کیا ہو سکتا ہے؟ I don't want to be a stinker دیکھیں if I can help you anyway I'm available لیکن ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ کیا وہ pockets جو ہم بنا رہے ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں؟ غریب لوگ already پس چکے ہوئے ہیں اُن کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہوں گی کہ کتنی مہنگائی ہے۔

جناب سپیکر! ہم ساروں نے یہی باتیں کی ہوئی ہیں لیکن یہاں مجھے لگتا ہے تھوڑے تھوڑے loopholes ہماری حکومت میں بھی رہے ہوں گے I'm sure اور یہی وجہ تھی کہ اتھارٹیز اور companies create کی گئی تھیں کیونکہ PRA کو اگر دیکھیں تو PRA 2012 میں بنی تھی اور اُس کا ہدف اگر دیکھیں کہ اُس نے کتنا achieve کیا اور کتنا contribute کیا تو وہ ایک level تھا اور وہ quantum تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ small businesses کو تو ہم بالکل سائیڈ پر رکھ دیں کیونکہ وہ تو already survival کی جنگ لڑ رہے ہیں لیکن ہم bigger businesses کے بارے میں جو بڑا women day تھا شیخ صاحب بولے 8 ہزار روپے کا سوٹ ہے -/1500 روپے کی لاگت نہیں ہے and I was the only one جس نے کہا کہ شیخ صاحب آپ ہمارے سوٹوں کی بات کرتے ہیں آپ اپنی گھڑیوں کی بات نہیں کرتے لیکن آج میں یہ کہنے پر بالکل بہت زیادہ مجبور ہو چکی ہوئی ہوں کہ وہ 8 ہزار کا جو سوٹ ہوتا ہے جو Sapphire والے بیچتے ہیں جو بڑے بڑے groups بیچتے ہیں۔ کیا وہ اڑھائی ہزار روپے ایک سوٹ کی مد میں دے رہے ہیں اور contribute کر رہے ہیں to the economy کہ یہ دیکھیں اگر اُن کی cost of production دیکھیں تو وہ کون سے سر بخت بیچ رہے ہیں جس میں سونے کی تاریں لگی ہوئی ہیں at

the end of the dayرہتی ایک لان ہی ہے یہ میرا اور آپ کا کام ہے کہ اُن کوregulate کریں کوئیreformsلائیں، اگرrestaurantsہیں ان کےbusiness viableنہ ہوں تو یہ businessبند ہوجائیں یہ ایک simpleسی بات ہے۔ کیا یہ اتنے پیسے جمع کروا رہے ہیں؟ I am sureیہ 50فیصد بالکل achieveکر جائیں گے لیکن اُس کے لئے ہر چیز کوGantt chartپر لانا پڑے گا۔ ہمیں اُسGantt chartپرresponsibilitiesڈالنا پڑیں گی، ہمیں removalsکرنے ہوں گے۔ اگر کوئی اپناtarget achieveنہیں کرپاتا آپ اُسے نکال دیں کیونکہ یہ صوبہ جو ہے یہ مجھے بڑے دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے وارن میرا بھائی کہتا ہے جنوبی پنجاب یہ بھی میرے بھائی ہیں آپ بھی میرے بھائی ہیں تو پھر کیوں جنوبی پنجاب نہیں بننا چاہئے؟

جناب سپیکر! اگر میں چاہتی کہ 35فیصد بجٹ لکھ دیا ہے تو ملے بھی اور وہ چلے بھی۔ ہر کسی کا حق ہے کہ اسے صاف پانی ملے، ہر کسی کا حق ہے کہ اسے تعلیم ملے لیکن جو ہماری سوچ ہے جس کی بنیاد پر ہم نے ایک پیارا سا پلان بنایا ہے کیا وہachievableہے؟ یہ بہت بڑا question in placeہے۔ میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی کیونکہ آپ کے پاس ایک لمبی لسٹ موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک بات بڑے دُکھ کے ساتھ کرنا چاہتی ہوں کہ ہماری پیلیاں سونا اگلتی ہیں مسئلہ صرف یہ ہے کہ کوئی اس کو فروخت کرنے والا نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کو بالکل سائیڈ پر رکھ کر دیکھنا چاہئے کہ کون سی کمپنیاں ہیں، کون سی اتھارٹی ہے؟

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ آپ کمپنیاںdissolveکر دیجئے اور نئی اتھارٹیاں بنالی جائیں لیکن وہ پروفیشنل لائیں۔ اگر آپ باہر جاکر اس کےalloy productsنہیں فروخت کر سکتے تو آپ کوmarketing professionals hireکرنے پڑیں گے۔If you start doing it nowآج سے ایک سال بعد ہم کچھnumbersدیکھ رہے ہوں گے It's all about numbers Mr Speaker its all about numbers.میں زیادہ لمبی چوڑی بات نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف اتنی ہی بات کروں گی کہ ہم سارے بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں، میک اپ وغیرہ کی باتیں کرتے ہیں۔ آئیں میرے ساتھ میرا منہ دھلوائیں اگر آپ کو میک اپ مل گیا تو پھر یہاں میرا منہ نہیں ہو گا یا ان کا منہ نہیں ہو گا۔ اس ایوان میں میک اپ کی

باتیں کرنا مناسب نہیں ہے یہ ایوان ایک level رکھتا ہے۔ یہاں ہر کسی کا ٹائم ضائع ہوتا ہے، یہ لوگ بیٹھے ہیں اور ہم بھی بیٹھے ہیں اس پر پیسا لگا ہوا ہے لہٰذا اس ٹائم اور پیسے کو ضائع نہ کیا جائے۔ اگر ہم کوئی اچھی عملی باتیں کرسکتے ہیں تو وہ کریں ورنہ مخدوم ہاشم جواں بخت! آپ کو تین مہینے بعد میں لے جاؤں گی کہ جنوبی پنجاب نہیں بنا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار شہاب الدین خان!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں کوشش کروں گا کہ بجٹ پر ہی بات کی جائے لیکن آپ کی اجازت سے جو ملک کو اس وقت اصل مسئلہ درپیش ہے اس کی تھوڑی سی وجوہات بیان کروں گا اور پھر اپنی بات پر آؤں گا۔

جناب سپیکر! میں کسی جماعت کو کچھ نہیں کہتا لیکن ہم نے global market میں اپنے ملک کی credibility کو خود خراب کیا ہے۔ ہم نے یہ کہہ دیا کہ ملک default کی طرف جارہا ہے۔ بڑی سے بڑی economy کو بھی بحران آتا ہے اور اس کا آپ کو بھی پتا ہے اور یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی پتا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ کو اس بات کا علم ہے کہ 2008 میں امریکہ بھی بہت بڑے بحران سے دوچار ہوا تھا۔ Lehman Brothers اور جنرل موٹر جیسی کمپنیاں تباہ ہوگئی تھیں لیکن قوم نے ایک دوسرے پر الزام نہیں لگایا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ 20 سے 22 ٹریلین ڈالر کی economy دوبارہ کھڑی ہوگئی۔

جناب سپیکر! اس وقت حالات یہ ہیں کہ امریکی وزیر خارجہ ایک بیان دیتا ہے کہ ہم نے آئی ایم ایف کو منع کر دیا کہ پاکستان کو قرضہ نہ دیا جائے، یہ صرف چار دن پہلے کی بات ہے اور اگلے دن ڈالر -/7 روپے بڑھ جاتا ہے۔ ملک تو ہم سب کا ہے چاہے اِدھر بیٹھے ہوئے لوگ ہوں یا اُدھر بیٹھے ہوئے لوگ ہوں۔ اس ملک کی بہتری کے لئے ہونا یہ چاہئے تھا اس کی credibility کو خراب نہ کیا جاتا۔ آج ہمارے عام exporter سے دوسرے ملک والے یہ کہہ رہے ہیں کہ پانچ ڈالر کی شرٹ کو ساڑھے تین ڈالر میں دو کیونکہ تمہارا روپیہ گر گیا ہے۔ یہ وہ background ہے جس سے اس وقت ملک دوچار ہے۔ اب میں directly بجٹ پر آتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ زیادہ پرانی بات نہیں ہے یہ پچھلے سال نومبر 2017 سے لے کر مارچ 2018 تک کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومتی ریکارڈ کے مطابق بات کروں گا اور میں چاہوں گا کہ وزیر خزانہ توجہ دیں۔ وزیر خزانہ ریکارڈ نکلوا لیں کہ نومبر 2017 سے مارچ 2018 تک شوگر مل کی 30 یا 35 meetings ہوئی ہیں جو 7 کلب میں بھی ہوئیں اور وزیراعلیٰ کے پاس بھی ہوئی ہیں۔ اس میں main issue یہ تھا کہ کسانوں کو payment نہیں ہو رہی تھی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے موجود ہوں ریکارڈ سے ثابت کر سکتا ہوں کیونکہ میں دن رات ملوں میں پھرتا تھا لیکن شوگر ملز والے کسانوں کو payment نہیں کر رہے تھے۔ ان کا main مؤقف یہ تھا کہ ہمیں لاگت -/52 روپے پڑ رہی ہے ہم کس طرح payment کر دیں جبکہ بازار میں آپ کی چینی کا ریٹ -/44 روپے ہے۔

جناب سپیکر! افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس پر -/10 روپے 70 پیسے سبسڈی مانگی گئی جو اربوں روپے کی شکل میں دے دی گئی۔ آج وہی چینی -/80 روپے میں فروخت ہو رہی ہے اور cost of production وہی ہے۔ یہ ایک rule of thumb ہے۔ جو آج میں اسمبلی میں پیش کر رہا ہوں کہ یہ دیکھا جائے کہ جو -/37 روپے کا difference ہے یہ کس کی جیب میں جا رہا ہے۔ یہ ایک بنیادی چیز ہے جس کا اثر دوسرے کھانے پینے کی چیزوں پر بھی آیا ہے۔ شکر قندی فروخت کرنے والا بھی اگر یہ بات کرنے لگے کہ ڈالر بڑھ گیا ہے تو پھر ہم سب کے لئے سوچنے کی بات ہے۔

جناب سپیکر! جو بات وزیر قانون نے کہی تھی میں اس وقت ایوان میں نہیں تھا انہوں نے کہا تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلق یہاں کوئی بات نہ کی جائے۔ ہم ان کی بات نہیں کرتے لیکن چینی تو purely provincial matter ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں ریکارڈ سے ثابت کر سکتا ہوں انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے 32 یا 33 منٹس نکلوا لیں اس میں اور آج تک کا یہ difference نکال کر دکھا دیں اور یہ prove کر دیں کہ یہ پیسا کہاں جا رہا ہے۔ یہ پیسا جو عوام کی جیب سے نکالا جا رہا ہے اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟ بجٹ میں

بار بار یہ کہا جا رہا ہے کہ سابقہ حکومت نے بہت زیادہ اخراجات کئے۔ میں حکومتی وزراء سے پوچھتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاالدین!Wind up کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کل آپ نے فرمایا تھا کہ میں آپ کو آدھا گھنٹہ دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آدھ گھنٹہ تو بہت زیادہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے دیکھ کر تو گھنٹی کچھ زیادہ ہی تیز ہو جاتی ہے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جو deficit financing ہے، میں تو اکنامکس کا ایک عام سا طالب علم ہوں یہاں ہاؤس میں بیٹھا ہوا کوئی معزز ممبر بتا دے کہ کسی بھی ملک کی deficit financing کے بغیر کبھی ترقی ہوئی ہے؟ اگر deficit financing نہ ہوتی تو کیا تربیلا ڈیم بنتا، منگلا ڈیم بنتا؟ یہ 13 ہزار میگاواٹ بجلی اگر deficit financing نہ ہوتی تو کہاں سے آ جاتی؟ ہم اسے اپنے sources سے تو بنانے سے رہے۔ بات وہ کی جائے جس کا واقعی حقائق سے کوئی تعلق ہو۔

جناب سپیکر! آج حالات یہ ہیں کہ کسی ہسپتال میں چلے جائیں چاہے بڑا شہر ہو یا چھوٹا شہر ہو وہاں دوائی نہیں ملتی۔ ہماری حکومت میں ہم نے ہر BHU تک ہر RHC تک دوائی پہنچائی تھی۔

جناب سپیکر! آج میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں جو حکومت کے لئے غور کرنے کی ہے۔ اس وقت ڈائیگناسٹک لیبارٹریز جو لوٹ مار کر رہی ہیں میں ذمہ داری سے یہ بات عرض کر رہا ہوں کہ ایک ایسا ٹیسٹ جس کے اوپر بنیادی لاگت -/120 روپے آتی ہے اس کے 8 سے 10 ہزار روپے چارج کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت کو چاہئے کہ تمام ہسپتالوں میں آؤٹ ڈورز کے ساتھ بڑی لیبارٹری کا قیام کیا جائے۔ آپ ذرا ان لیبارٹری والوں کے profit دیکھیں۔ خدا نہ کرے کہ اس ملک میں کوئی بیمار ہو، اس وقت ایک عام لیبارٹری ٹیسٹ 10 سے 12 ہزار روپے میں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اگر ہسپتال میں کچھ کرنا ہے تو اب اس کی ضرورت ہے۔ کوئٹہ کے کارڈیالوجی وارڈ کا ذکر تو کیا گیا لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ کارڈیالوجی وارڈ بنایا کس نے تھا، کوئٹہ کو وہ gift کس نے کیا تھا؟ اتنا حسد اور بغض نہیں ہونا چاہئے اس کا نام لے لینا چاہئے۔ ہم تو

کہتے ہیں کہ جس نے اچھا کام کیا ہو چاہے وہ کوئی بھی ہو اس کا نام لیا جانا چاہئے۔ کابینہ کے اراکین کو موجودہ مالی صورتحال کے تحت تمام اپنے اخراجات خود کرنے چاہئیں، ہم نے یہ مثال قائم کی تھی اور یہ ابھی سال پہلے کی بات ہے۔ کہا گیا ہے کہ ترقیاتی فنڈز لگائے جائیں گے لیکن میں یہ چاہوں گا کہ وزیر خزانہ اپنے جواب میں جس وقت تقریر فرمائیں تو یہ ضرور فرمائیں کہ پچھلے سال کاlapse بجٹ کتنا تھا اور کتنا پیساlapse ہوا؟

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں اور میرے پاس اس پر بہت زیادہ معلومات ہیں لیکن مجھے پتا ہے کہ ٹائم اتنا نہیں ملے گا۔ پچھلے بجٹ کاmostly پیساlapse ہوا اور وہ خرچ نہیں ہوا۔ میں تیزی سے بات کر رہا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کہیں گے کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں کہ انڈسٹریل پالیسی جو تھی وہ ہم نے بنائی تھی۔ میں آپ کے سامنے ہوں، Mechanize کو consultancy دینے والا میں کھڑا ہوں اور میں نے ہی اس پر کریڈٹ لائن دی تھی کہ کریڈٹ لائن کے بغیر کوئی انڈسٹریل پالیسی نہیں چل سکتی۔

جناب سپیکر! آج میں خوش ہوں اور میں جانتا ہوں کہ وزیر خزانہ اس کام کو سمجھتے ہیں اور آپ مجھے بتادیں کہ کریڈٹ لائن کے بغیر ایک پرچون کی دُکان نہیں چل سکتی، آپ بتائیں کہ اس کے بغیر کتنی انڈسٹریل اسٹیٹ پر کام بند ہو چکا ہے، کتنی انڈسٹریل اسٹیٹ اس وقت غیر فعال ہو گئی ہیں اور کتنے لوگ بالکل باہر ہو گئے ہیں؟ آپ کسی وقت علیحدہ سے انڈسٹری پر بحث رکھ لیں تو میں اس پر بات کرنے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر! پنجاب کے پانچ بڑے شہروں کے لئے ماسٹر پلاننگ کی نوید سنائی گئی ہے۔ وزیر قانون اس وقت نہیں ہیں اور میں نے زیرو آر میںmove کیا تھا، مجھے نام معلوم ہیں لیکن آپ کو بھی دُکھ ہو گا اور بہت سے معزز ممبران کو بھی دُکھ ہو گا کہ اپنے اربوں روپے کمانے کے لئے لاہور کے ماسٹر پلان کو جن لوگوں نے تباہ کیا۔

جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ پانچ دس کروڑ روپے کی ایک کوٹھی لے کر10، 15 اور 20۔ارب روپیہ بنایا گیا ہے اور اب یہ پھر ماسٹر پلان کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات آپ سے پوچھتا ہوں اور ہاؤس میں بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ لندن کا ماسٹر پلان 1865 کے بعد change نہیں ہوا۔ ہمارا ماسٹر پلان ہر جگہ change ہوتا ہے، میں نام نہیں لوں گا اور آپ مجھے بتائیے کہ آپ بھی گزرتے ہیں، پہلے کہا گیا تھا کہ نہر پر کوئی construction نہیں ہوگی اور آج بتائیں کہ کتنی بڑی بڑی constructions نہر پر ہو رہی ہیں۔ ہمیں آنے والی نسلیں معاف نہیں کریں گی جس طرح یہ ماسٹر پلان ترمیم ہو رہے ہیں، یہ آپ بھی جانتے ہیں اور ہاؤس میں بیٹھے ہوئے بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ ماسٹر پلان میں کس کے کہنے پر ترمیم ہوتی ہیں اور کس طرح راتوں رات residential area high rise commercial area میں بدل جاتے ہیں اور کس طرح شہروں میں تباہی مچائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! اب ان پانچ شہروں کے اندر جو کہا جا رہا ہے کہ ماسٹر پلان amend ہوں گے تو میں پوچھتا ہوں کہ جب میں نے بات کی تھی، چھ مہینے گزر گئے اور وزیر قانون نے floor پر کہا تھا کہ ہم اس پر سپیشل میٹنگ کریں گے لیکن آج تک اس کی میٹنگ نہیں ہوئی۔ بھائی میاں محمود الرشید ابھی موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ 4098 یا 4100 کہہ لیں پنجاب میں illegal housing societies بن چکی ہیں اور یہ figures میں ذمہ داری سے دے رہا ہوں اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ ان کی گھر بنانے کی جو پالیسی ہے وہ بہت اچھی ہے۔

جناب سپیکر! آج میں یہ بات on the floor of the House بتاتا ہوں کہ ترمیم لائی جا رہی ہے کہ ان 4100 سوسائٹیز کو لیگل قرار دے دیا جائے۔ اگر وہ زرعی زمینوں پر نہیں ہیں، ہم نے سوسائٹیز بنا کر زرعی زمینوں کو تباہ کر دیا ہے اور اگر وہ نہیں ہیں یا ان میں سے ایک ہزار یا بارہ سو ہیں تو purely اس ملک کی عوام کی خاطر میری ایک تجویز ہے کہ ان میں سے ان کو یہ کہا جائے کہ 30 فیصد کوٹا low income افراد کے لئے کر دیا جائے اور پھر وہ سوسائٹیز approve کر دیتے ہیں تو یہ 4100 سوسائٹیز ہیں ان کا مسئلہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ wind up کریں۔ آپ کے پاس 30 سیکنڈ ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج کرتارپور کی بات ہوتی ہے چناب میں 12 ہزار کیوسک پانی رہ گیا ہے، ہندوستان بالکل دھڑلے سے ہمارا پانی چوری کر رہا ہے، دھڑلے سے ڈیم بنا رہا ہے، ہمیں اس نے ورلڈ بنک کی negotiations کی میٹنگ میں الجھائے رکھا اور سات آٹھ ڈیم بنا لئے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس کے خلاف سارے کیس ہار گئے۔ زراعت کہاں ہو گی اگر پانی نہیں ہو گا۔ قوم کو فوری طور پر اس پر سوچنا چاہئے---

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ مجھے ٹائم دے دیجئے please---

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! پندرہ منٹ ہو چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میرے لئے تو بہت معزز ہیں۔ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ آج بھی زرعی ترقیاتی بنک 15 سے 17 فیصد کسانوں سے سود وصول کر رہا ہے اور منسٹر صاحب کو اس بات کا پتا ہو گا۔ جب مارک اپ ریٹ 5.5 فیصد تھا یا 4.75 تھا تب بھی یہ پندرہ فیصد لے رہا تھا تو یہ کسانوں سے دوستی ہے یا دشمنی اس کو دیکھا جائے۔ Ease of doing business بڑا عجیب نعرہ ہے Ease of doing business اس ملک میں کیا ہے؟ اس وقت ملک میں Block of doing business ہو رہا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! last 30 second ہیں اب آپ کو چودہ منٹ ہو گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ مجھے دو منٹ دے دیں---

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کیا، تیرہ سے چودہ منٹس ہو چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آپ سے آدھا گھنٹہ لیا تھا---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آدھا گھنٹہ، میں نے آپ سے کوئی commitment نہیں کی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، آپ نے commitment دی تھی---

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے کوئی commitment نہیں کی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اچھا ٹھیک ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: یوٹرن والے کوئی اور ہیں، میں یوٹرن والا نہیں ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اپنی زبان پر پکا کھڑا ہوتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی، Ease of doing business کے لئے کہا گیا ہے، میں کہتا ہوں کہ جتنا Block of doing business اس وقت ہو رہا ہے، آپ دیکھیں کہ بزنس مین کے لئے 36 محکمے ہیں جو صبح سے رات تک اس کو تنگ کرتے ہیں۔ آپ سوشل سکیورٹی دیکھیں، آپ EOBI دیکھیں، آپ لیبر دیکھیں اور آپ Biotech دیکھیں تو بزنس مین سے یہ کیسا Ease of doing business ہے اور ہم سے کس چیز کی انوسٹمنٹ کروانی ہے؟

جناب سپیکر! میں چھانگا مانگا جنگل کی بات کرتا ہوں اور وہ میرا حلقہ ہے۔ جنگل تباہ ہو چکا ہے اور میں نے بہت پہلے یہ کہا تھا کہ اس کی چار دیواری بنا دی جائے حکومت اس پر غور کر لے اور genting highlands کے اوپر اس کو base بنا کر اس کو بنا لیا جائے۔ میرے حلقے میں چونیاں جمبر روڈ پر کام بند ہو چکا ہے آخر کیوں؟ وہ اس لئے کہ اس کا افتتاح میں نے کیا تھا۔ اس کو بھی ذرا دیکھ لیجئے۔ آج لاہور میں ہیپاٹائٹس ای پھیل چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس وقت ہیلتھ منسٹر ہوتیں اور میں یہ figure سے ثابت کر سکتا ہوں کہ ہر ہسپتال میں سینکڑوں مریض ہیپاٹائٹس ای کے آ رہے ہیں اس کی وجہ کہ لاہور گندگی کا ڈھیر بن چکا ہے۔ میں گلبرگ میں رہتا ہوں اور بچپن سے گلبرگ اتنا گندہ کبھی نہیں تھا جتنا آج ہو چکا ہے۔ کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں گندگی کے ڈھیر تک نہیں لگے ہوئے تو تباہی مچ گئی ہے اور ہیپاٹائٹس سی پھیل چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک عرض کروں گا کہ اڑھائی سے تین لاکھ گاڑیوں کی نمبر پلیٹ اس وقت issue نہیں ہو رہی اور یہ نمبر پلیٹ کے بغیر گاڑیاں چل رہی ہیں ان کا کون ذمہ دار ہے؟

جناب سپیکر! ایک بات یہ ہے کہ آپ پورا بجٹ پڑھ لیں جو کہ نہیں ہونا چاہئے لیکن میں گزارش کر رہا ہوں کہ ساؤتھ پنجاب کے بھائی ہمارے بھائی ہیں، وہاں کے لوگ ہمارے لوگ ہیں لیکن آپ بجٹ پورا پڑھ لیں اور اس کے اندر ذرا دیکھیں کہ سنٹرل پنجاب اور لاہور کے خلاف کس کس قسم کی ایسی باتیں کی گئی ہیں جو نہیں کرنی چاہئے تھیں۔ لاہور میں اتنا کوئی بُرا نہیں ہے کہ کسی نے کوئی لوٹ مار کی ہو۔

جناب سپیکر! ہم آج کہتے ہیں کہ خدا کے لئے یہ صوبہ بنا دیں، خدا کے واسطے یہ صوبہ بنا دیں لیکن لاہور اور سنٹرل پنجاب کو بُرا نہ کہیں۔ لاہور اور سنٹرل پنجاب کی بہت خدمات ہیں۔

جناب سپیکر! 35 سال سے ساؤتھ پنجاب سے وزیراعلیٰ اور گورنر رہے ہیں، اس وقت کسی کو خیال نہیں آیا اور میں آج on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ خدا کے لئے یہ صوبہ بنا دیں۔ ہم انہیں بہت یاد آئیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک واصف مظہر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سید حسن مرتضیٰ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العلمین۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اپنی جماعت پاکستان تحریک انصاف کے تمام منسٹرز کو مبارکباد پیش کرتی ہوں جنہوں نے اتنے محدود وسائل میں تمام شعبوں میں اتنا بہترین بجٹ پیش کیا۔ بجٹ کو پیش کرنا ہی ایک بہت بڑی اہمیت رکھتا تھا جس کو انہوں نے fulfil کیا۔

جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے کل قائد حزب اختلاف کے منہ سے صوبہ جنوبی پنجاب اور غربت کا نام سنا تو مجھے بڑی حیرانی ہوئی۔ مجھے حیرانی اس بات کی ہوئی کہ انہیں صوبہ جنوبی پنجاب کیسے یاد آیا اور ان کے دل میں غریب کا احساس کیسے جاگا۔ انہیں تو پتا ہی نہیں کہ غربت ہوتی کیا ہے؟ مجھے بھی علم نہیں تھا کہ غربت کیا ہے۔ جب میں نے لوکل گورنمنٹ کا الیکشن contest کیا اور میں گھر گھر گئی تو مجھے پتا لگا کہ غریبی کیا ہوتی ہے۔ ہمارے جنوبی پنجاب کا غریب کیسے جیتا ہے اور کیسے

مرتا ہے اس کا علم کسی کو بھی نہیں ہے۔ جنوبی پنجاب میں غریب اپنے گھر میں زیرو کا بلب جلاتا ہے اور 100 power کا بلب اس کے بکسے میں ہوتا ہے، جب ہم جیسے لوگ ان کے گھر جاتے ہیں تو وہ زیرو کا بلب اتار کر اپنے بکسے سے 100 power کا بلب نکال کر وہاں پر لگا دیتا ہے تاکہ ہمیں پتا چل سکے کہ اس کے گھر میں بجلی ہے اور روشنی بھی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! جنوبی پنجاب کی ماں جسے پتا ہو کہ اس کا بیٹا بہت غریب ہے اور بیمار ہوتی ہے تو وہ علاج کے لئے ہسپتال نہ جانے کی ضد کرتی ہے۔ وہ کیوں ضد کرتی ہے؟ وہ اس لئے ضد نہیں کرتی کہ اسے اس چیز کا ڈر ہوتا ہے کہ اس کا علاج نہیں ہو سکے گا بلکہ وہ اس لئے ضد کرتی ہے کہ اس کو پتا ہوتا ہے کہ اس کا بیٹا غریب ہے اور اس کا بیٹا اس کے علاج پر خرچ نہیں کر سکتا، وہ اس لئے ہسپتال نہیں جاتی تاکہ اس کا بیٹا وہی پیسا اس کی تدفین پر لگا دے جو اس کے علاج پر لگانا ہے۔ غربت کیا ہے؟ انہیں آج پتا لگا ہے؟ انہوں نے جنوبی پنجاب کی مد میں اتنا زیادہ پیسا رکھا میں اُن سے سوال کرتی ہوں کہ وہ پیسا کس جگہ پر لگا؟ کون سے ہسپتال بنائے گئے؟ کون سی بچیوں کے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا؟ کون سی یونیورسٹیز بنائی گئیں؟ جنوبی پنجاب میں کون سی سڑکیں بنائی گئیں؟ مجھے اس کا جواب چاہئے۔ انہوں نے تو جنوبی پنجاب کی مد میں پیسا رکھ کر اپنے گھروں کو بھرا۔ اگر ہم نے پیسا کم بھی رکھا ہے تو جب ہم وہ پیسا جنوبی پنجاب پر لگائیں گے تو وہ کم پیسا بھی آپ کو نظر آئے گا۔

جناب چیئرمین! وزیر لائیوسٹاک بیٹھے ہیں میں اس فورم پر آپ کی وساطت سے ان سے استدعا کروں گی کہ جس طرح ہم نے انسانوں کے لئے ریسکیو 1122 بنائی ہے اسی طرح وہ جانوروں کے لئے بھی ریسکیو 1122 بنائیں۔ ہمارا غریب کسان اپنی بیمار گائے بھینس کو ہسپتال نہیں لے جا سکتا وہ وہیں اپنے ڈیرے پر ہی اسے ذبح کروا دیتا ہے چونکہ اس کے پاس کوئی وسائل نہیں ہوتے۔ اگر ہم تحصیل کی سطح پر 1122 لائیوسٹاک کے نام سے دو دو، تین تین گاڑیاں مختص کر دیں تو

غریب عوام کو اس سے relief ملے گا۔ اگر میری اس تجویز پر عمل کر دیا جائے تو میں شکر گزار ہوں گی۔

جناب چیئرمین! ہماری جماعت نے ضلع لیول پر یونیورسٹیز بنانے کی بات کی ہے چونکہ میرا تعلق ضلع خانیوال سے ہے میری استدعا ہے کہ آپ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا سب کیمپس ضلع خانیوال میں بنادیں تو یہ ہمارے لئے بہت بڑا کام ہو گا لہٰذا آپ اس کی طرف توجہ دے دیں، آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ راحیلہ نعیم

محترمہ راحیلہ نعیم: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ مجھے اس ظالم اور جابر قسم کے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دے رہے ہیں تاکہ میں پنجاب کے عوام کی آواز اور سسکیاں اس مقدس ایوان کے ساتھ ساتھ اقتدار میں بیٹھے ہوئے ان لوگوں تک بھی پہنچا سکوں جن کے لئے انہوں نے یہ بجٹ پیش کیا ہے۔ پنجاب کا کیا جرم ہے جس کے ہیلتھ کے بجٹ پر اس حکومت نے اتنا بڑا cut لگا دیا؟ جہاں پر آپ اپنی تقاریر کے اندر دعوے کیا کرتے تھے کہ ہیلتھ پر اتنا بجٹ رکھیں گے اور لوگوں کی صحت پر بلاوجہ تنقید کیا کرتے تھے۔ یہ وہی صوبہ ہے جس کے اندر میاں محمد شہباز شریف کے کئے ہوئے اقدامات کی وجہ سے یہاں پر دوسرے صوبوں کے لوگ بھی آکر ہیلتھ کی سہولیات سے مستفید ہوا کرتے تھے۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ بتائیں کہ ہمارا کوئی برن یونٹ ہو کیا خیبر پختونخوا کے لوگ یہاں پر آکر پنجاب کے ہسپتالوں میں علاج نہیں کروایا کرتے تھے؟ کیا چلڈرن ہسپتال لاہور میں خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ کے لوگ یہاں آکر اپنے بچوں کا علاج نہیں کروایا کرتے تھے؟ مجھے یہ دیکھ کر شرم آئی ہے کہ آج یہ دعوے کرنے والے لوگ جو اپنے [*****] کی باتیں کرتے ہیں ذرا اس کی تقاریر کو repeat کر کے دیکھیں۔ انہوں نے آج کس چکر میں پنجاب کے بجٹ میں کٹوتی کر دی۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 196 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! اب میں ایجوکیشن پرdocuments کے ساتھ بات کروں گی، آپ یہاں بات کر رہے ہیں کہ ہم یونیورسٹیاں بنانے جا رہے ہیں لیکن آپ نے ایجوکیشن کے بجٹ پر cutلگا دیا ہے۔ آپ پنجاب میں ایجوکیشن پر کم بجٹ دے رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم یونیورسٹیز بنا دیں گے۔ اس بجٹ میں کون سا اقدام آیا ہے جس کے تحت آپ نئے سرکاری سکول بنانے جا رہے ہیں؟ بجٹ کے اندر تو ان کا کوئی ایسا اقدام نظر نہیں آتا۔

جناب چیئرمین! پچھلا بجٹ بھی مخدوم ہاشم جواں بخت نے ہی پڑھا تھا نمبر 16 پر ان کا پوائنٹ تھا کہ اساتذہ کو ٹیبلٹ کمپیوٹرز کی فراہمی کے لئے پائلٹ پراجیکٹ کا آغاز کیا جائے گا۔ مجھے یہ بتائیے کہ انہوں نے کون سے پائلٹ پراجیکٹ کا آغاز کیا؟ انہوں نے کہا تھا کہ جنوبی اضلاع کے علاقے کی بچیاں جو زیادہ متاثر ہوتی ہیں ہم وہاں پر اقدامات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! ذرا اقدامات تو بتائیے۔ یہ انہی کا document ہے یہ گورنمنٹ نے دیا ہے، مخدوم ہاشم جواں بخت نے یہ تقریر پڑھی تھی۔ آج ان کے اس document کے اندر کیا اقدامات کئے ہیں؟ آپ نے ایجوکیشن پر cut لگا دیا، آپ کے [*****] نے اس پر جو تقریر کی ہوئی ہے جو آج یوٹیوب پر بھی موجود ہے آپ کہا کرتے تھے کہ ہم سب سے زیادہ بجٹ تعلیم پر دیں گے لیکن آپ ٹوٹل بجٹ کا 13 percent some thing تعلیم کو دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس پنجاب نے کیا جرم کیا ہے؟ زراعت جو ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے آپ نے اگلے بجٹ کے اندر گندم کی خریداری پر پیسوں کی کٹوتی کر دی ہے۔ یہ پنجاب کے ساتھ ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟ پوری دنیا ریسرچ پر اتنا بجٹ رکھ رہی ہے لیکن آپ نے ٹوٹل بجٹ کا 1.77 فیصد رکھا ہے اتنے تو ریسرچ کے لئے پیسے رکھ دینے چاہئیں تھے۔ پوری دنیا میں نئے seeds پر ریسرچ کی جا رہی ہے مگر یہاں ایک سال میں ایک ہی فصل کو چار چار بار لیا جا رہا ہے لیکن پنجاب میں اس ظالم حکومت کے اقدام کی طرف دیکھیں کہ انہوں نے گندم کی خریداری پر بھی پیسے کاٹ لئے ہیں تو آپ کون سے پنجاب کی بات کر رہے ہیں؟

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 196 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئر مین! آپ لوکل گورنمنٹ کی بات لے لیں، یہاں پر بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں اور بڑھکیں لگائی جاتی ہیں اور بڑھکیں لگانے والے بھی غائب ہو گئے۔

جناب چیئر مین! مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے یہ بات کی کہ ہم نئے الیکشن کرانا چاہتے ہیں لیکن آپ نے تو اس بجٹ میں نئے الیکشن کے لئے پیسے ہی نہیں رکھے۔ آپ کون سے لوگوں کی empowerment کے لئے کام کر رہے ہیں ؟ آپ تو grass root level پر devolution چاہتے ہی نہیں ہیں، آپ نے تو الیکشن کے لئے پیسے ہی نہیں رکھے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! جی، ٹھیک ہے۔ یہاں پر سہانے اور جھوٹے خواب تو بے تحاشا دکھائے گئے لیکن میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ جس قسم کا یہ ظالمانہ بجٹ اس حکومت نے پیش کیا اور اتنی ڈھٹائی کے ساتھ floor پر جھوٹ بول رہے ہیں، دھوکے دے رہے ہیں، فراڈ کر رہے ہیں جن سے ہمیں خود شرم آتی ہے۔ پنجاب میں رہنے والے لوگوں سے یقیناً وزیراعظم جناب عمران خان نے اپنا بدلہ لے لیا ہے انہوں نے پہلے ہمیں ایسا وزیر اعلیٰ دے دیا اس کے بعد ایسا بجٹ دے دیا۔

جناب چیئر مین: شکریہ

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! مجھے دو تین منٹ اور دے دیں تاکہ میں مہنگائی پر دو باتیں کر سکوں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! صرف ایک منٹ میں بات ختم کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! آپ بھوکے ننگے پاکستان کو پوری دنیا میں دکھاتے ہیں لیکن آپ خود ایسے بجٹ پیش کرتے ہیں جن کے اندر آپ عوام کے حقوق سلب کر رہے ہیں۔ آپ نے پنجاب کے لوگوں کے حقوق پر ڈاکا ڈالا ہے۔ مہنگائی اس قدر ہے توبہ توبہ کہ لوگوں کی چیخیں نکل آئی ہیں، نہ جانے کن چیخوں کی باتیں کیا کرتے تھے۔

اگر کہ چاروں طرف باڑ لگا دی جائے
مفت بارش میں نہانے پر سزا دی جائے

سانس لینے پر بھی تاوان کیا جائے وصول
سبسڈی دھوپ پر کچھ اور بڑھا دی جائے

جناب چیئرمین: بہت مہربانی، محترمہ زینب عمیر!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! آخری شعر بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اب محترمہ زینب عمیر بات کریں گی۔

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ اس وقت ایوان میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے بنچوں پر بہت کم معزز ممبران تشریف فرما ہیں۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے اب تک جتنی تقاریر کی گئی ہیں انہیں سُن کر مجھے احساس ہوا کہ ایوان میں جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اسے کسی نے نہیں پڑھا۔ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران میں سے کسی نے بھی بجٹ نہیں پڑھا کیونکہ انہوں نے تو اُس دن بجٹ کی کاپیاں پھاڑ کر پھینک دی تھیں۔ میری استدعا ہے کہ ان کو بجٹ کی کاپی دوبارہ دے دی جائے تاکہ یہ لوگ پہلے اس کو پڑھ لیں اور پھر اس بجٹ پر بحث کریں۔ حزب اختلاف کے جتنے لوگوں نے تقاریر کیں مجھے ان کو سُن کر احساس ہوا ہے کہ شاید یہ اپوزیشن نہیں بلکہ وہ مکھی ہے جو سارا جسم چھوڑ کر زخم کے اُوپر آکر بیٹھتی ہے۔ تقریباً سب لوگوں نے ٹیکس کے اُوپر بات کی ہے اس کے علاوہ کسی نے کوئی اور بات نہیں کی۔

جناب چیئرمین! ہمارے ایک معزز ممبر نے بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ جو بجٹ صوبہ پنجاب خصوصی طور پر جنوبی پنجاب کے لئے allocate کیا گیا ہے شاید وہ عوام کی بھلائی کے لئے پورا خرچ نہیں ہو گا۔ اپوزیشن کی ایک وہ پارٹی جس کا بانی قائد آج تک زندہ ہے اور گھر گھر سے نکلتا ہے اور اس کا موجودہ قائد 10 سے 100 فیصد ہو گیا ہے۔ اسی طرح ایک دوسری پارٹی ہے کہ جس کے شیر کو آج تک شعور نہیں آیا وہ آج بھی کہتے ہیں کہ:

"کھاندے ہیں تے لگاندے وی ہیں"

جناب چیئرمین! میں ان سب لوگوں کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہ پی ٹی آئی کی حکومت ہے۔ ہم کھانے بھی نہیں دیں گے اور انشاءاللہ عوام کی بھلائی کے لئے یہ بجٹ خرچ بھی کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! یہ صدقہ کھاتے ہیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! اگر یہ کہتے ہیں تو ہم صدقہ و خیرات بھی ضرور کرتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین: مہربانی کرکے cross talk نہ کریں اور محترمہ زینب عمیر کو بات کرنے دیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم نے بہت اچھا بجٹ پیش کیا ہے۔ سب لوگ ان کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں اور میں بھی انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ وزیر خزنہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم نے اس بجٹ کو بڑی باریک بینی سے اور وزیراعظم جناب عمران خان کے وژن کے مطابق تیار کیا ہے۔ یہاں پر حزب اختلاف کے معزز ممبران نے کہا کہ نائیوں اور درزیوں پر بھی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں درزیوں پر ابھی تک ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ میرے حزب اختلاف کے ممبران کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ ہم نے جس چیز کو address کیا ہے وہ پاکستان کی grey economy ہے۔ یہ grey economy روزانہ کروڑوں روپے کا بزنس کرتی ہے تو یہ ٹیکس کیوں نہ دیں؟ آپ بیوٹی پالرز اور میک اَپ سیلون والوں کا رونا رو رہے ہیں۔ ان کے اُوپر کیوں ٹیکس نہ لگے اور آپ یہ دیکھیں کہ ٹیکس کس پر لگ رہا ہے؟ کسی غریب پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ ہم نے یہ ٹیکس generate کرنا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کو recover بھی کریں گے۔

جناب چیئرمین! ماضی کی حکومت کی طرف سے جو سکیمیں بنائی گئی تھیں وہ سب فیل ہوئی ہیں۔ پیلی ٹیکسی سکیم، قرض اُتارو ملک سنوارو سکیم اور سستی روٹی سکیم سب ناکام ہوئی ہیں۔ سستی روٹی سکیم کی accountability ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ ایک سفید ہاتھی ہے۔ ہمارے مختلف پانچ پراجیکٹس کے فنڈز یہی سفید ہاتھی کھا گیا ہے۔ اب ہم اورنج لائن ٹرین کے منصوبے کو ختم بھی نہیں کر سکتے بلکہ اسے مکمل کرنا پڑے گا۔ ہماری حکومت کے لئے اورنج لائن ٹرین کے منصوبے کو مکمل کرنا ایک بہت بڑا task ہے۔ ہم اپنے پانچ مختلف پراجیکٹس کے فنڈز curtail کر کے اورنج لائن ٹرین پر لگا رہے ہیں تاکہ وہ مکمل ہو سکے۔ یہ اس کا جواب ہم سے نہیں مانگ سکتے بلکہ

اس کا جواب قائد حزب اختلاف کے لوگوں کو دینا چاہئے کیونکہ سفید ہاتھی کا یہ منصوبہ ہماری حکومت نے شروع نہیں کیا تھا۔

جناب چیئرمین! مجھے قائد حزب اختلاف کی تقریر سُن کر بڑی حیرت ہوئی کیونکہ انہوں نے بے ربط باتیں کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا ڈرائیور ڈالر کی قیمت یعنی value بڑھنے کے حوالے سے باتیں کر رہا تھا جس کی تنخواہ 17 ہزار روپے ہے۔ ان کے ڈرائیوروں کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ ان کے لیڈر خود ہی ملک سے باہر پیسے اور ڈالرز لے کر جاتے ہیں جس کی وجہ سے پاکستان کے غریب لوگ آج تک مفلسی کا شکار ہیں۔ ان کے ورکرز جو باہر دھمال ڈالتے ہیں ان کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ یہ غربت ان کے لیڈروں کی وجہ سے ہے۔ پی ٹی آئی کی حکومت تو انسان دوستی کا ثبوت دینے کی کوشش کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کر لیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! جی، میں ایک منٹ میں wind up کر لیتی ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے concerning ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔ بجٹ کی کتاب میں نمبر 11 کے اوپر Administration of Justice کا ایک head ہے۔

جناب چیئرمین! میرا تعلق اسی شعبہ سے ہے لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ اس حوالے سے اپنا concern show کر دوں۔ اس head میں پہلے سے زیادہ بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ ہم ججوں کی تنخواہوں اور دوسرے expenditures کے لئے تو پیسے رکھ لیتے ہیں لیکن Bar Councils کے حوالے سے کوئی فنڈز نہیں رکھتے۔

جناب چیئرمین! میری ہمیشہ سے یہ گزارش رہی ہے اور اب بھی میں یہی کہتی ہوں کہ وکلاء حضرات اور Bar Councils کے لئے بجٹ میں کچھ percentage allocation ہونی چاہئے۔ مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کا یہ شاخسانہ ہے کہ انہوں نے وکلاء کو saleable and buyable product بنا دیا ہے۔ جب ان لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے تو یہ تب ان پر پیسا خرچ کرتے ہیں۔ یہ وکلاء کو پلاٹس دیتے ہیں۔ پی ٹی آئی سے تعلق رکھنے والے وکلاء چاہتے ہیں کہ ہم respect سے کام کریں۔

جناب چیئرمین!!Bar Councilsمیں جو سائلین آ کر بیٹھتے ہیں ان کے لئے پینے کے صاف پانی اور واش رومز کا کوئی انتظام نہیں ہے۔اسی طرح عدالتوں کی حالت انتہائی خراب ہے اور خاص طور پر پارکنگ کے لئے پارکنگ پلازہ بنایا جائے۔یہ مسئلہ براہ راست عوام سے متعلقہ ہے تو میری استدعا ہوگی کہ اس کے لئے بجٹ میں پیسے مختص کئے جائیں۔انہیںgrant in aidکی مد سے نکال کر ان کے لئے بجٹ کا ایک حصہallocateکیا جائے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بڑی مہربانی۔اب چودھری محمد اقبال بات کریں گے۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین!میں بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی بجٹ کی معروضات پیش کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔حالات بدلنے چاہئیں،بڑی دیر ہو گئی ہے،میں بڑی مدت سے دیکھ رہا ہوں کہ حزب اقتدار کی طرف سے بجٹ کی تعریفیں ہوتی ہیں اور حزب اختلاف کی طرف سے بجٹ پر تنقید کی جاتی ہے لیکن اس سے آگے بات نہیں بڑھ سکی۔میرے خیال میں بات اس سے آگے بڑھنی چاہئے۔اس وقت ملک پاکستان اور صوبہ پنجاب کے جو معاشی حالات ہیں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے بات آگے بڑھنی چاہئے تھی۔ہم نے بڑے بڑے دعوے سُنے ہیں۔

جناب چیئرمین!میں نے محترم وزیر خزانہ کی تقریر بڑی توجہ سے پڑھی ہے اور اس میں بھی بڑے بڑے دعوے کئے گئے ہیں لیکن عملی طور پر جو چیزیں بجٹ کے اندر نظر آئی ہیں وہ بڑی خوفناک ہیں۔

جناب چیئرمین!میں آپ کوbridgeبنا کر یہ بات کرنی چاہتا ہوں کہ پاکستان کی معیشت کو ٹھیک کرنے کے لئے سارے ہاؤس کو دعوت دی جاتی کہ آئیں مل بیٹھ کر سوچیں کہ ہم نے ملک اور صوبے کو اسeconomic crisisسے کس طرح نکالنا ہے؟یہ سوچ ملکی سطح پر اور صوبہ پنجاب کی سطح پر اپنائی جانی چاہئے تھی اس سے محسوس ہوتا کہ واقعی کوئی انقلاب آ گیا ہے، نیا پاکستان بن رہا ہے اور کوئی نیا کام ہو رہا ہے۔معاملات اسی انداز سے چلائے جا رہے ہیں جیسے کہ پہلے چلائے جا رہے تھے اور یہ حالات دیکھتے ہوئے ہمیں ایک عرصہ گزر چکا ہے۔اس وقت کے معاشی حالات کے پیش نظر اس طریق کار سے اب معاملات نہیں چل سکتے۔

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ میرے چھوٹے بھائی ہیں اور یہ ایک دور میں ہمارے ساتھ بھی رہے ہیں۔ شاید ان کو یاد ہو یا نہ یاد ہو لیکن ہمیں یاد ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ حالات اس طرح سے نہیں رہنے چاہئیں بلکہ بات کو آگے بڑھایا جانا چاہئے۔ یہاں پر کہا جاتا ہے کہ پچھلی حکومت نے کیا کیا ہے؟ Seeing is believing. یعنی چیز دیکھ کر نظر آتی ہے کہ کچھ کیا گیا ہے یا نہیں۔ قائد پنجاب محترم میاں محمد شہباز شریف نے صوبہ پنجاب میں farm to market roads کی تعمیر کا منصوبہ شروع کیا جس کو خادم اعلیٰ پنجاب رورل روڈ پروگرام کہا جاتا تھا۔

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ آپ کو یاد ہے یا نہیں؟ اس منصوبے کے اوپر بہت زیادہ کام ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ تہذیب سڑک کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ پنجاب میں اس پروگرام کے تحت بہت ہی اعلیٰ قسم کی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں اس کے لئے انہوں نے چائنا میں ایک وفد بھجوایا اور وہاں سے انفراسٹرکچر کے حوالے سے پوری تحقیق کروائی گئی تھی اور پھر اسی کی بناء پر پورے پنجاب کے اندر سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ یہ سڑکیں جنوبی پنجاب، وسطی پنجاب یعنی پورے پنجاب میں بنائی گئی ہیں۔ ان سڑکوں کا state of the art کام ہوا ہے۔ ان سڑکوں کی وجہ سے لوگ اپنے مریضوں کو لے کر ہسپتال تک پہنچ جاتے ہیں۔ موجودہ حکمرانوں کی طرف سے یہ آواز آنی چاہئے تھی کہ اس پروگرام کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے پورا بجٹ دیکھا ہے لیکن مجھے ایسا کوئی پروگرام نظر نہیں آیا۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آسکی کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ امید ہے کہ وزیر خزانہ مجھے اس بات کا جواب اپنی winding up تقریر میں ضرور دیں گے۔

جناب چیئرمین! میں گوجرانوالہ کا رہنے والا ہوں۔ میرے فاضل دوست وزیر قانون ہمارے بڑے پرانے رفیقِ کار رہے ہیں اُدھر سے روز گزرتے ہیں۔ گوجرانوالہ میں جی ٹی روڈ کے اوپر لوئیاں والا ایک چوک تھا وہاں پر کینٹ کی طرف جانے والے روڈ پر ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ، دو دو گھنٹے ٹریفک رُکی رہتی تھی وہاں پر state of the art پُل بنایا گیا ہے جو وزیر قانون اور چودھری ظہیر الدین نے بھی دیکھا ہو گا۔ اُس پر سگنل بھی نہیں ہیں اور لوگ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ کیسا کام کیا ہے۔

جناب چیئر مین! میں نے پہلے کہا ہے کہ seeing is believing اور یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔ اس بات کو آگے بڑھایا جاتا ہے اور اس حکومت کو آئے ہوئے گیارہ مہینے ہو گئے ہیں تو انہوں نے کیا کیا ہے؟ بتائیں کوئی سڑک شروع کی ہے کوئی میگا پراجیکٹ شروع کیا ہے، کوئی پُل بنایا ہے، کوئی کام کیا ہے؟ کچھ deliver کرنا پڑے گا، کوئی کام کر کے دکھانا پڑے گا لیکن اس طرح دعوے کرنے سے بات نہیں چلے گی۔

جناب چیئر مین! میری بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ سبھی کو ساتھ لے کر چلیں۔ لیڈر شپ سبھی کو ساتھ لے کر چلنے کا نام ہے، بیٹھ کر economic crisis کا حل نکالیں، اُس کے لئے پروڈکشن کیسے بڑھانی ہے، export کیسے بڑھانی ہے اور import کیسے کم کرنی ہے؟ یہ کرنے کے کام تھے لیکن اُس کے اوپر کوئی کام نہیں ہو رہا اور میں بڑے دکھ کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں۔ ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو موقع دیا ہے تو یہ کامیابی کی طرف رُخ کریں۔ اگر یہ اسی طرح طعنہ بازی کرتے رہے تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟

جناب چیئر مین! جنہوں نے ہمیں منتخب کرا کے اس ہاؤس میں بھیجا ہے اُن کی بھی ہمارے اوپر کوئی ذمہ داری ہے اور ہم نے اُنہی کو جواب دینا ہے۔۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئر مین: جی، چودھری محمد اقبال اپنی بات جاری رکھیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئر مین! میں عرض کر رہا تھا کہ بڑے بڑے دعوے کئے گئے ہیں کہ یہ بجٹ عوام دوست ہے، اس کی بنیاد تحریک انصاف کی حکومت کے منشور پر رکھی گئی ہے، یہ بنیاد حکومت پنجاب کو تمام شعبوں کے لئے راہنما اصول مہیا کرے گی لہٰذا وزیر اعظم پاکستان کی اعلیٰ قیادت میں کفایت شعاری کی پالیسی پر سختی سے عمل کیا جا رہا ہے۔ اس بجٹ تقریر میں یہ دعوے کئے گئے ہیں اور عمل کیا ہے کہ رواں مالی سال کے مقابلے میں 2.7 فیصد اخراجات میں اضافہ کیا جا رہا ہے اور یہ ان کی بچت کی باتیں اور دعوے تھے۔ اِدھر سے ایک فاضل دوست نے کہا کہ قائد حزب اختلاف نے 2.7 فیصد کی figure پڑھی ہے مجھے اُس پر شک ہے۔

جناب چیئرمین! میں حیران ہوں یہاں پر وزیر خزانہ بیٹھے ہیں آپ اُن سے پوچھ لیں اور یہ ان کی بجٹ تقریر میں لکھا ہوا ہے اور اس کے اوپر ان کے فاضل دوست شک کر رہے ہیں کہ وہ غلط لکھا گیا ہے تو اس پر ہم کیا ماتم کریں؟ وزیر خزانہ سے میری یہ گزارش ہے کہ کچھ آگے بڑھیں اگر یہ آگے نہیں بڑھیں گے تو پھر مذاق اُڑایا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں مزید صرف دو فقرے کہہ کر آپ سے اجازت لے لوں گا میں اپنی بات کو زیادہ لمبا کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی میں repetition کا قائل ہوں۔ Nations flourish when they change gears to try forward. کوئی move forward کریں جس سے اس ملک کو فائدہ ہو، اس صوبے کو فائدہ ہو اور عوام کو بھی فائدہ ہو۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ export oriented economy میں invest کریں تاکہ imports کم ہوں اور exports بڑھیں۔ اس وقت capital goods کی 45 percent imports ہو رہی ہیں اور feul میں import ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ investment credit inflow میں بے تحاشا کمی واقع ہو گئی ہے ابھی ہمارے فاضل دوست شیخ صاحب اس بارے میں بات کر کے گئے ہیں۔ یہ سارے کام کرنے کے ہیں اگر یہ نہیں کریں گے تو پھر یہ کام کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس صوبے کی خدمت کرنے کا موقع دیا ہے یہ اس صوبے کی خدمت کر جائیں اور پاکستان کی خدمت کر جائیں لوگ ان کو اچھے الفاظ سے یاد کریں۔ میں ان گزارشات کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا آپ کا بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ عائشہ اقبال!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ گلناز شہزادی!

محترمہ گلناز شہزادی:

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

جناب چیئرمین! 14-جون 2019 کو جو بجٹ دیا گیا اگر اُسے آئی ایم ایف پنجاب lost کہوں تو غلط نہ ہو گا۔

جناب چیئرمین! سمجھ سے باہر ہے کہ جب ہم بات کرتے ہیں تو ہمارے حکومتی ممبران جس طرح سے اُس کا مذاق اُڑاتے ہیں کاش! وہ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے budget statement or relevant books کو نہیں پڑھا۔

جناب چیئرمین! ان سے میری request ہے کہ وہ خود بھی اُن books کو پڑھ کر دیکھ لیں۔ اگر آپ لوگ macro economic outlook دیکھتے تو آئی ایف ایم کا پروگرام جس کا بہت چرچا بھی ہے جس کے لئے کہا جاتا تھا کہ میں خودکشی کر لوں گا، میں قرضہ نہیں لوں گا اور at the end وہ قرضہ لے بھی لیا تو اس کو جاننے کا عوام کا حق ہے کہ اُس آئی ایم ایف کے پروگرام کا 39 مہینوں کے لئے کیا کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کے ہی white paper میں وہ facts لکھے ہوئے ہیں کہ اس پروگرام کو لینے کے بعد further next one year and so on یہ مہنگائی بڑھتی جائے گی۔

جناب چیئرمین! آپ کہتے ہیں کہ آپ یہاں پر بجلی اور گیس کے بلوں کی بات نہ کریں جب direct impact آتا ہے۔ اس وقت ہر عام آدمی رو رہا ہے۔[*******] نے جو وعدے کئے تھے اُن وعدوں میں سے انہوں نے ایک وعدہ بالکل پورا کیا کہ ہر شخص رو رہا ہے، دہائیاں دے رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات کہنا چاہوں گی کہ اگر آپ صرف بجلی یا گیس کے بلوں کی بات کرتے کہ ان کو یہاں پر discuss نہ کریں تو edibles کی بات کر لیتے ہیں۔ وہاں پر واضح طور پر یہ بھی بتایا گیا کہ تمام edibles کی prices بھی بڑھیں گی تو عوام کو ذہنی طور پر تیار کریں۔ ٹی وی پر آ کر یہ نہ کہیں کہ یہ مشکل وقت تھوڑی دیر کے لئے ہے یہ تو ٹل جائے گا۔ یہ مشکل وقت ٹلے گا نہیں بلکہ یہ مشکل وقت ابھی چلے گا، یہ دوڑے گا اور مہنگائی کی جو تلوار ہے وہ عام آدمی کی گردن پر لٹکتی رہے گی۔ یہ چیزیں عوام کو بتائیں کیونکہ یہ اُن کا حق ہے کہ وہ facts کو جانیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 196 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! میں اس سے آگے اگر ایجوکیشن کے different departments کی بات کروں تو آپ نے ان کے ڈویلپمنٹ بجٹ کو اتنا کٹ کر دیا تو لوگوں کو کس طرح سے روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔ اس وقت کیا job opportunities ہیں؟ ایک کروڑ نوکریوں کے وعدے کیسے پورے ہوں گے؟ سکولز ایجوکیشن دیکھ لیں میں نے بجٹ کی books میں وہ paragraph شروع کیا تو وہ ساتھ ہی ختم بھی ہو گیا۔ اُس میں صرف Insaaf School Programme Evening Shift کی بات کی گئی۔ اگر آپ اس چیز کو اپنے ڈیپارٹمنٹ سے بھی تھوڑا سا verify کرا لیتے تو ہمارے 2013-18 previous tenure کے last month میں تمام اضلاع میں اس کا نوٹیفکیشن جا چکا تھا کہ جہاں جہاں پر ضرورت ہے وہاں کے سکولوں کے اندر evening shift start کی جائے۔

جناب چیئرمین! اس حوالے سے میری دوسری strong reservation انصاف کا نام use کرنے پر ہے۔ آپ تو بڑے سخت خلاف تھے کہ پارٹیوں اور persons کے labels نہیں ہونے چاہئیں اب آپ نے بھی ہر جگہ اپنا نام ڈالنا شروع کر دیا اور لوگ اس قدر پریشان اور تنگ ہیں۔ وہ جب جب انصاف دیکھیں گے تو اور چیخیں گے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ:

بجا کہے جسے عالم اسے بجا سمجھو
زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

جناب چیئرمین! آج لوگ رُو رُو کر پرانا پاکستان مانگ رہے ہیں، رو رو کر دہائیاں دے رہے ہیں اور میاں محمد نواز شریف کو یاد کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ اپنی تقریر میں دیکھیں کہ آپ ہائر ایجوکیشن میں چھ یونیورسٹیوں کے لئے credit لے رہیں۔ آپ ADP 2019-20 کے صفحہ نمبر 28 پر دیکھیں کہ آپ نے جو بجٹ allocation کی ہے وہ صرف چار یونیورسٹیوں کے لئے ہے۔

جناب چیئرمین! وہاں لکھا گیا ہے کہ only the establishment of four new universities تو معزز وزیر خزانہ نے کس حق سے یہاں تقریر کرتے ہوئے چھ یونیورسٹیوں کا اعلان کیا۔ میری اس پر strong reservations ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ طلعت فاطمہ نقوی!

MS TALATH FATEMEH NAQVI: Mr! Chairman! I hope the Speaker will allow me to speak in English. Thank you.

MR CHAIRMAN: Yes, you can.

MS TALATH FATEMEH NAQVI: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Mr Chairman! I would congratulate Mr Hashim, our Finance Minister for the budget in the kind of situation that we have taken the Government. It has been an enormous challenge to bring out a budget which will be acceptable and it is not going to be acceptable to the Opposition but it will have impact in coming years.

MR CHAIRMAN: You are requested to address the Chair.

MS TALATH FATEMEH NAQVI: Mr Chairman! I am so sorry. I was looking at those ladies because they were looking at me. (Laugh)

Mr Chairman! I am sorry. I would also like to congratulate the PTI Government for trying to build and put the basics of a welfare government together. It is not going to be easy but we are taking up that challenge and that is a part of our manifesto. What I would like to say is that Pakistan is at a crossroads which is very very tough because every institution that we have now is mortgaged. So the Government has very limited resources but as Pakistanis this is our country and it is not the rich or the poor or the marginalized. Everyone has to play his role and even gone is going to play it in this budget that we are seeing. Yes it is going to be tough. You have to tighten your belts; you have to give up lot of luxuries that you are used to but this is the time when Pakistan is will have to stand together and united to build this nation. We need to stand together. We need to focus. It is expensive. It is a very tough challenge but Inshaallah even that our leaders are not pocketing the wealth of the people and the taxes that are being mobilized. I hope and I

am praying that this challenge will be taken up and we will come and we will see this problem through and Inshaallah in the coming years we will put this together as a nation. It is not PML(N); it is not PPP; it is not PTI; it is being together that we will build this nation because each one has to tighten his belt at this point to bring about the change that we are looking forward. Thank you, sir and thank you Mr Hashim.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب مظفر علی شیخ!

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! شکریہ۔

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قَالُوا سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ۔

صدق اللہ العلی العظیم۔

جناب چیئرمین! میں بجٹ پر بات کرنے سے پہلے ایک چھوٹی سی بات share کروں گا کہ جب معزز ممبر سردار اویس خان لغاری ہمارے انتہائی محترم سابق وزیر اعلیٰ جناب پرویز الٰہی کے سنہری دور کا حوالہ دے رہے تھے تو مجھے سمجھ نہیں آئی کہ جناب فیاض الحسن چوہان کو کیا problem آن پڑی کہ انہوں نے زیر لب مسکراتے ہوئے ہمارے انتہائی معزز وزیر اعلیٰ کا کم و بیش بارہ مرتبہ تذکرہ کرنا ضروری سمجھا کہ جناب پرویز الٰہی کا پانچ سالہ دور اور ان کا یعنی موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا 9 ماہ کا دور، شاید یہ 9 ماہ کا دور ان سے کچھ سو گنا زیادہ بہتر ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ کیا وہ اپنی بجٹ تقریر کر رہے تھے یا بحالی نوکری تقریر کر رہے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ بات ہر بندے نے محسوس کی ہے کہ شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری بعض اوقات بندے کو لے ڈوبتی ہے جیسا کہ وہ پہلے بھی نوکری سے نکالے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم موجودہ بجٹ پر کچھ عرض کریں تو آپ جس طرح کا چاہے بجٹ دے لیں میں پورے دعوے کے ساتھ بات کر رہا ہوں کہ آپ ان پانچ سالوں میں جناب پرویز الٰہی سے زیادہ innovation دے سکتے ہیں اور نہ ہی ان سے زیادہ انفراسٹرکچر دے سکتے ہیں۔ یہ نہ میاں محمد شہباز شریف سے زیادہ کشادگی، خوشحالی اور انفراسٹرکچر صوبہ پنجاب کو دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! انہوں نے innovations دی تھیں۔ I am a practicing doctor, I have been serving in two different hospitals میں میاں محمد شہباز شریف سے پہلے کا دور جو ہسپتالوں کے لئے تھا that was not an era of documentation یہ پہلی مرتبہ ہوا کہ انہوں نے آ کر ہر چیز کمپیوٹرائز کی اور اس کو documentation دی۔ آپ اب اس کو ایک پلیٹ فارم سمجھ لیں یا بنیاد سمجھ لیں جس کو لے کر آپ نے آگے بڑھنا ہے۔ انہوں نے مختلف اضلاع میں ہیلتھ کے خوبصورت ادارے بنائے جس کی وجہ سے لوگ جوق در جوق ہسپتالوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ کیا نئے ہسپتال بنانے سے مسائل کا حل ہو جائے گا۔ یہاں انتہائی محترم وزیر قانون بھی تشریف فرما ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے ان سے بھی یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ جتنے چاہے ہسپتال بنا لیں جب تک آپ صاف فضا اور ماحول پنجاب کو نہیں دیں گے آپ کے ہسپتال اسی طرح آباد رہیں گے اور کم پڑتے رہیں گے۔ 35 percent of diseases are communicable diseases آپ ان کو کم کریں۔ آپ صاف ماحول اور صاف پانی دیں۔ یہ بہت اچھا منصوبہ تھا جو وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے دیا تھا کہ مختلف ریسٹورنٹس اور مختلف کھانے والی جگہوں کو چیک کیا جاتا تھا۔ اس سسٹم کو فعال بنائیں۔ جناب پرویز الٰہی کا منصوبہ جو ریسکیو1122 کی شکل میں تھا اس کو مزید آگے بڑھائیں۔ آپ ریسرچ کے لئے پیسے دیں وہ چاہے میڈیکل کی ہو، زراعت کی ہو یا تعلیم کی ہو اس کے لئے فنڈز رکھیں۔ آپ اپنی یونیورسٹیوں کو increase کریں۔ کیا ہم نے کبھی غور کیا ہے کہ دنیا کی یونیورسٹیوں میں پاکستان کا نمبر کتنے نمبر پر آتا ہے۔ اس کی کوالٹی کس طرح کی ہے۔ کیا پاکستان کی کوئی یونیورسٹی دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں شمار ہوتی ہے؟

جناب چیئرمین! ہمارے پاس صرف ایک NUST یونیورسٹی ہے اور اس کا بھی دنیا میں 650واں نمبر ہے۔ آپ دیکھ لیں اسرائیل میں کتنی یونیورسٹیاں ہیں، انڈیا کو دیکھ لیں اور پھر پاکستان کی یونیورسٹیوں کے ساتھ موازنہ کر لیں۔ آپ اس وقت تک ملک کو تعلیم میں آگے نہیں لے جا سکتے جب تک اس پر صحیح توجہ نہیں ہو گی۔ یہ بجٹ کا اعداد و شمار کا گورکھ دھندا اِس طرف کچھ بگاڑے گا اور نہ اُس طرف کچھ بگاڑے گا۔ ہم نے پہلے بھی اسی طرح اسمبلیوں میں کھڑے ہو کر تقاریر سنی ہیں، ہر بندہ اپنا اپنا نام بنا کر چلا جاتا ہے۔ خدا کے لئے آپ پاکستان اور پنجاب کو لے کر آگے چلیں۔ یہ ہماری پہچان ہیں۔

جناب چیئرمین! میں تو ایک چھوٹے سے ضلع سے تعلق رکھتا ہوں۔ آپ یقین کریں جب سے بلدیاتی ادارے ٹوٹے ہیں وہاں پر حال یہ ہے کہ گلیوں اور سڑکوں پر کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ آپ جو مرضی کر لیں جتنی مرضی ڈویلپمنٹ کر لیں لوگوں کے روّیے تبدیل کرنے کی بات ہوتی ہے۔ تحریک انصاف جب برسر اقتدار آئی تھی تو اس نے کہا تھا کہ ہم نیا پاکستان بنائیں گے تو مجھے بتائیں کہ کیسے نیا پاکستان بنائیں گے کیا پہلے پاکستان کو گرا کر نیا پاکستان بنانا تھا، نیا پاکستان تو سوشل ویلیوز کو مضبوط کرنے کا نام تھا تو آپ نے کیا سوشل ویلیوز مضبوط کر دیں آپ نے تو غریب کے منہ سے نوالہ چھین لیا اور ہماری یوتھ کے منہ میں گالیاں بھر دیں ہیں؟ اگر آپ سوشل میڈیا پر جا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ کس طرح عزت دار لوگوں کی پگڑیاں اُچھالتے ہیں؟ میں بھی اس میں شریک ہوں لیکن میں پرانی نسل سے تعلق رکھتا ہوں یہ میرا بھی قصور ہے کہ ہم نئی نسل کو آداب نہیں سکھا سکے لیکن جب ایک لیڈر ہی کھڑا ہو کر دوسروں کو چور، ڈاکو، بدمعاش، لٹیرا اور لچے لفنگا اس طرح کے الفاظ استعمال کرے گا تو کیا پھر اس کے followers دوسروں کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالیں گے یا ان کے منہ سے دوسروں کے لئے پھول جھڑیں گے؟

جناب چیئرمین! میں انتہائی ادب کے ساتھ گزارش کروں گا کہ یہ میرا نہیں بلکہ پی ٹی آئی کا نعرہ تھا کہ ملک کو نئی اقدار دیں گے، آپ بجٹ نہ دیں کیونکہ آپ کا یہ نعرہ ہے کہ ہمیں ڈویلپمنٹ اور انفراسٹرکچر سے کوئی غرض ہی نہیں ہے اور ہمارا نعرہ یہ ہے کہ ہم چوروں کو پکڑیں گے تو آپ چوروں کو پکڑیں کون کہتا ہے کہ آپ چوروں کو نہ پکڑیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ حق حلال کی روزی کمانا ہر ایک کا فرض ہے اور جو اپنے ہاتھ سے رزق حلال کماتا ہے اللہ بھی قیامت کے دن

اس کو اپنا دوست رکھے گا تو آپ ضرور پکڑیں لیکن across the board انصاف کریں کیونکہ ریاستِ مدینہ میں انصاف across the board تھا۔

جناب چیئرمین: جناب مظفر علی شیخ! براہ مہربانی آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! میں بس ایک دو منٹ کے اندر اپنی speech wind up کر رہا ہوں۔ ریاستِ مدینہ میں انصاف across the board تھا اور رسول اکرمؐ کو یہ فرمانا پڑا کہ اگر آج میری بیٹی حضرت فاطمہؓ بھی ہوتیں تو میں ان کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا تو یہ across the board انصاف تھا۔ آپ بدلے نہ لیں جنگِ خندق میں حضرت علیؓ نے جب کافر کو زمین پر گرا لیا اور تلوار گردن پر رکھ دی اور گردن اڑانے ہی والے تھے کہ کافر نے حضرت علیؓ کے چہرہ مبارک پر تھوک پھینک دی تو آپ نے فوراً تلوار گردن سے ہٹالی کہ پہلے میں اللہ کی رضا کی خاطر اس کافر کو قتل کر رہا تھا لیکن اب اگر میں اس کی گردن اڑاتا ہوں تو یہ میرا بدلہ شمار ہوگا لہٰذا آپ یہ تاثر نہ دیں کہ آپ اپوزیشن سے بدلہ لے رہے ہیں بلکہ آپ یہ تاثر دیں کہ ہم پاکستان کو آگے لے کر جا رہے ہیں پھر چاہے اس میں بڑی بہن، دوست یا سابق وزیر اعلیٰ کا نام بھی آجائے تو ان کو بھی ایک ہی پیمانے میں تولا جائے گا، pick and choose نہ کریں جو کہ سابقہ حکومتیں کرتی رہی ہیں۔ آپ کا سب سے بڑا الزام پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی پر یہ تھا کہ یہ آپس میں دست و گریبان رہتے ہیں جس کی وجہ سے ملک ترقی نہیں کر سکا تو آپ بھی اسی طرح۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب مظفر علی شیخ! براہ مہربانی آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! ہم اسی طرح دست و گریبان ہیں تو پاکستان کو انتشار میں ڈال کر آپ ترقی نہیں کر سکتے۔ میں ایک گزارش کروں گا کہ حافظ آباد سے لاہور آنے کے لئے خانقاہ ڈوگراں روڈ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو کہ 26 کلومیٹر کی لمبی ہے جس میں سے صرف 3 کلومیٹر کا ایک ٹکڑا انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے وہاں اس روڈ سے تقریباً روزانہ 15 سے 20 ہزار گاڑیاں گزرتی ہیں جن میں بڑے لوڈرز سے لے کر چھوٹی کاریں شامل ہیں وہ ٹکڑا آج تک نہیں بن سکا حتیٰ کہ وہ 100 ملین کا منصوبہ ہے لہٰذا میری وزیر خزانہ سے یہ التماس ہوگی کہ آپ لوگوں کی سہولتوں

کو مدنظر رکھیں کیونکہ جو بھی شخص وہاں روڈ سے گزرتا ہے موجودہ حکومت کو کوستا ہوا گزرتا ہے تو کم از کم اس سڑک سے گزرنے کے بعد لوگوں سے اپنے حق میں اچھے الفاظ ہی سن لیں۔

جناب چیئرمین: جناب مظفر علی شیخ! جی، انشاءاللہ۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! دوسرا میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ 42 کروڑ روپے سے جناب پرویز الٰہی نے وہ سڑک بنوائی تھی یہ ان کا ہمارے حافظ آباد کے لئے ایک تحفہ تھا جو آج ابتر صورتحال میں ہے اور میں امید بھی رکھوں گا کہ موجودہ حکومت ان کی اس کاوش کو آگے لے کر چلے گی۔

جناب چیئرمین! میں ایک بات اور کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے بلدیاتی ادارے ٹوٹے ہیں تو میرے شہر میں CEO پر تمام تر ذمہ داری عائد کر دی گئی ہے، شاید وہ اتنی capacity نہیں رکھتے تو براہ مہربانی میرے شہر کو گزرنے کے قابل تو بنا دیا جائے اور وہاں پر تعفن سے بھری ہوئی گلیاں ہیں۔ میں ایک شعر سنانا چاہتا ہوں۔۔

جناب چیئرمین: جناب مظفر علی شیخ! آپ شعر سنا کر براہ مہربانی اپنی speech wind up کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین!

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خوں چکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

جناب چیئرمین! ہم انشاءاللہ سچ کو سچ اور غلط کو غلط کہتے رہیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جناب مظفر علی شیخ! آپ کا بہت شکریہ۔ جی، اب جناب طارق مسیح گل اپنی speech کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! شکریہ۔ شروع کرتا ہوں اس نام سے جو کہتا ہے کہ I am the light of world میں دنیا کا نور ہوں۔ وہ جو کہتے ہیں کہ I am the way of truth and the life کہ میں حق اور زندگی ہوں۔ یہ بجٹ 20-2019 محترم وزیر خزانہ پنجاب مخدوم ہاشم جواں بخت نے پیش کیا ہے یہ بجٹ basically پنجاب کی عوام کو موت کا message ہے

اس بجٹ کو جب پبلک نے سنا تو یہ ان کو بہت ہی عجیب قسم کا موت کا message ملا کہ عوام جس چیز کو بھی ہاتھ لگاتی ہے وہ ان کی پہنچ سے باہر ہے۔ آج میری بہن، بیٹی یاماں جو کہ گوشت کھانے کی استطاعت تو رکھتی نہیں لیکن جب وہ دال یا چنے خریدنے کے لئے کریانہ کی دُکان پر جاتی ہے، جب وہ دُکاندار سے جا کر دال، چنے اور گھی کا بھاؤ پوچھتی ہے تو وہ بے چاری کانپتی ہوئی اپنے گھر کو واپس آجاتی ہے کیونکہ اس کی اتنی آمدن نہیں ہے لیکن جس طریقے سے انہوں نے یہ بجٹ پیش کیا ہے تو میں اس حکومت کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے جب پاکستان بنانے کے لئے محنت کی تو انہوں نے اقلیتی نمائندوں کے پاس جا کر یہ لفظ کہے تھے کہ یہ پاکستان اقلیتوں کا پاکستان ہے تو میں آج اس ہاؤس میں اپنے وزیر خزانہ، وزیر قانون، وزیر انسانی حقوق اور وزیر پبلک پراسیکیوشن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس پاکستان کو تو بانیٔ پاکستان نے اقلیتوں کا پاکستان کہا تھا لیکن پوری بجٹ تقریر میں اقلیتوں کو ignore کیا گیا۔ ایک خیالی پلاؤ پکانے کے لئے صرف دو لائنوں پر مشتمل ایک یونیورسٹی کا قیام جو کہ شاید لفظی ہے پتا نہیں کہ وہ یونیورسٹی بنے گی یا نہیں؟ یہ ہمیں کسی کو بھی نہیں پتا کیونکہ یہ حکومت یوٹرن کی بادشاہ ہے تو یہ کبھی بھی یوٹرن لے سکتی ہے۔ اس پورے بجٹ میں دو لائنوں پر مشتمل یونیورسٹی کے قیام کی صرف بات کی گئی ہے باقی آپ پوری بجٹ تقریر دیکھ لیں اس میں اقلیتوں کو ignore کیا گیا ہے۔ ہمارا پیارا وطن جس کا پرچم میرے سامنے لگا ہوا ہے اس پرچم میں دو رنگ ہیں جب آپ ایک رنگ کی بات کرتے ہیں اور دوسرے رنگ کو ignore کرتے ہیں تو یہ پرچم پاکستان کا پرچم نہیں رہتا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے حکومت وقت کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ یونیورسٹی تو بنا نہیں سکتے لیکن ہمارے سکولز، کالجز اور یونیورسٹیاں جو کہ اقلیتوں کے لئے بنی ہوئی ہیں ان کو ہی بہتر کر دیں۔ فیصل آباد میں New Governance School System میں اس وقت 1600 بچے زیر تعلیم ہیں اور یہ وہ بچے ہیں جو کہ یتیم اور مسکین ہیں جن کا دنیا میں کوئی نہیں ہے وہاں پر 800 بچے مسلمان بھائیوں کے خاندان کے ہیں اور 820 کرسچن بچے زیر تعلیم ہیں۔ یہ یونیورسٹی کی بات کرتے ہیں وہاں پر سکول کے احاطے میں ایک گندے پانی کا کنواں بنا دیا گیا ہے تاکہ وہ بچے جن کی ماں اور باپ دونوں نہیں ہیں وہ پیاس سے بلکتے رہیں وہاں معصوم بچوں کی جان کا خاتمہ ہونے والا ہے۔

جناب چیئرمین! میں صرف یہ بات پوچھتا ہوں کہ یونیورسٹی پتا نہیں بنی ہے یا نہیں لیکن اس طرح کے سکول جہاں پر یتیم بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے، مفت کتابیں دی جاتی ہیں، مفت بیگز، جوتے اور یونیفارم دیئے جاتے ہیں تو اُن سکولوں پر رحم کیا جائے۔ میں نے کافی دفعہ کوشش کی اور وزیر انسانی حقوق سے بات کی تو یہ کہتے ہیں کہ کوئی بات نہیں۔ یہ گندا کنواں جو بن رہا ہے یہ سکول کے ساتھ بن رہا ہے۔

جناب چیئرمین: پلیز! wind up کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! مہربانی کر کے مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔ مجھے پتا ہے کہ یہاں پر ٹائم نہیں ملے گا لیکن میں اپنے حق کی بات کرتا ہوں۔ ایک تو پہلے ہمیں receipts میں ignore کیا گیا ہے اور اگر اس بات پر بھی مجھے ٹوک دیا جائے گا تو مجھے دُکھ ہو گا۔

جناب چیئرمین! میں پاکستان کا شہری ہوں، یہ پاکستان میرا ہے، اس پاکستان کو بنانے کے لئے میرے لیڈر ایس پی سنگھا نے ووٹ دیا اور کیا اس لئے دیا کہ آج یہاں پر اقلیتیوں کے حقوق اور تحفظ کی بات کی جائے؟ بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کا فرمان ہے کہ یہ اقلیتوں کا پاکستان ہے۔

جناب چیئرمین! میں پھر کہتا ہوں کہ خدا کے لئے ہماری اقلیتوں پر خصوصاً وہ اقلیت جو مسیح اقلیت ہے اُن کے اداروں، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں پر ہمدردانہ غور کیجئے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر اقلیتیں روتی رہیں، یہاں پر اقلیتوں کا خون بہایا جائے اور اقلیتیں پریشان رہیں تو یہ تبدیلی پاکستان نہیں چاہئے۔ ہمیں پاکستان سے یہ محبت نہیں ہے جو ایک سکھ کا پاکستان ہے جو ایسٹر کا پاکستان ہے بلکہ مجھے وہ پاکستان چاہئے جو بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے بنایا تھا جس کے لئے میری ماں، میری بہن، میری بیٹی اور میرے نوجوانوں نے اپنے خون کا ایک ایک قطرہ بہا کر کہا کہ پاکستان بنے گا۔ اُس وقت ہندو سامراج کے لوگوں نے یہ کہا کہ جو مانگے گا پاکستان اسے کہیں گے قبرستان لیکن میرے لیڈر نے کہا کہ پاکستان بنائیں گے اور سینے پر گولی کھائیں گے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! ہم تو اس پاکستان کے لئے اپنے سینے کھول کر کھڑے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! ہم تو گولی کھانے کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہم پاکستان کی خیر چاہتے ہیں لیکن یہ تبدیلی پاکستان جس کا پی ٹی آئی نعرہ لگاتی ہے اس میں اقلیتوں کو ignore کیا گیا ہے اور اس میں اقلیتوں کے سکولوں کا بیڑا غرق کیا گیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ kindly wind up کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! اس تبدیلی پاکستان اور نئے پاکستان سے ہمارے پاکستان کی جان کو چھڑایا جائے تاکہ پاکستان وہی رہے جو میرے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کا پاکستان ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! عزت افزائی کا بہت شکریہ۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ میری تقریر سے اتنا خوف ہے۔ میں نے لکھ کر ابھی بھی نہیں دیا لیکن اِس وقت نام بلا لیا گیا۔ کئی دفعہ اپنی self-respect کے اوپر دوسری ڈیوٹی کو مقدم رکھنا پڑتا ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں چند گزارشات پیش کرنے کی کوشش کروں گی۔

جناب چیئرمین! کل وزیر قانون نے یہاں بڑی دھواں دار باتیں کیں جس میں قائد حزب اختلاف پر بات کی اور آج بھی most of the time یہی دیکھا۔

جناب چیئرمین! مجھے اس ہاؤس کے اندر سولہواں سال ہے، یہاں بہت ساری تقریریں سنیں اور سنائی گئیں لیکن آج حیرت یہ ہے کہ یہاں پر تقریر کا جو concept ہے وہ یہ کہ دوسرے کی تضحیک اور پگڑی اچھالنا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں پی ٹی آئی کی حکومت کے پاس اپنے کہنے کو کچھ نہیں ہے اس لئے شاید اِن کا تکیہ یہ ہے کہ گالی نکالو اور بدتمیزی کرو۔ اگر اس کا یہ credit لینا چاہتے ہیں تو شوق سے لے لیں۔ میں ویسے شعروں کی شوقین نہیں ہوں لیکن جناب محمد بشارت راجا کے لئے کچھ شعر عرض کرتی ہوں۔

اپنی ہی آواز کو بے شک کان میں رکھنا
لیکن شہر کی خاموشی بھی دھیان میں رکھنا
کل تاریخ یقیناً خود کو دہرائے گی
آج کے ایک ایک دِن کو پہچان میں رکھنا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں نے بجٹ پر تقریر کچھ اور کرنی تھی لیکن میں سمجھتی ہوں کہ ریکارڈ کی درستی کے لئے کچھ باتوں کا اظہار کیا جانا ضروری ہے۔ کل جمہوریت کے حُسن کے اوپر وزیر قانون نے ہمیں کچھ تقریر سنائی جس کا میں جواب دوں گی کہ وہ بھی جمہوریت کا حُسن تھا جب 126 دن کا دھرنا دیا گیا تھا، وہ بھی جمہوریت کا حُسن تھا جب پارلیمنٹ اور پی ٹی وی کے اوپر حملہ کیا گیا تھا اور اسی ہاؤس کے اندر پانچ سال جو کچھ ہوتا رہا وہ بھی جمہوریت کا حُسن تھا۔ انہوں نے ایک اہم بات یہ کی کہ یہ صوبہ چلنے کے قابل نہیں تھا لیکن انہوں نے مہربانی یہ کی کہ جو صوبہ چلنے کے قابل نہیں تھا اُس میں حکومت بنانے کے لئے کیا کیا desperate efforts کی گئیں، کس طرح جہازوں میں بھر بھر کے لوگ لائے گئے اور یہ حکومت بنائی گئی۔ اس کے علاوہ وہ کہتے ہیں کہ بحران تو پیدا ہونا تھا کیونکہ وزیر خزانہ اس ملک سے باہر چلے گئے۔ وزیر خزانہ چلے گئے لیکن ملک میں GDP یہیں چھوڑ کر گئے اور ڈالر کی قیمت یہیں چھوڑ کر گئے۔ اِن کی اتنی حیثیت اور اوقات تو ہوتی کہ اُس ڈالر کو کم از کم stable کر لیتے۔ انہوں نے اس کو بہتر کرنے کے جو دعوے اور نجات دہندہ ہونے کی باتیں کی تھیں وہ Dracula بن کر اس قوم کے اوپر نازل ہوئی ہیں اور اب وہ قوم اس نجات دہندہ کو ایک Dracula کی صورت میں دیکھ رہی ہے۔ یہ بحران اس لئے بھی پیدا ہونا تھا جب موجودہ صدرِ پاکستان اِس وقت کے وزیر اعظم کو فون کر کے مبارک باد دے گا کہ پی ٹی وی پر نشریات رُک گئی ہیں۔ جب ایک دوسرے کو مبارکباد دی جائے گی تو پھر اس ملک میں بحران پیدا ہونے تھے اور اس ملک سے investors نے بھاگنا تھا۔ یہ بھی ان آنکھوں نے دیکھا جب اس ملک کے اندر جو لوگ انوسٹمنٹ لے کر آرہے تھے اُن کو بھگانے کی کیا کیا کوشش نہیں کی گئی۔ جیسے قائد حزب اختلاف نے کہا کہ مجھے خوف آرہا ہے تو خوف اُن کو ہی آتا ہے جن کے اندر خوفِ خدا ہوتا ہے لیکن جو فرعون بن کر بیٹھے ہوتے ہیں جنہیں بڑا گمان ہوتا ہے کہ میں اوپر ہوں باقی سب

نیچے کیڑے مکوڑے ہیں تو اُن کو خوفِ خدا بھی نہیں ہوتا اور خوفِ خدائی بھی نہیں ہوتا۔ ہمیں خوفِ خدا بھی ہے اور خوفِ خدائی بھی ہے اس لئے کسی کے خوف کے اوپر taunt مارنے سے بہتر ہے کہ کچھ دیکھ لیا جاتا۔ ابھی وزیر اعلیٰ پنجاب کی سادگی پر بات کرنی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب اتنے سادے ہیں کہ صرف 42 ترجمانوں کی ضرورت ہے۔ اتنے سادے ہیں کہ 28 سے کم وہ پروٹوکول لے کر نہیں چلتے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ kindly wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں wind up کر رہی ہوں۔ آپ نے جتنا سب کو ٹائم دیا ہے اس سے کم ہی لوں گی۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! آپ بات کو wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! وزیر اعلیٰ اتنے سادے ہیں کہ جہاں جاتے ہیں وہاں شہر بند کروا دیتے ہیں۔ اتنے سادہ وزیر اعلیٰ ہیں جو اتنے بڑے پروٹوکول کے ساتھ پھرتے ہیں۔ باقی لوگ طعنہ دے رہے تھے کہ جنوبی پنجاب میں فلاں بھی رہا فلاں بھی رہا لیکن میرا اُس وزیر اعلیٰ پنجاب سے سوال ہے جو جنوبی پنجاب کا نام لے کر منتخب ہوئے ہیں۔ کیا اُن کو خیال نہیں آیا کیونکہ تحصیل ناظم تو وہ رہے ہیں اور اُن کے اباجی تین دفعہ ایم پی اے بھی رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! کیا اپنے علاقے کی حالت بہتر کرنے کا اُس وقت خیال نہیں آیا؟

جناب چیئرمین: جی، بہت مہربانی۔ جی، رانا منور حسین!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! ایک اہم بات ہے جس کا میں چاہوں گی کہ وزیر خزانہ جواب دیں۔ باقیوں کو جتنا ٹائم دیا ہے پلیز مجھے ایک منٹ مزید چاہئے کیونکہ ایک اہم بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ میں نے رانا منور حسین کا نام لے لیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! جی، ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے ایک منٹ اوپر لے لیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اس بجٹ کے document میں دو بہت بڑے lacunas ہیں۔ پہلا lacuna یہ ہے کہ document میں پچھلے ایک سال کے expenditures کا ذکر نہیں ہے اور اس کے اندر grants کی مد میں کافی کچھ لپیٹ لیا گیا ہے جس کی کبھی روایت نہیں رہی۔ ہر دورِ حکومت میں expenditures کی detail آتی تھی حتیٰ کہ جنریٹر یا سوئی بھی خریدی جاتی تھی تو وہ سب کچھ لکھا جاتا تھا لیکن اس دفعہ کچھ ضرور ہے جس کی پردہ داری ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹریز اور وزراء کرام کے نام پر misstatement کی گئی ہے جس کا میں نے website سے screenshot لیا ہے۔ اس کے اندر 40 وزراء اور 45 پارلیمانی سیکرٹریز لکھے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو غلط بیانی کی گئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Wind up کریں۔ آپ کا ایک منٹ ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں wind up ہی کر رہی ہوں۔ اتنی بڑی غلط بیانی اور ریکارڈ میں جو دھوکا بازی کی گئی ہے اس کا جواب کون دے گا؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ 20-2019 پر بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ چونکہ اس وقت میرے خیال میں اجلاس کے ختم ہونے کا وقت ہو رہا ہے تو چند باتیں میں نے positive sense میں کرنی ہیں اس لئے وزیر خزانہ انہیں نوٹ بھی فرمالیں اور ان پر غور بھی فرمائیں۔

جناب چیئرمین! بجٹ یقیناً بڑی سنجیدگی سے بنایا گیا ہے، یقیناً بڑی محنت سے بجٹ بنایا ہے اور بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ وزیر خزانہ نے یہاں پر تقریر بھی کی ہے اور بڑی کوشش بھی کی ہے کہ اس سے لوگوں کے مسائل حل ہوں لیکن میں بالکل honestly آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ جو بجٹ آیا ہے یہ لوگوں کو قبول نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! پنجاب کے عوام اس بجٹ سے بالکل مطمئن نہیں ہیں اور جو وفاقی بجٹ قومی اسمبلی میں آیا ہے اس سے بھی قطعاً پاکستان کے عوام مطمئن نہیں ہیں کیونکہ جو اتنی مہنگائی بڑھائی گئی ہے اور اس وقت اتنی تیزی کے ساتھ ڈالر اوپر جا رہا ہے تو اس کی وجہ سے پنجاب اور پاکستان کے عوام بہت بُری طرح crisis کا شکار ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی بھی اور حکومت کے بھائی بھی ہم سب پنجاب کے اور پاکستان کے شہری ہیں۔ ہم یہاں کے رہنے والے ہیں۔ ہم نے اللہ کو بھی جواب دینا ہے اور پانچ سال بعد عوام کی عدالت میں بھی ہم جاتے ہیں۔ ہمیں ضد کی بناء پر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہمیں فیصلے عوام کے مفاد میں، اپنے صوبے کے مفاد میں اور پاکستان کے مفاد میں کرنے چاہئیں۔ کنٹینر پر کھڑے ہو کر یہ نعرے لگائے گئے کہ نیا پاکستان بنے گا اور پاکستان میں نمایاں تبدیلیاں آئیں گی لیکن ایک سال گزرنے کو ہے لیکن کسی کو غربت کے علاوہ کوئی نمایاں تبدیلی نظر نہیں آئی۔ اس وقت پاکستان میں معاشی صورتحال بدتر سے بدترین ہوتی جا رہی ہے۔ آپ اپنے پڑوسی اور مخالف ملک کی باتیں سنیں، ان کے میڈیا پر باتیں سنیں کہ وہ کس طرح سے پاکستان کے اوپر criticize کر رہے ہیں اور کس طرح سے ہمارے معاشی بحران کو پوری دنیا میں واویلا کر کے بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس سے وہ کس طرح edge لینے کی کوشش کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین! میری موجودہ حکومت سے یہ گزارش ہے کہ آپ ان چیزوں کو تھوڑا سا secret رکھ کر اگر آپ کوئی reforms کر رہے ہیں، اگر آپ کے کنٹرول میں معاشی چیزیں نہیں آرہیں تو آپ یقیناً ان چیزوں کو تھوڑا سا secret کر کے انہیں بہتر کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ان دشمنوں کو یہ پیغام دیں گے کہ پاکستان کی معیشت روز بروز کمزور ہو رہی ہے اور یہاں پر ہمیں ڈالر کی fluctuation ہو رہی ہے وہ ہم کنٹرول نہیں کر پا رہے تو اس کا پیغام ہمیں سرعام نہیں دینا چاہئے بلکہ اس وقت ہمارے وزیر خزانہ تشریف فرما ہیں انہیں کچھ اقدامات کرنا ہوں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا منور حسین! جلدی سے wind up کریں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! مجھے تھوڑا سا وقت دیں میں بس جلدی مکمل کر رہا ہوں۔ ہمیں پاکستان سے محبت ہے اور ہمارے بزرگوں نے قربانیاں دے کر اس پاکستان کو بنایا ہے۔ ہم نے انشاء اللہ اس کی حفاظت کا ذمہ بھی لیا ہے اور جب تک دم میں دم ہے ہم نے انشاء اللہ پاکستان کی سربلندی کی بات کرنی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پاکستانی معیشت کو ہماری حکومت نے مضبوط کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کی لیکن ان طاقتوں کو دیکھیں جو interim setup میں آتی ہیں اور جب آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی حکومت جارہی ہے اور کوئی حکومت آرہی ہے تو اس دوران جو setup آتا ہے، انہوں نے ہمارا کتنا نقصان کیا ہے لیکن وہ ہماری لڑائی آپس میں ڈلوا دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین! بلدیاتی اداروں سے متعلق آپ نے قانون پاس کر دیا ہے۔ ٹھیک ہے اور ہمیں قبول ہے کیونکہ اسی اسمبلی نے قانون پاس کیا ہے اور اسی معزز ایوان نے پاس کیا ہے جس دوران ہم نے واک آؤٹ کیا ہے لیکن انہوں نے ایڈمنسٹریٹرز کو اختیارات دیئے ہیں تو انہیں یہ بھی direction جانی چاہئے کہ صحت، صفائی اور صاف پانی کا نظام بھی بہتر ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ شکریہ، رانا منور حسین! اب وقت ختم ہو گیا ہے

The House is adjourned to meet on Wednesday the 9th June 2019, at 3:00 P.M.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

بدھ،19-جون2019

(یوم الاربعاء،15-شوال المکرم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 5

263

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ19-جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث

265

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

بدھ، 19-جون2019

(یوم الاربعاء، 15-شوال المکرم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر 34منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اَلَّذِیۡنَ
یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ
اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۴﴾
اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ
یَتَخَبَّطُہُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا
الۡبَیۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰہُ الۡبَیۡعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ
فَمَنۡ جَآءَہٗ مَوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ فَانۡتَہٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ ؕ
وَاَمۡرُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا
خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷۵﴾

سورۃ البَقَرَۃ آیات 274 تا 275

جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر (راہ اللہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ غم (274) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) حالانکہ سودے کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام تو جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا۔ اور (قیامت میں) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد۔ اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے (275)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلے علیٰ نبیّنا صلے علیٰ محمد
چوکھٹ نبیؐ کی چھوڑ کے جاتا کہاں کہاں
ان کا فقیر ٹھوکریں کھاتا کہاں کہاں
جیسے بیاں حضورؐ کی خدمت میں کر دیا
ایسے میں دل کا حال سُناتا کہاں کہاں
ہوتی اگر نہ آپؐ کی چوکھٹ اِسے نصیب
تو آنسو گنہگار بہاتا کہاں کہاں

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سالانہ بجٹ 20-2019 پر بحث آج تیسرے روز بھی جاری رہے گی۔ جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اپنے نام نہیں بھجوا سکے تو وہ اپنا نام تاریخ کے ساتھ سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔

تعزیت

سابق ممبر اسمبلی محترمہ سلمٰی بٹ کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ زیب النسا: جناب چیئرمین! سابق ایم پی اے محترمہ سلمٰی بٹ کل وفات پا گئی ہیں اور مرحومہ کا جنازہ بھی ہو چکا ہے اس لئے ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کروائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر سابق ایم پی اے محترمہ سلمٰی بٹ مرحومہ کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث

(---جاری)

جناب چیئرمین: اب ہم سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ پہلی speech جناب احسان الحق کریں گے۔ جی، جناب احسان الحق!

جناب احسان الحق: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ تجاویز پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں جناب عثمان احمد خان بُزدار وزیر اعلیٰ پنجاب اور مخدوم ہاشم جواں بخت وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش

کرتا ہوں کہ محدود وسائل کے باوجود350۔ارب روپے کے ترقیاتی فنڈز کے ساتھ ایک متوازن بجٹ پیش کیا۔

جناب چیئرمین!میرا تعلق بہاولپور کی دور دراز تحصیل یزمان سے ہے جس کا بڑا حصہ چولستان پر مشتمل ہے۔وسائل کی کمی کی وجہ سے میرا حلقہ بہت پسماندہ ہے جو پینے کا صاف پانی، سیوریج، بجلی اور village to market road جیسی بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔اس حلقہ میں جو بھی ترقیاتی کام ہوئے ہیں وہ جناب پرویز الٰہی کے گزشتہ دور حکومت میں ہی ہوئے ہیں جن میں گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج اور ٹی ایچ کیو ہسپتال کا قیام شامل ہے۔

جناب چیئرمین!میں آپ کی وساطت سے وزیراعلیٰ پنجاب سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے حلقہ کے لئے خصوصی فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ گزشتہ دس سالوں کی محرومیوں کا ازالہ ہو سکے۔میرے حلقہ یزمان شہر میں ریسکیو1122 کی بلڈنگ تقریباً مکمل ہو چکی ہے لیکن یہاں گاڑیاں نہیں ہیں لہٰذا گاڑیوں کی فراہمی کے لئے فنڈز کی درخواست ہے تاکہ جولائی سے یہ سروس بھی باقاعدہ operational ہو سکے۔میونسپل کمیٹی یزمان کو خصوصی فنڈز دیئے جائیں تاکہ شہر میں میونسپلٹی کی سہولیات کی فراہمی ممکن ہو سکے۔میرے حلقہ کے ongoing projects بالخصوص سیوریج چک نمبر33 B.C اور شہر یزمان5 B.C میں pending ongoing projects کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے گئے تو میری request ہے کہ ان کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ یہ projects complete ہو سکیں۔

جناب چیئرمین!چولستان میں الاٹمنٹ اور اضافی نہری پانی جیسے بنیادی مسائل کو حل کیا جائے۔چولستان ویٹرنری یونیورسٹی بہاولپور میں تدریسی عمل شروع ہو چکا ہے اور الحمدللہ فیکلٹی میں تقریباً70 فیصد اساتذہ پی ایچ ڈی ہیں لیکن وہاں پر کوئی مستقل وائس چانسلر نہیں ہے چونکہ یہ new emerging institution ہے تو یہاں مستقل وائس چانسلر فی الفور تعینات کیا جائے۔

جناب چیئرمین!بہاولپور چیمبر آف کامرس وانڈسٹری کی بلڈنگ کے لئے جناب پرویز الٰہی کے گزشتہ دور حکومت میں کثیر فنڈز فراہم کئے گئے اور اب وہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کا آغاز بھی ہو چکا ہے۔تقریباً چار ہزار کنال پر یہ انڈسٹریل اسٹیٹ قائم ہو رہی ہے جس میں سے تقریباً1.5۔ارب روپے سے اس کا انفراسٹرکچر اور زمین کی acquisition ہو چکی ہے تو اس کے

لئے بھی فنڈز کی درخواست ہے۔وزیر اعلیٰ کے دورہ بہاولپور کے موقع پر چیمبر کے وفد نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی تھی اور وزیر اعلیٰ نے وعدہ بھی کیا تھا تو آپ سے گزارش ہے کہ یہ فنڈز فراہم کر دیئے جائیں تو بہاولپور میں انڈسٹری لگنے سے سرمایہ کاری ہو گی اور ہزاروں افراد کو روزگار میسر آئے گا اور کاروباری برادری میں بھی اعتماد کی فضا بحال ہو گی اور اس پراجیکٹ کو وسائل کی فراہمی پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین !لال سوہانرا نیشنل پارک میرے حلقے میں شامل ہے گزشتہ دور حکومت میں اس پارک کے وسیع وعریض جنگل میں درخت چوری کے بے شمار واقعات ہوئے اور اس خوبصورت پارک کو بنجر کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی۔

جناب چیئرمین !میری گورنمنٹ سے استدعا ہے کہ یہ پارک قومی اثاثہ ہے اور وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے وژن کے مطابق سیاحت کے فروغ کے لئے اسے سفاری پارک میں convert کیا جائے اور اس کے لئے کثیر فنڈز مختص کئے جائیں اور اس خوبصورت قومی اثاثہ میں وسیع پیمانے پر ہونے والی درخت چوری کے واقعات کے لئے سی ایم آئی ٹی تشکیل دی جائے تاکہ ان کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے۔بہت شکریہ۔پاکستان پائندہ باد

جناب چیئرمین: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین !شکریہ۔میں اپنی طرف سے اپنے تمام colleagues کی طرف سے جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر خزانہ اور اُن کی جتنی ٹیم ہے ان کو مبارکباد دوں گا کہ جناب عمران خان نے جو قوم سے ایک ہی سچا وعدہ کیا تھا کہ میں غریب ختم کروں گا۔پنجاب میں غربت ختم کرنے کا، غریب کو مارنے کا جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس پر میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔میں بجٹ کے گورکھ دھندے میں نہیں پڑھوں گا۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین !بجٹ کا پتا ہی کوئی نہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: سردار صاحب! آپ کے لئے اوکھا ہو جائے گا۔

MR CHAIRMAN: No Cross talk please address the Chair.

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ موجودہ حکومت کو پہلا ماہ رمضان شریف ملا ہے جس میں یہ اپنے گناہوں کی تلافی کر سکتے تھے اور پنجاب کے غریب عوام کی خدمت کر سکتے تھے۔اب میں گورنمنٹ کے اچھے منسٹر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ ہر چیز میاں محمد نواز شریف کی وجہ سے مہنگی ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے بتائیں دنیا کے کس ملک میں لیموں -/400روپے کلو ملتا ہے، فالسہ -/600 روپے کلو ملتا ہے، تربوز -/60روپے کلو ملتا ہے ؟ یہ پاکستان ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے غربت اور غریب لوگوں کو دنیا فانی سے اُٹھانے والی گورنمنٹ کا کارنامہ ہے۔اس رمضان شریف میں -/400روپے کلو لیموں بِکا ہے کیا لیموں کا بھی ڈالر سے تعلق ہے ؟

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہاں پر بڑے افسوس والی بات ہے میں کہتا ہوں کہ اسمبلی کا جو ایک ملازم ہے جس کی تنخواہ 35 سے 40 ہزار روپے ہے صوبائی منسٹر صاحب مجھے اُس کے گھر کا بجٹ بنا کر دے دیں۔ آپ نے گیس کی prices بڑھا دی، آپ نے بجلی کی prices بڑھا دی۔

جناب چیئرمین! اب حال تو یہ ہو گیا ہے کہ ادویات بھی تین گنا مہنگی کر دی گئی ہیں۔ نارمل ایک گولی Nims جو درد کے لئے آپ اور میں بھی کبھی استعمال کر لیتے ہیں ½3 روپے کی گولی ½7 روپے میں ہے اور یہ بات کرتے ہیں کہ یہ عوام دوست بجٹ ہے۔ ہیلتھ میں مکمل طور پر مفت ٹیسٹ ختم کر دیئے گئے ہیں، مفت ادویات ختم کر دی گئی ہیں اور کہتے ہیں کہ بہت کام ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! ایجوکیشن میں کوئی ایک پالیسی ایسی نہیں جو میاں محمد شہباز شریف سے ہٹ کر ہو۔ اُنہی کی policies کو tow کیا جا رہا ہے بجٹ میں کمی ہو گئی ہے ۔لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال اس طرح ہے کہ اُتنی جلدی تو جناب فیاض الحسن چوہان اپنا underwear تبدیل نہیں کرتا جتنی مرتبہ آئی جی پنجاب تبدیل ہوا ہے۔ یہ ان کی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے ناصر درانی کو ہم نے appoint نہیں کیا تھا چار سال اُس کے دعوے کئے گئے ان کی نالائقی کی وجہ سے وہ چھوڑ گئے۔ یہ کہتے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر پر بہت کام ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! جنوبی پنجاب کے متعلق قومی اسمبلی میں بھی ایک قرارداد جمع ہوئی ہے بلکہ جنوبی پنجاب کا بل آیا ہوا ہے جس میں بہاولپور اور جنوبی پنجاب کو صوبہ بنانے کے متعلق کہا گیا ہے۔ یہ پنجاب اسمبلی میں بھی آیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں انہوں نے تین ماہ میں وعدہ کیا تھا تو آئیں یہ آگے لگیں بہاولپور اور جنوبی پنجاب کو صوبہ بنانے کے لئے ان کا قدم باقدم ساتھ دیں گے ورنہ یہ چورن اب نہیں بکے گا، جو بہاولپور کے عوام کو بڑے لوگ اپنے مفادات کے لئے لوٹتے ہیں اب یہ چورن نہیں بکے گا۔

جناب چیئرمین: آپ wind up کریں آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! اب گزارش ہے کہ بجٹ میں جو سب سے بڑی cheating کی گئی جو ongoing schemes ہیں فرض کریں ایک سکیم کی لاگت 2 کروڑ روپے ہے اس سکیم کے against انہوں نے 20 لاکھ روپیہ رکھ دیا ہے مجھے بتائیں جو 2 کروڑ روپے کی ongoing scheme ہے وہ 20 لاکھ روپے میں مکمل ہو سکتی ہے؟

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جی، جناب ممتاز علی!

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اس ایوان کے معزز ممبران کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میں پسماندہ حلقے سے ممبر صوبائی اسمبلی ہوں اور بار بار میں نے یہاں احتجاج کیا اور آج فنانس منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں کیونکہ جو بجٹ آپ نے announce کیا ہے وہ رحیم یار خان ڈسٹرکٹ کی آبادی کے حساب سے یا جنوبی پنجاب کے حساب سے ڈسٹرکٹ کا جو حصہ بنتا ہے وہ 10۔ارب روپے بنتا ہے۔ اُس کے لئے تقریباً ½3 سے 4۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے تو جو ½3 سے 4۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے اس ڈسٹرکٹ کی چار تحصیلیں بنتی ہیں انہوں نے یہ سارا بجٹ تین تحصیلوں پر تقسیم کیا ہے۔ ہماری تحصیل کا حصہ ایک ارب روپیہ تک کم از کم بنتا ہے جو 20 کروڑ روپے کے قریب انہوں نے دیا ہے تو ہم ان سے اس چیز پر نالاں نہیں ہیں کہ انہوں نے وہاں دوسری تحصیلوں میں بجٹ کیوں دیا وہاں ضرور دیں مگر ہمیں ہمارا حق ضرور دیں کیونکہ ہماری تحصیل کے اندر جو ریونیو اکٹھا ہوتا ہے وہ تمام ڈسٹرکٹ سے زیادہ ہوتا ہے وہاں پر ایشیاء کی سب سے بڑی دو

fertilizer فیکٹریاں ہیں، وہاں پر دو شوگر ملیں ہیں۔ پاور پلانٹ ہے، 30 کے قریب cotton factories ہیں، 20 کے قریب flour mills ہیں اور اُس کے علاوہ ایگریکلچر ریونیو وہاں پر اکٹھا ہوتا ہے تو ہمارے حلقے کے حساب سے میرے حلقے کو جو بجٹ دیا گیا ہے وہ آپ سن کے بھی حیران ہوں گے کہ صرف چھ ملین روپے وہاں پر جو ایک پرانا روڈ چل رہا تھا اور 2 لاکھ روپے مسجد کے لئے دیئے ہیں کہ ان کی بخشش ہو جائے وہ بخشش اُن 2 لاکھ روپے سے نہیں ہوگی کیونکہ میں بھی اُس 4 لاکھ کی آبادی کا ممبر ہوں لوگوں نے مجھے elect کیا ہے۔ آپ نے اپنے ایم پی ایز کو، چیئرمین صاحب کو 10، 10 کروڑ روپیہ دیا تھا کیا ہم elected نہیں تھے، ہم اس صوبے کی عوام نہیں تھے؟ جو پرائم منسٹر آف پاکستان ہیں اُس نے کہا کہ میں مدینہ کی ریاست بناؤں گا، مدینہ کی ریاست میں ہمیشہ برابری کی ساری چیزیں ملتی تھیں اور آج یہاں پر یہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کے اندر 80 فیصد میٹھا پانی نہیں ہے لوگ چھ چھ کلومیٹر سے، آٹھ آٹھ کلومیٹر سے گدھاریڑھیوں پر، رکشوں پر پانی بھر کر لاتے ہیں وہ پانی پیتے ہیں اگر کسی کا پانی رات کو ختم ہو جاتا ہے تو وہ پوری رات پیاسا رہتا ہے۔ سیوریج سسٹم بھی انتہائی خراب ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے، 80 فیصد علاقے میں گیس بھی نہیں ہے ابھی تک 70 فیصد علاقے میں بجلی ہے 2019 ہو گیا ہے پچھلی گورنمنٹ نے بھی کچھ نہیں کیا مگر آپ سے بہتر کیا ہے جو ہم دیکھتے آ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ wind up کریں۔ آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! ایک ممبر ہو کر میں نے اپنی ذاتی جیب سے پانچ ایمبولینسیں دی ہیں جو دینا حکومت کا کام تھا۔ وہ ایمبولینسیں لوگوں کو دیہاتوں سے اٹھا کر ہسپتالوں تک پہنچاتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے ذاتی جیب سے 7-RO پلانٹ دیئے ہیں جو 15 ہزار لوگوں کو انشاء اللہ میٹھا پانی دیں گے اور آپ کی کمیٹی کے ممبران جا کر دیکھ سکتے ہیں کہ وہ لگ چکے ہیں۔ میں نے اپنی جیب سے سولر انرجی سسٹم دیا ہے اور چار ہزار فٹ کی واٹر سپلائی لائن دی ہے وہ بھی جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے اپنی جیب سے ٹرانسفارمر اپ گریڈ کرائے ہیں اور نئے بھی لگوائے ہیں۔

میں ایک محنت کش ہوں میری ایک کنسٹرکشن کمپنی ہے میں نے اپنے حلقے کے لوگوں کو روزگار دیا ہے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب wind up کر لیں۔

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! میری بات مکمل ہونے دیں۔ فنڈز نہیں دیتے تو کم از کم ہمیں اپنی بات تو پوری کرنے دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! صادق آباد سے یہاں آتے آتے ہماری جوتیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور آج ہم اس اسمبلی میں جو آواز لے کر آئے ہیں کم از کم اس آواز کو سنا جائے۔ بے شک ہمیں کچھ نہ دیں انشاءاللہ ہم خود کریں گے، ہماری گورنمنٹ کرے گی۔

جناب چیئرمین! میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے علاقے میں سی پیک منصوبے میں آٹھ ہزار نوکریوں میں سے دو ہزار نوکریاں دلائی تھیں اور لوگوں کو ہنر دیا تھا۔ میں اس الیکشن کے بعد سندھ میں تھر کول پاور پلانٹ میں تقریباً 500 ملازم لے کر گیا ہوں۔ یہ آپ لوگوں کی ذمہ داریاں تھیں میری نہیں تھیں۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات یہ کرنا چاہتا ہوں، ویسے باتیں تو میرے دل میں بہت ہیں۔ ہم نے احتجاج کیا تھا کیونکہ ہمارا پانی چوری ہو رہا تھا آپ کو بھی پتا ہے آپ خان پور سے ہیں۔ جو عباسیہ لنک کینال ہے وہاں 60 سال سے ہمارا زبردستی پانی چوری ہو رہا ہے، کل ایک معزز ممبر صاحب نے اُٹھ کر کہا کہ چوری کے پانی کو قانونی right دیا جائے یعنی چوری پھر سینہ زوری، یہ ہم نہیں ہونے دیں گے۔

جناب چیئرمین! میں وعدہ کرتا ہوں اگر مجھے فنڈز نہیں دیئے تو میں مروں گا بھی اِدھر، جیوں گا بھی اِدھر۔ اپنے علاقے کی عوام کو لے کر نکلوں گا چاہے ہمیں اسلام آباد جانا پڑے اور چاہے اس اسمبلی کے باہر آنا پڑے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب فیصل حیات!

مشیر برائے وزیراعلیٰ برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب فیصل حیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین!میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ 20-2019 پر بات کرنے کا موقع دیا۔جب بھی بجٹ پیش ہوتا ہے تو عام طور پر گورنمنٹ کے ممبران ہمیشہ appreciate کرتے ہیں اور اپوزیشن والے چاہے انہوں نے بجٹ دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اس کو oppose کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔حکومتی بنچوں پر بیٹھنے والے لوگ تو پھر بھی ان کتابوں کو اس حوالے سے مشاہدہ کرتے ہوں گے کہ شاید اس میں ہماری سکیمیں ہوں لیکن اپوزیشن والوں کو تو یہ زحمت بھی نہیں کرنی پڑتی۔

جناب چیئرمین!یہاں یہ ایسے بات کرتے ہیں جیسے ہر شخص نے بجٹ کی تمام details کو دیکھا ہوا ہے اور اس پر نکتہ چینی کرنا یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔جن حالات میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے یہ بجٹ پیش کیا ہے، آپ کو اندازہ ہو گا کہ جن معروضی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بجٹ پیش کیا گیا تو اس اعتبار سے یہ انتہائی متوازن اور پنجاب دوست بجٹ ہے۔

جناب چیئرمین!میں اس بجٹ کو پنجاب دوست بجٹ اس لئے کہوں گا کہ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ آپ باہر سے قرضے لیں اور اس کو خیرات سمجھ کر تقسیم کر دیں بلکہ بجٹ وہ ہوتا ہے جس میں آپ کو موازنہ کرنا ہوتا ہے کہ آپ کے اخراجات کیا ہیں اور آمدن کیا ہے۔آئین پاکستان کے آرٹیکل 120 کے تحت ہر صوبے کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سال کا مالیاتی اخراجات کا تخمینہ ہاؤس میں پیش کرے،اس پر debate کی جائے اور پھر simple majority کے ساتھ اس کو pass کروایا جائے۔

جناب چیئرمین!یہ چار دن جن میں بجٹ پر debate ہو رہی ہے Rules of Business میں ہر ممبر کا فرض بنتا ہے، میں صرف بجٹ کی detail کی بات نہیں کرتا جو ہمارے وزیر خزانہ نے تقریر کی ہے اگر ان لوگوں نے صرف اسی کو ہی پڑھ لیا ہوتا تو ان کو اندازہ ہوتا کہ پنجاب کے تمام ڈیپارٹمنٹس میں جہاں ضرورت تھی وہاں فنڈ رکھے گئے ہیں اور خاص طور پر سوشل سیکٹرز جہاں سب سے زیادہ فنڈز کی ضرورت تھی وہاں لگائے گئے ہیں۔میری نظر میں تین ڈیپارٹمنٹس سب سے زیادہ اہم ہیں۔ایک محکمہ صحت، محکمہ تعلیم اور تیسرا محکمہ زراعت۔

جناب چیئرمین! آپ وزیر خزانہ کی speech میں دیکھیں کہ ہم نے سابقہ حکومت کی نسبت ہیلتھ میں کتنا اضافہ کیا ہے۔ اگر ایجوکیشن کی بات کریں تو میں اس کی detail میں نہیں جاتا لیکن ان کو پڑھنے کے بعد اندازہ ہو گا کہ اس حکومت کی ترجیحات کیا ہیں۔ اس حکومت کی ترجیحات ہیلتھ ہے، ایجوکیشن ہے اور زراعت ہے۔

جناب چیئرمین! میں ٹائم کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی detail نہیں بتانا چاہتا۔ میں صرف کسان ہونے کی حیثیت سے زراعت پر بات کروں گا۔

جناب چیئرمین! جب سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی سب سے پہلی فصل پیڈی دھان نومبر اور دسمبر میں آئی۔ ریکارڈ اُٹھا کر دیکھیں کہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے بہتر کسانوں کو پیڈی دھان کی قیمت پاکستان تحریک انصاف کی حکومت میں ملی ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری major crop شوگر کین آئی ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ پہلی بار پاکستان کی ہسٹری میں ہوا ہے کہ شوگر کین کے کسانوں کے گھروں تک جا کر دستک دے کر پیسے پہنچائے گئے ہیں اور اس کا کریڈٹ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! تیسری فصل گندم ہے۔ اگر گندم کی طرف دیکھیں تو یہی لوگ کہتے تھے کہ آپ گندم کی procurement پالیسی پر توجہ دیں۔ ان لوگوں کے سامنے ہے کہ کسانوں کو دستک دے کر کہا گیا کہ آپ کے پاس اگر گندم پڑی ہے تو پنجاب کی حکومت اس کو خریدنا چاہتی ہے۔ یہ بھی پاکستان کی ہسٹری میں پہلی دفعہ ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں وقت کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ سے صرف دو منٹ کی اجازت لوں گا۔ اگر حالات دیکھیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ پچھلے دس سالوں میں 24 ہزار ارب ڈالر قرضہ آیا اور اگر اس پر کمیشن کی بات کی جائے تو وہ کیوں نہ کی جائے؟ اگر آپ آنے والی نسل کو گروی رکھیں گے تو یہاں حاضر ممبران کا یہ فرض بنتا کہ وہ پوچھیں کہ 24 ہزار ارب ڈالر کہاں لگے ہیں؟

جناب چیئرمین! یہ انتہائی ضروری کام ہے اور یہ ہونا چاہیے۔ جس طرح وزیر قانون نے بات کی تھی کہ پنجاب میں بھی ایسا کمیشن بننا چاہئے تاکہ دیکھا جائے کہ سابقہ ادوار میں یہاں کیا ہوتا رہا ہے۔ میرا تعلق جھنگ سے ہے اور یہ ضلع 170 سال پرانا ہے۔ میرے لئے یہ مناسب نہیں ہے

کہ یہاں پر میں جھنگ کے حوالے سے معروضات پیش کروں لیکن میں صرف ایک بات کرکے آپ سے اجازت لے لوں گا۔

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ نے خود ایک بات کی تھی کہ پچھلی حکومت نے راجن پور کے ایک شخص پر -/2600 روپے لگائے تھے اور لاہور میں ایک شخص پر 75 ہزار روپے لگائے تھے۔ میں آپ کی وساطت سے صرف اتنا التماس کروں گا کہ براہ مہربانی جھنگ کا جو per head کا حق بنتا ہے اسے اپنی سپلیمنٹری گرانٹ میں ensure کر دیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ملک احمد سعید خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب افتخار احمد خان!

جناب افتخار احمد خان:

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ابتداء اس رب کائنات کے نام سے جس نے مجھے پیدا کیا تو انسان بنایا اور جب انسان بنایا تو مسلمان بنایا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اُس رحمت العلمین کا اُمتی بنایا جسے آج سے 1400 سال قبل ہماری شفاعت کی فکر دامن گیر تھی۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ تنقید برائے تنقید کا میں قائل نہیں لیکن اس بجٹ کے حوالے سے جو بات ہمارے قائد، ہمارے dynamic leader، قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے کی تھی میں اسی بات کو لے کر آگے چلوں گا کہ اس گورنمنٹ کے آنے کے بعد مہنگائی میں ہوشربا اضافہ ہوا۔ غریب عوام پس کر رہ گئے، بلوں کی صورت میں دیکھیں تو چاہے وہ گیس کے بل ہوں یا بجلی کے بل ہوں چاہے وہ خورد نوش کی اشیاء ہوں کسی چیز کو بھی لے لیں، پٹرول کو لے لیں even جو موٹر سائیکل چلانے والا ایک شخص جو غریب طبقے سے تعلق رکھتا ہے وہ بھی یقین جانیں جب ہم لاہور کی سڑکوں پر جاتے ہیں تو کہیں نہر کے کنارے یا کہیں دوسرے روڈ پر وہ اپنے موٹر سائیکل کو انڈیل کر کوشش

کرتا ہے کہ کسی طرح سے اس کا موٹر سائیکل پٹرول پمپ تک پہنچ جائے تو غریب لوگوں کی یہ حالت ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! میری یہ submission ہو گی کہ گورنمنٹ اپنے اس بجٹ کو review کرے اور اس بجٹ میں غریبوں کے لئے کوئی بہتر package لے کر آئے تاکہ ایک عام انسان جو دور دراز دیہاتوں میں رہتا ہے اس کی زندگی میں بہتری آئے اور اس غریب عوام میں سے بہت سے لوگوں سے ووٹیں دلوائی گئیں لیکن جنہوں نے اس جذبے کے ساتھ آپ کو ووٹ دیئے کہ شاید ہماری قسمت بدل جائے، اب قسمت تو نہیں بدلی لیکن ان کی حالت ابتر سے ابتر ہوتی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں اب اپنے حلقے کے مسائل کے بارے آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ ہمارے حلقہ اٹک جو ہمارا ڈسٹرکٹ ہے اور جس حلقے سے میں تعلق رکھتا ہوں وہ فتح جنگ اور حسن ابدال پر مشتمل ہے تو وہاں حسن ابدال اور فتح جنگ میں پانی اور سیوریج کے بہت زیادہ مسائل تھے اور ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف نے پچھلے دور میں بہت سارے میگا پراجیکٹس اٹک کے لئے دیئے ان پر کام جاری ہے لیکن جب سے مدینہ کی ریاست کے دعوے داروں نے یہ چارج لیا تب سے وہاں پر کام بند پڑے ہیں اور میں اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں کہ یہ جو کام بند پڑے ہیں ان پر فوری طور پر کام شروع کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میری درخواست ایک اور بھی ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے حالیہ دورہ اٹک کے دوران اٹک کے لئے زچہ بچہ سنٹر 200 بیڈز پر مشتمل ہسپتال کا اعلان کیا تھا اور بہت بڑے جلسے میں اعلان کیا تھا لیکن کل ادھر میرے بھائی۔۔۔

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جی، آپ continue رکھیں۔

جناب افتخار احمد خان: جناب چیئرمین! میں بات کر رہا تھا کہ وزیراعلیٰ نے اپنے حالیہ دورہ اٹک کے دوران اٹک کے لئے 200 بستروں پر مشتمل زچہ بچہ سنٹر کا ایک بہت بڑے جلسے میں اعلان کیا تھا لیکن وزیر خزانہ کی جو کتاب تھی اور جو تقریر تھی اس میں، میں نے صفحہ نمبر 10 دیکھا کہ اٹک کے

ساتھ دس نمبری ہو گئی ہے اور وہ ہسپتال ضلع لیّہ میں شفٹ کر دیا گیا ہے تو کل ادھر سید یاور عباس بخاری بیٹھے تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے وزیر خزانہ اور dynamic وزیر خزانہ اور پتا نہیں کیا کیا الفاظ کہے مجھے تو ان کی انگلش کی سمجھ بھی نہیں آئی کہ انہوں نے کیا کیا کہا تھا تو میں یہ کہوں گا کہ واقعی وہ dynamic ہیں کہ انہوں نے اٹک کو کچھ بھی نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ wind up کریں آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب افتخار احمد خان: جناب چیئرمین! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ فتح جنگ سے یہاں پر وزیر مال ملک محمد انور بیٹھے ہیں اور ملک جمشید الطاف یہاں پر بیٹھے ہیں۔ ہمارے adjacent حلقے ہیں تو میں ان سے بھی request کروں گا کیونکہ وہ گورنمنٹ میں بیٹھے ہیں کیونکہ اٹک ٹریفک کے حوالے سے ایک جنکشن پوائنٹ ہے، میں آپ کی توجہ چاہوں گا، فتح جنگ میں تحصیل پنڈی گھیپ، جنڈ، پشاور، کوہاٹ اور راولپنڈی کی ٹریفک فتح جنگ شہر سے گزر کر جاتی ہے اور آج تک فتح جنگ کے ٹریفک کے مسائل پر توجہ نہیں دی گئی۔

جناب چیئرمین! میں چاہوں گا کہ یہ ایک موقع ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب بھی اسی ڈسٹرکٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا روز کا گزر بھی اسی جگہ سے ہوتا ہے تو یہ اس پر خصوصی توجہ دیں کہ فتح جنگ کے دونوں بائی پاس بھی بننے چاہئیں اور ترنول سے فتح جنگ جو روڈ ہے اس پر آپ یقین جانیں کہ عید والے دن وہاں پر ایک بہت بڑا ٹریفک حادثہ ہوا اور اس دن پچاس لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ اتنا ضروری ہے اور میں حکومت سے چاہوں گا اور request کروں گا کہ فتح جنگ سے ترنول روڈ کو فوری طور بنایا جائے اور ساتھ ہی میں فتح جنگ کے پانی کے مسئلے پر بات کر کے اپنی بات ختم کرنا چاہ رہا ہوں کہ فتح جنگ میں جو پانی کا مسئلہ ہے اور حسن ابدال کی جو سیوریج کا مسئلہ ہے گورنمنٹ اس کو بھی take up کرے۔

جناب چیئرمین! ایک اور اہم مسئلہ جس پر میں بات کر کے آپ سے اجازت چاہوں گا کہ میرے پاس پچھلے دنوں ایک غریب شخص آیا جس کا تعلق راولپنڈی سے تھا وہ میرے پاس آیا کہ میرے والد کی death ہو گئی ہے تو محکمے والے مجھے رول 17(A) کے تحت بھرتی نہیں کر رہے تو میں نے جناب محمد بشارت راجا سے لیٹر لیا اور وہ لیٹر سیکرٹری صاحب کے پاس لے کر گیا۔ اب ایک

مہینہ ہو گیا ہے اور محکمہ کے پاس جائیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہماری ابھی پالیسی نہیں بنی،17(A)کا جو رول ہے دوران ملازمت جس کی deathہو جائے تو اس کے بچے کو وہاں پر بھرتی کیا جائے لیکن اس حکومت کی ہر چیز ابھی litigationمیں جا رہی ہے تو میں یہ چاہوں گا کہ یہ یتیم گھرانہ جو اپنے کیس کو long termنہیں چلا سکتا اور اتنی لمبی litigationمیں نہیں جا سکتا تو میری requestہو گی کہ اس کو خصوصی طور پر take upکیا جائے۔

جناب چیئرمین!اب جس طرح حکومت وقت خاموش بیٹھی ہے چاہے وہ ڈوپلیمنٹ ہو، چاہے وہ ترقی ہو، چاہے وہ بھرتیاں ہوں تو میں اسی شعر کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ:

اپنا شیوہ ہے جلاتے ہیں اندھیروں میں چراغ
ان کی ضد ہے کہ زمانے میں یوں ہی رات رہے

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب شہاب الدین خان!۔۔۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین!وزیر خزانہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے وہ چلے گئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: نماز کا وقفہ ہے وہ نماز کے لئے گئے ہیں۔ آپ continueرکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری آپ بات شروع کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ پنجاب کو بجٹ سال 2019-20پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بجٹ2019-20،2300۔ارب روپے پر محیط ہے، اپوزیشن بنچوں پر موجود میرے معزز colleaguesنے بہت باتیں کیں۔ اگر انہیں پچھلے پانچ سال یاد آجائیں جب ہم ان بنچوں پر تھے تو اس وقت کیا ہوتا رہا۔

جناب چیئرمین!میں تنقید نہیں کروں گا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ 2008میں 100۔ارب روپے کا سرپلس صوبہ، 2018میں200۔ارب روپے کا مقروض صوبہ پاکستان تحریک انصاف کو ملا۔

جناب چیئرمین! میں اس بجٹ کا موازنہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے آخری بجٹ سے کروں گا اگر میں انہیں یاد دلاؤں کہ ایجوکیشن سیکٹر ہو، ہیلتھ سیکٹر ہو یا زراعت سیکٹر ہو میرے معزز ساتھی باتیں تو بہت کرتے ہیں۔ ان حالات میں ہم نے اس بجٹ میں ایجوکیشن سیکٹر اور ہیلتھ سیکٹر میں تقریباً 100 فیصد اضافہ کیا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جھوٹ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین میں اپنے Honourable colleague کو on the floor of the House challenge کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، No cross talk please پارلیمانی سیکرٹری اپنی بات جاری رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! ہم نے 2350-ارب میں جھوٹ نہیں بولا، ہم نے 635-ارب کا جھوٹ بول کر ایسے منصوبے نہیں بنائے جن کے کنٹریکٹر آج تک عدالتوں میں جا رہے ہیں یا در در کے دھکے کھا رہے ہیں۔ انہیں تو پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا شکر گزار ہونا چاہئے تھا میرے پاس facts and figures ہیں کہ ہم نے اس بجٹ میں ان کی ongoing سکیمز پر 1719-ارب روپے رکھے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہم نے یہ نہیں کیا کہ جیسے سابقہ ادوار کی طرح جاری شدہ منصوبوں کو ختم کر دیا جائے اور اپنے منصوبے شروع کئے جائیں۔ زراعت ریڑھ کی ہڈی سمجھتے ہیں ان کے پانچوں بجٹ اُٹھا کر دیکھ لیں کہ یہ محکمہ زراعت میں 19-ارب روپے سے آگے نہیں بڑھے۔ میں دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کے پہلے بجٹ میں ہم نے محکمہ زراعت پر 40-ارب روپے کی خطیر رقم رکھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ابھی باتیں ہو رہی تھیں کہ غریب مر گیا۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے کسان کو کھاد اور بیج پر سبسڈی دی ہے۔ میرے بھائی بجٹ پڑھ لیا کریں اگر خدانخواستہ یہ موجودہ بجٹ پڑھ لیتے تو آج یہ باتیں نہ کرتے۔ میں نے ہیلتھ سیکٹر کی بات کی ہے، میں نے ایجوکیشن

سیکٹر کی بات کی ہے۔ہم نے تو کوئی ایسے منصوبے شروع نہیں کئے جن سے پنجاب حکومت نے کوئی قرض لیا ہو، ہم نے صوبے کو مقروض تو نہیں کیا۔ انشاء اللہ وزیر اعظم جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں یہ صوبہ دن بدن ترقی کی راہ پر رواں دواں ہو گا۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! مجھ سے بہت سینئر ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے جو بھی کسی ٹاک شو پر آنا چاہے تو وہ آکر اس بجٹ پر مجھ سے بحث کر لیں۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! انہیں چپ کرائیں، ہم نے ان کی باتیں سنی ہیں لہٰذا یہ بھی ہماری بات سنیں کیونکہ ٹائم مخصوص ہوتا ہے میں جنوبی پنجاب کے چار اضلاع کے حوالے سے ایک بات ضرور کروں گا کہ وزیر مال تشریف فرماہیں، پاکستان تحریک انصاف نے 35 فیصد بجٹ مختص کر کے جنوبی پنجاب کی محرومیاں دور کی ہیں۔

جناب چیئرمین! پچھلی حکومتیں کسی نہ کسی طریقے سے نوکر شاہی کے ذریعے جنوبی پنجاب کا بجٹ واپس لایا کرتی تھیں لیکن ہم نے اس پر قدغن لگادی ہے کہ جنوبی پنجاب کا پیسا جنوبی پنجاب پر لگے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ضلع میانوالی، بھکر، لیّہ، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور رحیم یار خان۔۔۔

جناب چیئرمین: No cross talk please.جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ پلیز wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! ان آٹھ اضلاع میں دریائے سندھ بہتا ہے اور وہاں جتنا river erosion ہوتا ہے زمین کی دریابُردگی ہوتی ہے۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: ابھی ان کا ٹائم ختم نہیں ہوا؟

جناب چیئرمین: جناب چیئرمین! آپ کو بھی space ملی ہے اور ادھر بھی ملی ہے۔ پلیز! آپ patiently ان کی بات سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! یہ south کی بات سنتے ہیں اور نہ ہی انہوں نے south کو کچھ دیا ہے۔ یہ تو تخت لاہور اور جی ٹی روڈ کی بات سنیں گے۔ معزز وزیر مال بیٹھے ہوئے ہیں یہ ایک ایسا issue ہے جس پر میں آپ کی رولنگ چاہوں گا اس تخت لاہور نے south کے ساتھ جو بہت بڑا ظلم کیا وہ یہ تھا کہ ہمارے دریائے سندھ کے دریا برد لوگ جو ایکڑوں اور مربعوں میں تھے آج ان کے پاس ایک مرلہ بھی نہیں ہے ان کے پاس تو رہنے کے لئے چھت بھی نہیں ہے۔ میں انہی بنچوں پر پانچ سال تک چِلا چِلا کر ان سے کہتا رہا لیکن انہیں تو تخت لاہور کے علاوہ اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔

جناب چیئر مین! میرے ضلع میں ان کی مثالیں موجود ہیں کہ دریائے راوی کا دریا بُرد میرے ضلع میں 12 ایکڑ گزارہ یونٹ لے کر بیٹھا ہے، دریائے چناب کا دریا بُرد میرے ہی ضلع میں لاٹیں لے کر بیٹھا ہے، دریائے ستلج کا، دریائے جہلم کا دریا بُرد وہ وہاں بیٹھا ہے لیکن کیا دریائے سندھ کا باسی جس کے پاس ایک مرلہ زمین بھی نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میری on the floor of the House یہ گزارش ہو گی کہ ان آٹھ اضلاع میں جن کاشتکاروں کے پاس زمین نہیں رہی، ہمارے پاس سٹیٹ لینڈ موجود ہے وہ فارسٹ کی ہو TDA کی ہو۔ ایک سکیم بنائی جائے کہ ہر ضلع میں بے گھر کسانوں کو بارہ ایکڑ رقبہ بطور گزارا الاؤنس اور رہنے کے لئے ایک یا دو کنال کا گھر مہیا کریں اور بورڈ آف ریونیو میں ایک پالیسی وضع کریں اس کی مثالیں موجود ہیں۔

جناب چیئر مین! میں آخر میں پھر پاکستان تحریک انصاف کی حکومت، وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جنوبی پنجاب کی محرومیوں کو اس بجٹ میں دور کیا ہے۔ خدا حافظ

جناب چیئر مین: شکریہ۔ جی، میاں جلیل احمد!

میاں جلیل احمد:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَاوَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی سَیِّدِنَاوَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَ سَلِّمْ

جناب چیئرمین! پنجاب کے موجودہ بجٹ20-2019 پر بحث ہو رہی ہے جیسا کہ پاکستان کا اکثر مزاج ہاؤس کے اندر بنا ہوا ہے ان بحثوں کا عملی طور پر کوئی افادہ نظر نہیں آتا لیکن on record بہر حال چیزیں آجاتی ہیں۔ اگر یہ بحث مئی میں ہوتی، حکومت وقت مئی کے مہینے میں اپنی proposals ہاؤس کے سامنے پیش کرتی اور پھر معزز ممبران کی طرف سے دی گئی تجاویز کو شامل کر کے بجٹ final کیا جاتا تو شاید عوام کے لئے زیادہ مفید ہوتا۔

جناب چیئرمین! وفاقی حکومت نے اپنی بے سمجھی سے ملکی معیشت کے حالات خراب کئے ہیں۔ پاکستانی روپے کی قدر کم ہوئی ہے اور اس کے اثرات صوبوں پر بھی پڑیں گے۔ پنجاب کے وزیر خزانہ نے بہت محنت سے بجٹ پیش کیا ہے، انہوں نے یقیناً کوشش کی ہے لیکن گلیوں، بازاروں میں مہنگائی کی وجہ سے عوام کی چیخوں کی آواز ہم سُن رہے ہیں اور یقیناً یہ بھی سُنتے ہوں گے۔ موجودہ حالات میں بجٹ کے اُوپر تنقید کرنے کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے اس لئے میں صرف چند تجاویز دوں گا۔

جناب چیئرمین! امید کرتا ہوں کہ وزیر خزانہ ان پر غور فرمائیں گے اور جب بجٹ کو revise کریں تو میری ان تجاویز کو مدنظر رکھا جائے گا۔

جناب چیئرمین! پاکستان کے اندر بے شمار لوگ رات کو کھانا کھائے بغیر سوئے ہیں یعنی انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ان لوگوں کی فہرستیں بنانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یونین کونسل کی سطح پر ڈیوٹی لگائی جائے کہ ایسے لوگوں کی فہرستیں تیار کی جائیں کہ جن کا کوئی ذریعہ آمدن نہیں، ان کے لئے روٹی کمانا مشکل ہے تو حکومت کی طرف سے انہیں مفت گندم مہیا کی جائے اور اس کا بوجھ ہم جیسے صاحب حیثیت لوگوں پر ڈالا جائے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کی ایک بہت بڑی خدمت ہو گی اور ایک مثبت قدم ثابت ہو گا۔ حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہمارے سامنے مشعل راہ ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ:

"اگر میری ریاست کے اندر ایک کتّا بھی بھوکا مر جائے گا تو مجھے اس کا جواب دینا ہے۔"

جناب چیئرمین! ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں تو انسان بھی روٹی کے لئے ترستے ہیں۔ یہ افراتفری کا ایسا دور ہے کہ بھائی اپنے بھائی کا حق کھانے کو دلیری سمجھتا ہے۔ ایک دوسرے سے فراڈ کرنا دلیری سمجھی جاتی ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس نے کس طریقے سے لوگوں کے اندر شعور پیدا کرنا ہے کہ وہ کسی کے ساتھ کوئی ظلم وزیادتی نہ کریں۔ شعور یقیناً اُوپر سے نیچے آتا ہے جب حکمرانوں کی طرف سے اچھی مثالیں قائم کی جائیں گی تو ان کا نیچے اچھا اثر پڑے گا یعنی حکمرانوں کی طرف سے جو روّیہ یا طریق کار اپنایا جاتا ہے وہی نیچے تک reflect ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں دوسری یہ تجویز دوں گا کہ ہم imported چیزیں استعمال کرنا بند کر دیں۔

جناب چیئرمین! وفاقی حکومت کو یہ تجویز دی جائے کہ کم از کم کھانے پینے کی imported چیزیں بالکل ban کر دی جائیں۔ اسی طرح پہننے والی اور میک اَپ کی imported چیزوں پر پابندی لگائی جائے تاکہ لوگوں کے اندر جو complex پایا جاتا ہے وہ ختم ہو سکے کیونکہ صاحب حیثیت لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تو ذرائع ہیں لہٰذا ہم imported چیزیں کیوں استعمال نہیں کر سکتے؟ ہم imported چیزوں کے استعمال میں کمی کر کے اپنی معیشت کو بہتر اور زندگی کو balance کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کروں گا کہ پرائیویٹ ہسپتالوں اور سکولوں کی سخت نگرانی کی جائے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ عام آدمی، غریب، ڈرائیور اور چوکیدار جیسے لوگ بھی کوشش کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں کی بجائے پرائیویٹ سکولوں میں پڑھائیں۔ یہ صرف ایک نفسیاتی complex ہے۔ پرائیویٹ سکول اور ہسپتال خدمت کے جذبے سے نہیں

بلکہ کاروبار کے جذبے سے اپنی planning کرتے ہیں۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان کو گرفت میں لائے کیونکہ کوئی individual ان کو کنٹرول نہیں کر سکتا۔

جناب چیئرمین! لوگوں کو تعلیم اور صحت کی سہولتیں مہیا کرنا حکومت وقت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم یہ سروے کریں کہ ایک کلومیٹر کے فاصلے پر لازمی طور پر سکول اور ہیلتھ سنٹر موجود ہو تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ بڑی آسانی سے یہ سروے ہو سکتا ہے۔ جب میں ضلع ناظم شیخوپورہ تھا تو اللہ کے فضل سے ہم نے یہ کوشش کی تھی حالانکہ ضلع ناظم کے پاس کوئی خاص اختیارات اور وسائل نہیں ہوتے لیکن ہم نے محدود وسائل کے ساتھ دو سال کے مختصر عرصے میں یہ چیز ensure کی کہ آبادی سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر لازمی طور پر سکول اور ہیلتھ سنٹر قائم کیا جائے۔

جناب چیئرمین: میاں جلیل احمد! wind up کر لیں۔

میاں جلیل احمد: جناب چیئرمین! میں دو منٹ میں wind up کر لیتا ہوں۔ میں صرف چند تجاویز دینی چاہتا ہوں اگر حکومت وقت ان پر غور کرے گی تو عوام کے لئے کوئی بہتری ہو جائے گی۔ میں بڑے دُکھ کے ساتھ ایک بات کہنی چاہتا ہوں۔ جناب عمران خان ہمارے وزیر اعظم ہیں اور ہمیں ان کا بڑا احترام ہے۔ ہم پہلے بھی ان کی نیت پر شک نہیں کرتے لیکن وہ لاعلمی کی وجہ سے کچھ ایسے الفاظ بول جاتے ہیں جو کہ شاید ان کے لئے گرفت کا باعث بن جائیں۔ سرکار دو عالمؐ اور صحابہ کرامؓ کا احترام ہر صورت ملحوظ خاطر رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں رب کائنات نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے ایمان والو! میرے محبوبؐ کے سامنے اُونچی آواز میں بات بھی نہ کرنا ورنہ تمھارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔"

جناب چیئرمین! آپؐ کی شان میں گستاخی تو بہت دُور کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کے سامنے اُونچا لہجہ بھی برداشت نہیں کرتا۔ جناب عمران خان کو مذہبی باتیں کرتے ہوئے تھوڑا سوچنا چاہئے۔ مذہبی بات کرنے سے پہلے انہیں علماء سے مشورہ کر لینا چاہئے۔ جناب عمران خان ریاست مدینہ کا تصور لے کر چلے ہیں لہٰذا انہیں اپنے ساتھ ریاست مدینہ کی سوچ رکھنے والے لوگوں کو رکھنا

چاہئے۔ بہر حال انہوں نے صحابہ کرامؓ کے بارے میں جو الفاظ کہے ہیں میرا اس بارے میں اس ہاؤس کی وساطت سے انہیں مشورہ ہے کہ وہ دلی طور پر اللہ سے توبہ کریں۔ چونکہ یہ بات پبلک کے اندر آئی ہے، اگر گناہ خفیہ ہو گا تو توبہ بھی خفیہ کرنی ہو گی اور اگر غلطی اور گناہ open ہو گا تو توبہ بھی open کرنا ہو گی۔ جناب عمران خان دل بڑا کر کے اس پر استغفار کریں اور انہیں اپنی اصلاح بھی کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: میاں جلیل احمد! آپ wind up کر لیں۔

میاں جلیل احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کے حکم کے مطابق wind up کرتا ہوں۔ آخر میں حکومت وقت سے صرف یہی عرض کروں گا کہ میں نے اکثر ادھر ایوان میں یہ مزاج دیکھا ہے کہ کسی بھی غلطی کو اگر اُجاگر کیا جاتا ہے تو حکومتی بنچوں کی طرف سے فوراً کہہ دیا جاتا ہے کہ پہلے بھی ایسے ہوتا تھا۔ اگر میری جوتی کسی نے چوری کر لی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں نے بھی کسی کی جوتی چوری کرنی ہے۔ اگر میری جوتی کسی نے چوری کی ہے تو کم از کم میں یہ مثال قائم کروں کہ میں کسی کی چوری نہیں کروں گا۔ پہلی حکومت کے نقائص کو highlight کر کے اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنا کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔ ہم نے اپنی غلطیوں کو ٹھیک کرنا ہے اور آئندہ کے لئے اچھی مثال قائم کرنی ہے۔ اس ہاؤس کی جو صورتحال نظر آتی ہے اگر میں اس کی سمری بیان کروں تو مجھے یہ ایوان آج کے ماڈرن دور کے restaurant جیسا لگتا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے اس ایوان کا انداز نئے restaurant جیسا لگتا ہے۔ ہر اچھے restaurant نے اپنے ساتھ play land بھی بنا لیا ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں پیچھے ہوتی ہیں اور play land سامنے نظر آتا ہے۔ ماں باپ کھانے پینے جاتے ہیں جبکہ ان کے بچے play land میں کھیلتے رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے ان اسمبلیوں کو play land بنایا ہوا ہے کہ عوامی نمائندے یہاں کھیلتے رہیں اور وہ حکومتی ایوانوں میں اپنی مرضی کرتے رہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ حکومت ان ایوانوں سے راہنمائی لے اور پھر اس کے مطابق ملک یا صوبے کا نظام چلایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت مہربانی۔ اب محترمہ شعوانہ بشیر بجٹ پر تقریر کریں گی۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ تحریک انصاف نے اپنا پہلا بجٹ20-2019 پیش کیا ہے۔ اس کے تمام features بڑے واضح انداز میں اور جامع طور پر آپ کے سامنے رکھے گئے ہیں۔ محدود وسائل، خالی خزانہ اور قرضوں کے بوجھ تلے دبی ہوئی معیشت میں بجٹ پیش کرنا یقیناً وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کی دانشمندی اور سمجھ بوجھ کا واضح ثبوت ہے۔ یہ بجٹ تلخ ضرور ہے لیکن یہ کڑوی گولی ہمیں 31 ہزار ارب روپے کے قرضوں کی بیماری میں کھانی پڑی ہے۔

جناب چیئرمین! تین دفعہ برسر اقتدار رہنے والی حکومت نے یہ قرضے بڑی بے دردی سے استعمال کئے ہیں جس کا خمیازہ آج پوری قوم کو بُھگتنا پڑ رہا ہے۔ اگر آج ہم مہنگائی کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور مہنگائی کا رونا رو رہے ہیں تو اس کی وجہ بھی یہ 31 ہزار ارب روپے کے قرضے ہیں کہ جن کی قسط ادا کرنے کے لئے بھی قرضہ لینا پڑتا ہے۔ معاشی حالات اس قدر خراب کر دیئے گئے کہ یہ ملک defaulter ہونے کی حد تک پہنچ گیا۔ حکومت سنبھالتے ہی ہمارے وزیراعظم جناب عمران خان کو سب سے بڑا challenge یہ تھا کہ اس قرضے کی قسط ادا کرنے کے لئے کہاں سے اسباب مہیا کئے جائیں؟ اس کے لئے انہوں نے بہترین خارجہ پالیسی کا انتخاب کیا اور اپنے دوست ملکوں کے پاس جا کر امداد طلب کی جس کا ہماری اپوزیشن نے مذاق بھی اُڑایا ہے۔ انہوں نے اس بات کا احساس نہیں کیا کہ سابقا حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہم اس نہج پر پہنچے ہیں۔ ملک پر قرضوں کا بوجھ اس حد تک بڑھ گیا کہ ہم دوسرے ملکوں سے امداد مانگنے پر مجبور ہو گئے۔ وزیراعظم جناب عمران خان نے جس جانفشانی سے ملکی قرضے کو ادا کرنے کے لئے محنت کی ہے وہ قابل تحسین ہے اور اپنے ملک کو defaulter ہونے کے شدید بھیانک نتائج سے جس طرح بچایا اور اُس پر ہم اللہ کا جتنا شکر ادا کریں اُتنا ہی کم ہے۔

جناب چیئرمین! جناب عمران خان دنیا کے جتنے ممالک میں گئے انہوں نے ان کی بہت عزت اور توقیر کی اور جناب عمران خان نے وہاں پر جا کر اپنے ملک کی بہترین نمائندگی کی اور do more کا جواب no more سے دیا اور اُنہیں بتایا کہ مسلمان دہشت گرد نہیں بلکہ سب سے زیادہ دہشت گردی کا شکار ہونے والے ہم مسلمان ہیں۔ امریکہ جیسی سپرپاور کو صرف پرچی نکال

کر دو لفظ نہیں بولے بلکہ پاکستان کی صحیح معنوں میں نمائندگی کی۔ ہم نے تنگدستی کے باوجود محروم علاقوں کے لئے جس طرح سے ترقیاتی پروگرام بنائے ہیں آپ یقین کیجئے کہ ان حالات کی وجہ سے ہمیں مہنگائی کا یہ طوفان برداشت کرنا پڑا ہے۔ مجھے آج بھی یاد ہے ذوالفقار علی بھٹو نے جب نیوکلیئر پروگرام ترتیب دیا تھا اور ایٹم بم بنانے کا ارادہ کیا تھا تو انہوں نے صاف طور پر یہ کہا تھا کہ گھاس کھائیں گے لیکن پاکستان کو ایٹمی طاقت بنائیں گے۔

جناب چیئرمین! آج یہ وہی کیفیت ہے کہ آج ہم قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں پھر بھی ہم یہ عزم کئے ہوئے ہیں کہ ہم تکلیف کا وقت کاٹ لیں گے لیکن اپنے ملک کو قرضوں سے نجات دلائیں گے کیونکہ جب تک ہمارا ملک قرضوں کے بوجھ تلے سے نہیں نکلے گا تب تک ترقی نہیں کرپائے گا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے، wind up کریں پلیز۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! میں تھوڑی سی یہ بات کرنا چاہوں گی کہ یہاں بہت اعتراض کئے گئے کہ لیموں کی قیمت اتنی ہو گئی ہے اور سبزیوں کی قیمت اتنی ہو گئی ہے۔ جب آپ پیاز اور ٹماٹر انڈیا سے منگوائیں گے جو ہمارا ازلی دشمن ہے تو آپ اُس ملک کے کاروبار کو چمکائیں گے اور اپنی زراعت کو دبائیں گے تو تحریک انصاف کی حکومت نے اپنے کسانوں کے لئے بہت سی سہولیات فراہم کی ہیں۔ ایگری کارڈ اور بجلی کے بلوں میں اُنہیں خصوصی رعایت دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ بار بار ریاست مدینہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور اسے تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ اس بات کو سوچئے کہ اگر ایک انسان نے پاکستان کو ریاست مدینہ بنانے کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو آیئے آگے بڑھ کر ریاست مدینہ کے قیام میں اس انسان کی مدد کیجئے۔ آپ اپنی پارٹیوں اور لیڈروں سے بالاتر ہو کر ریاست مدینہ کے قیام میں اپنا حصہ ڈال کر یقیناً آپ اس دنیا میں بھی سرخرو ہوں گے اور آخرت میں بھی سرخرو ہوں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، جناب محمد کاشف!

جناب محمد کاشف: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ اس حکومت کے پیش کئے ہوئے بجٹ اور پیدا کئے ہوئے حالات اور اُن کی رُوداد میں کچھ یوں بیان کروں گا:

اُس نے حق بات کو لوگوں سے چھپا رکھا ہے
اِک تماشا سرِ بازار لگا رکھا ہے
وہ یہ کہتا ہے کہ انصاف ملے گا سب کو
جس نے منصف کو بھی سُولی پہ چڑھا رکھا ہے
اُس نے چوروں سے سرِعام شراکت کی ہے
اُس نے قاتل کو بھی مسند پہ بٹھا رکھا ہے
اِک نفرت ہے کہ پروان چڑھی جاتی ہے
اِک طوفاں ہے کہ خلقت نے دبا رکھا ہے
اے خدا لوگ تجھے دیکھتے ہیں اور تُو نے
اِک فرعون کی مہلت کو بڑھا رکھا ہے
سعد سچ بات چھپائی نہیں جاتی مجھ سے
میں نے سادات کا پرچم اُٹھا رکھا ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آج کی اس مختصر سی تقریر میں صرف اور صرف حقائق کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ کنٹینر سے شروع ہوتی ہوئی جھوٹوں کی داستان آج اقتدار کے ایوانوں میں بھی گونج رہی ہے اُس پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ جب یہ حکومت ابھی بن ہی رہی تھی تو بہت لمبے لمبے دعوے کئے جاتے تھے۔

جناب چیئرمین! میں بحیثیت پاکستانی سوچتا تھا کہ کاش! یہ جو کچھ کہا جا رہا ہے ایسا ہو بھی سکے گا۔ یہ سُن کر بہت خوشی ہوتی تھی کہ نئی حکومت بنتے ہی دو دن میں 200 billion US dollars پاکستان میں آجائیں گے۔ یہ سُن کر بہت خوشی ہوتی تھی کہ غریبوں کے لئے 50 لاکھ گھر بنا دیئے جائیں گے۔ اُس وقت یہ اعداد و شمار بتاتے ہوئے کسی نے پی ٹی آئی کی اعلیٰ قیادت کو یہ نہیں بتایا کہ 50 لاکھ گھروں کا تخمینہ لاگت 180 billion US dollars ہوتا ہے اور جو حکومت آج

صرف6 billion US dollars کے لئے آئی ایم ایف کے اداروں کے تلوے چاٹ رہی ہے اُس نے180 billion US dollars کے منصوبے کا اعلان کیسے کیا؟ یہ جھوٹ بولنا بند کر دیں اور عوام کو دھوکا دینا بند کر دیں۔ بہت لمبے لمبے دعوے کئے گئے تھے۔ یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ آئی ایم ایف سے پیسے لینے سے بہتر ہے کہ میں خودکشی کرلوں۔

جناب چیئرمین! آج بہت سارے لوگ اس دعوے پر عمل چاہتے ہیں کیونکہ جس طرح آئی ایم ایف کے پیچھے ہم نے اپنے ملک اور اس کی معیشت کو تباہ کیا ہے اُس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں ہم آئی ایم ایف کے پاس گئے تھے توrumors کی فیکٹری شیخ رشید احمد نے فرمایا کہ ڈالر125 روپے تک جائے گا۔ الحمدللہ ہماری قیادت اور ہمارے وزیر خزانہ ڈالر کو98روپے پر لے کر آئے اور یہ سارے جہان نے دیکھا اور یہ اُس لمحے ہوا جب آئی ایم ایف کاloan مل رہا تھا۔ ہماری اکنامک مینجمنٹ ٹیم یہ کر سکتی تھی تو آئی ایم ایف کو راضی رکھنے کے لئے آج آئی ایم ایف کاloan ملا بھی نہیں اور ڈالر کی قیمت وہاں چلی گئی ہے جس کی تاریخ کے اندر مثال نہیں ملتی۔

جناب چیئرمین! ہم ڈالر ڈالر ایسے نہیں کرتے۔ میں اپنے فاضل دوستوں کو بتانا چاہوں گا کہ ہم ایکimport oriented economy ہیں جب ڈالر بڑھتا ہے تو ہماری ہر چیز مہنگی ہوتی ہے۔ ہم نے جب ڈالر کنٹرول کیا تو بہت ہی احمقانہ سی ایک بات کہی گئی کہ پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت میں ڈالر کو مصنوعی طور پر نیچے رکھا گیا۔ میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ اکنامک پالیسی کے اندر کچھ مصنوعی نہیں ہوتا۔ یہ اکنامک مینجمنٹ ہوتی ہے آپ کو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے کب کیا کرنا ہے اور ملک کے لئے کب کیا ضروری ہے۔ اس چیز کی سزا آج آپ، میں اور غریب عوام سب بھگت رہے ہیں لہٰذا وہاں سے جھوٹوں کا جو سلسلہ کار شروع ہوا وہ آج تک جاری ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی،wind up کریں آپ کا وقت ختم ہو رہا ہے۔

جناب محمد کاشف: جناب چیئرمین! آج میں نے اپنی بات جہاں سے شروع کی کہ یہ جھوٹ آج اقتدار کے ایوانوں میں بولے جاتے ہیں۔ کل ایک صاحب یہاں پر فرمارہے تھے کہ ہم نے جنوبی پنجاب کے لئے زیادہallocation کی ہے میں یہاں پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج سے تین سال پہلے

نہ صرف جنوبی پنجاب کے لئے بلکہ ہر محکمے کے لئے ہماری حکومت کی کی ہوئی allocation سے بھی زیادہ تھی اور میں اُس زمانے کی بات کر رہا ہوں جب ڈالر 105 روپے کا تھا۔ آج اگر آپ real sense میں دیکھیں اور میں اپنے لوگوں کے لئے عام فہم بات کروں تو میں بتاتا چلوں کہ جب ہماری allocation ہو رہی تھی اُس وقت سونے کی قیمت 47 ہزار روپے فی تولہ تھی اور آج وہی روپیہ اتنا گرا ہے کہ آج سونے کی قیمت 75 ہزار روپے فی تولہ ہے تو آپ خود اندازہ لگالیں کہ اعداد و شمار کا گورکھ دھندا سامنے رکھتے ہوئے عوام کو کس طرح بے وقوف بنا رہے ہیں۔ ہمیں بولا جاتا تھا کہ سوشل سیکٹر میں کچھ نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین! میں اس ہاؤس کے سامنے دعویٰ کرتا ہوں کہ جو allocation ہم نے آج سے تین سال پہلے کی تھیں۔ ہمیں کہا جاتا تھا کہ سوشل سیکٹر میں کچھ نہیں کرتے تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پیسے کے بغیر الٰہ دین کا جن آ کر معاملات کو صحیح کرے گا یا کوئی تعویز دھاگا کرائیں گے۔ آج کی allocations تین سال پہلے کی allocations سے بھی کم ہیں جبکہ روپیہ بہت مضبوط تھا۔ یہ جھوٹ کا سلسلہ خدارا بند کریں۔ یہ بجٹ وجٹ کچھ بھی نہیں ہے۔ ان لوگوں کو ان معاملات کو چھوڑ دینا چاہئے اور اپنی نااہلی کو مان لینا چاہئے۔ یہ اس قابل نہیں ہیں کہ حکومت کر سکیں۔ انہیں استعفیٰ دے دینا چاہئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو اس کامیاب بجٹ پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین! اتنے گھمبیر معاشی بحران کے باوجود ایک کامیاب اور عوام دوست بجٹ پیش کرنا اس حکومت کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ بلاشبہ پنجاب بڑا صوبہ ہے جو مالی بے ضابطگیوں کا شکار رہا ہے اور جس طرح اس کے وسائل کو میگا پراجیکٹس میں استعمال کر کے اس صوبے کو معاشی طور پر کمزور کیا گیا اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ اس کے باوجود یہاں پر ایک متوازن بجٹ پیش کیا گیا جو جوئے شیر لانے کے مترادف ہے لیکن جس فہم و فراست اور محنت سے ہمارے قابل وزیر

خزانہ نے بجٹ پیش کیا اور ہر شعبے کو مناسب انداز میں بجٹ میں شامل کیا۔ اس پر میں وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئر من! حکومت پنجاب نے صحت کے شعبہ میں نئے ہسپتالوں کی تعمیر اور صحت کارڈ کے اجراء کے لئے اس بجٹ میں خاص رقم مختص کی ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ درخواست کروں گی کہ نئے ہسپتالوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ پہلے سے موجود BHUs، THQsاور RHCs کی حالت بہتر کی جائے کیونکہ بڑے ہسپتالوں کا بوجھ اس وقت کم ہو جاتا ہے جب یہ ادارے اچھے طریقے سے کام کر رہے ہوں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ریسکیو 1122 کے جتنے بھی سنٹرز ہیں ان کو نئے طریقے سے بحال کیا جائے کیونکہ اکثر جگہوں پر ایمبولینسز خراب پڑی ہیں اور سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے دفتر بند پڑے ہیں۔

جناب چیئرمین! نئی زندگی پروگرام، سرپرست پروگرام، پناہ گاہ، مساوات اور پنجاب احساس پروگرام کے تحت نچلے طبقے کو جس طرح سے مضبوط کیا جا رہا ہے اور معاشرے میں غریب کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لئے یہ حکومت کوشش کر رہی ہے۔ اس طبقے کو ہمیشہ نظر انداز کیا گیا ہے اور بڑے منصوبے بنا کر خاص طبقے کو نوازا جاتا رہا ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ کوئی حکومت غریب کی زندگی کو بہتر کرنے کی بات کر رہی ہے اور کوئی ایکشن لے رہی ہے۔

جناب چیئرمین! کسی بھی مہذب اور تعلیم یافتہ قوم کی بنیاد صحت اور تعلیم کے شعبوں کو ترقی دیئے بغیر ناممکن ہے۔ سابقا حکومتوں نے اعلیٰ سطح پر خود نمائی کے لئے لیپ ٹاپ تقسیم کئے لیکن پرائمری تعلیم کو یکسر نظر انداز کئے رکھا۔ گہری اور مضبوط بنیاد کے بغیر منصوبے بنائے جاتے رہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ پرائمری سطح پر بہترین اساتذہ مہیا کئے جائیں اور تعلیمی اداروں کو سیاست سے پاک کر کے مضبوط اور اعلیٰ تعلیم کا خواب پورا کیا جائے۔

جناب چیئرمین! کالجز کے انتظامی مسائل عارضی تقرریوں کی وجہ سے زبوں حالی کا شکار ہیں اس لئے میری درخواست ہے کہ جلد از جلد مستقل تقرریاں کی جائیں تاکہ ان کالجز میں جو انتظامی امور خراب ہو رہے ہیں ان کو درست کیا جائے۔

جناب چیئرمین! صاف پانی کی فراہمی صحت کے بنیادی مسائل کا حل ہے۔ اگر صرف اس مسئلے کو حل کر لیا جائے تو ہمارے ہسپتالوں پر بوجھ کم ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں آب پاک اتھارٹی ایک جامع پروگرام ہے۔ اس کا دائرہ کار دیہات کی سطح تک بھی ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین! پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے۔ اس بجٹ میں کسان دوست پالیسیوں کو جس طرح شامل کیا گیا ہے۔ وہ کسان جو بیس کروڑ عوام کو اناج فراہم کرتا ہے اس کے ساتھ گزشتہ حکومتوں نے جس طرح سوتیلوں والا سلوک کیا تھا۔ اس حکومت نے اس شعبہ میں انقلابی اقدامات کئے ہیں جو قابل تحسین ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا تعلق انڈسٹریز سے ہے۔ میں پچھلے بیس سال سے ہوم انڈسٹریز میں خواتین کے ساتھ کام کر رہی ہوں اس لئے میں چاہوں گی کہ خواتین کو بلاسود قرضے مہیا کئے جانے چاہیئں۔ خواتین کو روزگار فراہم کرنے کے لئے اکنامک زونز کی اشد ضرورت ہے۔ ہنر مند نوجوان پروگرام میں بھی خواتین کا کوٹا بہت ضروری ہے۔ خواتین کو صنعت کے شعبہ میں empower کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا ہینڈی کرافٹ پوری دنیا میں مشہور ہے اس لئے ہمیں اس شعبہ میں کام کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میری چھوٹی سی خواہش ہے بلکہ میرے خیال میں یہاں جتنے بھی بہن بھائی بیٹھے ہیں ان کی یہ خواہش ہو گی کہ جن لوگوں نے اس ملک کا پیسا لوٹا ہے ان کو جیلوں میں رکھ کر مزید اس ملک پر بوجھ مت ڈالیں بلکہ ان سے پیسے وصول کر کے اس ملک کی ترقی کے لئے لگائے جائیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ایک دعا کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کروں گی کہ

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے برسوں
یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو

ہر ایک خود ہو تہذیب و فن کا اوجِ کمال
کوئی ملول نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ہم کو شاہوں سے عدالت کی توقع تو نہیں
آپ کہتے ہیں تو زنجیر ہلا دیتے ہیں

جناب چیئرمین! آپ کہتے ہیں تو ہم زنجیر ہلا دیتے ہیں۔ ہم نے دلکش، دل پسند اور دل پذیر باتیں سنیں تو مجھے ریاست مدینہ کے کھلاڑیوں سے لگتا ہے کہ انہوں نے جو دلکش، دل پسند اور دل پذیر کہا ہے وہ بجٹ کے بارے میں نہیں شاید وزیر خزانہ اور سیکرٹری خزانہ کو دیکھتے ہوئے کہا ہو گا۔ اس بجٹ میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کو میں appreciate کروں۔

جناب چیئرمین! یہ جو 2300۔ارب اور 57 کروڑ روپے کے حجم کا بجٹ ہے۔ اس میں انہوں نے جو کچھ تعلیم کے ساتھ کیا ہے جو ہیلتھ کے ساتھ کیا ہے اور جو زراعت کے ساتھ کیا ہے ایسا تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔ مخدوم ہاشم جواں بخت کی پوری تقریر جو دلکش اور دل پذیر تقریر تھی اس میں ایک لفظ بھی صوبے کے امن و امان کے لئے نہیں کہا گیا۔ مجھے جب یہ تقریر پڑھنے کا موقع ملا تو مجھے یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوا کہ بارہ کروڑ عوام کا یہ جو صوبہ ہے اس کے بجٹ کی تقریر جو صوبائی وزیر نے پیش کی ہے وہ صرف بارہ صفحات پر مشتمل تھی اور اس میں امن و امان کا ذکر بھی نہیں کیا گیا، اقلیتوں کا ذکر نہیں کیا گیا اور زراعت جس کو یہ اہم ترین سیکٹر کہتے ہیں اس کا بھی ذکر نہیں کیا گیا اور آبپاشی کا بھی ذکر ہی نہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں ریاست مدینہ نہیں بلکہ ریاست نابینا کے لوگ کہنا چاہئے کیونکہ انہیں نظر ہی کچھ نہیں آ رہا۔ یہ نابینا لوگ ہیں۔ انہیں دکھانے کے لئے ہم مشعل راہ بنتے ہیں اگر یہ ہماری بات سنیں۔

جناب چیئرمین! انہوں نے اس کتاب میں on the floor of the House جھوٹ بولا کہ 30 ٹریلین کا قرضہ ہو چکا ہے۔ میں ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ 2008-13 کے دوران چھ ٹریلین سے جب یہ قرضہ شروع ہوا تو پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں یہ قرضہ چودہ ٹریلین تھا۔ اس کے بعد جب ہماری مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی تو وہ قرض بڑھ کر 24 ٹریلین تک جا پہنچا اور آج اس بجٹ کی کتاب میں انہوں نے بتایا ہے کہ وہ قرض 30 ٹریلین ہے جو کہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اس سے بھی بڑی بد بختی ان نابینا لوگوں کی یہ ہے یہ جو کہتے رہے کہ ہم نے تو قرضہ لینا ہی نہیں ہے، ہمیں تو قرضے سے بڑا اختلاف ہے تو یہ اس 9 ماہ کے عرصے میں 6 ٹریلین قرض لے چکے ہیں جو کہ قرضے کو پسند ہی نہیں کرتے تھے تو میں ان کی ان نابینا حرکتوں پر افسوس ہی کر سکتا ہوں۔ انہوں نے الفاظ کا یہ گورکھ دھندا اور جو جھوٹ بولا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس طرف بھی دلاؤں گا یہاں پر منسٹر ہیلتھ صاحبہ بھی تشریف رکھتی ہیں کہ PKLI بنایا گیا آپ دیکھیں کہ اتنا بڑا ایک پروگرام اتنا بڑا ہسپتال اور اتنا بڑا انسٹیٹیوٹ جس پر 18 ہزار ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں وہ آپریشن جو کہ مریض انڈیا جا کر کرواتے تھے ان کو یہاں پر وہ سہولت دی گئی لیکن اس کے لئے اس بجٹ میں صرف 500 ملین روپے کا فنڈ رکھا گیا ہے تو اس منصوبے کو صرف اس وجہ سے نظر انداز کیا گیا ہے کہ یہ میرے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کا منصوبہ تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا اچھا اقدام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کا ذکر کیوں نہ کروں کہ انہوں نے زمینداروں اور کسانوں کے لئے خادم پنجاب رورل روڈ پروگرام دیا جس کے تحت انہوں نے 8 ہزار ایک سو کلو میٹر طویل سڑکیں بنوائیں جو کہ 71 سالہ تاریخ میں نہیں بنائی گئیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پرسوں دو دو گھنٹے اور تیس تیس منٹ تک تقاریر ہوتی رہی ہیں لہٰذا ہمیں بھی تھوڑا سا وقت دے دیں کیونکہ ہم نے بولنا ہی ہے لینا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ ظلم و ستم یہ ہے کہ یہ جو 42 مشیر ہیں ان کو آپ دیکھ لیں کہ انہوں نے اس نابینا گورنمنٹ کو ایسی تجاویز دی ہیں کہ ہمارے سے جو ہارے ہوئے لوگ ہیں ان کو وہ یہ بجٹ دے

رہے ہیں اور ان کی سکیموں کو entertain کیا جا رہا ہے جو ہمارے سے سولہ سولہ اور بیس بیس ہزار ووٹوں سے ہارے ہوئے ہیں۔ ہمارے خادم پنجاب جنہوں نے سی پیک کا منصوبہ دیا، ساہیوال میں کول پراجیکٹ دیا اور دانش سکول جیسی درسگاہیں دیں تو آج ان کا بجٹ میں ذکر ہی نہیں ہے۔ ہیلتھ منسٹر صاحبہ چلی گئی ہیں اگر وہ ادھر موجود ہوتیں کیونکہ چار دن پہلے وہ ساہیوال تشریف لائی تھیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ مجھے ٹائم تو دیں کیونکہ ابھی تو کام شروع ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے ٹائم لے تو لیا ہے لہٰذا میں آپ سے request کر رہا ہوں کہ آپ speech wind up کریں کیونکہ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اس کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہمارے دور میں ایک بیڈ پر دو دو اور تین تین مریض ہوتے تھے تو آپ ہسپتالوں میں جا کر دیکھیں تو شرم آتی ہے کہ وہاں پر بیڈز ہی موجود نہیں ہیں اور مریض صحن اور گلیوں میں زمین پر لیٹے ہوئے ہیں اور ان کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ساہیوال جو کہ 40 لاکھ عوام کا ضلع اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اس کے ہسپتالوں کی یہ حالت ہے وہاں کے دو بڑے ہسپتالوں میں ایم ایس ہی موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اور وہاں پر جو ڈاکٹرز موجود ہیں وہ کسی کا کوئی علاج ہی نہیں کرتے۔ وزیر اعلیٰ کا یہ اچھا اقدام ہے کہ جو ان کے جو ایڈوائزر ہیں ان کا تعلق میاں محمد شہباز شریف سے ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کے پاس آخری ایک منٹ ہے لہٰذا آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اب ضلع ساہیوال کی بات کرتا ہوں جہاں کی عوام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت دی۔ ضلع ساہیوال میں ڈی ایچ کیو ہسپتال کی یہ حالت ہے کہ 4700 ملین روپے کی سکیم جو کہ میاں محمد شہباز شریف کا ایک انقلابی قدم تھا اس کے لئے انہوں نے صرف 240 ملین کیپیٹل میں اور 260 ملین ریونیو میں فنڈ دیا ہے جو کہ ایک peanut ہے اور اس سکیم کو۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنے حلقے کی بات مکمل کریں آپ نے اِدھر اُدھر وقت زیادہ ضائع کر دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جس ڈی ایچ کیو ہسپتال کی میں بات کر رہا تھا وہاں پر کارڈک سنٹر نام کا رحمتہ اللعالمین وارڈ ہے وہاں پر کوئی سہولت نہیں ہے اگر اس بجٹ میں میرے اور مسلم لیگ (ن) کے نام پر نہ سہی آپ اپنے ہی کسی بُزدار کے نام پر ہمیں اللہ کے واسطے رحمتہ اللعالمین وارڈ کو سہولیات دے دیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک! جی، اب جناب محمد اشرف رند! اپنی speech کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے اپنی آخری بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! جی، اپنی آخری بات کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! زمینداروں کے لئے بڑی بڑی باتیں کی گئی ہیں تو پتا نہیں انہوں نے زمینداروں کے ساتھ کیا کرنا ہے؟ آپ دیکھ لیں زراعت جو کہ ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اس کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔ زمینداروں کے لئے اور اجناس کے لئے کوئی ایکسپورٹ پالیسی نہیں بنائی گئی جب آلو اچھا کاشت ہو گا جب اس کی فصل تیار ہو گی۔ تب ہی اس کو ایکسپورٹ کریں گے انہوں نے پہلے جا کر اپنی منڈی بنا کر دکانیں بنانے کا اعلان کر دیا لیکن ان کے پاس کوئی پالیسی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک! چلیں، ٹھیک ہے اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بس ایک شعر سن لیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ سنا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!

وہ عکس اپنا دیکھتے ہیں آئینے میں یوں
قاتل کھڑا ہو جس طرح قاتل کے سامنے

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک! جی، اب جناب محمد اشرف رند! اپنی speech کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنے قائد جناب عمران خان وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ کو ایک سچا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: ایسا نہ کریں۔ .Order in the House دیکھیں، آپ لوگ اس طرح نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب چیئرمین! ہم نے ان تمام دوستوں کی باتوں کو سنا ہے لہٰذا ان کو بھی ہماری بات سننی چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! نہیں، میں نے جناب محمد اشرف رند کو مائیک دیا ہے لہٰذا پہلے ان کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب چیئرمین! یہ میری speech کے بعد بات کر لیں۔ ہم نے سچی بات کی ہے اور سچے بجٹ کی بات کی ہے۔ (شور و غل) کیا آپ پہلے جھوٹ بولتے رہے ہیں، کمال ہے؟

جناب چیئر مین! مجھے آپ کی اور وزیر خزانہ کی توجہ چاہئے۔ میرے دوستوں کو تکلیف ہو رہی ہے حالانکہ میں نے تو سچ بولا ہے۔ اگر اِن کو سچ پر تکلیف ہوئی ہے تو پھر بھی میں معذرت چاہتا ہوں۔ پچھلے دس سال کے جو بجٹ تھے اُن کا ریکارڈ نکال لیں۔ ہمارے چالیس مشیروں کا نام لیا گیا ہے لیکن ہم 176 جتنے بھی ممبران ہیں سب کے سب وزیر اعلیٰ کے مشیر ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! پچھلے وزیر اعلیٰ / خادمِ اعلیٰ کے مشیر چند ایک تھے۔ ہمارے بجٹ سے کس کو تکلیف ہے؟ میں بتاتا ہوں کہ یہ تکلیف کرپشن مافیا کو ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب چیئر مین! میری بات آرام سے میری بہنیں بھی سُن لیں۔ اِن کو تکلیف اس چیز کی ہے کہ ہمارے اس بجٹ میں میٹرو ہے، اورنج ہے اور نہ کوئی میگا پراجیکٹ ہے جس سے کرپشن ہو سکتی ہے۔ یہاں پیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں بتاؤں گا کہ ہم الحمدللہ ثم الحمدللہ مدینے کی ریاست کی بات کر رہے ہیں اور اس بجٹ میں معذور لوگوں، یتیموں اور 65 سال کی عمر سے زیادہ بزرگوں کے لئے خصوصی package رکھا گیا ہے۔ ہم غریب اور عام آدمی کی بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! میرے دوستوں سے یہ پوچھیں کہ پچھلے دس سال میں جتنے بجٹ آئے ہیں اور جب بجٹ بنتا تھا تو کیا آپ سے مشاورت ہوتی تھی؟ خادمِ اعلیٰ پی اینڈ ڈی میں جا کر اُن کی book اٹھا لیتے تھے اور اپنی book دے دیتے تھے جس میں چند لوگوں کو oblige کیا جاتا تھا۔ ہمارے بجٹ میں سچائی ہے اور کوئی jugglery نہیں ہے۔ یہاں پر قائد حزب اختلاف فرما کر گئے کہ یقین کر لیں ہم کوئی ڈرامہ نہیں کر رہے یعنی ہم یہ یقین کر لیں کہ پچھلے دس سال میں صرف ڈرامہ چلتا رہا۔

جناب چیئر مین! آج میرے دوستوں کو یہ بات سمجھ آنی چاہئے کہ یہ جاتے جاتے بجٹ کا سارا بوجھ ہم پر ڈال گئے ہیں۔ Running projects کی مد میں بالفرض ایک ارب روپے کا پراجیکٹ ہے تو اس میں ان کی گورنمنٹ نے ایک کروڑ روپے allocate کر کے ٹینڈر لگا دیا اور آج ہمارے گلے میں ڈال دیا ہے۔

جناب چیئر مین! اِن کو پتا تھا کہ جا رہے ہیں تو چلے جائیں گے لیکن جیت گئے تو اِن کو shut up call دے دیں گے کیونکہ یہ shut up call کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ہمارے ہاں یہ رواج نہیں ہے بلکہ ہمارے ہاں جمہوری رواج ہے اور ہر ایک کی بات سنی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: جناب محمد اشرف خان رند! مختصر کریں اور Chair کو address کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب چیئر مین! میں خادمِ اعلیٰ کے بارے میں یہ بات ضرور کہوں گا کہ میرے بھائی نے کہا کہ جناب عمران خان نے ایک سٹیٹمنٹ دی اور وعدہ کیا تھا لیکن میں ایک بات ضرور کروں گا جس کا میرے دوست جواب دے دیں اور ناراض نہ ہوں۔ خادمِ اعلیٰ نے فرمایا تھا کہ میں پیٹ پھاڑ کے پیسے نکالوں گا اور گھسیٹوں گا لیکن آج وہ دونوں اکٹھے بیٹھے ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟(قطع کلامیاں)

آج ان کے اندر بھی ایسے دوست ہیں جو میری سچائی کو جان گئے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، آپ پلیز wind up! کریں۔ No cross talks and order in the House please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب چیئر مین! مجھے بھی بولنے کا موقع دیا جائے۔ میں جنوبی پنجاب یا اَپر پنجاب کی طرف نہیں جاتا بلکہ میں بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا کہ ہم نے ہیلتھ انصاف کارڈ کا جو اجراء کیا ہے آپ یقین کریں کہ پچھلے کارڈ اور اس کارڈ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ہم نے جو بجٹ دیا ہے وہ انشاء اللہ لوگوں کو ملے گا۔ آپ اِن سے یہ پوچھ لیں کہ جتنے میگا پراجیکٹس جنوبی پنجاب یا اَپر پنجاب میں ہیں، کیا وہ اِن کی مشاورت سے بنائے گئے؟ چند لوگ تھے جن کو kickback کے لئے بٹھایا گیا تھا یعنی پراجیکٹ یہاں شروع ہوتا تھا تو وہاں پہلے زمینیں خرید لی جاتی تھیں لیکن اِس حکومت میں یہ رواج نہیں ہے۔ یہ ایک عوامی حکومت ہے اور انشاء اللہ ہم ممبران، ہمارے تمام وزراء، وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم اب بھی احتساب کے لئے حاضر ہیں اور پہلے بھی حاضر تھے۔ اِن میں سے جس کو ہاتھ ڈالتے ہیں تو وہ issue create کر دیتے ہیں۔

جناب چیئر مین: جناب اشرف خان رند! شکریہ۔ آپ wind up کریں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ آپ بیٹھ جائیں کیونکہ وہ بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب چیئرمین! میں اپنے حلقے کے لئے ایکrequestشامل کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب چیئرمین! ہماری تحصیل کوٹ ادو 14 لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے۔ میں وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ 2010 میں سیلاب آیا تھا تو وہاں دس دس، پندرہ پندرہ فٹ پانی تھا۔ تمام عمارتیں اور سڑکیں تباہ ہو گئی تھیں۔

جناب چیئرمین! یقین کریں اور بے شک چیک کر لیں کہ اِس وقت تک کوئی rehabilitation نہیں ہوئی لہٰذا نئی کوئی بلڈنگ وغیرہ بے شک نہ دیں لیکن مہربانی کر کے پرانے سٹرکچر جتنے کھڑے ہیں اُن کی مرمت کی جائے اور اُن کو running condition میں لایا جائے۔ اس پر جناب کا خصوصی احسان ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب خالد محمود!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، میں نے اُن کو مائیک دے دیا ہے۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں شروع کرتا ہوں رب جلیل کے بابرکت نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ میں بحیثیت مسلمان یہ بات کہنا چاہوں گا کیونکہ ایمان کا حصہ بھی یہ ہے کہ ملک میں اصحابِ رسول کے بارے میں جو بھی گفتگو ہوئی ہے وہ ہر مسلمان کے لئے باعثِ تکلیف، باعثِ شرمندگی ہے اور شاید دین سے لاعلمی کا بڑا واضح ثبوت بھی ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس ہاؤس کے توسط سے وزیر اعظم کو یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ ایسی گفتگو سے گریز کیا جائے جس کے بارے میں علم نہ ہو۔

جناب چیئرمین! آج میں تذبذب کا بھی شکار ہوں کہ وزیر خزانہ نے جو بجٹ پیش کیا میں اُس پر اُن کو مبارکباد دوں یا اُن کی اہلیت پر نوحہ کنائی کروں کیونکہ انہوں نے اپنی تقریر کا آغاز ہی اپوزیشن پر تنقید سے شروع کیا تھا اور شاید میرے بھائی یہ بھول گئے تھے کہ وہ پنجاب اسمبلی کے اس ہاؤس میں بجٹ پیش کر رہے ہیں یا جلسہ عام میں کنٹینر پر تقریر فرما رہے ہیں۔ وزیر خزانہ کی وہ تقریر تضادات کا مجموعہ تھی۔

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ ایک طرف تو ملک میں جو معاشی حالات موجود ہیں اُن کا ذمہ دار سابقہ حکومت، سابقہ ادوار اور (ن) لیگ کے دَور کو ٹھہرا رہے تھے اور ساتھ ہی دوسری طرف اس بات کا اعتراف بھی کر رہے تھے کہ پنجاب کی GDP گزشتہ سالوں میں 4.7 پر تھی جو پاکستان کی اوسط GDP شاید 4.4 سے زائد تھی۔ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 54 فیصد ہے تو یہ 54 فیصد کس حکومت کی کارکردگی کا اعتراف ہے اور کس لیڈر کی محنت کو خراج تحسین ہے چونکہ وزیر خزانہ بھی ہمارے پچھلے دور میں ہمارے ہی لیڈر کے سپاہی رہ چکے ہیں اور شاید ان کے دل میں وہ محبت تھی۔ میں ان کی نذر ایک شعر کرتا ہوں:

الفت بدل گئی کبھی نیت بدل گئی
خود غرض جب ہوئے تو سیرت بدل گئی
اپنا قصور دوسروں کے سر ڈال کر
کچھ لوگ سوچتے ہیں حقیقت بدل گئی

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ نے 233 ملین روپے کا surplus وفاقی حکومت کے کھاتے میں ڈال کر وزیر اعظم کی بھی اس پالیسی پر عدم اعتماد کا اظہار کیا جس پر انہوں نے کہا تھا کہ اِدھر سے اُدھر یا اُدھر سے اِدھر کچھ نہیں جائے گا۔ وزیر خزانہ جب growth strategy 2023 بنا رہے تھے تو اس سے بہتر تھا کہ وہ سابقہ دور کی ان فائدہ مند سکیموں کو پورا کرنے کے لئے انہیں زیادہ سے زیادہ فنڈز مہیا کرتے تاکہ وہ سکیمیں پایۂ تکمیل تک پہنچ جاتیں نہ کہ پچھلے دو یا تین سال سے ان پر لگا ہوا قوم کا پیسا ضائع جاتا۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں سابقہ حکومت کے تمام منصوبوں کو ختم کرنے کی ایک مکروہ سازش بھی کی گئی اور اس میں عام غریب آدمی پر مہنگائی کا جو پتھر پھینکا گیا جس سے ضروریات زندگی کی تمام اشیاء عام آدمی کی قوت خرید سے باہر ہو گئیں۔ آج میں اپنے شہر بورے والا کی مثال دیتا ہوں کہ آج صبح 9:00 بجے ایک غریب آدمی نے ملتان روڈ پر فاقہ کشی کی حالت میں خود کو فائر مار کر خودکشی کر لی کہ جو برتاؤ اس غریب آدمی کے ساتھ اس تبدیلی سرکار نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں بجٹ کی بات کرتا چلوں کہ جنوبی پنجاب کے لئے بجٹ میں 35 فیصد رکھا گیا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس جنوبی پنجاب میں میرا شہر بورے والا بھی شامل ہے مگر میں 35 فیصد کو جو صرف تخت ڈی جی خان کے لئے مختص کیا گیا ہے اس کی مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ میرے شہر بورے والا میں ایک سیوریج سکیم جو 35 کروڑ روپے کی لاگت سے پایۂ تکمیل کو پہنچنی تھی جس میں پچھلے دو اڑھائی سال سے 22 کروڑ روپے لگ چکے ہیں۔ پچھلے چھ ماہ اور اس بجٹ میں تبدیلی سرکار نے 14 کروڑ روپے کے بقایا میں سے صرف اور صرف ایک کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھتا ہوں کہ بورے والا جسے جنوبی پنجاب کا حصہ گردانا جاتا ہے وہاں ایک سڑک کی widening اور dual road جو وہاڑی سے بورے والا یا بورے والا سے وہاڑی کی طرف تھا تو وہاں اس کے لئے بھی کوئی فنڈز نہیں رکھے گئے۔ یہ وہ سڑک ہے جہاں ہر ماہ 20 سے 25 لوگوں کی حادثات کی وجہ سے casualty ہو جاتی ہے تو ان کا کون پُرسان حال ہے۔ ان کے ورثاء کے ہاتھ کن کے گریبانوں پر ہوں گے؟

جناب چیئرمین: جناب خالد محمود! جلدی سے wind up کریں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جب جنوبی پنجاب کی بات ہو رہی تھی اور کنٹینروں پر وعدے کئے گئے تھے تو میں وزیر خزانہ سے یہ کہوں گا کہ اگر بورے والا کے ساتھ یہی سلوک روا رکھنا ہے تو مہربانی کر کے میری اس بات کو quote کیا جائے کہ بورے والا کو ضلع بنا کر ساہیوال ڈویژن میں شامل کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب جاوید اختر!

جناب جاوید اختر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئر مین کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جیسا کہ آپ، سارا ہاؤس، ہم سب اور پورا پاکستان جانتا ہے کہ پچھلے چند ماہ میں معیشت کے جو حالات چل رہے تھے، آپ یقین مانیں کہ مجھے تو یقین نہیں تھا کہ اتنا اچھا بجٹ پیش کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان مشکل حالات میں انہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ جو گورنمنٹ پیش کرتی ہے وہ اس کی ترجیحات کا آئینہ دار ہوتا ہے اور موجودہ حکومت کی جو ترجیحات ہیں جو وزیراعظم عمران خان کا وژن تھا، یہ بجٹ اس کا آئینہ دار ہے اور ہماری ترجیحات صاف پانی، صحت اور ایجوکیشن ہیں۔

جناب چیئر مین! میگا پراجیکٹ کے سلسلے میں 9 بڑے ہسپتال مختلف اضلاع میں بنائے جا رہے ہیں جن میں ڈی جی خان میں کارڈیالوجی ہسپتال کا قیام بھی شامل ہے جبکہ نشتر ہسپتال کا فیز۔ II بھی شامل ہے اس پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ 6 یونیورسٹیاں بنائی جا رہی ہیں یہ میں وژن کی بات کر رہا ہوں۔ میگا پراجیکٹس اس حوالے سے آئے ہیں اور پہلے کس حوالے سے آتے تھے۔

جناب چیئر مین! بد قسمتی سے 70 سال کی تاریخ میں جو کام کیا گیا، جو مسائل پیدا کئے گئے کہ غریب اور امیر کا فرق مسلسل بڑھتا گیا۔ اب کسی کے پاس الہ دین کا چراغ تو ہے نہیں تو 70 سال کا گند صاف کرنے میں کم از کم سال دو سال تو لگیں گے۔ اس کے بعد یہ بات کریں۔ انشاء اللہ میں امید کرتا ہوں وزیراعظم عمران خان سے اور ہماری پنجاب کی قیادت سے کہ وہ ان بحرانوں پر بہت جلد قابو پائیں گے۔

جناب چیئر مین! ڈویلپمنٹ کا بجٹ 350۔ ارب روپے رکھا گیا ہے جو پچھلے سال سے 47 فیصد زیادہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مہنگائی پہلے سے زیادہ ہوئی ہے اور ہم اس سے انکاری نہیں ہیں لیکن جیسا میں نے پہلے کہا کہ یہ 70 سالوں کی پالیسیوں کا نتیجہ تھی اور نیت صاف ہو تو کام ہوتے ہیں۔ جناب عمران خان ایسے لیڈر ہیں جن پر قوم نے اعتماد کیا ہے اور وہ اپنی قوم کو انشاء اللہ بحرانوں سے نکالیں گے۔

جناب چیئرمین! بجٹ میں محصولات کا ہدف ٹیکسوں کی صورت میں 381-ارب روپے کا دیا گیا ہے تو اس سلسلے میں میری وزیر خزانہ سے گزارش ہے اور تجویز ہے کہ غریبوں اور مڈل کلاس پر ٹیکس نہ لگایا جائے اور مہربانی کر کے اُن پر ٹیکس لگایا جائے جو ادا کرنے کے قابل ہوں۔ غریب اور مڈل کلاس پر پہلے ہی بہت زیادہ ٹیکسوں کا بوجھ ہے اور وہ مزید ٹیکس برداشت نہیں کر سکتے لہٰذا یہ ٹیکس انہی پر لگایا جائے جو ادا کرنے کے قابل ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ جو بھی امیر لوگ ہیں اور جو امیر طبقہ ہے جن کی آمدنی زیادہ ہے ان پر زیادہ ٹیکس لگایا جائے۔ بے شک مڈل کلاس پر nominal قسم کا ٹیکس لگا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! صحت کارڈ کا اجراء موجودہ حکومت کی ایک بہت اچھی کاوش ہے جس سے انشاء اللہ غریبوں کو بہت فائدہ ہو گا۔ پچھلی دو دہائیوں سے میں بھی سُن رہا ہوں کہ زراعت ریڑھ کی ہڈی ہے اور ہماری معیشت کی backbone ہے اور وہ تو ویسے لیکن اُس پر کوئی خاطر خواہ کام نہیں ہوا۔ اس گورنمنٹ نے اُس کا بجٹ ڈبل کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں وزیر خزانہ، وزیر اعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور جو موجودہ منسٹر ہیں وہ خود بھی زمیندار ہیں زراعت کے حوالے سے کافی کام کرنے کی ضرورت ہے مجھے امید ہے انشاءاللہ وہ کریں گے۔ میرا تعلق ڈیرہ غازی خان سے ہے آپ جانتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ wind up کریں۔

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! یہ بہت ضروری ہے وزیر خزانہ بھی ذرا توجہ فرمائیں۔ پچھلے دو سال سے دریائے سندھ سے مغربی کنارے سے دریا کا بہت شدید کٹاؤ ہے، پچھلے سال بھی 200 ملین روپیہ رکھا گیا لیکن release نہیں ہوا۔ اس سال بھی رکھا گیا ہے اس سال مہربانی فرمائیں لوگ سینکڑوں کی تعداد میں پہلے بھی لوگ نقل مکانی کر گئے ہیں اور مزید لوگ بھی سامان باہر نکال کر نقل مکانی کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں اُن پر رحم کیا جائے۔ Dajani Spur کے نام سے ایک پراجیکٹ ہے اس کو فوری طور پر مہربانی کر کے شروع کروایا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے wind up کریں۔

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! تھوڑا سا ٹائم چاہئے ہم اربوں روپیہ دیہاتوں میں ڈویلپمنٹ پر خرچ کرتے ہیں، ٹف ٹائل، سیور یج، سولنگ بنواتے ہیں وہاں پر صفائی کا کوئی مربوط نظام نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال اربوں روپیہ ضائع ہو جاتا ہے وہ پراجیکٹ دو تین سال بعد ختم ہو جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے کئی دفعہ اس ہاؤس میں تجویز دی ہے کہ یونین کونسل کی سطح پر کوئی صفائی کا مربوط نظام بنایا جائے۔ ہم دیہات والے بھی لوگ ہیں میرا جو قصبہ ہے وہ 25سے 30 ہزار آبادی پر مشتمل ہے---

جناب چیئرمین: جی، آپ کی تجویز بہت اچھی ہے آپ please wind up کریں۔

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ صفائی کا نظام نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر بہت مسائل ہیں گورنمنٹ آف پنجاب نے جو 70 سال میں خرچ کیا ہے وہ دو سے تین سال میں ضائع ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! آخر میں ساؤتھ پنجاب کے حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا یہ پاکستان تحریک انصاف کے منشور میں بھی شامل ہے اور وزیراعظم جناب عمران خان کا وعدہ بھی ہے اور مجھے بھی یقین ہے کہ انشاءاللہ یہ حکومت ساؤتھ پنجاب کے لوگوں کو صوبہ ضرور دے گی۔

جناب چیئرمین! میں وزیر خزانہ کو اور وزیراعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ 35 فیصد بجٹ جو جنوبی پنجاب کے لئے رکھا گیا ہے اُس پر شرط بھی لگادی گئی ہے کہ یہ صرف ساؤتھ پنجاب میں ہی خرچ ہوگا اس سے پہلے جو بجٹ آتے تھے وہ ساؤتھ پنجاب کے نام سے آتے تھے خرچ نہیں ہوتے تھے واپس ہو جاتے تھے۔

جناب چیئرمین! میں موجودہ گورنمنٹ کو appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ ساؤتھ کا بجٹ ساؤتھ پر ہی خرچ ہوگا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جی، جناب محمد یوسف!

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، No point of order during the discussion۔ جی، جناب محمد یوسف! آپ بات کریں۔

جناب محمد یوسف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین !بہت شکریہ ۔ مہنگائی کے اس دور میں آپ نے بات کرنے کا موقع دیا۔شکر ہے اس گورنمنٹ نے بولنے اور سانس لینے پر ٹیکس نہیں لگایا۔ یہاں پر ایک سابق منسٹر صاحب اگلے دن بڑی چیخ وپکار کے ساتھ تقریر کر رہے تھے اور اسی طرح آج بھی ایوان میں ٹریژری بنچز سے آواز آرہی ہے کہ ہم نے ایک سچا بجٹ پیش کیا ہے۔ یہاں پر گیس کی 146 فیصد قیمت بڑھادی گئی، بجلی کی 30 فیصد قیمت بڑھادی گئی، پٹرول اور ڈیزل کو مہنگا کر دیا گیا، معیشت کی صورتحال تباہ کن کر دی گئی۔ ڈالر کی جو اُڑان ہے وہ ابھی تک سٹاپ نہیں ہو سکی۔ اس گورنمنٹ نے اب تک اس ملک کو500۔ارب کے اندر ڈبو دیا ہے اور جب بھی بات کرتے ہیں تو سارا مدعا پچھلی حکومت پر ڈال دیتے ہیں۔12 لاکھ لوگ اس حکومت میں بے روزگار ہو چکے ہیں اور آنے والے سال میں 20 لاکھ اور لوگ بے روزگار ہونے جارہے ہیں۔

جناب چیئرمین!جب میاں محمد شہباز شریف کی حکومت تھی اُن کی قیادت میں پنجاب بہترین صوبہ چل رہا تھا، صحت کے میدان میں تمام DHQs اور THQs کو اپ گریڈ کیا گیا، وہاں پر غریب عوام کی سہولت کے لئے جدید میشنری سے آراستہ ہسپتالوں میں لیب ٹیسٹ ،ادویات کی فراہمی یقینی بنائی گئی، بلکہ ہیپاٹائٹس، شوگر اور دیگر جو بیماریاں ہیں اُن کی جو دوائی مریض کو اُس کی دہلیز پر ملتی تھی۔اب یہ نالائق لوگوں کی قیادت نے عوام سے مفت ادویات، لیب ٹیسٹ اور vaccination کا جو حق ہے وہ چھین لیا ہے اور میڈیسن کی قیمت 300 فیصد تک بڑھادی گئی ہے۔ گزشتہ بجٹ میں تعلیم کے لئے 62۔ارب روپے رکھے گئے تھے یہ بلند و بالا دعوے کرنے والے صحت اور تعلیم کے میدان میں بھی انہوں نے اب کٹوتی لگا کر اس کو۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: Order in the House Please.

جناب محمد یوسف: جناب چیئرمین!ہمارے دور میں اربوں روپے کی لاگت سے missing facilities دی گئیں، یہ جو انہوں نے بجٹ کم کیا ہے اُس میں بھی دعوے کر رہے ہیں کہ ایجوکیشن بہتر ہو جائے گی،صوبہ پنجاب کا دارومدار زراعت پر ہے زراعت کے لئے ٹوٹل بجٹ۔۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر سکول ایجوکیشن جناب مراد راس اپنی نشست سے اُٹھ
کر آفیشل گیلری میں بیٹھے ترجمان وزیر اعلیٰ پنجاب ڈاکٹر شہباز گل سے بات چیت کرنے لگے)

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! یہ شہباز گل کس حیثیت سے آفیشل گیلری سے ایوان میں بات کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہوگئے)

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد یوسف! آپ اپنی بات continue رکھیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! یہ شہباز گل کس حیثیت سے آفیشل گیلری سے ایوان میں بات کر رہے ہیں۔ آپ اس پر اپنی رولنگ دیں۔

جناب چیئرمین: رانا منور حسین! آپ please بیٹھ جائیں۔ جناب محمد یوسف! آپ اپنی بات continue رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! ان کا کیا مسئلہ ہے یہاں پر کیا ہو رہا ہے، رانا منور حسین! آپ کو کیا مسئلہ ہے؟

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! ان کو آفیشل گیلری سے نکالیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آپ لوگ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ رانا منور حسین! پلیز! آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! یہ اسمبلی کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! آپ رولنگ دیں ہم پھر بیٹھیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! ان کو کیا تکلیف ہے؟ وہ وزیر اعلیٰ کے نمائندے ہیں وہ آفیشل گیلری میں بیٹھے ہیں۔ رانا منور حسین! میں بات کر رہا ہوں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! یہ آفیشل گیلری سے اسمبلی کو dictate نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین: رانا منور حسین! آپ بیٹھ جائیں۔ جی، چودھری ظہیر الدین! آپ بات کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! جو issue یہاں پر ہو رہا ہے بجٹ پر بحث ہو رہی ہے۔ جب یہاں پر کوئی issue نہیں بنتا، کوئی بات کرنے کے لئے نہیں بنتی اور جس آدمی سے یہ تشنج میں مبتلا ہیں، جس کی باتیں سن کر تشنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہ وہاں پر

وزیر اعلیٰ کے نمائندے کی حیثیت سے آفیشل گیلری میں بیٹھے ہیں ان لوگوں کو کیا مسئلہ ہے؟ یہ dictate نہیں کر سکتے، آفیشل گیلری کو dictate کر سکتے ہیں اور نہ ہی ہم ایسا ہونے دیں گے۔ یہ ان کی بالکل غلط بات ہے اب یہ آرام سے بیٹھیں۔ اب تک ان کی باتیں ہم آرام سے سنتے رہے ہیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! یہ dictate نہیں کر سکتے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! ہم نے ان کو بہت برداشت کیا ہے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! آپ کر کیا سکتے ہیں، کیا کر سکتے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: رانا منور حسین! آپ please بیٹھ جائیں۔ Order in the House, Order in the House. (شور و غل)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! ان کو چپ کرائیں۔ یہ یہیں پر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، order in the House اب آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ please بیٹھ جائیں۔ رانا منور حسین! آپ بیٹھ جائیں۔ Let me reply کوئی ایسا rule نہیں ہے کہ وہ نہیں بیٹھ سکتے۔ بہت شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! آپ کو reply کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! وہ reply کس کو کر رہے ہیں پہلے point of order آنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! point of explanation پر ہیں وہ بات کر رہے ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا پہلے اُن کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیں میں جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان! آپ بات کرلیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں نے آپ سے پہلے بھی request کی تھی کہ official gallery میں جو بھی مہمان آتے ہیں وہ پورے ہاؤس کے لئے قابل احترام ہوتے ہیں اور ہماری سائیڈ والی گیلری میں جو لوگ تشریف لاتے ہیں وہ عموماً منسٹرز یا وزیر اعلیٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔ جب بھی ہماری نظر اُن پر پڑتی ہے ہم ان کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہاؤس کے اندر جو debate ہو رہی ہوتی ہے وہ بعض دفعہ heated ہوتی ہے، کئی مرتبہ heated arguments ہوتے ہیں اور کئی مرتبہ ہم آپس میں الجھتے بھی ہیں۔ گیلری کا decorum یہ ہے کہ وہاں بیٹھے ہوئے لوگ participate نہیں کرسکتے۔ مثلاً اگر میں نے اچھی بات کی ہے تو وہاں بیٹھا ہوا میرا مہمان clap نہیں کرسکتا کیونکہ ان پر گیلری کے قواعد لاگو ہیں۔ اس گیلری سے تو پھر بھی غلطی کی گنجائش ہے لیکن آفیشل گیلری پر تو یہ قواعد زیادہ لاگو ہوتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں آخری بات کرنے لگا ہوں۔ یہاں ہاؤس میں ایک ممبر تقریر کر رہے تھے اور آفیشل گیلری میں بیٹھے ایک صاحب جن کا مجھے نام نہیں آتا وہ باقاعدہ clapping کر رہے تھے اس لئے آفیشل گیلری میں جو آئے اس کی ٹریننگ ہونی چاہئے کیونکہ جو بیوروکریٹس آتے ہیں انہیں پتا ہوتا ہے کہ کسی بات پر clapping نہیں کرنی۔ آپ ابھی ریکارڈنگ نکلوائیں اور ان صاحب کو دیکھ لیں، میں ان کا نام نہیں لیتا کیونکہ میرا مقصد قطعاً ان کی تضحیک کرنا نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! ہم آپ سے address ہو رہے ہوتے ہیں گیلری میں بیٹھے لوگوں سے نہیں ہو رہے ہوتے ویسے وہ ہمارے مہمان ضرور ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو چاہئے، یہاں سیکرٹریوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے، جس صاحب کو وہ آفیشل گیلری کا پاس دیں تو ان کو گیلری میں بیٹھنے کے قواعد اور تمیز بھی بتایا کریں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ دو باتیں وضاحت طلب ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ان کا یہ اعتراض ہے جو مجھے سمجھ میں آیا کہ یہاں آفیشل گیلری میں وزیر اعلیٰ کے spokesman کیوں بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین! انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی ایک سرکاری حیثیت ہے، وہ اس حیثیت میں سرکاری گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ان کا پورا right ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی ممبر نے یہاں سے اُن کے ساتھ بات کی ہے تو وہ نیچے نہیں آئے۔ معزز ممبران کا یہ فرض بنتا ہے کہ رولز کے مطابق وہ ان کو وہاں جا کر نہ ملیں اگر کسی نے ان سے بات کرنی ہے تو وہ باہر جا کر کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں تیسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، یہ بات میں اس لئے نہیں کر رہا کہ یہاں بیوروکریٹس گیلری میں بیٹھے ہیں، ابھی انہوں نے بیوروکریٹس کی بات کی ہے تو میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ بہت سارے بیوروکریٹس سے بہتر ان کو آداب کا پتا ہے۔ (شور و غل) (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! میں نے آپ کو floor دیا تھا اور آپ کو بات کرنے دی تھی اب وزیر قانون بات کر رہے ہیں ان کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح چودھری ظہیر الدین نے فرمایا ہے کہ اگر ہمیں ان سے problem یہ ہے کہ وہ گورنمنٹ کا مؤقف زوردار طریقے سے کیوں پیش کرتے ہیں تو یہ ان کی تکلیف اپنی جگہ پر درست ہے لیکن ہمیں بلاوجہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنا نہیں چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! کیا وہ آئندہ بھی تالیاں بجائیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! کوئی تالی نہیں بجاتا۔ آپ بات کریں اگر آپ کی بات حقائق پر مبنی ہوگی تو میں تالی بجاؤں گا۔

جناب چیئرمین: بس ٹھیک ہے اس کی explanation آگئی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! مجھے floor دیں میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! رولز آف پروسیجر میں ڈال دیں کہ گیلری میں بیٹھے لوگ بھی تالیاں بجا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! میں نے اب آپ کو floor نہیں دیا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! آپ کو floor دینا چاہئے۔

جناب چیئرمین: پہلے ٹریژری بنچز سے بات آجائے پھر آپ بات کرنا۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! جناب سمیع اللہ خان نے فرمایا ہے کہ ان کو آداب سکھائے جائیں۔ ان کی جو ٹریننگ اور آداب ہیں وہ ہم نے اس دن دیکھ لئے تھے جس دن وزیر خزانہ تقریر کر رہے تھے۔ انہیں چاہئے کہ پہلے اپنے گھر سے آداب سکھانے شروع کریں۔۔۔ (شور و غل)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میری بات کا جواب وزیر قانون دے چکے ہیں کیا اب دو دو منسٹر میری بات کا جواب دیں گے؟ میں نے صرف یہ کہنا تھا کہ اگر انہوں نے تالیاں بجانے کو جائز قرار دینا ہے تو پھر رولز آف پروسیجر میں تبدیلی لے آئیں پھر سارے بیوروکریٹس کو اجازت دیں کہ وہ وہاں بیٹھ کر تالیاں بجائیں۔(شور وغل)

جناب چیئرمین: انشاء اللہ تبدیلی لے آئیں گے۔ اب آپ تشریف رکھیں آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔Order in the House جی، جناب احمد شاہ کھگہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے 2019-20 کے بہترین اور عوامی بجٹ پر اظہار خیال کرنے کا موقع دیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان کو جناب عمران خان جیسی دیانتدار اور جرأت مند شخصیت ملی جن کی نیت صرف ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی تمام ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مشکل معاشی حالات میں ایک اچھا بجٹ پیش کیا۔ میرا تعلق ضلع پاکپتن کے اس حلقے سے ہے جو انتہائی پسماندہ ہے۔

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ بھی اس بات کے گواہ ہوں گے کہ پچھلے دس سالوں سے میرے اس حلقے میں کوئی ترقیاتی فنڈز نہیں دیئے گئے جو میرے حلقہ پی پی-193 کے لئے بہت بڑی محرومی ہے۔ جناب پرویز الٰہی جب وزیراعلیٰ تھے ان کے دور میں جو ترقیاں ہوئیں اور سکول بنائے گئے اس کے بعد آج تک کوئی کام نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! میری چند ایک گزارشات ہیں کیونکہ وقت کی کمی ہے جن پر میں وزیر خزانہ کی خصوصی توجہ چاہتا ہوں۔ 2019-20 کے اس بجٹ میں فنڈز allocate کئے جائیں تاکہ میرا حلقہ بھی پسماندگی سے باہر آجائے۔ صاف پانی ایک اہم ضرورت ہے میرا حلقہ دریا کے اوپر آتا ہے اور محکمہ پبلک ہیلتھ نے وہاں کا پانی زہریلا declare کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں جو بھی10، 12 اور15 واٹر فلٹریشن پلانٹ رکھ سکیں وہ مہربانی فرمادیں۔ میرے حلقے کی آبادی تقریباً6 لاکھ کی ہے اور اس میں کوئی ڈگری کالج نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں تین چار بڑے قصبے ہیں جن میں ایک سب تحصیل نور پور، ایک ملکہ ہانس ہے جس کی آبادی ایک لاکھ ہے اور ایک چک شفیع ہے اور ایک SP/55 ہمارا گاؤں ہے وہاں پر BHU بنایا جائے۔ پچھلے دس سالوں سے سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

جناب چیئرمین! میں وزیر خزانہ سے request کروں گا کہ جو مناسب سمجھیں، میں زیادہ نہیں مانگتا جو مناسب دے سکیں وہ دے دیں۔ سڑکوں کی مرمت کی جائے اور جو نئی سڑکیں ہماری ضرورت ہیں۔ وہ بنائی جائیں۔ پچھلے دس سالوں میں کوئی کام ہوا ہے اور نہ ہی وہاں ADP سکیم دی گئی ہے تو میری گزارش ہو گی کہ کوئی نئی سڑکیں جو بھی عنایت فرمادیں کیونکہ میرے حلقے میں 24 سڑکوں کی ضرورت ہے اگر یہ بہت زیادہ ہیں تو جو یہ مناسب سمجھیں وہ عنایت کریں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ زرعی شعبے میں بہت سارا کام ابھی ہونا باقی ہے۔ زمینداروں کو اس بجٹ میں بل اور بیمہ پالیسی کی صورت میں بہت سارا ریلیف ملا بھی ہے۔ میں چاہوں گا کہ مزید اس کے لئے انتظامات کئے جائیں۔ وزیر خزانہ ہمارا نہری مسئلہ بھی ہے۔ ہمارے حلقے میں کچھ نہریں پکی ہیں اور بقایا کچی رہ گئی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے پانچ نہریں ہیں یہ راجباہ پکے فرمائے جائیں اگر پانچ نہ بھی ہو سکیں تو کم از کم دو عنایت فرمائیں تاکہ اس بجٹ میں میرا بھی حصہ آجائے کیونکہ میں زیادہ مانگ نہیں رہا۔ اس کے علاوہ شہر فرید بابا جی سرکار کی وجہ سے سب کرم عنایات ہیں میں چاہتا ہوں کہ شہر پاکپتن کی حد تک ان کے لئے کوئی خصوصی package عنایت فرمایا جائے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں کھیل کے لئے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ میں SP/36 سٹیڈیم تعمیر کیا گیا ہے جس پر پچھلے دس سالوں سے کوئی پیسا نہیں لگایا گیا اس کی دیواریں بھی ٹوٹ گئی ہیں اور لوگ اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اس کی ویڈیو فلمیں بھی میرے پاس ہیں

میں چاہتا ہوں کہ کھیل کے میدان میں اس کے لئے بھی کوئی فنڈز رکھیں جائیں کیونکہ پوری تحصیل پاکپتن میں پورا ایک ہی Complex ہے تو اس کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔

جناب چیئرمین! میری آخر میں گزارش ہے کہ ہمارے قبرستانوں کی چار دیواریاں نہیں ہیں اس کے لئے فنڈز دیئے جائیں تو بہت عنایت ہو گی۔

جناب چیئرمین!وزیر خزانہ کو ایک کام کی بات بتانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں گورنمنٹ کا ایک جنگل ہے جو کہ کافی بڑا ہے اس پر توجہ کی ضرورت ہے۔لوگ وہاں سے لکڑیاں چوری کر کے لے جاتے ہیں۔ اگر کوئی مناسب سمجھیں تو اس کی چار دیواری کرائی جائے اور اس جنگل سے جو درخت کٹ گئے ہیں اس کی جگہ نئے پودے لگائے جائیں میری اس تجویز پر ذرا غور کیا جائے۔اگر کوئی ایسا قانون ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ wind up کریں please ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب چیئرمین! اگر دیوار بنا سکتے ہیں تو بنائیں۔میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں،وزیر خزانہ اور وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان سے درخواست کروں گا کہ میرے پسماندہ حلقے کے بے شمار مسائل ہیں جن پر وہ خصوصی توجہ دیں اور اگر توجہ دیں گے تو اس بجٹ میں فنڈز مختص کریں گے۔شکریہ

جناب چیئرمین: جناب محمد یوسف! آپ کی speech disturb ہوئی تھی میں آپ کو دو منٹ دیتا ہوں اور پلیز! آپ اپنے حلقے کی بات کیجئے گا۔

جناب محمد یوسف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین!صوبہ پنجاب کا دارومدار زراعت پر ہے زراعت کے لئے جو اس بجٹ میں رکھا گیا ہے وہ 2 فیصد ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسانوں پر ظلم ہے اور اسی ناقص پالیسی کی وجہ سے اس دفعہ کپاس کی فصل 16 فیصد کم ہوئی ہے اور چاول کی فصل 12 فیصد کم ہوئی ہے۔عوام دشمن حکومت نے کھاد، بجلی،زرعی آلات پر ملنے والی سبسڈی کو ختم کر دیا ہے جو کہ سراسر کسان کے ساتھ زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے وزیر خزانہ سے پوچھنا ہے کہ -/17500 روپے میں کون سا بجٹ بنتا ہے کہ ایک آدمی اس میں بچوں کی دال روٹی، بجلی کا بل، گیس کا بل اور اپنے والدین کے لئے دوائی خرید سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! آخر میں، میں اپنے حلقے کے حوالے سے بات کروں گا کہ اڈا کوارٹر سے ڈلن روڈ via پل بن رہا تھا وہ سکیم تقریباً آدھے سے زیادہ complete ہو چکی ہے اور بقایا سکیم کو قید کر دیا گیا ہے براہ مہربانی اگر اس کو شامل کروا دیا جائے تو میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔ باقی میں اس عوام دشمن بجٹ کو مسترد کرتا ہوں اور اللہ کے آگے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ان کو ہدایت دے۔

جناب چیئرمین! میں ایک شعر کے ساتھ اختتام کروں گا کہ:

دعووں کے ترازو میں تو عظمت نہیں تلتی
فیتے سے تو کردار کو ناپا نہیں جاتا
اوروں کے خیالات کی لیتے ہیں تلاشی
اپنے گریباں میں جھانکا نہیں جاتا

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب نذیر احمد خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم (جناب نذیر احمد خان):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے توجہ فرمائی اور مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انتہائی نامساعد حالات میں ایک متوازن بجٹ دینے میں وہ کامیاب ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں کاشتکار ہوں اور کاشتکاری کے ایک شعبہ سے وابستہ ہوں اور سب سے پہلے میں زراعت پر بات کرنا چاہوں گا کیونکہ پاکستان کی خوشحالی کے لئے شعبہ زراعت کی ترقی انتہائی ضروری ہے۔ اگر زرعی کاشتکار خوشحال ہو گا تو سمجھ لیں گے پاکستان خوشحال ہو گا۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے کاشتکاروں پر ماضی میں جو ٹیکسز لگائے گئے یہ تحریک انصاف کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ اس پورے بجٹ میں کاشتکار پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ یہ تاریخ گواہ ہے کہ زرعی انکم ٹیکس مسلم لیگ (ن) کے دور میں لگایا گیا۔ یہ بھی تاریخ گواہی دیتی ہے کہ زرعی آمدن ٹیکس بھی مسلم لیگ (ن) کے دور میں لگایا گیا، آبیانہ ٹیکس اور تمام ٹیکسز بھی انہی کے دور کے پیدا کردہ کاشتکار کے لئے مسائل ہیں اور انہی کے دیئے ہوئے کاشتکاروں کو تحفے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں حکومت پنجاب کا مشکور ہوں کہ زرعی آمدن ٹیکس کے سلسلے میں انہوں نے جو limit مقرر کی تھی کہ 80 ہزار سے اوپر آمدنی والے کاشتکاروں کو ٹیکسز ادا کرنے پڑتے تھے اور بھاری رقم ہوتی تھی اس دفعہ گورنمنٹ نے زرعی ٹیکس کی مد میں آمدنی ٹیکس کی پالیسی کو revise کیا ہے اور انہوں نے 4 لاکھ تک آمدنی کے کاشتکار کو ٹیکس فری قرار دے دیا۔ انہوں نے پالیسی بنائی ہے کہ 12 لاکھ آمدنی تک والے جو کاشتکار ہیں وہ صرف 2 ہزار روپیہ ٹیکس ادا کریں گے اور اپنی فائل ایف بی آر کو ریٹرن کر سکتے ہیں تو یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں کچھ پانی کے مسائل پر بات کروں گا کہ دریاؤں اور نہروں میں پانی کم ہوتے ہوئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ڈرپ اریگیشن سسٹم پہلے متعارف ہو چکا ہے اور اگر اس پر اربوں روپے بھی لگا دیئے جائیں تو اس میں کوئی امر مانع نہ ہے۔ ڈرپ اریگیشن سسٹم کے لئے فی الفور بجٹ رکھا جائے تاکہ آنے والے وقتوں میں کاشتکار کے لئے کوئی problem پیدا نہ ہو۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ کاشتکار کا بہت burning issue یہ ہے کہ زرعی ادویات تین سے چار گنا مہنگی ہو چکی ہیں۔ یہاں پر کاشتکار بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں اور آپ خود بھی کاشتکار ہیں کہ ان کی قیمتیں چار گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس پر فوری وزیر خزانہ، وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم ایک کمیٹی

بنائیں تاکہ کاشتکاروں کو زرعی ادویات صحیح قیمت میں ملیں اور وہ اس کی قیمت برداشت کرنے کی متحمل ہو سکیں۔

جناب چیئرمین! میں صاف پانی کی بات ضرور کروں گا۔ میرا حلقہ پی پی۔ 228 ضلع لودھراں میں انتہائی زہریلا پانی ہے لوگ مسلسل زہریلا پانی پینے کی وجہ سے بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ آپ مہربانی کریں کیونکہ فلٹریشن پلانٹس کے لئے کثیر رقم رکھی گئی ہے اور میں حکومت پنجاب کو شاباش دیتا ہوں اس میں مزید مہربانی کرتے ہوئے اس کو لامحدود کر دیں اور اس کی کوئی حد مقرر نہ کریں۔ اگر اس کو تین گنا بھی بڑھانے پڑے تو بڑھائیں اور پورے پنجاب کے ہر ضلع کو فلٹریشن پلانٹس کی فراہمی گاؤں گاؤں بستی بستی فراہم کریں۔۔۔

جناب چیئرمین: please wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم (جناب نذیر احمد خان): جناب چیئرمین! میری ایک دو تجویزیں ہیں۔ واٹر سپلائی سکیم بند پڑی ہیں تو میری یہ تجویز ہے کہ جو واٹر سپلائی سکیم بند پڑی ہیں وہ بل نہ دینے کی وجہ سے ہیں اگر ان تمام واٹر سپلائی سکیموں کو سولر سسٹم پر شفٹ کر دیا جائے اور ان کے لئے سولر سسٹم کا انتظام کیا جائے تو اس طرح ان کا جو بجلی کا بل ہے، جو مزدور اور غریب کاشتکار وہ بل نہیں دے سکتے ہیں تو واٹر سپلائی سکیمیں کٹ جاتی ہیں۔ اگر ان کو سولر سسٹم پر ڈال دیا جائے تو یہ پریشانی کافی حد تک حل ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please wind up کریں کیونکہ ٹائم تھوڑا ہے اور کافی لوگ بیٹھے ہیں اور بے چینی بڑھ رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم (جناب نذیر احمد خان): جناب چیئرمین! سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے میری request یہ ہے کہ ان کا pick and drop کا issue ہے۔

جناب چیئرمین! میں خاص طور پر ذکر کر رہا ہوں کہ pick and drop گورنمنٹ کے ذمہ ہوتی ہے اس لئے جتنے سکول ہیں انہیں اتنی گاڑیاں فراہم کی جائیں تاکہ pick and drop کا مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب چیئرمین! میرے حلقے میں سیوریج کے مسائل ہیں، پانی کے مسائل ہیں، سڑکات کے مسائل ہیں اور میں ہیلتھ کے حوالے سے ایک بات ضرور کہوں گا کہ ہمارے ضلع میں پہلے ایک پرائیویٹ پراجیکٹ PRSP تھا اب اس کا نام PHFMC رکھا گیا ہے وہ پرائیویٹ سیکٹر ہے اور ہیلتھ پر کام کرتا ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس سے ہمارے ضلع کی جان چھڑائی جائے یہ جھوٹ پر مبنی ہوتا ہے یہ bogus entries کرتے ہیں یہ 14 اضلاع میں ہے باقی ایم پی ایز کا مجھے نہیں پتا لیکن میں یہ استدعا کرتا ہوں کہ ہمارے ضلع کو اس عذاب سے چھٹکارا دیا جائے اور میرے حلقے کی تعمیر و ترقی کے لئے کثیر رقم رکھی جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ ذکیہ خان!

محترمہ ذکیہ خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی I was hoping کہ آپ اس طرف کی خواتین کو بھی اور ہمیں بھی پہلے ٹائم دیں چونکہ ہم بھی اور حکومتی بنچز سے بھی خواتین ممبران انتظار کرتی رہیں آئندہ کے لئے I would request you to balance اور ہمیں کچھ پہلے ٹائم دے دیا کریں آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے یہ بھی اجازت لوں گی کہ اگر میں کچھ انگریزی میں بات کر لوں تو آپ مجھے excuse کر دیں اور اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ انگریزی میں بات کر لیں۔

MS ZAKIA KHAN: Mr Chairman. Thank you so much. I want to say that factors that have blocked Pakistan from sustainable economy are that we ignored the local industries.

اس لئے بھی ignore کیا گیا تھا کہ جب ہماری حکومت آئی تھی تو اس وقت انرجی بھی نہیں تھی اور terrorism کا بھی زور تھا لیکن ہماری حکومت نے انرجی کو بحال کرنے پر emphasis کیا تھا تاکہ ہم اپنی لوکل انڈسٹری کو بحال کر سکیں مگر ابھی تک یہ صورتحال ہے کہ ہماری انڈسٹری full stream میں نہیں چلی اور جب تک ہماری انڈسٹری نہیں چلے گی ہم اتنے ٹیکسز recover نہیں کر سکیں گے اور ہم اپنی اکانومی کو بھی درست نہیں کر سکیں گے۔

Mr Chairman! So emphasis should be laid upon local industries and how to revive them. Secondly I will say that we encouraged our imports. We imported energy supplies, crude oil, furnace oil, LNG Gas and Palm Oil.

جناب چیئرمین! ہم نے اسے بھی import کیا ہے اس کے اندر ہمارے billions of dollars گئے. 15 Billion dollars on the other exports whereas اب ہم 6 بلین ڈالرز کے لئے باہر جا رہے ہیں اور آئی ایم ایف سے لے رہے ہیں But we ourselves can have these resources. ہم ان پر کام کریں اور توجہ دیں چونکہ

Mr Chairman! We have plenty of sun. There is no dearth of sun like in the western world. We have running rivers and we have biomass. We can utilize all this and save all the money that we are giving on imports to other countries. We can become self-reliant. Secondly, our thermal power which we have given to the IPPs. When we gave this to the private sector, we gave it to them at lower rates. With the dollar going up they are making a lot of business and they are making a lot of money, which you and I can not even imagine. So the Government is going into loss and the private sector is making a lot of profit.

جناب چیئرمین! میں آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ڈیمز بھی ضرور بنیں، چھوٹے چھوٹے ڈیم بنیں اور جو بڑا ڈیم بننا چاہئے تھا وہ نہ بنا مجھے نہیں معلوم کہ

Mr Chairman! I am sure we could have spoken to Sindh and Khyber Pakhtunkhwa and got them on board but still if that cannot be done we still have to go for dams because otherwise our survival would be very difficult.

جناب چیئرمین! ہم پانی کے بغیر جی نہیں پائیں گے۔ آپ بجٹ کے متعلق کہتے ہیں کہ people friendly بجٹ ہے مگر آپ اپنے دل میں سچ بولیں تو عوام اس سے خفا ہے چونکہ اس بجٹ نے غریب کو hit کیا ہے۔ امیر طبقے کو تو کوئی فرق نہیں پڑتا، اگر آپ پٹرول مہنگا کر دیں، اگر

آپ گیس مہنگی کر دیں، بجلی مہنگی کر دیں، پانی مہنگا کریں باقی ضروریات زندگی کو مہنگا کریں اس کا امیر پر فرق نہیں پڑتا

But across the Punjab this has really hit the poorest section of the society and I know that you also know it.

آپ کو بھی پتا ہے اور ہمیں بھی پتا ہے کہ غریب لوگ کس طرح چیخ رہے ہیں اور پریشان ہیں۔

MR CHAIRMAN: You are requested to wind up, please.

MS ZAKIA KHAN: Mr Chairman! I have hardly spoken. The other day, a lady from the Treasury Benches spoke for half an hour. I have hardly opened my speech and you are asking me Mr Chairman to wind up. Please give me some time.

MR CHAIRMAN: All of us are waiting for the speech.

MS ZAKIA KHAN: Mr Chairman! What I am saying is that all the items have been taxed inflation is very high because of which the poorest sections of the under privileged class are really upset and depressed about it. There is a heavy depression in the Punjab and in the country.

Mr Chairman! Secondly, I wanted to say that due to these heavy taxes things have really gone haywire and we should try and rectify some of the things to give the under privileged class some relief. Then I want to say that the population is the key issue to your problems. This population will not let you sustain anything. You cannot sustain colleges, schools, health, water, electricity everything unless we implement the population welfare programme in the Punjab and we have to follow the steps that were taken by Bangladesh. Bangladesh involved all the religious parties. So we have to involve them and take this program to the grass root level. If we take this programme to the grass root level we have to create awareness and educate the people and we have to give more money to the Population Welfare Programme.

We should do advertisement there and take it to the rural areas especially the southern Punjab where the population growth is very high.

Mr Chairman! Secondly, there is one more thing: the girl-child education is very important. We must give education to all the girls. The girl-child has to be educated and that is one way of also controlling population. The other thing I must tell you about environment which is another very big and a serious issue.

Mr Chairman! During Mian Muhammad Shahbaz Sharif's time, the World Bank had committed 200 million dollars to the Environment Department. I wonder if you have followed that and if you have not followed that you should get in touch with the World Bank and get those 200 million dollars for the Department of Environment because that is an urgent need. The fog and all that what happens with air, pollution and with noise pollution and with waste water and solid waste management, all these things...

MR CHAIRMAN: Think you should wind up, please.

MS ZAKIA KHAN: Mr Chairman! I would wind up as you say but I haven't even gone half way. I think I have gone one third the way but I'll sit down as you say so.

MR CHAIRMAN: Thank you very much. Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Chairman! I think one of the most eminent and seasoned members as Ms Zakia Khan whatever is remaining in her speech I would like that the House also listens to it. If we are time constraint I would like to hear your views in person even if need to be but I feel this is the right kind of atmosphere where you contribute positively and I must assure the Hon'ble Members of this House that we have taken cognizance of this

social deprivation and inequality and our budget is actually made along those lines to eradicate poverty and eradicate social injustices and this is why social sector has been given due importance which it wasn't for many many decades. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ، جی محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتی ہوں اللہ پاک کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ پناہ مانگتی ہوں شیطان مردود سے جو انسانوں کے دل میں وسوسے پیدا کرتا ہے اور انسانی بھلائی کے کام کو روکنے کے لئے اپنے چیلوں کو ہر شکل میں بھیجتا ہے۔

جناب چیئرمین! پنجاب کے بجٹ20-2019 میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے یہ بجٹ لاہور جیسے شہر کے ایک کلرک سے لے کر ڈیرہ غازی خان کے کسان تک کو مدنظر رکھ کر تشکیل دیا گیا ہے اس کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر خزانہ اور ان کی پوری کابینہ بہت زیادہ تعریف کے قابل ہے۔ اگر میں ان کی فہم و فراست کو سلام پیش نہ کروں تو کیا کروں؟ میں بجٹ پر تو بات کرنا چاہتی تھی لیکن میں اپنی تقریر short cut کروں گی اور ایک انتہائی اہم واقعہ اس ایوان میں پیش کرنا چاہوں گی۔ میں کرپشن کا ایک واقعہ اس ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ میری درخواست ہے کہ مجھے یہ پورا واقعہ پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! میں اس ایوان میں جاتی امرا محل کے بارے میں ایک ایسا کیس پیش کرنا چاہتی ہوں جو سابقا حکومت کے دو ادوار میں لوٹ مار کی نشاندہی کرے گا اور قومی قرضوں کے بارے میں جو انکوائری کمیشن وزیراعظم جناب عمران خان نے بنایا ہے اس کے لئے بھی یہ کیس پنجاب کی لوٹ مار کی بدنام زمانہ کہانی کے سکرپٹ کے لئے لکھاریوں تک پہنچنے کا نشان راہ بن سکتا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ بجٹ تقریر نہیں ہے۔ یہ بجٹ اجلاس ہے اور محترمہ صرف بجٹ کے حوالے سے بات کرسکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد !مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔.Order please Order in the House.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین!میں اپیل کروں گی کہ اس کیس کے بارے میں ایوان کی ایک انکوائری کمیٹی بنادی جائے۔ قومی اسمبلی میں موجودہ قائد حزب اختلاف اور اُس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے یہ رقم وصول کر کے رائیونڈ کے غریب لوگوں میں تقسیم کی جائے اور اس رقم سے دیہات میں صاف پانی کے فلٹریشن پلانٹ، سکول اور ہسپتال تعمیر کئے جائیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں
پر کھڑے ہوگئے اور نعرے بازی شروع کردی)

جناب چیئرمین: میں معزز ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور خاموشی اختیار کریں۔.Order please. Order in the House

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین!میں آپ کی وساطت سے معزز ممبران حزب اختلاف سے کہوں گی کہ وہ حوصلہ کریں۔جاتی امرا جس کا سرکاری نام شمیم فارمز ہے کے گرد پنجاب کے خزانے سے 27کروڑ روپے کی لاگت سے بم پروف حفاظتی حصار(قلعہ بندی)کی خفیہ اور غیر قانونی تعمیر کابڑا فراڈ2005میں کیا گیا۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین!میں گزارش کروں گی کہ مجھے لکھی ہوئی تقریر پڑھنے کی اجازت دی جائے کیونکہ اس میں بہت سےfiguresہیں۔

جناب چیئرمین: میں محترمہ سعدیہ سہیل رانا کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھ لیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! پنجاب کے خزانے پر یہ ڈاکا مارنے کے لئے جو طریقہ واردات استعمال کیا گیا اس کی کہانی بہت خوفناک ہے۔ میں آپ کو اس کے حقائق بتاتی ہوں۔ اس سے متعلق دنیا میڈیا گروپ نے ایک خبر "دنیا" اخبار میں 20۔ نومبر 2018 کو شائع کی تھی لیکن بدقسمتی سے اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ اس خبر کا اخباری تراشہ اس وقت میرے ہاتھ میں موجود ہے۔ یہ خبر investigative رپورٹر ذوالفقار علی مہتو نے شائع کروائی تھی۔ ہمارے پاس اس خبر سے آگے کی کہانی ہے اور اس کے تمام دستاویزی ثبوت بھی موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! شریف برادران کا جاتی امرا رائیونڈ میں واقع گھر جسے میاں محمد نواز شریف نے وزیر اعظم ہاؤس قرار دیا تھا کا رقبہ تقریباً 340 ایکڑ ہے۔ مقامی رئیل اسٹیٹ کمپنی "زمین ڈاٹ کام" کے مطابق اس گھر کی مارکیٹ قیمت کم از کم 10۔ ارب 85 کروڑ روپے یعنی تقریباً 9 کروڑ امریکی ڈالر ہے۔ اس لحاظ سے یہ گھر دنیا کے 30 مہنگے ترین گھروں میں شامل ہے۔ جاتی امرا کے اندر میزائل حملہ سے بچاؤ کے لئے سیف ہاؤسز بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ رہائشی عمارت کے گرد بھی میزائل پروف 10 فٹ اُونچا کنکریٹ کی دیوار پر مشتمل حصار ہے۔ یہ پاکستان کی سب سے محفوظ نجی رہائش گاہ ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا wind up کرلیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! جاتی امراء کے گرد سرکاری خزانے سے بم پروف حفاظتی حصار (قلعہ بندی) کی خفیہ اور غیر قانونی تعمیر کا سالانہ ترقیاتی پروگرام کی کسی دستاویز میں ذکر نہیں ہے۔ پیپرا رولز سمیت تمام قواعد و ضوابط کو بائی پاس کرتے ہوئے خزانے سے کروڑوں روپے کے ٹھیکوں کا کوئی ٹینڈر یا دستاویز موجود نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر
کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

جناب چیئرمین! چینی قونصلیٹ لاہور کی عمارت کے حفاظتی انتظامات کی آڑ میں "حفاظتی اقدامات برائے حساس اور انتہائی مخدوش مقامات" کے نام سے منصوبہ بنایا گیا۔ اس منصوبے میں پنجاب یا لاہور سمیت کسی علاقے یا شہر کا ذکر نہیں ہے۔ جاتی امرا کا ذکر کئے بغیر پنجاب کے خزانے

سے "مخدوش مقامات کے حفاظتی انتظامات" کے نام پر کروڑوں روپے 19-مئی 2015 کو نکلوائے گئے۔

جناب چیئرمین! جاتی امرا کو 2015میں پنجاب کا سب سے غیر محفوظ مقام قرار دیا گیا۔ میاں محمد شہباز شریف 2008سے بطور وزیر اعلیٰ پنجاب وہاں پر مقیم رہے۔ میاں محمد نواز شریف نے بھی وزارت عظمیٰ کے دو سابق ادوار وہیں پر گزارے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف نے جاتی امرا کا نام دستاویز سے غائب کر کے انتہائی ٹیکنیکل انداز میں بغیر ٹینڈر کروڑوں روپے کے ٹھیکوں کا فراڈ کیا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف کے کہنے پر پولیس اور محکمہ مواصلات کے افسران نے مل کر پیپرا رولز کی ہنگامی شق 59-ڈی کا اطلاق کر دیا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے اب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اب میں جناب محمد ارشد جاوید کو بجٹ پر تقریر کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ جی، جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گی کہ مجھے صرف دو تین منٹ مزید عنایت فرما دیں تاکہ میں اپنی بات مکمل کر سکوں۔ میرے پاس ان سب باتوں کے ثبوت موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب محمد ارشد جاوید! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! اگر آپ ہاؤس in order کریں گے تو تب ہی میں بات کر سکوں گا۔ میں اپنی تقریر میں کسی پر غیر ضروری تنقید نہیں کروں گا بلکہ خالصتاً بجٹ کے facts & figures پر اور انتہائی مختصر وقت میں بات کروں گا۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گی کہ محترمہ سعدیہ سہیل رانا کو دو منٹ کا مزید وقت دیا جائے۔

جناب چیئرمین: ان کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے تقریباً آٹھ منٹ بات کی ہے۔ اگر محترمہ سعدیہ سہیل رانا دوبارہ تقریر کریں گی تو حزب اختلاف کے معزز ممبران پھر احتجاج اور شور کریں گے۔ ابھی بہت سے معزز ممبران نے تقاریر کرنی ہیں اور سب لوگ انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے حلقوں کے حوالے سے تجاویز دینی ہیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! یہاں پر بات کرتے ہوئے معزز ممبران کی اکثریت نے یہ کہا کہ شعبہ زراعت ملکی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر ممبر نے اس بات کو تسلیم کیا کہ زراعت کی ترقی انتہائی ضروری ہے۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! آپ محترمہ سعدیہ سہیل کو اپنی بات تو مکمل کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر محترمہ سعدیہ سہیل رانا دوبارہ بات کریں گی تو حزب اختلاف کے معزز ممبران شور مچائیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چند لمحے پہلے آپ نے یہاں ایک display دیکھا ہے جو اخلاق سمجھانا چاہتے تھے اُن کا اخلاق آپ نے دیکھ لیا ہے۔ اگر اِن کو نہیں بولنے دیا جائے گا تو اُدھر سے بھی کوئی نہیں بول سکے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی وزیر اعظم کے خلاف نعرے بازی)

جناب چیئرمین! اس شور مچانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ چور وہی ہے جس کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے چور کہا ہے۔ اگر یہ ہمارے معزز ممبران کو نہیں بولنے دیں گے تو اُدھر سے بھی کوئی نہیں بول سکے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے حزب اختلاف کے خلاف نعرے بازی)

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! آپ بات کریں، نہیں تو اِدھر سے کسی کو ٹائم مل جائے گا۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! آپ اُس طرف سے House in order کریں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی اور اس کی وجہ معزز ممبران حزب اختلاف کی نعرہ بازی تھی۔ پہلے مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! میں آپ کو ایک منٹ دے رہا ہوں آپ اس میں wind up کر لیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں مالی سال 15-2014 کا آخری ماہ جون کی بات کر رہی تھی۔ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے گھر کے گرد 16 ہزار running feet پر کنکریٹ کے بنے ہوئے 4 فٹ چوڑے، 6 فٹ لمبے اور 10 فٹ اُونچے Alasca Barriers کی عارضی دیوار بنا دی گئی۔ ایک Alasca Barrier پر 87 ہزار 382 روپے لاگت آئی اور اس کام کا ٹھیکہ بلا اشتہار خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے قریبی دوست کی کمپنی کو دیا گیا جو کیولری گراؤنڈ میں رہتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی وزیراعظم کے خلاف نعرے بازی)

جناب چیئرمین! جاتی امرا اسٹیٹ کے چاروں اطراف کنکریٹ کی عارضی دیوار کے ساتھ ساتھ 14 ہزار 786 running feet پر 10 فٹ اُونچے آہنی جنگلا پر خاردار تاریں لگا کر second defense رکاوٹ کی شرط پوری کی گئی کیا یہ جاتی امرا اسٹیٹ انڈیا کے بارڈر پر ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ کنکریٹ کے بڑے گملوں کی تعمیر پر تین کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔ گھر کی چار دیواری کے اندر میلوں لمبے کچے راستے بھی سرکاری فنڈز سے پکے کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے حزب اختلاف کے خلاف نعرے بازی)

جناب چیئرمین! وزیر قانون سے میری درخواست ہے کہ یہ سرکاری فنڈز جو غیر قانونی طور پر خرچ کئے گئے ہیں ان پر ایک کمیشن بنایا جائے اور ذمہ داران کے خلاف سخت قانونی کارروائی کر کے یہ لوٹا ہوا پیسا غریب عوام تک پہنچایا جائے۔ اگر ثبوت چاہیں تو وہ میرے پاس موجود ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی وزیراعظم کے خلاف نعرے بازی)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا شکریہ۔ آپ سب لوگ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! آپ بھی بیٹھ جائیں۔ جناب محمد ارشد جاوید! آپ بات کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار
کی طرف سے معزز ممبران حزب اختلاف کے خلاف نعرے بازی)

جناب چیئرمین: جناب واثق قیوم عباسی!

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ معزز ممبران حزب اختلاف کو جو درد اور تکلیف ہے وہ میں آپ کو گزارش کرتا چلوں کہ ان کا مسئلہ ہماری حکومت کے بجٹ کے ساتھ نہیں ہے ان کا مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے جو پیسا لوٹا اور پھر نیب نے ان پر ہاتھ ڈالا تب ان کے پیٹ میں درد شروع ہوا۔ درحقیقت ان کو درد کہیں اور ہے جس کو یہ بیان نہیں کر پا رہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی وزیراعظم کے خلاف نعرے بازی)

جناب چیئرمین! یہ سب شور شرابا husband & wife corporation کی وجہ سے پڑا ہے۔ یہ شور شرابا کسی اور وجہ سے نہیں ہو رہا۔ نیب کے اندر ان پر charges ہیں۔ اپنے لوگوں کو فائدہ پہنچانے اور اُن کو خوش کرنے کے لئے یہاں پر بے شمار کمپنیز بنائی گئیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے حزب اختلاف کے خلاف نعرے بازی)

جناب چیئرمین! یہ عوام میں خوش نہیں رہ سکتے۔ آپ ان کو نیب بھیج کر دیکھیں پھر ان کے تاثرات دیکھ لیجئے گا۔ میں گزارش کرتا چلوں کہ اگر یہ پرانے سیاستدان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جب یہ ایوان صرف ان کی آواز سے گونجا کرتا تھا اور ہم حزب اختلاف میں بیٹھا کرتے تھے یہ تب بولا کرتے تھے اور ہم برداشت کرتے تھے۔ آج ایک سو سے زیادہ لوگوں کو ایوان میں بٹھانے کے باوجود اگر ان میں ہمت اور برداشت کا level نہیں ہے تو ان کو گھروں کو جانا چاہئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی حکومت کے خلاف نعرے بازی)

جناب چیئرمین! میں ایک اور گزارش کرتا ہوں اگر ان کے پیٹ پر تھرموسٹیٹ باندھ دیا جائے تو جتنا مال انہوں نے کھایا ہے جس دن ان کا پیٹ پھٹے گا تھرموسٹیٹ کھلے گا تو پھر سب کو پتا چلے گا کہ کرپشن کا پیسا کس کے پیٹ میں گیا ہے، کتنا پیسا گیا اور کس کس نے کتنا پیسا لوٹا۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین !میں گزارش کرتا چلوں کہ جن لوگوں کے پیٹ میں درد ہے ان کا علاج کرنے کے لئے آپ کوئی سدباب کریں۔ آپ لوگ ایوان میں ان کو سب سے پہلے تمیز کے دائرہ کار میں بٹھانا سکھائیں اور گفتگو کرنا سکھائیں۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین!بجٹ کے دو اہم حصے ہیں۔ایک انفراسٹرکچر ہے اور دوسرا ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ ہے۔ ملک پاکستان کے اندر سب سے بڑا مسئلہ malnutrition ہے۔ آپ نے سوشل سیکٹر میں پیسے کہاں پر لگائے الٹا ایک ہسپتال نہیں بنایا جب خود پیٹ میں درد ہوا تو موصوف نے letter دے کر کہا کہ میرا علاج انگلینڈ سے ہو گا۔ میرا علاج ملک سے باہر ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین !اگر انہوں نے کوئی ایسا پراجیکٹ بنایا ہوتا تو آج ان کا علاج اپنے ملک کے اندر ہوتا۔ جو قومیں ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ پر خرچ کرنا جانتی ہیں اور اس کے پراجیکٹ بناتی ہیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب تشریف رکھیں۔Order in the House جی،جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!!میں چوتھی دفعہ اسمبلی میں آیا ہوں اور میں 1985 سے اس process کا حصہ رہا ہوں۔ اس اسمبلی نے روایات کو جس طرح سبوتاژ کیا ہے اس طرح کا ماحول حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں اور ان کے قائدین خود کروا رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ بجٹ پر تقاریر ہوتی ہیں لیکن ہماری colleague محترمہ سعدیہ سہیل رانا کو تیار کر کے ایک پیپر دیا گیا ہے اور ایک blame game کی گئی۔

جناب سپیکر!جب بات جاتی امرا پر جائے گی تو پھر بنی گالہ کی ہم بھی بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد!آپ تشریف رکھیں میں اس پر رولنگ دے رہا ہوں۔ یہ آپ ہی کے فائدے کی بات ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں investigative تقریر کی ہے۔ آپ اس پر رولنگ دیں۔ انہوں نے misconduct کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میں ابھی اس پر رولنگ دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا نے ایوان میں جو بھی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میں ان کو حذف کرتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

ایوان کا ماحول بہت اچھے طریقے سے چل رہا تھا۔ آپ اس کو خراب نہ کریں۔ معزز ممبران تقریر کا جواب تقریر سے دیں اور بہتر تقریر کریں۔ آپ سب پارلیمنٹیرین ہیں۔

میں اپنے چیمبر میں بیٹھا کارروائی دیکھ رہا تھا، میرے ساتھ کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے وہ ہنس رہے تھے۔ آپ کو سارا پاکستان دیکھ رہا ہے۔ کیا ہم نے یہ روایت بنانی ہے۔ کیا یہاں نعروں پر نعرے لگانے ہیں۔ یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔ آپ یہاں تقریر کا جواب تقریر سے دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر جناب محمد ارشد جاوید کو تقریر کرنے کے لئے موقع دیا گیا تھا لیکن بات نہیں کرنے دی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے جناب واثق قیوم عباسی کو بات مکمل کر لینے دیں۔ اس کے بعد جناب محمد ارشد جاوید کو بات کرنے کا موقع دے دیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ جناب محمد ارشد جاوید کو پہلے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ کسی بھی طرف سے غیر پارلیمانی گفتگو نہیں ہونی چاہئے میں دونوں اطراف کی بات کر رہا ہوں۔ جی، جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ لیکن میری ایک گزارش ہے کہ میرا وقت اب سے دیکھا جائے۔

جناب سپیکر! میں issues پر بات کروں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ غیر پارلیمانی گفتگو نہیں ہوگی۔ میرے تمام قابل احترام ممبران نے اس بات کو بھی تسلیم کیا ہے کہ زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے لیکن میری یہ گزارش ہے کہ اس بجٹ میں زراعت پر ٹیکس لگا کر بھرکس نکالا گیا ہے۔ میرے ایک بھائی نے یہاں کہا تھا کہ آپ بجٹ کو پڑھ کر نہیں آتے لیکن حکومت نے

زراعت کے لئے جو figures رکھے ہیں تو میں باقاعدہ ADP کے نمبر کے ساتھ بتاؤں گا کہ اس میں کیا کیا خرابیاں ہیں اور کون کون سا خانچہ پروگرام رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پاکستان میں کپاس کو white gold کا نام دیا گیا ہے۔ کپاس کی فصل ایسی فصل ہے جو سفید سونا ہے۔ اس کے برعکس دوسری کماد کی فصل ہے جو صرف اور صرف ملک کو نقصان دینے اور شوگر مافیا کو سبسڈی دینے کے لئے ہے جو ظلم ہے۔ ADP نمبر 4834 ہے اس میں انہوں نے کاٹن ریسرچ پر 350 ملین روپے رکھے ہیں۔ اس کے برعکس کماد کی enhancement کے لئے 1737 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ آپ جس کو white gold کہتے ہیں اس کو 350 ملین روپے دے رہے ہیں اور شوگر مافیا جس کو پورا پنجاب اور پورا پاکستان تسلیم کرتا ہے اس کو 1737 ملین روپے دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ کاٹن ریسرچ کے لئے اب 95 ملین روپے کی allocation کی گئی ہے جبکہ کماد کو 746 ملین روپے کی allocation کی گئی ہے۔ یہ ظلم کی انتہا ہے کہ کماد کی allocation کو نصف کیا گیا اور کپاس کی allocation ایک تہائی سے بھی کم کی گئی ہے۔ ان چیزوں پر غور کیا جائے اگر stakeholders کے ساتھ مل کر یہ بجٹ بنایا جاتا۔

جناب سپیکر! میرے پنجاب کے انتہائی خوبصورت وزیر خزانہ اگر اپنی خوبصورتی کو دیکھتے ہوئے پیش کرتے تو شاید آج ہم مایوس نہ ہوتے لیکن زراعت کے حوالے سے کم از کم انہوں نے ہمیں مایوس کیا ہے۔ Cooperative Farming ایک پروگرام رکھا گیا ہے یہ پروگرام سابقہ دو گورنمنٹس میں فیل ہو چکا ہے۔ جناب ایوب خان اور جناب ذوالفقار علی بھٹو (شہید) کے دور میں بھی میں اس پر تجربہ کیا گیا یہ فیل ہوا، یہاں پر بھائی کو بھائی پر اعتماد نہیں ہے ہم یہاں پر سب پڑھے لکھے پارلیمنٹیرین کی جو حالت ہے وہ آپ سب کے سامنے ہے، اس پروگرام کے لئے 400 ملین روپے رکھے گئے ہیں تو یہ سارا کا سارا خانچہ پروگرام ہو گا اور یہ کسی کام نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ خدارا اس پروگرام کو ختم کر کے کاٹن ریسرچ پر یہ فنڈ لگائیں کیونکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 86-1985 میں انڈیا کاٹن میں ہم سے پیچھے تھا اور انڈیا سے جو delegation آتے تھے وہ ہم سے چوری بیج لے کر جاتے تھے لیکن آج ہم ان کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ ان کی کاٹن ساڑھے تین کروڑ گانٹھ پر چلی گئی ہیں جبکہ ہم ڈیڑھ کروڑ گانٹھ

سے ایک کروڑ گانٹھ پر آگئے ہیں۔اسی طرح ایک اورDrip Irrigationپروگرام رکھا گیا اس حوالے سے میرا directlyوزیر خزانہ سے یہ سوال ہے کہ یہ آپ کے فارم ہاؤس پر بھیlayout ہوا تھا تو کیا آج وہ پروگرام چل رہا ہے اور اس طرح کے جتنے پروگرام پنجاب میں بنائے گئے ہیں ان میں سے اب تک کتنے فیصد یہ پروگرام چل رہے ہیں۔ یہ صرف اور صرف پیسے کھانے کا بہانہ ہے اس پروگرام کا ایک ٹکے کا فائدہ نہیں ہے؟

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس پروگرام کے لئے 2ہزار ملین روپے کی کتنی بڑی رقم مختص کی گئی ہے۔کاٹن جو کہ ہمارا وائٹ گولڈ ہے اس کے لئے ہم نے 350 ملین روپے رکھے جبکہ خانچہ پروگرام کے لئے ہم 2ہزار ملین روپے رکھ رہے ہیں تو خدارا اس پر کوئی نظر ثانی کیجئے گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کروں گا ایک میرے بھائی نے یہاں کھڑے ہو کر کہا کہ زراعت پر ایک ٹیکس لگا ہے تو شاید انہوں نے بجٹ کو پڑھا ہی نہیں اور وہ میرا خیال ہے کہ ایسے ہی آجاتے ہیں کہ ہم نے صرف ہاؤس میں جا کر تعریفوں کے پُل باندھنے ہیں تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ زراعت پر دو طرح کے ٹیکس لگا دیئے گئے ہیں۔ ہم نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ ایک شعبہ پر دو طرح کے ٹیکس لگا دیئے جائیں اس میں ایک land based tax جبکہ دوسرا income based taxہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد جاوید! آپ اپنی speech wind upکریں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! میری یہ بہت قیمتی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد جاوید! جی، ٹھیک ہے یہ آپ کے last wordsہیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ Land Based Tax کے حوالے سے جو بل سندھ اسمبلی نے پاس کیا ہے میں وہ بھی دے دیتا ہوں کہ وہاں پر انہوں نے Land Based Taxختم کیا ہے اور صرف ایک طرح کا ٹیکس رکھا ہے۔اس میں مزید یہ گھپلا کیا گیا ہے جس پر میں وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ یہاں جو Bill layکیا گیا ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ rates of tax on total agriculture incomeیہ آپ نے FBRکے لئے ایک نیا کرپشن کا رستہ کھول دیا ہے وہ مجھے نوٹس بھیجیں گے کہ آپ کی مل میں 5کروڑ روپے کا گنّا گیا ہے

لہٰذا آپ 5 کروڑ روپے کے گنےّ پر tax pay کریں تو کبھی ایسا نہیں ہوا بلکہ ہوتا یوں ہے کہ جو ٹوٹل صافی آمدن ہوتی ہے اس پر ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد ارشد جاوید! بس آپ کے پاس آخری 20 سیکنڈز ہیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! اس کی تصحیح کریں اور ایف بی آر کو ہمارے پیچھے نہ ڈالیں۔ میں صرف ایک منٹ مزید لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بات کریں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! ٹوٹل ایگریکلچر انکم کا وہی مطلب ہے جو میرے معزز ممبر اردو میں بیان کر رہے ہیں۔ Its net of all expenses ریونیو سے آپ expenses نکالنے کے بعد income پر پہنچتے ہیں تو اس پر یہ ٹیکس ہے اور جو انہوں نے پہلے بات کی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے آپ کے پرانے ریٹس کو بہتر کیا ہے۔ پچھلی حکومت کا 12 لاکھ روپے کی آمدن پر ایک لاکھ 57 ہزار 500 ٹیکس بنتا تھا جبکہ ہم نے اس کو کم کر کے صرف 3 ہزار روپے کر دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! ان کی بات درست ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد جاوید! بس آپ کی بات کا جواب آگیا ہے لہٰذا اب آپ اپنی speech wind up کر لیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! لیکن انہوں نے Land Based Tax کو double کر دیا ہے۔ میری یہی گزارش ہے کہ اس کی تصحیح کر دی جائے کہ ٹوٹل خالص منافع پر ٹیکس ہو گا ورنہ اس میں جو لکھا ہوا ہے وہ فقرہ ایف بی آر کو ہمیں نوٹس دینے کے لئے کافی ہے۔

دوسری بات Land Based Tax کو double کر دیا ہے اس پر ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ اس پر غور کرے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد ارشد جاوید! جی، اب جناب واثق قیوم عباسی اپنی speech کریں۔ I hope کہ جناب واثق قیوم عباسی آپ بھی بجٹ پر ہی تقریر کریں گے۔

جناب واثق قیوم عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! I will try my level best to fulfill your hope Insha'Allah. پہلے جو انہوں نے تماشا کیا تھا میں اس پر بولا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب واثق قیوم عباسی! اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں اور بجٹ پر بات کریں اور کسی دوسرے کی بات نہ کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ویسے یہ ایک روایت ہے کہ parliamentary practice by MN Kaul جو سب سے زیادہ authentic مؤقف ہے کہ بجٹ تقریر میں you may say anything under the sun یہ الفاظ ہیں اور یہ سہولت صرف بجٹ تقریر میں ہی ہے کہ اگر بجٹ speech سے کوئی بات باہر نکل جائے تو وہ کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب واثق قیوم عباسی!

جناب واثق قیوم عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہم سب سے پہلے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت who is working under the leadership of Chief Minister Mr Usman Buzdar کو اتنے محدود وسائل میں اتنا زبردست بجٹ پیش کرنے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کے شکر گزار اور مشکور بھی ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں ایک بہت خوبصورت بات یہ ہے کہ اس بجٹ کی کتاب کو نیا پنجاب نئی ترجیحات کا نام دیا گیا اور ان نئی ترجیحات کو اگر میں سابقہ حکمرانوں کے طرز حکمرانی کو سیاق وسباق کے ساتھ بیان نہیں کروں گا تو میرا بات کرنا بے سود ہو گا۔ کسی بھی بجٹ کے دو main components ایک انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اور دوسرا ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ ہوتے ہیں۔ آج ہم گفتگو کرتے وقت مختلف ممالک کی مثالیں دیتے ہیں جو کہ developed countries ہوتے ہیں ان کے حکمرانوں نے جب بھی پالیسیز تشکیل دیں تو انہوں نے ان دونوں میں توازن برقرار رکھا جو کہ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اور ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ میں تھا لہٰذا اس توازن کو برقرار رکھنے سے آپ کے جتنے بھی انفراسٹرکچر کے پراجیکٹس ہوتے ہیں ہیومن ریسورس جب

اس کے برابر اس کو سنبھالنے کے لئے تیار ہوتی ہے تو آپ کے liability projects نہیں بنتے کیونکہ وہ viable projects ہوتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ اس سے پہلے جتنے بھی سابقہ حکمران budgets پیش کرتے رہے وہ صرف انفراسٹرکچر focussed بجٹ ہوا کرتے تھے وہ ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ پر کام کرنے والے بجٹ نہیں ہوتے تھے، وہ سوشل سیکٹر میں انوسٹمنٹ کرنے والے بجٹ نہیں ہوا کرتے تھے لیکن آج الحمدللہ ہماری گورنمنٹ نے جو بجٹ نیا پنجاب، نئی ترجیحات کا پیش کیا ہے وہ انفراسٹرکچر کم اور ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ کا بجٹ زیادہ ہے۔ اس میں ہم نے ملک کے جو سوشل سیکٹر areas ہیں ان کو address کیا ہے تاکہ ایک بڑی قوم کا خواب پورا ہو سکے۔ ہم جتنے بھی politicians ہیں across the party lines تمام کے تمام great nation کی بات کرتے اور پراجیکٹ انفراسٹرکچر کی بات کرتے تو درحقیقت یہی وہ تضاد ہے جس کو ہماری گورنمنٹ نے ختم کیا اور کہا کہ اگر ہم great nation کی بات کریں گے تو ہم لوگ ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ کی بات کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس چیز پر بھی روشنی ڈالتا چلوں کہ آج سے پہلے unfortunately ہم crisis of priority کا شکار رہے ہم اپنی priorities set نہیں کر سکے۔ مثال کے طور پر ایک شخص برہنہ بھی ہو اور بھوکا بھی ہو اس کو Faletti's Hotel سے کھانا لے جا کر دے دیں تو وہ بہت خوش ہو گا لیکن اس کی priority اس کا لباس ہے اور second priority اس کی خوراک ہے۔ اگر آج ہم crisis of priority کا شکار نہ ہوتے تو آج پنجاب کی یہ حالت نہ ہوتی جو کہ ہمیں face کرنا پڑ رہی ہے۔ اس crisis of priority کی وجہ سے کسی بھی سوشل سیکٹر میں main indicators آپ کے ایجوکیشن اور ہیلتھ ہیں تو آپ ان دونوں کو اٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! سب سے بڑی افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں third world nation کی malnutrition کا issue ہے کیونکہ بچوں کو اچھی خوراک نہیں ملتی جس سے اس کی نشوونما اچھی ہو اور وہ بچہ ایک productivity کی طرف جا سکے۔ سب سے بڑا issue ہمارے ملک میں malnutrition کا ہے۔ تعلیم کی حالت یہ رہی کہ جتنے بڑے metropolitan cities ہیں آپ تھوڑے outskirts میں چلے جائیں تو آپ کو سکولوں کے احاطے میں دیواریں گری

ہوئیں اور اندر جانور پھرتے ہوئے نظر آئیں گے لیکن آپ کو وہاں تعلیم حاصل کرتے بچے نظر نہیں آئیں گے۔ غریب آدمی اپنے بچے کو پرائیویٹ سکول میں نہیں بھیج سکتا کیونکہ اُس کی اتنی capacity نہیں ہے اور اُس کے پاس اتنے پیسے ہی نہیں ہیں۔ اس کے لئے گورنمنٹ سیکٹر نے کیا اقدامات کئے تھے، کیا یہ اقدامات کئے تھے کہ وہاں پر جانور تعلیم حاصل کریں؟ آپ skill development کی طرف دیکھیں تو دنیا نے اس میں ترقی کی ہے۔ جتنے بڑے progressive ممالک ہیں جن کی آج مثال دی جاتی ہے تو دنیا اُن کو سراہتی اور salute مارتی ہے۔ وہاں skill development پر اربوں کھربوں روپے کے پراجیکٹس with new innovation جدید ہنر نوجوانوں کو سکھائے گئے بلکہ یہ ہنر سکھانے پر بھی soft loan دیا جاتا ہے، اُس soft loan سے آپ کے medium enterprises چلتے ہیں، circulation of money ہوتی ہے اور اس سے مڈل کلاس پھلتی پھولتی ہے۔

جناب سپیکر! میں بڑے افسوس کے ساتھ آپ کو بتاتا چلوں کہ جب ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ کو address نہیں کیا جاتا تو آپ کے پراجیکٹس کی productivity ختم ہو جاتی ہے۔ جب productivity ختم ہوتی ہے تب پراجیکٹس کو چلانے کے لئے اُن کو liability تصور کرتے ہیں، liability سبسڈی سے چلتی ہے اور سبسڈی کے لئے کشکول لے کر دنیا سے پیسا مانگا جاتا ہے۔ اگر اتنی غیرت مندی تھی، اتنا جوش تھا، پاکستان سے اتنی محبت تھی اور اگر خون بہا بہا کر کہا کہ ملکِ پاکستان اور پنجاب تو پھر loan نہ مانگتے بلکہ اپنی productivity بہتر کرتے۔ آج اگر ہم نے loan مانگا ہے تو اِن کے لئے گئے قرضوں کو سر سے اتارنے کے لئے مانگا ہے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ 2007 کا data لے لیجئے تو اُس وقت اس ملک کا قرضہ 6 ہزار ارب تھا، 2013 میں 15 ہزار ارب چڑھ گیا اور 2018 میں 30 ہزار ارب کے مقروض ہیں۔ 2007 تک ٹوٹل 6 ہزار ارب قرض لیا لیکن سابقہ دس سالوں میں آپ لوگوں نے 24 ہزار ارب قرضہ لے لیا ہے جس کے صرف سُود کی مد میں سالانہ تین ہزار ارب بنتا ہے۔ یہ بات کرتے ہیں کہ ہم نے پاکستان بنایا ہے اور پنجاب سنوارا ہے لیکن آپ نے پاکستان کی خاطر کیا کیا ہے؟ آج جب سوالات کے لئے نیب آپ کے گھر جا رہا ہے تو آپ سیڑھیاں لگا کر کبھی ایک چھت، کبھی دوسری چھت تو کبھی تیسری چھت پر چلے جاتے ہیں۔ اب آپ لوگ اس کو face کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔No cross talks please

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر!یہ میری بات سنیں کیونکہ سب کو موقع ملے گا۔ جوش دکھایئے گااور موقع پر بات کیجئے گا۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر!میں اِن کو جواب دیتاہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔آپ ماحول خراب نہ کریں اور تشریف رکھیں۔جناب واثق قیوم عباسی! آپ بات کریں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر!I am of the opinion کہ جتنی پلاننگ اور پراجیکٹس تھے یہ سب showcase پراجیکٹس تھے۔ اندر کی بات یہ ہے کہ دنیا اس سچ سے آگاہ ہے کہ ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ میںkickbacksنہیں ہوتیں۔جب آپ کی حکومتیں commission oriented planningکی طرف جائیں گی اور صرف showcase پراجیکٹسrunکریں گی تو آپ کے ملک کابچہ بچہ کمزور اور قرض میں ڈوبے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپwind upکریں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر!میں اپنے آخری دومنٹ کے اندربات کوwind upکرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بس 30 سیکنڈ ملیں گے۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! Kindlyایک منٹ دے دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ آپ بس30 سیکنڈ میںwind upکرلیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! میں گزارش کرتا چلوں کہ اگر انہوں نے حقیقی معنوں میں ترقی کرنی تھی تو یہ میٹرو کے دو پراجیکٹس اور اورنج ٹرین کی بجائے ایک ڈیم بنادیتے تو اس ملک کا کسان بھی مضبوط ہوتا، اس ملک کو بجلی بھی ملتی، انڈسٹری لگتی،un-employment addressہوتی، سٹریٹ کرائم ختم ہوتے اور ہماری معیشت بہتر ہوتی لیکن بڑاunfortunateرہا

کہ ہماری اس طرف توجہ ہی نہیں رہی۔ Again it was the case of crisis of priority کیونکہ یہ crisis of priority کا شکار تھے۔

جناب سپیکر! at the end میں ساتھ یہ بھی گزارش کرتا چلوں کہ ہماری گورنمنٹ نے ضلع راولپنڈی کے لئے الحمدللہ بجٹ پیش کیا ہے اور صرف میرے حلقے میں ایک ارب 60 کروڑ روپے سے پانی کی ایک سکیم run کی ہے جبکہ پچھلی گورنمنٹ کے یہ حالات تھے کہ آج آدھا حلقہ بغیر پانی کے گزارا کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، شکریہ

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ جب تک ہم لوگ اپنے crisis کو set نہیں کریں گے تب تک ملک پاکستان آگے نہیں بڑھ سکتا۔

جناب سپیکر! میں within thirty seconds آخری دو باتیں عرض کر کے ختم کر دوں گا۔ یہ بجٹ نئی ترجیحات کا تھا۔ ہماری ترجیحات میں میٹرو اور انفراسٹرکچر کے پراجیکٹس سیکنڈ جبکہ پہلے ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ، ایجوکیشن، ہیلتھ اور یہ سب چیزیں ہوں گی۔

جناب سپیکر! آخر پر میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہوں گا کہ last time جو اتنا شور شرابا مچا تھا یہ صرف ہمارے دونوں colleagues کی وجہ سے جو آپس میں نہیں بلکہ ہمارے بہن بھائی ہیں اور وہ husband wife ہیں۔ اگر وہ شور نہ مچاتے تو یہ تماشا نہ لگتا۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Thursday the 20th June 2019 at 3:00 p.m.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB

LIST OF MPAS WHO ATTENDED SITTING OF THE ASSEMBLY HELD ON THURSDAY

(PARLIAMENTARY FUNCTIONARIES NOT INCLUDED)

20 June 2019

S/N	PP No	Name
1.	1	Syed Yawar Abbas Bukhari
2.	2	Mr Jahangir Khanzada
3.	3	Mr Iftikhar Ahmed Khan
4.	5	Malik Jamshaid Altaf
5.	6	Mr Muhammad Latasob Satti
6.	8	Mr Javed Kausar
7.	9	Chaudhary Sajid Mehmood
8.	12	Mr Wasiq Qayyum Abbasi
9.	13	Mr Amjad Mehmood Chaudhry
10.	15	Mr Umer Tanveer
11.	17	Mr Fayaz-ul-Hasan Chohan
12.	19	Mr Ammar Saddique Khan
13.	22	Mr Tanveer Aslam Malik
14.	23	Sardar Aftab Akbar Khan
15.	26	Mr Zafar Iqbal
16.	27	Mr Nasir Mahmood
17.	28	Mr Shujahat Nawaz
18.	29	Mr Muhammad Abdullah Warraich
19.	34	Mr Muhammad Arshad Chaudhary
20.	35	Mr Arif Iqbal
21.	37	Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt
22.	38	Choudhary Khush Akhtar Subhani
23.	43	Chaudhry Naveed Ashraf
24.	47	Mr Abu Hafas Muhammad Ghayas-ud-Din
25.	48	Mr Manan Khan
26.	51	Shaukat Manzoor Cheema
27.	53	Mr Bilal Farooq Tarar
28.	55	Mr Muhammad Nawaz Chohan
29.	56	Mr Muhammad Toufeeq Butt
30.	57	Choudhary Ashraf Ali
31.	58	Mr Abdul Rauf Mughal
32.	59	Chaudhary Waqar Ahmad Cheema
33.	60	Mr Qaisar Iqbal
34.	62	Mr Aman Ullah Warraich
35.	63	Chaudhary Mohammad Iqbal
36.	65	Ms Hameeda Mian
37.	66	Mr Muhammad Tariq Tarar
38.	70	Mr Muzaffer Ali Sheikh
39.	71	Mr Muhammad Ahsan Jahangir
40.	72	Mr Sohaib Ahmad Malik
41.	74	Mian Manazar Hussain Ranjha
42.	77	Mr Liaqat Ali Khan

S/N	PP No	Name
43.	80	Mr Ghulam Ali Asghar Khan Lahry
44.	81	Chaudhary Iftikhar Hussain
45.	84	Mr Muhammad Waris Shad
46.	86	Mr Amin Ullah Khan
47.	90	Mr Saeed Akbar Khan
48.	91	Mr Ghanzafer Abbas
49.	92	Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani
50.	94	Mr Muhammad Illyas
51.	95	Syed Hassan Murtaza
52.	96	Ms Saleem Bibi
53.	99	Mr Ali Akhtar
54.	103	Mr Jaffar Ali
55.	104	Mr Muhammad Safdar Shakir
56.	112	Mr Muhammad Tahir Pervaiz
57.	113	Mr Muhammad Waris Aziz
58.	116	Mr Faqir Hussain
59.	120	Mr Muhammad Ayub Khan
60.	121	Mr Saeed Ahmad
61.	126	Mr Muhammad Moavia
62.	131	Mian Ijaz Hussain Bhatti
63.	132	Mr Muhammad Atif
64.	134	Agha Ali Haidar
65.	136	Mr Khurram Ijaz
66.	137	Mr Muhammad Ashraf Rasool
67.	138	Mian Abdul Rauf
68.	141	Mr Mahmood Ul Haq
69.	143	Mr Sajjad Haider Nadeem
70.	144	Mr Sami Ullah Khan
71.	147	Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman
72.	148	Mr Shahbaz Ahmed
73.	152	Rana Mashood Ahmad Khan
74.	153	Khawaja Imran Nazeer
75.	154	Chaudhry Akhtar Ali
76.	155	Malik Ghulam Habib Awan
77.	156	Malik Muhammad Waheed
78.	161	Malik Nadeem Abbas
79.	162	Mr Muhammad Yasin Amir
80.	168	Malik Asad Ali
81.	171	Rana Muhammad Tariq
82.	172	Mr Muhammad Mirza Javed
83.	173	Mr Sarfraz Hussain
84.	174	Mr Muhammad Naeem Safdar
85.	176	Malik Muhammad Ahmad Khan
86.	178	Sheikh Alla-ud-Din
87.	179	Malik Mukhtar Ahmad
88.	181	Rana Mohammad Iqbal Khan
89.	182	Mr Muhammad Ilyas Khan
90.	183	Mr Javed Allo Ud Din Sajid
91.	185	Ch Iftikhar Hussain Chhachhar

S/N	PP No	Name
92.	186	Mr Noor ul Amin Wattoo
93.	188	Mian Yawar Zaman
94.	190	Mr Ghulam Raza
95.	191	Mian Muhammad Farrukh Mumtaz Maneka
96.	194	Mr Muhammad Naeem
97.	197	Malik Nadeem Kamran
98.	198	Mr Muhammad Arshad Malik
99.	199	Mr Naveed Aslam Khan Lodhi
100.	205	Mr Hamid Yar Hiraj
101.	209	Mr Muhammad Faisal Khan Niazi
102.	210	Mr Atta-Ur-Rehman
103.	211	Syed Ali Haider Gilani
104.	212	Mr Muhammd Saleem Akhtar
105.	213	Mr Nawab Zada Waseem Khan Badozai
106.	218	Malik Wasif Mazhar
107.	222	Mr Qasim Abbas Khan
108.	223	Ms Naghma Mushtaq
109.	225	Peer Zada Muhammad Jahangir Bhutta
110.	226	Mr Shah Muhammad
111.	227	Mr Khan Muhammad SiddiqueKhan Baloch
112.	229	Mr Muhammad Yousaf
113.	230	Mr Khalid Mehmood
114.	232	Mr Muhammad Ejaz Hussain
115.	235	Mr Muhammad Ali Raza Khan Khakwani
116.	237	Mr Fida Hussain
117.	239	Rana Abdul Rauf
118.	240	Mr Muhammad Jamil
119.	241	Mr Kashif Mehmood
120.	243	Chaudhary Mazhar Iqbal
121.	244	Mr Muhammad Arshad
122.	247	Mr Muhammad Kazim Peerzada
123.	248	Mr Muhammad Afzal Gill
124.	251	Malik Khalid Mehmood Babar
125.	253	Sahib Zada Muhammad Gazain Abbasi
126.	255	Mr Ghazanfar Ali Khan
127.	257	Ch Masood Ahmad
128.	258	Mian Shafi Muhammad
129.	260	Mr Muhammad Arshad Javed
130.	261	Mr Fawaz Ahmad
131.	262	Mr Asif Majeed
132.	264	Syed Usman Mehmood
133.	265	Mr Rais Nabeel Ahmad
134.	267	Chaudhary Muhammad Shafiq Anwar
135.	269	Mr Azhar Abbas
136.	271	Mr Nawabzada Mansoor Ahmed Khan
137.	277	Mian Alamdar Abbas Qureshi
138.	278	Mr Niaz Hussain Khan
139.	280	Malik Ahmad Ali Aulakh
140.	283	Mr Ijaz Ahmad

S/N	PP No	Name
141.	285	Mr Khawaja Muhammad Daud Sulamani
142.	287	Mr Javeed Akhtar
143.	292	Sardar Awais Ahmad Khan Laghari
144.	295	Sardar Farooq Amanullah Dreshak
145.	296	Sardar Muhammad Awais Dareshak
146.	299	Ms Sadiqa Sahibdad Khan
147.	300	Ms Shamsa Ali
148.	301	Ms Nasrin Tariq
149.	302	Ms Shawana Bashir
150.	303	Ms Shamim Aftab
151.	305	Ms Shahida Ahmed
152.	306	Ms Sumaira Ahmed
153.	308	Ms Aysha Iqbal
154.	309	Ms Neelum Hayat Malik
155.	310	Ms Umul Banin Ali
156.	311	Ms Uzma Kardar
157.	312	Ms Mussarat Jamshed
158.	313	Ms Sadia Sohail Rana
159.	314	Ms Rashida Khanam
160.	315	Ms Farhat Farooq
161.	316	Ms Shaheen Raza
162.	317	Ms Talat Fatemeh Naqvi
163.	318	M Shaheena Karim
164.	319	Ms Asia Amjad
165.	320	Ms Seemabia Tahir
166.	321	Ms Momina Waheed
167.	322	Ms Aisha Nawaz
168.	323	Ms Zainab Umair
169.	324	Ms Farah Agha
170.	325	Syeda Farah Azmi
171.	326	Ms Sajida Begum
172.	327	Ms Sajida Yousf
173.	328	Ms Sabeen Gul Khan
174.	329	Ms Sabrina Javaid
175.	330	Ms Abida Bibi
176.	331	Ms Zakia Khan
177.	332	Ms Mehwish Sultana
178.	333	Ms Azma Zahid Bokhari
179.	335	Ms Sadia Nadeem Malik
180.	336	Ms Hina Pervaiz Butt
181.	337	Ms Sania Ashiq Jabeen
182.	338	Ms Tahia Noon
183.	339	Ms Uswah Aftab
184.	340	Ms Saba Sadiq
185.	341	Ms Kanwal Pervaiz Ch.
186.	342	Mrs Gulnaz Shahzadi
187.	343	Ms Rabia Nusrat
188.	344	Ms Haseena Begum
189.	345	Ms Rahat Afza

S/N	PP No	Name
190.	347	Ms Rukhsana Kausar
191.	348	Ms Salma Saadia Taimoor
192.	349	Ms Khalida Mansoor
193.	351	Ms Rabia Naseem Farooqi
194.	352	Mrs Faiza Mushtaq
195.	353	Ms Bushra Anjum Butt
196.	354	Syeda Uzma Qadri
197.	355	Ms Sumera Komal
198.	356	Mrs Raheela Naeem
199.	357	Ms Sunbal Malik Hussain
200.	359	Ms Nafisa Ameen
201.	360	Ms Zaib-un-Nisa
202.	361	Ms Baasima Ch
203.	362	Ms Khadija Umer
204.	363	Ms Shazia Abid
205.	364	Mr Haroon Imran Gill
206.	367	Mr Peter Gill
207.	368	Mr Khalil Tahir Sindhu
208.	370	Mr Munir Masih Khokhar
209.	371	Mr Tariq Masih Gill

PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB

LIST OF MPAS WHO ATTENDED SITTING OF THE ASSEMBLY HELD ON FRIDAY

(PARLIAMENTARY FUNCTIONARIES NOT INCLUDED)

21 June 2019

S/N	PP No	Name
1.	1	Syed Yawar Abbas Bukhari
2.	2	Mr Jahangir Khanzada
3.	5	Malik Jamshaid Altaf
4.	6	Mr Muhammad Latasob Satti
5.	8	Mr Javed Kausar
6.	9	Chaudhary Sajid Mehmood
7.	12	Mr Wasiq Qayyum Abbasi
8.	22	Mr Tanveer Aslam Malik
9.	23	Sardar Aftab Akbar Khan
10.	26	Mr Zafar Iqbal
11.	27	Mr Nasir Mahmood
12.	28	Mr Shujahat Nawaz
13.	29	Mr Muhammad Abdullah Warraich
14.	34	Mr Muhammad Arshad Chaudhary
15.	35	Mr Arif Iqbal
16.	37	Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt
17.	38	Choudhary Khush Akhtar Subhani
18.	43	Chaudhry Naveed Ashraf
19.	47	Mr Abu Hafas Muhammad Ghayas-ud-Din
20.	48	Mr Manan Khan
21.	53	Mr Bilal Farooq Tarar
22.	55	Mr Muhammad Nawaz Chohan
23.	56	Mr Muhammad Toufeeq Butt
24.	57	Choudhary Ashraf Ali
25.	58	Mr Abdul Rauf Mughal
26.	59	Chaudhary Waqar Ahmad Cheema
27.	60	Mr Qaisar Iqbal
28.	61	Mr Akhtar Ali Khan
29.	62	Mr Aman Ullah Warraich
30.	63	Chaudhary Mohammad Iqbal
31.	64	Mr Irfan Bashir
32.	70	Mr Muzaffer Ali Sheikh
33.	71	Mr Muhammad Ahsan Jahangir
34.	72	Mr Sohaib Ahmad Malik
35.	74	Mian Manazar Hussain Ranjha
36.	75	Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
37.	80	Mr Ghulam Ali Asghar Khan Lahry
38.	81	Chaudhary Iftikhar Hussain
39.	84	Mr Muhammad Waris Shad
40.	86	Mr Amin Ullah Khan
41.	90	Mr Saeed Akbar Khan
42.	91	Mr Ghanzafer Abbas

S/N	PP No	Name
43.	92	Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani
44.	94	Mr Muhammad Illyas
45.	95	Syed Hassan Murtaza
46.	96	Ms Saleem Bibi
47.	103	Mr Jaffar Ali
48.	104	Mr Muhammad Safdar Shakir
49.	110	Mr Khayal Ahmad
50.	112	Mr Muhammad Tahir Pervaiz
51.	113	Mr Muhammad Waris Aziz
52.	114	Mr Muhammad Latif Nazar
53.	119	Mr Abdul Qadeer Alvi
54.	120	Mr Muhammad Ayub Khan
55.	121	Mr Saeed Ahmad
56.	123	Ms Sonia
57.	126	Mr Muhammad Moavia
58.	131	Mian Ijaz Hussain Bhatti
59.	132	Mr Muhammad Atif
60.	134	Agha Ali Haidar
61.	137	Mr Muhammad Ashraf Rasool
62.	138	Mian Abdul Rauf
63.	141	Mr Mahmood Ul Haq
64.	143	Mr Sajjad Haider Nadeem
65.	144	Mr Sami Ullah Khan
66.	148	Mr Shahbaz Ahmed
67.	149	Mr Marghoob Ahmad
68.	154	Chaudhry Akhtar Ali
69.	156	Malik Muhammad Waheed
70.	165	Malik Saif Ul Malook Khokhar
71.	171	Rana Muhammad Tariq
72.	172	Mr Muhammad Mirza Javed
73.	173	Mr Sarfraz Hussain
74.	176	Malik Muhammad Ahmad Khan
75.	179	Malik Mukhtar Ahmad
76.	181	Rana Mohammad Iqbal Khan
77.	183	Mr Javed Allo Ud Din Sajid
78.	185	Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
79.	186	Mr Noor ul Amin Wattoo
80.	191	Mian Muhammad Farrukh Mumtaz Maneka
81.	194	Mr Muhammad Naeem
82.	196	Mr Khizer Hayat
83.	197	Malik Nadeem Kamran
84.	198	Mr Muhammad Arshad Malik
85.	199	Mr Naveed Aslam Khan Lodhi
86.	205	Mr Hamid Yar Hiraj
87.	209	Mr Muhammad Faisal Khan Niazi
88.	210	Mr Atta-Ur-Rehman
89.	211	Syed Ali Haider Gilani
90.	212	Mr Muhammd Saleem Akhtar
91.	213	Mr Nawab Zada Waseem Khan Badozai

S/N	PP No	Name
92.	218	Malik Wasif Mazhar
93.	222	Mr Qasim Abbas Khan
94.	226	Mr Shah Muhammad
95.	227	Mr Khan Muhammad SiddiqueKhan Baloch
96.	230	Mr Khalid Mehmood
97.	232	Mr Muhammad Ejaz Hussain
98.	235	Mr Muhammad Ali Raza Khan Khakwani
99.	237	Mr Fida Hussain
100.	239	Rana Abdul Rauf
101.	241	Mr Kashif Mehmood
102.	243	Chaudhary Mazhar Iqbal
103.	244	Mr Muhammad Arshad
104.	247	Mr Muhammad Kazim Peerzada
105.	248	Mr Muhammad Afzal Gill
106.	251	Malik Khalid Mehmood Babar
107.	253	Sahib Zada Muhammad Gazain Abbasi
108.	257	Ch Masood Ahmad
109.	258	Mian Shafi Muhammad
110.	260	Mr Muhammad Arshad Javed
111.	261	Mr Fawaz Ahmad
112.	262	Mr Asif Majeed
113.	267	Chaudhary Muhammad Shafiq Anwar
114.	269	Mr Azhar Abbas
115.	271	Mr Nawabzada Mansoor Ahmed Khan
116.	277	Mian Alamdar Abbas Qureshi
117.	280	Malik Ahmad Ali Aulakh
118.	283	Mr Ijaz Ahmad
119.	285	Mr Khawaja Muhammad Daud Sulamani
120.	287	Mr Javeed Akhtar
121.	288	Mr Mohsin Atta Khan Khosa
122.	295	Sardar Farooq Amanullah Dreshak
123.	296	Sardar Muhammad Awais Dareshak
124.	299	Ms Sadiqa Sahibdad Khan
125.	300	Ms Shamsa Ali
126.	301	Ms Nasrin Tariq
127.	302	Ms Shawana Bashir
128.	303	Ms Shamim Aftab
129.	305	Ms Shahida Ahmed
130.	306	Ms Sumaira Ahmed
131.	308	Ms Aysha Iqbal
132.	309	Ms Neelum Hayat Malik
133.	310	Ms Umul Banin Ali
134.	311	Ms Uzma Kardar
135.	312	Ms Mussarat Jamshed
136.	313	Ms Sadia Sohail Rana
137.	314	Ms Rashida Khanam
138.	315	Ms Farhat Farooq
139.	316	Ms Shaheen Raza
140.	317	Ms Talat Fatemeh Naqvi

S/N	PP No	Name
141.	318	M Shaheena Karim
142.	319	Ms Asia Amjad
143.	320	Ms Seemabia Tahir
144.	321	Ms Momina Waheed
145.	322	Ms Aisha Nawaz
146.	323	Ms Zainab Umair
147.	324	Ms Farah Agha
148.	325	Syeda Farah Azmi
149.	326	Ms Sajida Begum
150.	327	Ms Sajida Yousf
151.	328	Ms Sabeen Gul Khan
152.	329	Ms Sabrina Javaid
153.	330	Ms Abida Bibi
154.	331	Ms Zakia Khan
155.	332	Ms Mehwish Sultana
156.	333	Ms Azma Zahid Bokhari
157.	334	Ms Ishrat Ashraf
158.	335	Ms Sadia Nadeem Malik
159.	336	Ms Hina Pervaiz Butt
160.	337	Ms Sania Ashiq Jabeen
161.	338	Ms Tahia Noon
162.	340	Ms Saba Sadiq
163.	341	Ms Kanwal Pervaiz Ch.
164.	342	Mrs Gulnaz Shahzadi
165.	343	Ms Rabia Nusrat
166.	344	Ms Haseena Begum
167.	345	Ms Rahat Afza
168.	347	Ms Rukhsana Kausar
169.	348	Ms Salma Saadia Taimoor
170.	349	Ms Khalida Mansoor
171.	351	Ms Rabia Naseem Farooqi
172.	352	Mrs Faiza Mushtaq
173.	353	Ms Bushra Anjum Butt
174.	354	Syeda Uzma Qadri
175.	355	Ms Sumera Komal
176.	356	Mrs Raheela Naeem
177.	357	Ms Sunbal Malik Hussain
178.	359	Ms Nafisa Ameen
179.	360	Ms Zaib-un-Nisa
180.	361	Ms Baasima Ch
181.	362	Ms Khadija Umer
182.	363	Ms Shazia Abid
183.	367	Mr Peter Gill
184.	368	Mr Khalil Tahir Sindhu
185.	369	Ms Joyce Rofin Julius
186.	370	Mr Munir Masih Khokhar
187.	371	Mr Tariq Masih Gill

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،24-جون2019

(یوم الاثنین،20-شوال المکرم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 8

499

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24-جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال20-2019

مطالبات زر برائے سال20-2019پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کروڑ5لاکھ76ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات1تا 2
مطالبہ نمبر PC21002	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4-ارب49کروڑ93لاکھ 97ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طورپر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات3تا4

500

مطالبہ نمبر PC21003	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو67 کروڑ83لاکھ67 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**صوبائی آبکاری**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات5تا6
مطالبہ نمبر PC21004	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو75کروڑ80لاکھ43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**اسٹامپ**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات7تا8
مطالبہ نمبر PC21005	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4-ارب5 کروڑ31 لاکھ 16ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جنگلات** "برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات9تا10
مطالبہ نمبر PC21006	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10کروڑ77لاکھ81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**رجسٹریشن**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات11تا12

501

مطالبہ نمبر PC21007	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو55 کروڑ72لاکھ11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات13تا14
مطالبہ نمبر PC21008	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک ارب40کروڑ 41لاکھ 8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**دیگر ٹیکس و محصولات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات15تا16
مطالبہ نمبر PC21009	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو21۔ارب24کروڑ 90لاکھ 52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**آبپاشی و بحالی اراضی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات17تا18
مطالبہ نمبر PC21010	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو49۔ارب74کروڑ 82لاکھ31ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **انتظام عمومی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات21تا22

502

مطالبہ نمبر PC21011	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو23۔ ارب17کروڑ 61لاکھ70ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**نظام عدل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات26تا27
مطالبہ نمبر PC21012	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10۔ارب43کروڑ 48لاکھ14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جیل خانہ جات وسزایافتگان کی بستیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات30تا31
مطالبہ نمبر PC21013	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کھرب15۔ارب 63کروڑ32لاکھ80ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پولیس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات32تا33
مطالبہ نمبر PC21014	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو19 کروڑ90لاکھ17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**عجائب گھر**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات34تا35

503

مطالبہ نمبر PC21015	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو66-ارب37کروڑ 36لاکھ7ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعلیم**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات36تا37
مطالبہ نمبر PC21016	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب41-ارب 77کروڑ16لاکھ61ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات38تا39
مطالبہ نمبر PC21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10-ارب33کروڑ 8لاکھ75ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صحت عامہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات40تا41
مطالبہ نمبر PC21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو18-ارب94کروڑ96لاکھ 93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**زراعت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات42تا43

504

مطالبہ نمبر PC21019	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو91 کروڑ10 لاکھ 90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات44تا45
مطالبہ نمبر PC-21020	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو13- ارب22 کروڑ4لاکھ 57ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرینری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات46تا47
مطالبہ نمبر PC21021	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب44 کروڑ79لاکھ 94ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "کوآپریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات48تا49
مطالبہ نمبر PC21022	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9-ارب43 کروڑ51لاکھ 27ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات50تا51

505

مطالبہ نمبر PC21023	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9۔ارب45کروڑ 92 لاکھ71ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداراخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرق محکمہ جات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات52تا53
مطالبہ نمبر PC21024	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9۔ارب36کروڑ 95لاکھ67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداراخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سول ورکس**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات55تا56
مطالبہ نمبر PC21025	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 12۔ارب23 کروڑ 69 لاکھ18ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداراخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**مواصلات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات59تا60
مطالبہ نمبر PC21026	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو55کروڑ12لاکھ 44ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات61تا62

506

مطالبہ نمبر PC21027	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **ایک ارب 60 کروڑ 22 لاکھ 95 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ریلیف**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 63 تا 64
مطالبہ نمبر PC21028	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **2 کھرب 44-ارب 90 کروڑ** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پنشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 67 تا 68
مطالبہ نمبر PC21029	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **29 کروڑ 55 لاکھ 26 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 69 تا 70
مطالبہ نمبر PC21030	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **21-ارب 61 کروڑ 73 لاکھ 70 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سبسڈیز**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 71 تا 72

507

مطالبہ نمبر PC21031	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4 کھرب 64۔ارب 78 کروڑ 66 لاکھ 34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرقات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 73 تا 74
مطالبہ نمبر PC21032	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 80 کروڑ 37 لاکھ 4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**شہری دفاع**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 76 تا 77
مطالبہ نمبر PC13033	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 5۔ارب 4 کروڑ 58 لاکھ 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 78 تا 79
مطالبہ نمبر PC13034	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9 کروڑ 32 لاکھ 3 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 82 تا 83

508

مطالبہ نمبر PC13035	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**ایک ہزار روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات84تا85
مطالبہ نمبر PC13050	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**84-ارب40کروڑ روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سرمایہ کاری**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات92تا93
مطالبہ نمبر PC22036	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **2کھرب55-ارب 30کروڑ85لاکھ85ہزار روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **ترقیات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات94تا96
مطالبہ نمبر PC12037	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**25-ارب34کروڑ 30لاکھ61ہزار روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**تعمیرات آبپاشی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات97تا98

509

مطالبہ نمبر PC12041	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو35-ارب سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**شاہرات وپل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات99تا100
مطالبہ نمبر PC12042	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 34-ارب34کروڑ 83 لاکھ54ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سرکاری عمارات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات101تا102
مطالبہ نمبر PC12043	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 76-ارب97کروڑ 72لاکھ 53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خودمختار ادارہ جات وغیرہ** "برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات103تا104

511

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

سوموار،24۔جون2019

(یوم الاثنین،20۔شوال المکرم1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام4بج کر37منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیمo

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ
تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾
نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴿٣٢﴾

سُورۃ حٰمٓ السجدۃ آیات30تا32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ(اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے(اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ(30)ہم دُنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی(تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس(نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو(ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے(موجود ہوگی)(31)(یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے(32)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوا
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا
خطاکار سے درگزر کرنے والا
بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیروزبر کرنے والا
قبائل کو شیروشکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج وزیر خزانہ سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث کو wind up کریں گے۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ wind up speech کریں۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنے سارے فاضل ممبران اور ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بھرپور انداز میں بجٹ کی بحث میں حصہ لیا۔ بجٹ پر بحث روایتاً چار دن ہوتی تھی لیکن اس مرتبہ پانچ دن تک بجٹ پر بحث جاری رہی جس میں تقریباً 100 کے قریب ممبران نے اپنی قیمتی آراء سے ہمیں آگاہ کیا۔

جناب سپیکر! میں پریس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس بجٹ کے important features کو highlight کیا اور اپنی رپورٹنگ اور کالموں کے ذریعے عوام کو آگاہ کیا۔

جناب سپیکر! معزز قائد حزب اختلاف نے پاکستان کے معاشی حالات پر اپنی تقریر کا کافی وقت spend کیا۔ یہ معاشی حالات ہم نے inherit کئے تھے۔ اس میں بہت اہم بات یہ ہے کہ ہر چیز کو ڈالر کی بڑھتی ہوئی قیمت سے ملایا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میں بھی اس سے کافی حد تک اتفاق کروں گا کہ روپے کی devaluation کا کردار پوری معیشت اور inflation میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔

جناب سپیکر! میرا اپوزیشن سے ایک سوال ضرور بنتا ہے کہ پانچ سالہ دور میں آپ نے روپے کو مضبوط کرنے کے لئے کیا کوئی ایک قدم بھی اٹھایا جو آپ نے کیا تھا۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کی ایکسپورٹ جو 2013 میں تھی وہ 23۔ارب ڈالرز سے کم ہو کر 20۔ارب پر آئیں پھر دوبارہ recover ہو کر 23۔ارب ڈالرز پر رکیں اور پھر بھی ایک فیصد کم پر آپ نے close کیا۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں اور کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ڈالر کو رُوک نہیں پائے۔ ڈالر اس وقت رُکتا ہے جب آپ اپنی قوت خرید کو بہتر کریں۔ ہمیں روپے کو مضبوط کرنے کے لئے انڈسٹری میں جو globally compete کرنے کے لئے competitiveness چاہئے تھی ہم اس میں کچھ نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! یہی وجہ ہے کہ جب ہم نے حکومت سنبھالی تھی تو ہمارا current account deficit اور ہمارا trade account deficit was all time high تھا۔ اب آپ ڈالر کو کس طرح رُوکیں گے۔ آپ کے پاس جو محدود وسائل ہیں اور سٹیٹ بنک کے پاس جو reserves اپنی import cover provide کرنے کے لئے مشکل سے دو ماہ کے تھے۔

جناب سپیکر! آج سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ہمیں اپنی ایکسپورٹ کو بڑھانا ہے۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں اپنے روپے کی قدر میں اضافہ کرنا ہے جس کے لئے ہمیں export oriented growth کی طرف جانا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی سوچ کے ساتھ ہمارا یہ بجٹ economy کو kick start کرتا ہے۔ ہمارا growth plan، paradigm ڈویلپمنٹ ہمارا تدبر اور ہماری سوچ سب اسی طرف ہے کہ ہم نے اس economy کو revive کرنا ہے تو اس کی revival میں پنجاب کی حد تک جو چیزیں سب سے زیادہ ضروری ہیں تو ہمیں اپنے SME سیکٹر کا خیال کرنا ہے۔ آپ کی economy جب ایسے وقت سے گزر رہی ہو تو حکومت کے پاس ایک نہیں بہت سارے tools ہوتے ہیں جس سے وہ ان issues کو deal کرتی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے ایک چیز ease of doing business کا بہت ذکر سنا ہے۔ اس میں اس حکومت نے یہ realize کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے پرائیویٹ سیکٹر کو وہ space دینی ہے کہ وہ اپنے business کو پھیلا سکے۔ Let them do the business. Government is not in the business of doing business، ہم نے rules and regulations کو آسان کرنے کے لئے ایک کابینہ کمیٹی تشکیل کی ہے جو پنجاب کے سارے rules and

regulations کو evaluate کر رہی ہے کہ آیا یہ business friendly ہیں یا نہیں۔ ان کو رکھنے کا کیا جواز ہے اور اس کے مطابق ہم نے actually rules and regulations کو کم کر کے اس ملک میں ease of doing business کو فروغ دینا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ آج کل کی high interest rate environment میں SME sector کے لئے منسٹری آف انڈسٹری کے تین بڑے programmes ہم launch کرنے جارہے ہیں۔ اس میں سے ایک markup support programme ہے، جب interest rate اتنا بڑھ چکا ہو تو حکومت بھی سمال انڈسٹریز کے بوجھ کو کچھ حد تک برداشت کرے گی۔ ایک Credit Guarantee Scheme ہے بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ بزنس اچھا ہوتا ہے لیکن بنکوں کو اس کے collateral کی سمجھ نہیں آتی تو وہاں پر بھی حکومت اس کریڈٹ سکیم کے تحت بزنس کو فروغ دے گی تاکہ banks بھی اس کو lend کر سکیں۔

جناب سپیکر! تیسرا ہمارے نوجوانوں اور ہونہاروں کے لئے Entreprenure fund ہے تو انشاءاللہ ان تین سکیموں کے تحت ہم اپنے SME sector کو بہتری کی طرف لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آج on the floor of the this House اس عزم کا بھی اظہار کرتا ہوں کہ انشاءاللہ اس دور حکومت میں ہم اپنے 36 کے 36 اضلاع میں industrial estates بنائیں گے جو کہ فعال ہوں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہر ضلع کی جو competitive strength ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے industrial estate کو بنایا جائے گا۔ یہی تو موقع ہے کہ سی پیک کے فیز-II میں ہم نے economic support اور stimulus achieve کرنا ہے اور ہم نے اپنی پالیسیوں کو اس کے مطابق align کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اس کی مثال ایگریکلچر سے بھی دے سکتا ہوں کہ ایگریکلچر productivity کے لئے بہاولپور زون کو foot and mouth disease سے پاک کیا جارہا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ after this process is complete آپ کو meat export market میں ایک بہت بڑا buyer مل جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ پہلی مرتبہ ہونے جا رہا ہے کہ ہم ایسی سوچ لے کر آئے ہیں کہ ہم نے سی پیک چائنا اور پوری دنیا کی ڈیمانڈ کو دیکھتے ہوئے اپنے ڈویلپمنٹ paradigm کے مطابق اس کی reorientation کی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے جس طرح SME sector کی بات کی ہے تو اسی طرح ایگریکلچر productivity کے حوالے سے پرائم منسٹر نے آتے ہی ایک پرائم منسٹر ایمرجنسی ایگریکلچر package announce کیا ہے۔ ہم نے اریگیشن میں maintenance and repair کے لئے جو رقم مختص کی ہے وہ پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ ہم نے high value ایگریکلچر کی طرف جانا ہے اور جب ہم import substitution کی بات کرتے ہیں تو اگر آپ crops کو بھی بہتر rotate کر لیں، ہم edible oil باہر سے منگوا رہے ہیں اور ہمارے پاس surplus wheat اور باقی چیزیں خراب ہو جاتی ہیں لہٰذا ہم نے آگاہی کے لئے اپنا import bill کم کرنا اور بہتری کو بھی لانا ہے۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے اس مرتبہ ایگریکلچر ADP میں 100 فیصد اضافہ کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک طرف آپ نے اپنا ریونیو بڑھانا اور اپنی اکانومی کو بہتر کرنا ہے مگر ہم سب نے austerity سے کام لینا ہے لہٰذا اس کیبنٹ نے اس کی مثال اپنی تنخواہوں میں 15 فیصد کمی کر کے رکھی ہے۔ یہ بجٹ اگر آپ اس کا ٹوٹل حجم دیکھیں تو current expenditure صرف 2.7 فیصد سے grow کئے ہیں جبکہ 10 فیصد پنشن میں grow کیا ہے اس کے علاوہ ہم نے تنخواہیں بھی بڑھائی ہیں۔ وزیراعلیٰ آفس کے بارے میں بھی بات کی گئی ہے تو اگر آپ وزیراعلیٰ آفس کے سٹاف کو نکال کر اس کے علاوہ صوابدیدی خرچ، TA/DA، entertainment allowance, اور سکیورٹی خرچ کے حوالے سے بات کریں تو میں آج فخر کے ساتھ اس ہاؤس کو بتا سکتا ہوں کہ ہم نے entertainment allowance میں 60 فیصد کمی کی ہے یعنی 11 کروڑ روپے سے کم کر کے 3 کروڑ روپے کر دیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے سکیورٹی کے expenditure کو بھی 66 فیصد سے کم کیا ہے جو کہ 88 کروڑ روپے سے کم کر کے 83 کروڑ روپے کر دیئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! It has to start from the top! اور وزیر اعلیٰ نے یہ مثال قائم کی ہے۔ مجھے البتہ اس چیز کی بہت خوشی ہوئی ہے کہ across the division ہمارے تمام ساتھیوں نے میگا پراجیکٹس کی بات نہیں کی اور پہلی مرتبہ اس floor پر پھل فروش اور عام آدمی کی بات کی گئی بلکہ ہیلتھ، ایجوکیشن، rural development and regional development کی بات کی گئی جبکہ تنقید برائے تنقید ضرور ہوئی۔ مگر بنیادی بات یہ ہے کہ ہمارے پورے بجٹ میں نئی سمت کا تعین اور نئی ترجیحات میں ایجوکیشن، ہیلتھ اور regional equalization شامل ہیں۔ اگر آپ comparison میں ہمارا ہیلتھ کا بجٹ دیکھ لیں، ہیلتھ بجٹ میں سروس ڈلیوری بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ ہیلتھ بجٹ 18-2017 کے مقابلے میں 233۔ارب روپے سے بڑھا کر 279۔ارب روپے تک لے کر گئے ہیں جو کہ 20 فیصد increase ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایجوکیشن میں ان بُرے حالات میں بھی ہم نے 11 فیصد اضافہ کیا ہے جو کہ 345۔ارب سے 383۔ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ یہ نیا ڈویلپمنٹ paradigm کیا ہے اور یہ ہماری کیا سوچ ہے؟ تو ہم نے ایک یکساں پنجاب کا خواب دیکھا ہے ہم نہیں چاہتے کہ سارا load اس ایک شہر پر رہے لہٰذا ہم نئے intermediate cities کو develop کریں گے اور ہم دیہی علاقوں کو develop کریں گے اس مقصد کے لئے ہم نے ایک multi-lateral institution کے ساتھ طے کر کے تقریباً 250 ملین ڈالر سے نئے پانچ شہروں کی ماسٹر پلاننگ کر کے ایک بہترین انداز میں ان نئے پانچ inter mediate cities پر اس سال انشاءاللہ کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پھر یہ عرض کرتا چلوں کہ ہمیں اتنے مشکل حالات میں حکومت ملی کہ ہم نے ایک ایک روپے کی value کو دیکھا ہے کہ اگر ہم ہیلتھ پر اتنا خرچ کریں تو ہماری اکانومی اور ہمارے ہیومن ڈویلپمنٹ indicators پر کیا فرق پڑے گا؟

جناب سپیکر! جناب مراد راس کی ایجوکیشن منسٹری میں اتنے زیادہ ارب روپے مختص کئے جائیں تو one year of average education سے poverty پر کیا impact آئے گا لہٰذا ہم نے یہ تمام aspects پر سوچنے کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ سوشل سیکٹرز ہی اوّلین ترجیح رکھتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان معاشی حالات میں ضروری ہے کہ ہم ان طبقات کا خیال رکھیں جو کہ بہت عرصے سے محروم ہیں تو پنجاب احساس پروگرام کا بھی اس سال سے آغاز کیا جارہا ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ انشاءاللہ سال در سال اس میں اضافہ ہی ہو گا۔ جب ہم regional equalization کی بات کرتے ہیں تو ہم نے جب ہیلتھ اور ایجوکیشن indicators کو دیکھا اور اس میں صرف جنوبی پنجاب کے ہی علاقے شامل نہیں بلکہ اس میں سرگودھا ڈویژن اور باقی اضلاع بھی شامل ہیں۔ جہاں جہاں پر ہمیں کمی محسوس ہوئی ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے وہاں پر کوئی نہ کوئی اچھا بڑا مثبت پراجیکٹ ضرور دینا ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لحاظ سے میں یہ بات ضرور کرتا چلوں کہ اگر اس وقت ہماری دو تہائی اکثریت ہوتی تو انشاءاللہ اس خواب کی آج تعبیر ہو چکی ہوتی تو ہم political consensus کے ساتھ انشاءاللہ اپنے دور میں ضرور اس کو achieve کریں گے۔ مگر یہ problem three fold ہے اس میں ان بڑے بڑے ترقیاتی کام جن سے جنوبی پنجاب والے محروم رہے ہیں اس کا بھی ازالہ کرنا ہے ایک نئی تاریخ رقم کی جارہی ہے کہ ہم نے نہ صرف جنوبی پنجاب کے لئے 35 فیصد کی ایک ریکارڈ allocation کی ہے بلکہ ساتھ ساتھ ایک شق کے تحت یہ بھی کیا ہے کہ جنوبی پنجاب کا پیسا آئندہ کہیں اور نہیں لگ سکے گا۔

جناب سپیکر! میں اس شق کی اہمیت بتاتا چلوں کہ اس کے نہ ہونے کی وجہ سے پچھلے سات سالوں میں جنوبی پنجاب کو اُس کے 265۔ ارب روپے سے محروم رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جنوبی پنجاب کے لئے دوسری بڑی change یہ لائی جارہی ہے کیونکہ وہاں کے لوگوں کو لاہور پہنچنا ایک بڑا issue تھا۔ رحیم یار خان اور صادق آباد سے آنے والے لوگوں کے لئے یہاں آنا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اگر ہر چیز کا فیصلہ لاہور میں ہی ہونا ہے تو یہ بہت بڑا ایڈمنسٹریٹو issue تھا لیکن اس سال بجٹ کے اندر 3۔ ارب روپے جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان مشکلات کے اندر جب ملک معاشی بحران سے گزر رہا ہے تو میں فنانس ڈیپارٹمنٹ، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور اپنے colleagues کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی guidance سے ہم نے ایک جامع اور نئی ترجیحات کے ساتھ بجٹ بنایا ہے۔ ہم نے اس میں ایک نئی سمت کا تعین کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپوزیشن سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ ڈویلپمنٹ ممالک میں یہی ترجیحات ہونی چاہئیں اور ہیومن ڈویلپمنٹ ہی focus ہونا چاہئے۔ نمائشی پراجیکٹس کو ابھی چھوڑ دیں، اپنے انسان اور شہری پر invest کریں، اُس کی صحت اور ایجوکیشن پر invest کریں، اپنے کسان اور صنعتکار میں invest کریں، اپنی ایکسپورٹ کو بڑھائیں اور اپنے ملک کا نام روشن کرنے کے لئے اپنے روپے کے اندر strength پیدا کریں۔ یہ سب کچھ کرنے کے لئے ہم نے نئی ترجیحات کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں ہمارے ان نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

مطالبات زر برائے سال 20-2019 پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اب ہم سالانہ بجٹ برائے 20-2019 کے مطالباتِ زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ سالانہ بجٹ 20-2019 کے مطالباتِ زر کی تعداد 41 ہے۔ اپوزیشن نے اِن میں سے پانچ مطالباتِ زر میں cut motions پیش کی ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے cut motions والے مطالباتِ زر پر کارروائی ہو گی۔ یہ کارروائی کل مورخہ 25- جون 2019 شام 5:00 بجے تک جاری رہے گی۔ باقی مطالباتِ زر پر کارروائی قواعد انضباط کارِ صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (4)44 کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہِ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب خدمات صحت پر مطالبہ زر نمبر PC21016 ہے۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC21016 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC21016

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب ناصر محمود، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، جناب لیاقت علی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری نوید اشرف، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، رانا عبدالستار، جناب ابوحفص محمد غیاث الدین، جناب منان خان، بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، شوکت منظور چیمہ، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد نواز چوہان، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب مظفر علی شیخ، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد الیاس، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر،

جناب شفیق احمد، جناب محمد اجمل، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، آغا علی حیدر، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب محمودالحق، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب شہباز احمد، جناب مرغوب احمد، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک غلام حبیب اعوان، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب محمد الیاس خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، جناب خضر حیات، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب نشاط احمد خان، جناب بابر حسین عابد، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عطاالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، جناب شاہ محمد، جناب خان محمد صدیق خان بلوچ، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب کاشف محمود، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، جناب محمد افضل گِل، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، جناب محمد ارشد جاوید، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طحٰیا نون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزاء، محترمہ منیرہ یامین ستّی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک

حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ نفیسہ امین، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، محترمہ جوئس روفن جولیس، جناب منیر مسیح کھوکھر، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے کٹ موشن موصول ہوئی ہے۔ محرک کٹ موشن پیش کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"اس رقم کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ مکمل تو پڑھ دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک کھرب 41۔ ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ پورا پڑھیں۔ یہ بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC21016 بھی ساتھ پڑھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک کھرب 41۔ ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC21016 **"خدمات صحت"** کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک کھرب 41۔ ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC21016 **"خدمات صحت"** کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس کٹ موشن کو oppose کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: اپوزیشن کی طرف سے ہمارے پاس 167 ممبران کی لسٹ آئی ہے۔ اب آپ دیکھ لیں کیونکہ اس میں ہمیں تین سے چار منٹ کا ٹائم رکھنا پڑے گا تاکہ آپ کے maximum ممبران بول لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہم اس پر بولنا شروع کریں گے اور ہمارے ممبران کو پتا ہے کہ اس کٹ موشن پر کس کس نے بولنا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ یہ بول دیں کہ جو بولنا چاہتا ہے وہ اس پر بول لے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر جو ممبران بولنا چاہتے ہیں اُن کی لسٹ مجھے دے دیں۔ کیا آپ نے لسٹ دے دی ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہی لسٹ ہے۔

جناب سپیکر: یہ لسٹ تو 167 کی ہے۔ اس کٹ موشن پر جنہوں نے بولنا ہے اُس کی لسٹ ہمیں دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! لسٹ پر mention ہے جنہوں نے اس کٹ موشن پر بولنا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! لسٹ میں سب سے پہلے آپ نے اپنا نام ہی لکھا ہوا ہے۔ اِن کے بعد خواجہ عمران نذیر کا نام ہے۔ جی، اب آپ بسم اللہ کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ٹوٹل بجٹ 23 ہزار ارب روپے کا ہے جس میں سے 1606۔ ارب این ایف سی کے تحت آ رہے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہمیں یہ خدشات ہیں کہ جو اوپر کا 700۔ ارب روپیہ ہے جس طرح پچھلے سال ان کی ریونیو recoveries ہوئی ہیں اس حساب سے یہ ریونیو recoveries نہیں کر پائیں گے اور انہوں نے یہ جو estimates بنائے ہیں یہ ٹوٹل presumptions پر ہیں جو کہ پورے نہیں ہوں گے۔ اس وجہ سے ان کا یہ بجٹ انتہائی غیر متوازن ہے۔

جناب سپیکر! ابھی وزیر خزانہ فرما رہے تھے کہ ہم نے یہ جو بجٹ رکھا ہے یہ surplus بجٹ ہے اور جو انہوں نے figures بتائیں تو اس میں تھوڑا سا figures کے ساتھ play کیا ہے۔ میں اس حوالے سے کچھ حقائق بیان کروں گا کہ ہماری حکومت مسلم لیگ (ن) کا 18-2017 میں ڈویلپمنٹ کا ٹوٹل بجٹ 635۔ارب روپے کا تھا جس میں سے ہیلتھ کے لئے 52 بلین روپے رکھا تھا۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے اس کو reduce کر دیا ہے جس کے متعلق ابھی اپنی speech میں وزیر خزانہ بتا رہے ہیں کہ ہم نے اتنا بجٹ surplus رکھا ہے حالانکہ حقائق یہ ہیں کہ اس بجٹ میں سے 5۔ارب روپے reduce کر کے 47۔ارب روپے پر لے آئے ہیں جبکہ ہمارا بجٹ 52 بلین روپے کا تھا۔

جناب سپیکر! انہوں نے comparison اس طرح شروع کر دیا ہے کہ پچھلی دفعہ 19-2018 میں جب یہ نئے نئے آئے تو ہم نے انہیں رعایت دے دی کہ یہ نئے آئے ہیں اور اس وقت most confused تھے اور بجٹ بنا نہیں پا رہے تھے۔ ماشاء اللہ اب تو ان کی مدد کے لئے آئی ایم ایف پہنچ گیا ہے تو اُس وقت ہم نے بھی انہیں زیادہ tough time نہیں دیا تھا۔

جناب سپیکر! اس دفعہ یہ ٹوٹل بجٹ لے آئے ہیں ناں ADP کا وہ 350۔ارب روپے ہے۔ پچھلی دفعہ غالباً 238۔ارب روپے تھا۔ یہ اپنا comparison اور جو jugglery of figures کر رہے ہیں یہ اپنا وہ بجٹ جو تین دفعہ بغیر اسمبلی کے بیٹھے بٹھائے منی بجٹ کی صورت میں دیتے تھے۔ اس منی بجٹ کے ساتھ یہ خود کو comparison کر رہے ہیں تو میں وزیر خزانہ کو ان کا ریکارڈ settle کرتے ہوئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ یہ ہیلتھ کے لئے surplus پیسے رکھیں، انہوں نے اس بجٹ کو reduce کر دیا ہے اور یہ کب کیا ہے۔ اس وقت جب ہمارا 52 بلین روپے کا بجٹ تھا اور اس وقت ڈالر کی قیمت -/115 روپے تھی۔ اب ڈالر کی قیمت کے حساب یہ بجٹ تو بہت نیچے چلا گیا کیونکہ اس وقت -/158 روپے کی value ختم ہو گئی۔

(اذان عصر)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا کہ انہوں نے ہیلتھ کا بجٹ curtail کر لیا ہے اور اسے کم کر دیا ہے جو کہ 47 بلین روپے پر لے آئے ہیں۔ اس حالت میں لے آئے ہیں جب روپے کی قیمت بھی کم ہو گئی ہے اور ڈالر -/158 روپے پر پہنچ گیا ہے جبکہ ہم نے 52 بلین روپے کا بجٹ دیا تھا تو اس وقت ڈالر کی قیمت -/115 روپے تھی۔

جناب سپیکر! ہمیں یہ بھی خدشہ ہے کہ جس طرح پچھلے سال یہ ریونیو collection پوری نہیں کر سکے اور GDP growth ہمارے 5.9 کے against 3.30 پر آ گئی ہے۔ یہ ان کی پوزیشن ہے اور یہ کس طریقے سے حکومت چلا رہے ہیں؟ اس میں جو سب سے بڑی زیادتی اور ظلم یہ کیا ہے کہ ادھر تو یہ حال کیا ہے کہ صحت کا بجٹ 52 بلین روپے سے کم کر کے 47 بلین روپے کر دیا ہے جبکہ 50 ملین روپے انہوں نے ایک نام لے کر سپیشل incentive جی، وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم سپیشل incentive کے لئے side پر رکھ کر syphon کے نکال کر رکھ لیا ہے at the cost of patients جبکہ ہماری اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ پنجاب میں ڈائیلسز کے مریضوں کو ادویات نہیں مل رہیں، ایمرجنسی میں ادویات نہیں مل رہیں اور انہوں نے 50- ارب روپے syphon کے الگ کر کے وزیر اعلیٰ کے لئے رکھ لیا ہے کہ یہ ان کی discretion ہے کہ وہ جس کو مرضی آئے بے تاج بادشاہ ہیں، وزیر اعلیٰ کا ہما اُن کے سر پر بیٹھ گیا ہے اور وہ جہاں دل کرے وہاں لگاتے رہیں۔ ان ممبران میں سے جو جو پیارا ہو گا وہ لے جائے گا اور جو پیارا نہیں ہو گا وہ نہیں لے جا سکے گا۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے اور یہ کس طریقے سے چل رہے ہیں؟ ہم نے ایک PKLI جو state of the art ادارہ بنایا۔ اس پنجاب میں لوگ گردوں کی بیماری اور جگر کی بیماری سے مر رہے تھے کہ میاں محمد شہباز شریف نے PKLI بنایا جس کا اپنا بورڈ آف گورنرز تھا، اپنا چیئر مین تھا جسے 25 فیصد پنجاب حکومت بجٹ دیتی تھی جبکہ 75 فیصد donation لیتے تھے۔ لوگ بے چارے انڈیا اور چائنا وغیرہ اپنے علاج کے لئے جاتے تھے کیونکہ وہ یہاں پر تو پرائیویٹ علاج afford نہیں کر سکتے تھے تو اس ادارے میں ڈاکٹروں کی ایک سپیشل ٹیم آئی

جس نے اس کا کنٹرول سنبھالا تو اسے صرف اس لئے اپنے پنجوں میں لایا گیا کہ میری محترمہ ہیلتھ منسٹر کے پنجوں میں آجائے اور جس طرح ان کا دل کرے میو ہسپتال اور جناح ہسپتال کی طرح PKLI کو چلائیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی عرض کیا تھا کہ اب کیا ہو گا؟ اِدھر سے انہوں نے بجٹ کم کر دیا ہے اور اُدھر اپنے آپ کو over burden کر لیا ہے کہ PKLI کا سارا نظام جو اُدھر چل رہا ہے اسے اپنے پنجوں میں لے آئے۔ یہ صورتحال اس طرح نہیں، میں نے بجٹ کی ساری کتابیں دیکھیں۔

جناب سپیکر! ہمارا اور آپ کا علاقہ ایک جیسا ہے اور یہ کہتے تھے کہ سارا بجٹ لاہور پر لگ رہا ہے، میں نور پور تھل خوشاب کا رہنے والا ہوں میں نے ایک بھی نیا بی ایچ یو ہسپتال یا کوئی چیز اپنے تینوں اضلاع میں نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر! میرا بھکر ہے، میرا خوشاب ہے، میرا میانوالی ہے اور میرا نور پور تھل ہے ان سے پوچھیں باتیں کرنی تو بہت آسان ہیں۔ انہوں نے ہمارے علاقے کے لئے کیا دیا ہے؟ کوئی چیز بھکر میں دی، کوئی چیز نور پور تھل خوشاب میں دی ہے اور نہ میانوالی میں دی ہے۔ میانوالی تو وزیر اعظم پاکستان کا علاقہ ہے اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ مہربانی کریں یہ بہت غیر متوازن ہے، اس طریقے سے بجٹ نہیں چلے گا، اس کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ عمران نذیر! آپ تشریف رکھیں۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمنٰ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ عمران نذیر! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے جناب خلیل طاہر سندھو کو floor دیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

کچھ وقت کی خاموشی پھر شور آئے گا
تمہارا صرف وقت آیا ہے ہمارا دور آئے گا

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو! بات کریں۔ Order in the House, No cross talk

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! I will be so precise اور میں کوشش کروں گا کہ جو معزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ ہیں چند گزارشات اُن کے گوش گزار کر سکوں۔ انہوں نے 47.5۔ارب روپے ہیلتھ کے لئے مختص کئے ہیں جبکہ اس کے برعکس پی ایم ایل (ن) نے صحت کے بجٹ میں 525 فیصد اضافہ کیا تھا۔ ہم نے آٹھ نئے ہسپتال بنائے جس میں state of the art، طیب اردگان ہسپتال مظفر گڑھ میں بنایا گیا اور جس طرح میرے ساتھی پی کے ایل آئی کا نام لے رہے تھے وہاں پر پہلا لیور کا کامیاب ٹرانسپلانٹ ہوا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخی جرم کیا گیا ہے کہ اس کو بھی انہوں نے گورنمنٹ کے ہاتھوں میں دے دیا ہے اور وہ ڈاکٹرز جو سب کچھ چھوڑ کر اور اپنی ہزاروں ڈالرز کی تنخواہیں چھوڑ کر امریکہ اور بہت سارے دوسرے ملکوں سے آئے تھے اِنہوں نے اُنہیں یہاں سے جانے پر مجبور کر دیا ہے یہ historical dishonesty کی ہے۔

جناب سپیکر! آج میں ایک چھوٹی سی بات بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے technically کیا کیا ہے تاکہ پنجاب کی عوام اور پاکستان کی عوام کو سمجھ آسکے۔ ایک دوائی جو جس generic name سے یا جو اُس میں salt ہوتا تھا وہ اگر multi international company کی تھی جیسے Imodium سمجھ لیں یا ایسے کسی اور میڈیسن کا نام لے لیتے ہیں یا Omeprazole سمجھ لیں اگر وہ Abbott کی کمپنی بیچتی تھی یا اور کوئی کمپنی بیچتی تھی وہ -/850 روپے کا پیکٹ بیچتی تھی اگر وہی دوائی generic نام کے ساتھ جو اُس میں salt تھا وہ پاکستانی کمپنی بیچتی تھی تو -/250 روپے کی بیچتی تھی تو انہوں نے کیا کیا اُن کمپنیوں سے فیڈرل منسٹر نے 9۔ارب روپیہ کمیشن لیا اور raid میڈیکل

سٹوروں پر گئے گئے اور اُن سے کہا کہ آپ multi national companies کی medicines کی قیمت 15 فیصد کم کر کے دوائی بیچ لیں۔ اُس کا نقصان یہ ہوا کہ جو غریب آدمی تھا جیسے اب بھی ایک مریض ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو اُسے بلڈ پریشر، شوگر ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے ایک دن کی دوائی دے دیں، میرے پاس کل کے پیسے نہیں ہیں پھر پرسوں دوائی لے لوں گا۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ نے 84 فیصد ادویات مفت فراہم کی ہیں۔ اب انہوں نے کیا کیا؟ ہیپاٹائٹس کے ٹیسٹ فری ہوتے تھے، سٹی سکین فری ہوتا تھا، او پی ڈی میں میڈیسن فری ملتی تھیں انہوں نے تاریخی جرم کیا ہے اور سارے کام کو ختم کر دیا ہے، ایک آدمی کے روح اور جسم کا رشتہ اُس کے لئے برقرار رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ پی ایم ایل (ن) کے دور میں پندرہ DHQs اور پچیس THQs کی revamping ہوئی تھی اور اس کے علاوہ موبائل ہیلتھ سروس کا آغاز کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! اب ہم حیران ہیں میں یہاں پر بات نہیں سنانا چاہتا کہ لوگ پنجابی میں کہتے ہیں کہ "ہور چوپو گنے" انہوں نے کہہ دیا ہے کہ 9 ہسپتال بنیں گے، کہاں بنیں گے؟ آپ کے پاس زمین ہے، آپ کے پاس مشین ہے، آپ کے پاس تعلیم ہے، آپ نے اُس کی کوئی feasibility report بنائی ہے اور نہ ہی آپ نے اُس کا پی سی ون بنایا ہے۔ آپ نے پتا نہیں یہ خلا میں بنایا ہے، کیونکہ آپ کو خلا میں رہنے کا شوق ہے اور خلا والوں کے ساتھ رہنے کا شوق ہے۔ آپ نے یہ منصوبے بنا دیئے اور صرف کہہ دیا کہ اتنی رقم ہم نے اُن کے لئے رکھ دی ہے۔ کوئی ایک منصوبہ، کوئی ایک جگہ بتا دیں جہاں پر انہوں نے جگہ خریدی ہو؟ وہ کہتے ہیں کہ:

کس کس کی زبان رُوکنے جاؤں تیری خاطر
کس کس کی تباہی میں تیرا ہاتھ نہیں ہے

جناب سپیکر! آج یہ مسلم لیگ (ق) کے منصوبوں کے پیچھے چھپتے ہیں انہوں نے چودھری ظہیر الدین کو جو وزیر پبلک پراسیکیوشن ہیں اور وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کو رکھا ہوا ہے کہ وہ دونوں صاحبان مسلم لیگ (ق) کے منصوبے گنواتے رہتے ہیں اور پی ٹی آئی کے ہمارے سارے منسٹرز بالکل خاموش ہیں اور وہ جو دونوں باتیں کرتے ہیں کہ جناب پرویز الٰہی نے یہ

کیا، جناب پرویز الٰہی نے وہ کیا۔ ان کو بارہواں مہینہ ہے اور 9 مہینے کے بعد تین ماہ کے بعد تو ایک بچہ بھی چلنا پھرنا شروع ہو جاتا ہے اور انہوں نے کیا کیا ہے؟ کوئی ایک بات بتا دیں، جتنی کی جتنی باتیں ہیں وہ خلا میں ہیں۔

جناب سپیکر! آج دیکھیں ہر طرف کہ جو میں کہہ رہا تھا کہ ایک لیور ٹرانسپلانٹ ہوا اور کامیاب ترین لیور ٹرانسپلانٹ ہوا، ٹیسٹ فری ہوتے تھے، اس کے علاوہ ہیپاٹائٹس کے ٹیسٹ بھی بند کر دیئے ہیں اور میں حیران ہوں۔ ڈاکٹر صاحبہ کی قابلیت ہے اور اُن کی جو honesty ہے اُس پر مجھے ذرا بھر شک نہیں ہے I will give the due credit to doctor sahiba لیکن ڈاکٹر صاحبہ ایک بات تاریخی جرم ہے جو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کر رہی ہے کہ آپ نے غریب آدمی کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میری آپ سے humble submission ہے کہ جتنی رقم آپ نے رکھی ہے اور جو آپ فضا میں اور خلا میں منصوبے بنا رہے ہیں ان کو بند کریں، آپ کچھ نہیں کر رہے، صرف آپ کو ایک سال بعد دو سال بعد پتا چلے گا۔

جناب سپیکر! دیکھیں الفاظ ہمیں بھی بہت پیارے آتے ہیں احساس پروگرام، محسوس پروگرام، پتا نہیں کیا کیا نام ہیں، بڑے اچھے دانشور ہیں جو بھی ان کا speech writer ہے۔

جناب سپیکر! میں اُس کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ وہ ان کے لئے اچھے لفظ بولتا ہے کہ احساس کر لیں، محسوس کر لیں۔ یہ کر لیں وہ کر لیں لیکن عملی طور پر کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری آخر میں یہی گزارش ہو گی to save the time at the end کہ یہ جتنی رقم رکھی گئی ہے۔ یہ simple and futile exercise ہے ڈاکٹر صاحبہ! اس پر دوبارہ غور کریں اور ہماری آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ اس کے جتنے ارب روپے آپ نے رکھیں ہیں اس کو کم کر کے ایک روپیہ رکھا جائے ورنہ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ:

اس دیس میں لگتا ہے عدلت نہیں ہوتی
جس دیس میں انسان کی حفاظت نہیں ہوتی
مخلوق خدا جب کسی مشکل میں پھنسی ہو
سجدے میں پڑے رہنا عبادت نہیں ہوتی

ہر شخص سر پر کفن باندھ کر نکلے
حق کے لئے لڑنا کوئی بغاوت نہیں ہوتی

جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ نعیم!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ خواجہ محمد عمران نذیر ہیلتھ کے منسٹر بھی رہے ہیں ان کو بولنے کا موقع دیں ان کا نام بھی اس میں شامل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد اقبال خان! میں نے محترمہ کا نام بول دیا ہے اس کے بعد ان کو موقع دے دیتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمارے ممبران کی جو اکثریت بجٹ کی بہت ساری speeches کے اندر ہیلتھ کے issues کو لے کر بات کرتے رہے اور آج جب ہم یہاں پر بجٹ دیکھ رہے ہیں تو 141۔ ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے مانگے جا رہے ہیں پنجاب میں ہیلتھ سروسز کے لئے تو میں یہاں پر ایک ذکر ضرور کرنا چاہوں گی کہ آپ تو پہلے سے ہی 200 فیصد ادویات میں اضافہ کر چکے جس کی بار بار نشاندہی کرنے پر سپریم کورٹ کی مداخلت کرنے پر بھی آپ اُس کی ادویات کی قیمتوں میں کمی نہیں لا سکے جس کا اثر عام عوام پر گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ بار بار بات کرتے ہیں کہ ہم عوام کے ریلیف کے لئے کام کر رہے ہیں تو جب اُس کے اوپر بات کی جائے کہ یہ بجٹ جو پنجاب کی ہیلتھ سروسز کے اوپر ہے تو اُس کو ریلیف دینے کے لئے تو یہی بات تھی کہ آپ ادویات کی قیمتوں کو کنٹرول کرتے، ہسپتالوں میں فری ادویات مہیا کرتے۔ آج پاکستان اور پورے پنجاب کے لوگ سب سے زیادہ اس وجہ سے suffer

کر رہے ہیں کہ انہیں فری ادویات حاصل نہیں ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف کے دور میں سرکاری ہسپتالوں میں یہ سہولتیں تھیں اور تمام ٹیسٹ فری کئے جاتے تھے آج آپ جا کر دیکھیں تمام سرکاری ہسپتالوں پر یہ قدغن لگادی گئی ہے اور کہیں پر بھی فری ٹیسٹ میسر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! اہم بات یہ ہے کہ جب لوگ ہسپتالوں میں اپنے علاج معالجے کے لئے جاتے ہیں تو ان کے ہاتھ میں ادویات کی ایک لمبی لسٹ تھما دی جاتی ہے کہ وہ باہر سے خرید کر لائیں۔ مجھے بتائیں کہ پھر کیسے اِن کو اتنا بڑا بجٹ دینے کی اجازت دی جا سکتی ہے؟ انہوں نے ہمارے دور کے وہ بجٹ جو ہم نے ہیلتھ کے لئے رکھے تھے اس سے بھی کٹوتی کر کے کم بجٹ مانگ رہے ہیں اور دوسری طرف یہ ہسپتال بھی مانگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب پرانے ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں بچے فوت ہو رہے ہیں تو اِن کے نئے ہسپتال کہاں سے بنیں گے؟ آپ فیصل آباد چلے جائیں، چنیوٹ چلے جائیں اور ساہیوال چلے جائیں وہاں ہیلتھ facilities نہ ہونے کے برابر ہیں تو یہ کس لئے اتنا بجٹ مانگ رہے ہیں؟ ہمیں تو یہ بات سمجھ نہیں آتی۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ کینسر کی ادویات کو فری کیا گیا تھا وہ سہولت بھی انہوں نے بند کر دی ہے پھر انہوں نے اتنے اخراجات کہاں کرنے ہیں؟ پہلے ہی انہوں نے بجٹ میں کٹوتی کر دی ہے اور دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ ہم بہت سارے ہسپتال بنانے کے لئے جا رہے ہیں۔ نہ جانے یہ کون سے وژن کی پیروی کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! ایک طرف ہم بات کرتے ہیں کہ عوام کو ریلیف کیسے ملے گا دوسری طرف ان کے عجیب و غریب نعرے شروع ہو جاتے ہیں۔ آج بھی ہم یہاں پر کھڑے پنجاب کے عوام کے درد اور ان کی سسکیوں کی آواز بلند کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس قسم کی انہوں نے بجٹ کے اندر کٹوتی کی ہے، یہ تو غریب عوام کو مارنے کے لئے پیسے مانگ رہے ہیں کیونکہ انہوں نے کہیں پر بھی ہیلتھ services دی ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بتائیے کہ یہ ہیپاٹائٹس کا علاج کس طرح سے کرنے جا رہے ہیں، اس کے لئے کیا allocate کیا ہے؟ لاہور کے مضافات میں جو ہسپتال موجود ہیں یہ وہاں آٹھ مہینوں میں سٹاف مہیا نہیں کر سکے اور ہسپتال والے مریضوں کو بڑے ہسپتالوں میں refer کر رہے ہیں۔

آپ کے ہمسائے میں میو ہسپتال موجود ہے اس کی ایمرجنسی میں اور وارڈ میں AC کی سہولت میسر نہیں ہو پارہی ہے، یہ ان کو facilitate نہیں کر پا رہے ہیں، ادویات نہیں دے پا رہے ہیں، زچہ بچہ کی سہولتوں کے لئے فقدان پیدا کرتے جا رہے ہیں تو ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ انہیں یہ بجٹ کیوں دے دیا جائے؟ یہ جتنا بجٹ مانگ رہے ہیں تو یہ لوگوں کو کیا سہولیات دینے جا رہے ہیں ہمیں اس کے بارے میں بھی تفصیلات بتائی جائے؟ ادویات کی خریداری کے لئے لوگوں کا خون چوسا جا رہا ہے اور یہ ان کے درد کی باتیں صرف ٹاک شوز، جلسوں یا کنٹینروں پر کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے ٹیکس اکٹھا کرنے کی مد میں ادویات کے چکر میں غریب عوام سے پیسے اینٹھ لئے ہیں۔ انہوں نے کن لوگوں کو مستفید کرنے کے لئے ادویات مہنگی کی ہے؟ سپریم کورٹ کی مداخلت کے باوجود بھی یہ ادویات کی قیمتوں کو کنٹرول نہیں کر سکے۔ یہاں پر زچہ بچہ کی باتیں کی جاتی تھیں، تمام فری ہیلتھ سروسز موجود تھیں، ایمبولینس دور دراز علاقوں میں جا رہی تھی اور ہماری قابل احترام منسٹر صاحبہ نے ان کا افتتاح دوبارہ سے کر دیا۔

جناب سپیکر! ان وجوہات کی بنا پر میں آپ سے request کرتی ہوں کہ ہیلتھ کے بجٹ میں کمی کر کے اس کو ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب مظفر علی شیخ!

جناب مظفر علی شیخ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اس دفعہ ہیلتھ کے بجٹ میں 141.77۔ ارب روپے سے زائد کی جو allocation ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ جو میاں محمد شہباز شریف کے reforms تھے ابھی تک یہ وہی سلسلہ چلا آ رہا ہے۔ میں آپ کے توسط سے ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ کون سی ایسی ہیلتھ کے سلسلہ میں دودھ اور شہد کی نہریں بہنا شروع ہو گئی ہیں جن سے میرے جیسا حقیر آدمی بھی شفاء یاب ہو سکے؟ چلیں نہریں تو دور کی بات ہے ایک آدھ نالی کا ہی ذکر فرما دیں جس سے میں تھوڑا سا پانی پی کر اپنے آپ کو صحت مند کہہ سکوں۔

جناب سپیکر!ڈاکٹر صاحبہ بخوبی جانتی ہیں کہ انسانی زندگی کے اندر چار بڑی ایمر جنسیز ہیں۔ پہلے نمبر پر ٹراماٹالوجی، دوسرا زچگی کے دوران اموات، تیسرا MI یعنی ہارٹ اٹیک اور چوتھے نمبر پر جو آج کل پاکستان اور خاص طور پر پنجاب کے اوپر طاری ہے وہ ہے ہیپاٹائٹس بی اور سی۔

جناب سپیکر!اس سلسلے میں میری اپنی ذاتی ریسرچ ہے جو میں نے 1993 میں کی تھی۔ اس میں ورلڈ آرگنائزیشن، آغاخان یونیورسٹی اور امریکہ نے تعاون بھی کیا تھا۔ اس مرض میں 10 فیصد سے زیادہ کی آبادی مبتلا ہو چکی ہے۔ جو اُس وقت ہیپاٹائٹس کے مریض تھے آج بے چارے اس سٹیج پر پہنچ چکے ہیں کہ ان کو لیور ٹرانسپلانٹ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ اتنی بڑی ایمرجنسی کہ ایک منٹ میں بندہ upper GI bleeding سے اچانک موت کا شکار ہو جاتا ہے اس کے گھر والوں، اس کے لواحقین کو اور اس مریض کو بچانے کے لئے ہیپاٹائٹس کے سلسلہ میں کیا progress ہوئی ہے؟ PKLI جو میاں محمد شہباز شریف نے ایک state of the art ادارہ بنایا تھا اس کو بھی تنازعہ کا شکار کر دیا گیا، وہاں کے ڈائریکٹر ڈاکٹر سعید صاحب جو امریکہ سے آئے تو آپ سب کو معلوم ہے کہ کس بناء پر اس شخصیت کو بھی controversial بنا دیا گیا۔ اس کے پیچھے vested interest تھے جو آج پورے ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ادارہ جو اتنی انوسٹمنٹ کے ساتھ بنایا گیا تھا اس کو بہتر کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے؟ 8،9 چھوڑ کر 10 ہسپتال مزید بنا لیں لیکن جب تک ہمارے معاشرے میں cleanliness نہیں آئے گی، preventable diseases جن کا ہمارے معاشرے پر 35 فیصد سے زیادہ کا بوجھ ہے جب تک وہ prevent نہیں کی جائیں گی یہ ہسپتال اسی طرح سے بھرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر!میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آپ نے بجٹ میں کیا allocation کی ہے، میڈیسن کی کوالٹی improve کرنے کے لئے کیا allocate کیا گیا ہے؟ میاں محمد شہباز شریف نے تحصیل اور ڈسٹرکٹ لیول پر computerize documentation کر دی ہے آپ اس کو لے کر آگے چلئے۔ اس وقت انگلینڈ میں سب سے بڑا فلاحی منصوبہ جس کو وہ لے کر دنیا میں بھاگتے پھرتے ہیں وہ NHS ہے۔ یہ وہ فلاحی منصوبہ ہے جو دنیا میں تیسرے نمبر پر

سب سے زیادہ employees رکھتا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ بھی انگلینڈ کی پڑھی ہوئی ہیں اور میں بھی انگلینڈ کا پڑھا ہوا ہوں ہمیں پتا ہے کہ وہاں پر اگر ایک آدمی پر ایک ارب روپیہ بھی خرچ ہونا ہو تو اس کو لاچار نہیں چھوڑا جاتا۔

جناب سپیکر! یہاں پر میں دیکھتا ہوں کہ ہسپتالوں میں ایک سٹریچر پر دل کے دو دو مریض لیٹے ہوئے ہیں، ان کے ہارٹ اٹیک کا علاج وہیل چیئر پر ہو رہا ہے، برآمدوں میں زچگیاں ہو رہی ہیں اور درجنوں کے حساب سے بچوں کی کسی نہ کسی ہسپتال میں death ہو رہی ہیں۔ کس سلسلہ میں یہ بجٹ مانگا جا رہا ہے، یہ اس کا کیا کریں گے؟

جناب سپیکر! میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے یہ التجا کروں گا کہ:

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
آپ کہیں گے حال دل ہم کہیں گے کیا

جناب سپیکر! اس طرح کی چکنی چوپڑی باتوں سے عوام کو ریلیف نہیں ملتا۔ دوائیوں کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ، ہسپتالوں میں پہلے سے موجود سہولتوں کی کمی یہ اس بات کا متقاضی ہیں کہ ان پر کیوں اعتبار کیا جائے؟ ان کو 141- ارب روپیہ کیوں دے دیں تاکہ یہ جن سہولتوں کو پہلے ہی curtail کر چکے ہیں یہ ان پیسوں سے مزید curtail کر دیں؟ یہ پیسا مانگ رہے ہیں یہ ہمیں show تو کریں کہ ہم وہ امین ہیں جو اس پیسے کا صحیح استعمال کریں گے۔

جناب سپیکر! ان کے اندر اتنی ability ہی نہیں ہے، پچھلے سال بھی ان کا تقریباً 20- ارب روپے کا بجٹ lapse ہوا ہے اور اس دفعہ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ 141- ارب روپے سے زائد کا جو بجٹ ہے وہ تقریباً چالیس فیصد lapse ہو جائے گا۔ یہ 9 ہسپتالوں کے نام لے رہے ہیں جس طرح پہلے سے میرے مقرر نے فرمایا کہ کہاں ہے ان کے پاس زمین، کہاں ہے ان کا PC-I، کہاں ہے ان کی feasibility؟ یہ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اسی کے بعد یہ عرض کروں گا کہ یہ سارے کام ہمیشہ joint efforts سے ہوتے ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں ناں کہ آپ ہی اکیلے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا لیں گے تو وہ آپ سے بننے والی نہیں اور یہ مختلف واقعات سے ثابت ہو چکا ہے۔ انہوں نے ہیلتھ سسٹم کیا improve کیا ہے، ابھی چلے جائیں کیونکہ میرا شہر حافظ آباد ہے اور مجھے پتا ہے کہ میں اس کو proto بنا کر سارے

ضلعوں اور سارے شہروں کی مثال دے سکتا ہوں۔ آپ کے ایم این اے اور ایم پی اے غلط پرچے کٹوانے کے لئے وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک CMO جب غلط پرچہ کاٹتا ہے تو اس کی سزا بے گناہ انسان کو سپریم کورٹ تک بُھگتنا پڑتی ہے۔ انہوں نے ہیلتھ کو الٹی improve کرنے کے لئے کیا ہے اور وہاں پر کیا چیک ہے کہ لوگوں کو صحیح انصاف مل سکے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آپ کے توسط سے اور بھی گزارش کروں گا کیونکہ ان کا شعبہ گائنی کا ہے۔ اب ہمارے پاس دو سسٹم کام کر رہے ہیں، ایک رورل ہیلتھ سنٹر اور بی ایچ یو کا ہے اور ایک ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو کا ہے ان دونوں کو آپس میں علیحدہ کیا ہوا ہے تو کیا یہ integrate کر کے جہاں پر گائنی اور Obs کی سہولتیں چھوٹے بی ایچ یو یا آر ایچ سی میں نہیں ہیں، اگر ان کو integrate کر دیا جائے تو وہاں سے گائنا کالوجسٹ لے کر تو کیا ہم موبائل یونٹ کے طور پر وہاں کے لوگوں کی مشکلات کو address نہیں کر سکتے تو یقیناً کیا جا سکتا ہے، کیا اس سلسلے میں بھی سوچا گیا ہے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اور بہت سارے سیکٹرز ہیں جو میں چاہوں بھی تو اتنی مختصر تقریر میں بیان نہیں کر سکتا لیکن میں یہ آپ کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے یہ بات کر رہا ہوں کہ ڈاکٹر صاحبہ ایک ڈاکٹر ہیں، آپ ایک انقلابی لیڈر رہی ہیں، آپ PMO کی نہ صرف جنرل سیکرٹری رہی ہیں بلکہ اس کو آپ نے preside بھی کیا ہوا ہے اور اس کی لیڈر رہی ہیں۔ آپ کی ڈاکٹرز کمیونٹی suffer کر رہی ہے، ہیلتھ سسٹم میں تین stakeholders ہیں، ایک سب سے پہلا مریض ہوتا ہے، دوسرا ڈاکٹر ہوتا ہے اور تیسرا ہیلتھ سسٹم ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ یہ دیکھیں کہ ان کی improvement کے لئے آپ کیا کر رہی ہیں؟ آپ کو کرنا پڑے گا اور آپ کو ان پانچ سالوں میں اس کو آگے لے کر جانا پڑے گا۔ یہ آپ نہ کریں کہ یہ میاں محمد شہباز شریف کا منصوبہ ہے اس لئے اس کو التواء میں ڈال دیا جائے۔ آپ اس کو لے کر آگے بڑھیں، آپ تو روایات کی امین بننے کے لئے آئی ہیں، آپ کا یہ دعویٰ ہے لیکن آپ کے سارے دعوے آپ کے کام کی نفی کر رہے ہیں۔ آپ پڑھی لکھی ہیں آپ اس کو لے کر چلیں، وہ چھوڑیں جو پچھلی باتیں ہو چکی ہوئی ہیں۔ ہم سب نے مل کر اپنی عوام کو سہولت دینی ہے۔ پنجاب کا 11 سے 12 کروڑ آدمی suffer کر رہا ہے، لوگوں کو سہولتیں میّسر نہیں ہیں، میں تب مانوں

گا جب آپ کا ہیلتھ سسٹم improve کر چکا ہو گا جب ایک بازار میں چلتا ہوا یا کہیں جھونپڑی میں پڑا ہوا پکھی واس اس کو بھی اگر لیور ٹرانسپلانٹ کی ضرورت پڑتی ہے تو گورنمنٹ اس کو چھاتی سے لگا کر کہے کہ آپ میری امانت ہیں، آپ میرے پاکستانی ہیں، آئیں میں آپ کا لیور ٹرانسپلانٹ کرتا ہوں اور آپ کا کڈنی ٹرانسپلانٹ کرتا ہوں تو کیا ان کے پاس ان باتوں کا جواب ہے؟ اگر نہیں ہے تو کس لئے ہم یہ 141۔ارب روپیہ ضائع کریں تو میری آپ سے استدعا ہے کہ اس بجٹ کو کم کر کے ایک روپیہ کریں تا کہ ان کا بھی بھلا اور ہمارا بھی بھلا ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب مناظر حسین رانجھا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، رانا منور حسین!۔۔۔ موجود ہیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No point of order. آپ تشریف رکھیں۔ چودھری افتخار حسین چھچھر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وہ نماز پڑھنے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سارے نماز پڑھنے گئے ہیں۔ جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ محکمہ صحت کے لئے مطالبہ زر نمبر 21016 میں 141۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ اور 61 ہزار روپے مانگے گئے ہیں۔ محکمہ صحت کی یہ رقم کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے کیونکہ تبدیلی سرکار نے حکومت میں آتے ہی غریب آدمی کا علاج کروانا بھی مشکل کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے آپ چیئر سے اجازت لے کر read کر سکتے ہیں۔ آپ پہلے اجازت لے لیں اس کے بعد read کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! read کرنے کی اجازت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اجازت ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! حکومت نے ادویات کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کر دیا ہے۔ عوام کی جیبوں پر ڈاکا ڈالا جا رہا ہے۔ کیا کوئی حکومتی ذمہ دار ادویات ساز کمپنی اور بر آمد کنندگان سے یہ پوچھنے کی جسارت کرے گا کہ وہ کون سی وجوہات ہیں جن کی بناء پر ادویات کی قیمتوں میں100 سے لے کر250 فیصد تک اضافہ کیا گیا ہے۔ اب -/50روپے والی گولی کی قیمت -/100روپے سے تجاوز کر گئی ہے۔

جناب سپیکر! عوام اتنا حق ضرور رکھتے ہیں کہ وہ پوچھ سکیں کہ ایسا کیا ہوا ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں اتنا زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ کیا خام مال کی قیمتیں دُگنی ہو چکی ہیں یا حکومت نے بر آمدی خام مال پر ڈیوٹی اور ٹیکس دُگنے کر دیئے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ مقامی لاگت میں یکا یک کئی گناہ اضافہ ہو گیا ہو؟ ویسے تو ہم بھارت سے ہر چیز کا مقابلہ کرتے ہیں کبھی فرصت نکال کر پاکستان اور بھارت میں ادویات کی قیمتوں کا بھی جائزہ لے لیں یقیناً اسی میدان میں بھی ہم بھارت سے بہت آگے ہیں کیونکہ انڈیا میں ادویات کی قیمتیں پاکستان سے بہت کم ہیں۔

جناب سپیکر! ہسپتالوں کی حالت زار دیکھ لیں کہ وہاں مریض علاج معالجہ کے لئے رُل رہے ہیں۔ ڈاکٹرز ہڑتال پر ہیں، حکومت ڈاکٹرز کے مطالبات ماننے کے لئے تیار نہیں، ان کی تنخواہوں میں اضافہ تک نہیں کیا گیا اور جو پانچ فیصد اضافہ ہوا ہے وہ بھی انکم ٹیکس کی نذر ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ محکمہ صحت کا مطالبہ زر کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فیصل آباد کے اندر الائیڈ ہسپتال اور ڈی ایچ کیو جس کو ہم سول ہسپتال فیصل آباد بولتے ہیں اس کے علاوہ ایک نئے ہسپتال کی جو تعمیر میاں محمد شہباز شریف کے دور میں ہوئی تھی اس کے لئے پچھلے سال ہم نے کوئی 22 کروڑ روپے کی رقم رکھی تھی لیکن وہ پیسے بھی utilize نہیں کئے جا سکے۔ اسی طرح الائیڈ ہسپتال کی جو extension ہونی تھی اس کے لئے پیسے رکھے گئے تھے لیکن وہ پیسے بھی utilize نہیں کئے جا سکے اور اس ہسپتال میں بھی ایمرجنسی کی extension نہیں کی ہو سکی۔ اسی طرح سول ہسپتال میں جو وارڈوں کی extension ہونی تھی اس میں بھی کوتاہی سے کام لے گیا، وہ پیسے بھی utilize نہیں ہو سکے تو میری وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہو گی کہ کس لئے 141۔ ارب اور 77 کروڑ روپے کی اتنی بڑی رقم یہاں ہاؤس کے اندر

پیش کی گئی اور یہ کس لئے رکھنی ہے؟ جبکہ پچھلے پیسے بھیutilize نہیں ہو سکے تو میری استدعا ہے کہ اس رقم کو ختم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب طارق مسیح گل!

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر میں معذرت کے ساتھ یہ کہوں کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھ سے پہلے خواجہ عمران نذیر کو موقع دیا جائے تو میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ اپنی باری کاwait کر رہے ہیں۔ وہ مجھے خود ہی کہہ کر گئے تھے کہ نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! آج شروع کرتا ہوں اس نام سے جو کہتے ہیں کہ دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔ میں آج وزیر صحت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ایک کھرب 41۔ ارب 77 کروڑ 16 لاکھ اور 61 ہزار کا اتنا بڑا بجٹ صحت کے محکمہ کے لئے مانگ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج زیادہ لمبی چوڑی تقریر نہیں کروں گا آپ مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ آپ اتنا بجٹ کس کے لئے مانگ رہی ہیں؟ ہر ہسپتال کو تو پرائیویٹ کیا جا رہا ہے، صحت کے محکمے میں تو ہر شخص کو پرائیوٹائزیشن کے اداروں میں ڈالا جا رہا ہے۔ جب ہسپتال جاتے ہیں تو کوئی دوائی نہیں، جب ہسپتال جاتے ہیں تو ڈائیلسز کے مریض سیڑھیوں پر بیٹھ کر ہمیں بد دعائیں دے رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں تک کہ ممبران صوبائی اور قومی اسمبلی کو بھی ادویات نہیں مل رہیں لیکن آپ ادھر کھرب روپے تک کی رقم مانگ رہے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں لگ رہی کہ آپ اتنا بڑا بجٹ کس لئے مانگ رہے ہیں؟ قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کی حکومت میں ہیلتھ کے بجٹ میں 525 فیصد تک اضافہ کیا گیا لیکن اب یہ بجٹ خسارے میں جا رہا ہے اور اسے کم سے کم کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!ہماری تو سمجھ سے بھی باہر ہے کہ یہ بجٹ کس لئے مانگا جارہا ہے؟ادویات تو مل نہیں رہیں، میڈیکل سٹور والے بددعائیں دے رہے ہیں، جو دوائی -/2روپے کی تھی وہ آج -/12 روپے کی ہو گئی ہے۔مہنگائی کا انبار لگا دیا گیا ہے، لوگ پریشان ہیں، گھر گھر ماتم ہو رہا ہے لیکن جیسے آپ پہلے کنٹینر پر باتیں کرتے رہے اب حکومتی بنچوں پر بیٹھ کر بھی وہی کنٹینر والی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں آپ سے اس بات کے لئے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ یہ سارا بجٹ جس کے بارے میں کسی کو نہیں پتا کہ آپ نے کہاں لگانا ہے اسے ختم کرکے اس کی رقم ایک روپیہ رکھ دی جائے تاکہ غریب عوام جس طریقے سے بھی جی رہی ہے انہیں جینے تو دیا جائے۔آج ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے مریض تڑپ رہے ہیں پہلے ان کے سارے ٹیسٹ مفت میں ہوتے تھے لیکن اب جب وہ چیک اپ کے لئے جاتے ہیں تو انہیں لیب کے اندر جانے سے پہلے یہ کہا جاتا ہے کہ -/1200روپے لے کر آئیں۔

جناب سپیکر!میں خود ایک مریض کے ساتھ گیاتو انہوں نے کہا کہ فیس دیں میں نے کہا کہ پہلے تو ہم نے کبھی فیس جمع نہیں کرائی تو انہوں نے کہا کہ پہلے اور بات تھی لیکن اب عمران خان کی حکومت ہے، اب نیازی کی حکومت ہے اس لئے اور بات ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اتنی بڑی رقم کس لئے مانگ رہے ہیں؟ دوائیاں تو ہسپتالوں میں نہیں ہیں لوگ پریشان ہیں لہٰذا اس ساری رقم کو ختم کر کے اس کا بجٹ صرف ایک روپیہ کر دیا جائے۔بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالرؤف مغل!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر!شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ہیلتھ سروسز کی رقم کی جو ڈیمانڈ ایک کھرب 41 ۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC21016 **"خدمات صحت"** طلب کی گئی ہے اس کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

جناب سپیکر! میں اس بابت مجموعی طور پر بات بعد میں کروں گا لیکن پہلے گوجرانوالہ کے بارے میں بات کروں گا کہ گوجرانوالہ ایک ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں کے لئے جو روٹین میں تین قسطیں جاری کی جاتی تھیں اس میں تیسری قسط جو فروری میں جاری کی جاتی تھی وہ آج تک نہیں دی گئی اور وہ فائلوں اور correspondence کے چکر میں ہے اور محکمہ لیت و لعل سے کام لے رہا ہے۔ مریضوں کو 60 فیصد ادویات دی جا رہی ہیں چونکہ ان کے پاس بقیہ ادویات نہیں ہیں اس لئے وہ پرچیاں لکھ لکھ کر دے رہے ہیں جس سے غریب آدمی کے لئے باہر سے ادویات خریدنا مشکل ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر صحت سے گزارش کروں گا کہ تیسری قسط جو فروری میں جاری کی جاتی تھی باخداوہ آج ہی جاری کرا دیں۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ missing facilities for District Head Quarter Hospital Gujranwala کے لئے 1575 ملین روپے کی بہت بڑی رقم درکار تھی لیکن اس میں سے صرف 500 ملین روپے کی allocation کی گئی ہے جس سے اس ہسپتال کی missing facilities پوری نہیں کی جا سکتیں۔ اگر اس رقم کو بڑھا دیا جائے تو جو عمارت اس ڈی ایچ کیو کے لئے بن چکی ہے اس کا بہتر مصرف ہو جائے گا اور لوگوں کو outdoor کی facilities مل سکیں گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر صحت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ نے نرسنگ سکولز کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ایک پروگرام دیا ہے جس کے تحت انہیں کالج کی شکل دی جائے گی اور دو سال کے کورس کو چار سال کا کورس کیا جائے گا تاکہ نرسنگ سٹاف بہتر طور پر equip ہو سکے اور اپنی صلاحیتوں کو بہتر کر سکے۔ یہ 1000 ملین روپے کا پروگرام ہے لیکن estimated cost میں صرف 2 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو اسی طرح ہے جس طرح کالا باغ ڈیم کے لئے ہر سال تھوڑی سی رقم رکھ دی جاتی ہے تاکہ پتا چلے کہ وہ alive ہے وہ کسی وقت بنے گا۔ کب بنے گا یہ کوئی پتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اگر پنجاب حکومت اس میں مخلص ہے اور فوری طور پر نرسنگ سٹاف کی اپ گریڈیشن چاہتی ہے تو اس کے لئے معقول رقم رکھی جائے تاکہ اداروں کی عمارات تعمیر ہو سکیں اور پورے پنجاب کو بہتر طور پر یہ سہولت مہیا کی جا سکے۔

جناب سپیکر! میں مختصر بات کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ جب آپ نے تین تین ہزار ملین روپے وزیر اعلیٰ کی صوابدید پر رکھ دیئے ہیں اگر ان کی بجائے وہ رقم ان مدات میں جاری کی جائے تاکہ جو پروگرام بن چکے ہیں، جو بہتری اور ڈویلپمنٹ کے کاموں کے پروگرام وضع ہو چکے ہیں انہیں عملی شکل دی جا سکے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ وزیر خزانہ اس معاملے میں ذاتی توجہ دیں اور وہ معاملات جن میں ان کے PC-I اور باقی ساری تفصیلات طے ہو چکی ہیں انہیں معقول مقدار میں رقومات جاری کریں تاکہ ان پر عملدرآمد ہو سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش ہے کہ ہیلتھ میں ایک بڑا ambitious plan ہے لیکن ground reality سے تھوڑا سا divorced ہے، suggest یہ کیا جا رہا ہے کہ اتنے نئے ہسپتال ہوں گے، suggest یہ کیا جا رہا ہے کہ human factor پر spending تھی اس میں ایک بڑا pillar تھا کہ تحریک انصاف کا یہ بنیادی نظریہ تھا اور پچھلے پانچ سالوں میں ان کی جتنی campaign تھی وہ یہ تھی کہ لوگوں کی صحت پر خرچ کرنا بنیادی طور پر انسانی ترقی دینے کی بات ہے جب تک صحت نہیں دے پائیں گے آگے بات نہیں ہو گی۔ یہ کہتے تھے کہ کوئی infrastructure other than hospitals and schools وہ کسی صورت، کسی ترقی کی شرح پر کچھ بھی بات کرنا بے معنی ہے جب تک کہ صحت اور تعلیم پر ایک خطیر رقم خرچ نہیں کی جائے گی۔ اگر آج two percent of the budget تعلیم یا صحت پر خرچ ہوتا ہے تو اسے 4 فیصد پر جانا چاہئے یعنی کم از کم ہم اس کو double کریں۔

Mr Speaker! I failed to see that increase which was promised by the PTI political party but PTI government has slept over it

جناب سپیکر! مجھے پولیٹیکل پارٹی تحریک انصاف کی طرف سے کی گئی وہ بات کہیں پر نظر نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ان کی حکومت اس سال 9 نئے ہسپتال تعمیر کرنا چاہتی ہے لیکن حقائق کو ignore کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ پچھلے دور حکومت میں کوئی نیا ہسپتال نہیں بنایا گیا۔ میں کوئی comparison نہیں کرنا چاہتا کیونکہ مجھے as a reality پتا ہے کہ ہمارے دور حکومت میں 14 یا 15 نئے ہسپتال تو صرف لاہور کے اندر بنائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ بھی صوبہ پنجاب میں بہت سے نئے سپیشلائزڈ اور جنرل ہسپتال بنائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اصل حقائق کو جانتا ہوں اس لئے میں کوئی موازنہ کرتا اور نہ ہی کوئی comparison draw کرتا ہوں لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ پی ٹی آئی کی حکومت نے صحت کے شعبہ کی جانب وہ توجہ نہیں دی جس کا انہوں نے حکومت میں آنے سے پہلے وعدہ کیا تھا۔ میں انہی الفاظ میں اس بات کو سامنے رکھوں گا جو پچھلے پانچ سال تحریک انصاف کی طرف سے drum beating کی جاتی رہی اور شاید کہیں نہ کہیں یہ حقیقت پر مبنی تھی۔

جناب سپیکر! میں اس حقیقت سے انکار نہیں کرتا۔ میں آج بی ایچ یو کے اندر اس صحت کی سہولت کو مانتا ہوں جو کہ کسی بھی حکومت کا دینا فرض ہے۔ آج آر ایچ سی کے اندر اس بنیادی صحت کی سہولت کو مانتا ہوں جو کہ کسی بھی حکومت کا دینا فرض ہے۔ آج میں ڈی ایچ کیو کے اندر ان تمام ڈاکٹرز کی appointments کو مانتا ہوں جو کہ کسی حکومت کا دینا فرض ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ brain drain نہ ہو، میں مانتا ہوں کہ قابل ڈاکٹرز اس ملک سے باہر نہ جائیں۔

جناب سپیکر! میں مانتا ہوں کہ اس ملک کے اندر صحت کے شعبہ کے لئے اتنی خطیر مختص کی جائے کہ یہاں سے ڈاکٹرز نکل کر بیرون ملک USMLE یا کوئی اور امتحان دینے نہ جائیں، وہ یہیں پر رہیں کیونکہ تحریک انصاف کی طرف سے پچھلے پانچ سال یہی کہا جاتا رہا ہے۔ تحریک انصاف کی طرف سے یہ کہا جاتا رہا کہ ڈاکٹرز بروقت نہیں آتے، professionals نہیں ہیں اور specialists doctors دیہاتی علاقوں میں جا کر کام نہیں کرنا چاہتے۔ They don't like to go and serve in rural areas. میری یہ دقت ہے کہ جب میں ان specialists

اس I get very well pay abroad. کو دیہی علاقوں میں بُلاتا ہوں تو وہ کہتے ہیں doctors لئے میں یہاں پر کیوں کام کروں؟ وہ professionals ہیں اور میں انہیں زبردستی پابند کرکے کھینچ کر لانے کی کوشش کرتا ہوں تو YDA والے ہڑتال کر دیتے ہیں۔ کیا تحریک انصاف کی اس ایک سال کی حکومت میں circumstances change ہو گئے ہیں؟ I failed to see that. مجھے تو کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی بلکہ آج ہسپتال اس سے بُرے حالات میں ہیں۔ پہلے ہسپتالوں میں مریضوں کو ادویات ملتی تھیں لیکن اب ندارد ہیں۔ آج ہسپتالوں کے اندر اسپرین اور ڈسپرین تک میسر نہیں ہے تو اس بارے میں تحریک انصاف کی حکومت کیا کہتی ہے؟

جناب سپیکر! یہاں پر IDAP کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا تھا۔ The previous government actually realized that fact. ہماری حکومت نے اس بات کو realize کر لیا تھا کہ جب تک ہم موجودہ ہسپتالوں کو revamp نہیں کریں گے اس وقت تک حالات بہتر نہیں ہو سکیں گے۔ ہم PKLI، طیب اردگان ہسپتال یا نشتر-II ہسپتال بنالیں لیکن جب تک ہم ان basic hospitals کو revamp نہیں کریں گے اُس وقت تک شعبہ صحت کے حالات بہتر نہیں ہو سکیں گے۔ Revamping یہ نہیں تھی کہ ہم نے ان ہسپتالوں کی چھت پر یا باہر کی طرف گٹکا اینٹ لگا دینی تھی۔ Revamping سے مراد یہ تھی کہ تمام surgical equipment کے ساتھ ایک designed hospital کی طرز پر ان ہسپتالوں کو بنایا جائے۔ ان کے لئے ایک خطیر رقم مختص کی گئی اور اس کے لئے Infrastructure Development Authority Punjab (IDAP) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا۔ IDAP نے علامہ اقبال میڈیکل کالج سیالکوٹ کے اندر اپنے flagship project پر کام شروع کر دیا تھا۔ اس نے PKLI کو بھی undertake کیا تھا۔ ہماری حکومت کا یہ منصوبہ تھا کہ صوبہ کے چالیس ہسپتالوں کو revamp کیا جائے گا۔ وہ چالیس ہسپتال جو revamp ہو رہے تھے موجودہ بجٹ میں ان کے لئے فنڈز کہاں ہیں؟ Can I find the foot print and, where the amount is today? یہ جو چالیس ہسپتال revamp ہونے تھے میری کوئی ذاتی پراپرٹی نہیں تھی۔ اس منصوبے کے تحت جو THQ or DHQ revamp ہو رہے تھے ان کے بارے میں کوئی ان سے پوچھے گا اور کیا

8یا9نئے ہسپتال بنانے سے وہ مقصد حاصل ہو سکے گا؟?Will it suffice the purpose
میں نے ساریfault linesکوexploitکرتے ہوئے ہوئے وزیر صحت کو سُنا ہے۔
جناب سپیکر!میں نے وزیر صحت کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ ان کےselectedلوگ بہتر نہیں ہیں۔ آجselectedکے لفظ پر بھی اعتراض ہو رہا ہے۔ شُور مچا ہوا ہے کہselectedکا لفظ کیوں استعمال کیا جاتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ڈکشنری ان چیزوں کوredefineکرے گی۔
جناب سپیکر!میں گزارش کرتا ہوں کہ حکومت تمام ہسپتالوں کے اندر100 فیصد نہیں تو کم از کم60،70،80یا90فیصد اسامیوں کوfulfillکرے،اس کے لئے بجٹ بڑھائے، ڈاکٹرز کی تنخواہوں میں اضافہ کرے، ہسپتالوں کیservicesکے لئے بڑی رقوم مختص کی جائیں، BHU,RHC,THQاورDHQہسپتالوں کو بہتر کیا جائے۔ہماری حکومت کی طرف سے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کوrevampکرتے ہوئے ایک اچھی شکل دی جا رہی تھی ان کوabandonنہ کرے۔Pakistan Kidney and Liver Institute(PKLI)کے لئے میں نے حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے تقریباً تمام لوگوں سے درخواست کی ہے۔اس بات کو ایک سال ہو چکا ہے۔
جناب سپیکر!میں نے سپیکر صاحب سے بھی درخواست کی تھی۔ Sir, show me if that hospital is working today?حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران بھی ڈاکٹر جواد ساجد کو جانتے ہیں۔.That gentleman better than anyone elseوہ ایک کارڈیالوجسٹ ہیں اور ان کو یورالوجی ہسپتال چلانے کے لئے لگا دیا گیا۔

Mr Speaker! Can you tell me that Doctor Nasir could be taken out of Sind Institute of Urology and then things will work?

جناب سپیکر!میں یہ عرض کروں گاfor goodness sakeکہ سابقہ حکومت کی دشمنی میں اس حد تک نہ جائیں کہ جس سے پنجاب کی عوام کا نقصان ہو جائے۔موجودہ حکومت کی جو چیز اچھی ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔

Mr Speaker! I had served as a spokesperson to Shabaz Sharif. I will take the responsibility on this office failure and I will quit if he has misconceived one project with the mala-fide. I am stating on the floor of the House.

جناب سپیکر! اگر کہیں پر کوئی honest mistake ہوئی ہے تو آپ اس کو acknowledge کریں۔ اگر آپ کچھ بہتر کریں گے، عوام کی صحت کے لئے بہتر سہولتیں دیں گے، تعلیم کی سہولتیں دیں گے تو یقین کریں I will submit to you the word of honor. اور آپ کی طرف کوئی انگلی اُٹھا کر بات نہیں کر پائے گا۔ Let's call spade a spade ہم بار بار یہی بات کرتے ہیں کہ آپ ایک پارلیمانی کمیشن بنا دیں جو determine کرے کہ آیا PKLI کی ضرورت تھی یا نہیں، روزانہ کتنے لوگ ہیپاٹائٹس سے مر رہے ہیں؟ آج لاڑکانہ کے لوگوں کے بارے میں شُور کیا جارہا ہے کہ وہ HIV یعنی ایڈز زدہ ہو رہے ہیں لیکن اگر اسی حوالے سے منڈی بہاؤالدین کا data یہاں پر پیش کیا جائے گا تو آپ حیران رہ جائیں گے اور یہ successive government کی لفاظی ہے۔ اگر آپ ہیلتھ آفیسر کو بُلائیں اور اس سے data لیں تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ For goodness sake ہم کب تک چیخ چیخ کر یہ کہتے رہیں گے؟

جناب سپیکر! میں حکومت میں تھا تو تب بھی میرے اُوپر یہ الزام تھا کہ یہ بے لگام بولتے ہیں، حق کی بات کرتے ہیں۔ اب اگر میں حزب اختلاف میں ہوں تو اس حکومت کو کہتا ہوں کہ آج بھی وقت ہے اپنا قبلہ درست کریں۔ حکومت وہ کام کرے جو کہ public interest میں ہیں۔ حکومت ان پراجیکٹس کو کم از کم abandon نہ کرے جو کہ عوامی مفاد میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ 70 یا 80 کے قریب ایسے منصوبے ہیں جو کہ عوامی مفاد میں ہیں میاں محمد شہباز شریف کی دشمنی میں موجودہ حکومت ان کو ختم نہ کرے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب خواجہ عمران نذیر بات کریں گے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا دو دفعہ شکریہ ادا کروں گا۔ میں نے سُنا ہے کہ قومی اسمبلی میں لفظ selected کہنے پر پابندی لگ گئی ہے۔ یہاں پنجاب اسمبلی میں کسی کو کوئی selected نہیں کہہ رہا لیکن یہاں بجٹ تقریر کرنے کے حوالے سے selection ضرور ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا، اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ عزت دے اور میں آپ کا اب بھی شکر گزار ہوں کہ بہر حال آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ عمران نذیر! آپ کی اطلاع کے لئے میں کچھ پڑھنا چاہتا ہوں۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے تشریف رکھیں۔ قاعدہ 205(1) میں کہا گیا ہے کہ:

205. Order of speeches and right of reply.-

(1) After the member who makes a motion has spoken, other members may speak on the motion in the order in which the Speaker may call upon them and if any member who is so called upon, does not speak, he shall not be entitled, except with the permission of the speaker, to speak on the motion at any later stage of the debate.

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میرا خیال تھا کہ میرا نام فہرست میں موجود ہے لیکن اگر نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ عمران نذیر! آپ کا نام ادھر فہرست میں لکھا ہوا ہے لیکن آپ خود ہی باہر چلے گئے تھے۔ آپ نے شاید کہا تھا کہ میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! آپ نے اس وقت مجھے مائیک دینا مناسب نہیں سمجھا اور میری عادت ہے کہ میں جماعت نہیں چھوڑتا۔ میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تھا۔ بہرحال اس بات کو چھوڑیں میں اب بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ عمران نذیر! صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ آپ نے صبر کیا اور اب آپ کو موقع مل گیا ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے بھائی وزیر خزانہ کچھ دیر پہلے تک یہاں پر تشریف فرما تھے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، خواجہ عمران نذیر! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! وزیر خزانہ ہمارے colleague رہے ہیں۔ وہ بڑا اچھے انسان ہیں۔ وہ ہماری پارٹی کا حصہ رہے ہیں۔ انہوں نے جب تقریر کی تو اس وقت شور و غل تھا اس لئے میں اس وقت تو ان کی تقریر نہیں سُن سکا لیکن میں نے بعد میں ان کی تقریر کو غور سے پڑھا ہے۔ وہ تقریر کرتے ہوئے بڑے خوش تھے اور انہوں نے کہا کہ یہ بڑا مثالی بجٹ ہے۔ جب میں باہر گیا تو مجھے بہت سارے لوگوں نے کہا کہ آج ہماری بہن وزیر صحت بھی بڑی خوش تھیں اور انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ صحت کا بجٹ بڑا تاریخی ہے۔ ایک اچھے منسٹر کے محکمہ کو جب زیادہ بجٹ ملتا ہے تو definitely وہ خوش ہوتا ہے۔ ہم بھی خوش ہوا کرتے تھے لیکن جب لفظ "تاریخی" کا میں نے موازنہ کیا اور بجٹ کی کتابیں دیکھیں تو مجھے احساس ہوا کہ اس میں تاریخی بجٹ والا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے سارے دوست بار بار یہ کہتے ہیں کہ جو ہمارا آخری بجٹ تھا وہ 55 بلین روپے سے زیادہ تھا اور موجودہ بجٹ 47 بلین روپے کے قریب ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ اس میں سے تاریخی والا لفظ ضرور ہٹا دیں لیکن پچھلے دنوں سے جو حالات و واقعات چل رہے ہیں جس طرح سے ہر چیز میں cut لگا ہوا تھا تو شاید اسی لئے یہ خوشی کی وجہ تھی کہ اس میں کوئی زیادہ cut نہیں لگا اور اللہ کرے گا کہ معاملات زیادہ اچھے طریقے سے چلیں گے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ صرف تین چار باتوں کی طرف دلانا چاہوں گا کہ یہاں پر جب کبھی اورنج لائن ٹرین کی بات ہوتی تھی تو ہم بڑا شور سنتے تھے کہ اورنج لائن ٹرین ہیلتھ کی قاتل بن جاتی تھی، کبھی کسی اور پراجیکٹ کی بات ہوتی تھی تو وہ ہیلتھ اور ایجوکیشن کی قاتل بن جاتی تھی اور ہمیں یہ لگتا تھا کہ جب نیک لوگوں کی حکومت آئے گی کیونکہ ہم تو بُرے لوگ تھے ہم چلے گئے اور خاص کر میرے بھائی میرے لئے بڑے محترم ہیں ہم شہر دار ہیں اور ہم سیاستدان ہیں ہمیں ایک دوسرے کا خیال بھی کرنا چاہئے اور ایک دوسرے کی عزت بھی کرنی چاہئے اس میں کوئی دورائے نہیں ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر مجھ سمیت کوئی ایسا نہیں کرتا تو وہ زیادتی کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! آج ہمارے بھائی جو وزراء کرام ہیں کل ہمارے ان بنچوں پر بیٹھے ہوتے تھے تو اُن کی دُھواں دھار تقاریر سے لگتا تھا کہ سب کچھ ہی غلط ہو رہا ہے اور جب یہ آئیں گے تو سب کچھ ٹھیک ہونا شروع ہو جائے گا۔ اللہ کے فضل سے آج 99 فیصد پالیسیاں وہی چل رہی ہیں جو میاں محمد شہباز شریف کی تھیں انہوں نے اُنہی کو follow کیا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر میں ہیلتھ کی بات کروں ابھی میرے بھائی ملک محمد احمد خان نے بڑی جذباتی باتیں کیں انہوں نے revamping کا ذکر کیا یہ میاں محمد شہباز شریف کا ہی idea تھا کہ ہم ہر وقت مریض پر کام کرتے ہیں جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا ہے اُس کے علاج کے لئے سپیشلائز ہسپتال ہوتے ہیں وہاں اُن کا علاج کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ کسی کو ہیپاٹائٹس کا مرض ہو جاتا ہے، حالت بگڑ جاتی ہے اور اُس کو ٹرانسپلانٹ کرانا پڑ جائے تو وہ ٹرانسپلانٹ لاکھوں روپے میں ہوتا ہے اور اگر ہم نے اُس مریض کو ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا ہونے سے پہلے بچانا ہو تو اُس کے لئے شاید چند -/100 روپے per head درکار ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف نے اس بات کا احساس کر لیا اور انہوں نے محکمہ صحت کو دو شعبوں میں bifurcate کر دیا ایک شعبہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور دوسرا شعبہ سپیشلائز ہیلتھ کیئر۔ وقت نے ثابت کیا کہ جب پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کو بنایا گیا اور preventives پر اپنا کام تیز کیا گیا تو اللہ کے فضل سے اچھے results آنا شروع ہوئے، میرے الفاظ پر غور کریں "اچھے results آنا شروع

ہوئے" کیونکہ یہ ایک ایسی پالیسی تھی کہ جب یہ پالیسی دس بیس سال چلے گی تو ہم جس ملک میں رہتے ہیں یہاں پر اس کا groundپر واضح اثر نظر آئے گا۔

جناب چیئرمین! پرائمری ہیلتھ کیئر جس کا بعد میں، میں بھی منسٹر بنا مجھے آج بھی یاد ہے کہ جب میں پارلیمانی سیکرٹری تھا تو میں نے انہی بنچوں پر کھڑے ہو کر کہا تھا کہ ہمارے BHU's میں بمشکل 27/26 فیصد میں ڈاکٹرز ہیں لیکن اللہ کے فضل سے میاں محمد شہباز شریف کی حکومت کی جو پالیسی رہی ہم نے ہر بی ایچ یو سے لے کر محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں سب کی ہیلتھ کونسلز بنادیں۔ تمام ہیلتھ کونسلز کو ایک بجٹ جاری کر دیا کہ یہ ایک ایسا بجٹ ہوگا جس میں کوئی red-tapism نہیں ہوگا آپ کو اگر کوئی چیز چاہئے تو آپ فوری طور پر کونسل کا اجلاس بلائیں اور اس چیز کو اپنے لئے حاصل کرلیں۔ کسی بی ایچ یو کا اگر واش رُوم خراب ہے تو اُس کو فوری ٹھیک کروا لیں اور میں نے یہ ایک مثال دی ہے ایسی بہت ساری چیزیں اُس میں شامل تھیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ Central Induction Policy کی بڑی مخالفت کی گئی آج اللہ کا شکر ہے کہ اسی پالیسی کو آگے چلایا جارہا ہے اس پر میں وزیر صحت کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے حقیقت سمجھی اور اس پالیسی کو آگے بڑھایا۔ جب ہم نے حکومت چھوڑی تو اللہ کے فضل سے 97 فیصد BHUs میں ڈاکٹرز تھے اور لوگ ہمارے ساتھ لڑتے تھے کہ ہمیں بی ایچ یو میں لگائیں کیونکہ ہم نے Central Induction Policy میں اُس پر 10 marks بھی رکھ دیئے تھے۔

جناب چیئرمین! میں مزید یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بڑا شور سنتے ہیں کہ ادویات کا بہت اچھا بجٹ دیا گیا۔ ادویات کا 12 بلین روپے بجٹ دیا گیا اور ہم نے کوئی دو اڑھائی سال پہلے 12 بلین روپے کا بجٹ دیا تھا۔

جناب چیئرمین! آج احتساب کی بڑی بات ہوتی ہے۔ ہم روزانہ احتساب کے نام پر لیکچر سنتے ہیں، کرپشن کے نام پر لیکچر سنتے ہیں۔ ہم نے گھر سے احتساب شروع کرنے کا نعرہ بار بار سُنا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی اور میں کوئی محترمہ علیمہ خان کی بات نہیں کرنا چاہتا اس لئے آپ حوصلہ رکھیں میں کوئی اور بات کرنا چاہتا ہوں۔ جب ٹی وی پر ہر اینکر چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ آپ کی ادویات کی قیمتیں بڑھیں۔ Pharmaceutical Companies کے نمائندوں نے ساؤتھ افریقہ میں کس

کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کی اور یہ ساری چیزیں طے کیں اور آپ کے جو وزیر چھوڑ کر پاک صاف ہو کر چلے گئے ہیں اور DRAP کے ایک اعلیٰ عہدیدار چلے گئے ہیں ان ادویات کی قیمتیں بڑھانے کے لئے اُن کو کتنے پیسے ملے؟ اس بات کا آپ کو بھی پتا ہے، مجھے بھی پتا ہے اور قوم کو بھی پتا ہے آج اُن کا احتساب کیوں نہیں کیا جا رہا آج آپ اس چیز کو کیوں نہیں دیکھ رہے اور آپ 12۔ارب روپے کی procurement کی بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! آپ پلیز! wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! اگر آپ سچ نہیں سُننا چاہیں گے تو میں بیٹھ جاؤں گا لیکن یہ سچ سُننے میں آپ کا اپنا مفاد ہے۔ ہم نے جب ادویات کی procurement کی تھی اُس وقت ڈالر کا ریٹ کیا تھا اور آج جب آپ ادویات procure کرنے جا رہے ہیں ڈالر کا ریٹ کیا ہے؟

جناب چیئرمین! میں چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں میرے الفاظ پر غور کریں کہ BHUs سے لے DHQs تک محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جتنی facilities ہیں آپ کی procurement کی ہوئی ایک گولی بھی کسی ہسپتال تک نہیں پہنچی۔

جناب چیئرمین! ہم دو سال پہلے جو procure کر گئے تھے اب تک آپ اُسی میڈیسن سے گزارا کر رہے ہیں۔ ہم نے تاریخ میں پہلی مرتبہ میڈیسن کی procurement کا جو سسٹم بنایا تھا ہر غریب، مزدور، کسان سب کو اُن اعلیٰ ادویات کی فراہمی ممکن ہوئی تھی جو میڈیسن اس ملک کی اشرافیہ کھاتی ہے۔ ایک غریب شخص تصور ہی نہیں کر سکتا تھا اور یہ میاں محمد شہباز شریف کا credit تھا کہ انہوں نے راجن پور کے دُور بیٹھے کسان اور مزدور تک یہ ادویات پہنچائیں۔۔۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! میں نے تو ابھی اپنی بات شروع کی ہے۔ جب سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے تو پتا نہیں SDG's 2030 کی بجائے 2020 میں ہی achieve ہو جائیں گی۔ حالت یہ ہے کہ اس وقت پاکستان کے کروڑوں لوگوں کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے اور آپ ہی کہتے تھے کہ ہر دسواں شخص ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہے تو ہر دسویں شخص کو بچانے کے لئے بھی تو اپنا کردار ادا کرنا تھا آپ نے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کو کھُڈے لائن لگا دیا۔ میاں محمد

شہباز شریف ہیپاٹائٹس کی جو دوا TCS کے ذریعے گھر بیٹھے مریض تک پہنچاتے تھے آپ نے وہ دوائی ختم کر دی اور procure بھی نہیں کر سکے۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! ابھی میرا بھائی tests کی بات کر رہا تھا آپ نے تو PSR ٹیسٹ پر پابندی لگا دی۔ حزب اقتدار کے میرے بھائی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی بتا دے کہ ان کے تحصیل سطح کے ہسپتال میں ہیپاٹائٹس کا فلٹر کلینک نہیں ہے تو میں جرم دار ہوں میں اپنا جرم قبول کروں گا۔ ہم نے ہر تحصیل میں ہیپاٹائٹس فلٹر کلینک بنایا، وہاں پر ادویات کی فراہمی ممکن بنائی۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کو چیلنج کرتا ہوں میری تحصیل احمد پور سیال میں ہیپاٹائٹس فلٹر کلینک نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب شہباز احمد! آپ بیٹھ جائیں پلیز۔ آپ تشریف رکھیں۔ خواجہ عمران نذیر! آپ wind up کریں کیونکہ آپ کے دوسرے ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! اگر میں بجٹ سے ہٹ کر کوئی بات کروں تو پھر مجھے ضرور کہیئے گا مجھے بات کرنے کا حق تو دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! اب آپ تشریف رکھیں آپ نے بہت ٹائم لے لیا۔ اب اس کٹ موشن پر محترمہ عنیزہ فاطمہ بات کریں گی۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس کے بعد محترمہ مہوش سلطانہ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فائزہ مشتاق۔۔۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب سعید اکبر خان! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سعید اکبر خان سینئر ممبر ہیں وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں اور میں نے اُن کو مائیک بھی دے دیا ہے اُن کی بات سُن لیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اس cut motion پر حکومت اور حزب اختلاف کا definitely کوئی agreement ہوا ہو گا۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جن محکموں کے لئے کٹوتی کی تحاریک دی ہوئی ہیں ان پر انہوں نے بات کرنی ہے۔ یہ کل بھی ان پر بات کریں گے اور پھر ایک خاص وقت پرguillotine apply ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اپوزیشن کے بھائیوں کو یہ بھی دیکھنا ہے کہ وہ بھی کتنے محکمہ جات پر بات کرنا چاہتے ہیں اگر انہوں نے شعبہ صحت پر ہی ایک ڈیڑھ دن لگا دیا تو پھر باقی شعبہ جات پر بات نہیں کر سکیں گے۔ کل5:00 بجے کے بعدguillotine apply ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ اپوزیشن کے مفاد میں ہے کہ مختصر بات کریں نہیں تو دوسرے شعبہ جات رہ جائیں گے۔ آپ بے شک اسی پر ڈیڑھ دن بات کر لیں لیکن وقت آنے پر آپ پچھتائیں گے۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے ہی چار سے پانچ منٹ کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ کٹوتی کی تحاریک پر حکومت اور اپوزیشن کا معاہدہ ہوتا ہے۔ انہوں نے چار یا پانچ شعبہ جات کے نام دیئے ہوں گے جن پر انہوں نے بات کرنی ہے۔ انہوں نے اپنا وقت خود تقسیم کرنا ہے کہ ہم تمام پر بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! آپ فکر نہ کریں۔ ان کو معلوم ہے۔ میں نے پانچ منٹ کا وقت مقرر کیا ہوا ہے تو وہ پانچ منٹ ہی بولیں گے۔ انہوں نے جو نام دیئے ہیں ان کی مرضی ہے۔ اگر یہ اسی پر بات کریں گے تو باقی ان کی کٹوتی کی تحاریک پر بحث رہ جائے گی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہی تو ان کو کہہ رہا ہوں۔ یہ اپنا نقصان کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو ان کی بات ہے۔ آپ ان کو کیوںguide کر رہے ہیں؟ یہ بڑے سیانے لوگ ہیں۔ آپ کی یاد دہانی کی بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ ان کا یہاں دسواں سال ہے ان کو معلوم ہے کہ کیا کرنا ہے؟

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میرے لئے کیا حکم ہے۔

جناب سپیکر: خواجہ عمران نذیر !آپ نے بات کر لی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ حسینہ بیگم!

محترمہ حسینہ بیگم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتی ہوں کہ یہ کہتے ہیں جناب عثمان احمد خان بزدار بہت اچھے ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ اچھے ہیں مگر وہ اپنی صاف پانی کی نہر میں گندے پانی کو کیوں شامل کر رہے ہیں۔ ہمارے میاں محمد شہباز شریف نے سیور یج کی جو پائپ لائن ڈالی تھی اس میں کیوں گندا پانی نہیں ڈالتے۔ ہمیں وہاں کے لوگ آ کر کہتے ہیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ ہمارے پانچ سالہ دور حکومت میں بہت اچھے کام ہوئے میاں محمد شہباز شریف دو دفعہ وزیر اعلیٰ بنے۔

جناب سپیکر! ہمارے پانچ سالہ دور حکومت میں بہاولپور میں بہت اچھے کام ہوئے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف نے چولستان میں سولر سسٹم لگایا، حاصل پور میں دانش سکول بنایا اور ہسپتال بنائے جہاں غریب تو غریب اب امیر بھی جا رہے ہیں۔ انہوں نے ماڈل بازار بنائے اور خوبصورت پارک بنائے۔ حاصل پور کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت دی جہاں کوئی نہیں جاتا تھا اب وہاں غریب اور امیر سفر کر رہا ہے۔ لودھراں سے بہاولپور ائرکنڈیشنڈ سروس شروع کی۔ میاں محمد شہباز شریف نے بہت کام کیا ہے۔ غریب آدمی کہاں سے بچوں کو سکول بھیجے گا اور کہاں سے میڈیسن لے گا۔ وہ تو اپنی روٹی پوری کرنے کے لئے بچوں کو ہوٹل پر لگاتا ہے۔ ہسپتالوں سے اسے میڈیسن نہیں مل رہی۔ وہ کہاں سے اپنی روٹی، دال اور چینی پوری کرے گا۔ وہ تو اپنی دو وقت کی روٹی پوری نہیں کر سکتا۔ وہ خون کے آنسو رو رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ میٹرو کا کہتے ہیں تو پہلے اس پر غریب سفر کرتا تھا اب تو اس پر امیر بھی سفر کرتا ہے۔ ہم نے غریبوں کے لئے فائدہ کیا۔ آپ کسی چیز کو نہ بھولیں میاں محمد شہباز شریف نے بہت کام کئے ہیں۔ ہاں میں یہ بھی کہتی ہوں کہ آپ نے ریسکیو 1122 بنائی تھی۔ وہ غریب کے دروازے پر پہنچ جاتی ہے تو اس پر ہم کہتے ہیں کہ یہ جناب پرویز الٰہی کی بنائی ہوئی ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ انہوں نے بہاولپور میں کیا بنایا ہے۔ یہ ایک کام بتا دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! انہوں نے کیا خان صاحب، خان صاحب اور نیازی نیازی لگایا ہوا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ میاں محمد شہباز شریف زندہ باد۔ شیر جنگل کا بھی بادشاہ اور عوام کے دلوں کا بھی بادشاہ ہے۔ پاکستان زندہ باد، میاں محمد شہباز شریف زندہ باد۔ میاں محمد نواز شریف زندہ باد۔ شکریہ

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم اس لئے چاہتے تھے کہ خواجہ عمران نذیر کو بات کرنے دی جائے کیونکہ وہ سابق دور حکومت میں وزیر پرائمری ہیلتھ رہ چکے ہیں۔ ان کو سارے aspects کا بہت اچھی طرح ادراک ہے۔ یہ اس سلسلہ میں خاصی inputs دے رہے تھے۔ ہماری موجودہ وزیر صحت کے لئے بھی وہ باتیں guideline کا موجب بن سکتے تھے۔

جناب سپیکر! میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کے حوالے سے بات کروں گا کہ اس کے اندر گورنمنٹ آنے والے سالوں میں اس سے بری الذمہ ہونا چاہ رہی ہے۔ آپ کے جتنے ٹیچنگ ہسپتال ہیں ان کو حکومت corporate bodies میں تبدیل کر کے آہستہ آہستہ پبلک ہسپتال سے پرائیویٹ کرنا چاہ رہی ہے۔ اس طرح آپ جنرل پبلک کے لئے tertiary care کو بہت مہنگا کر دیں گے اور اس کو ناممکن بنا دیں گے کیونکہ یہ پبلک کے ہسپتال ہیں، ان کو پبلک کے لئے ہی چلانا چاہئے اور حکومت کو ان سے بری الذمہ نہیں ہونا چاہئے لیکن Medical Teaching Institutions Act جو محترمہ وزیر ہیلتھ نے اسمبلی میں introduce کیا ہے اس میں جو قباحتیں ہیں وہ خیبر پختونخوا میں آگئی ہیں۔ اس کی وجہ سے وہاں کے میڈیکل ٹیچنگ Institutions میں پانچ سال سے غیر یقینی صورتحال اور بے چینی ہے وہ آپ کے سامنے ہے کہ کس طرح پروفیسر اور ٹیچنگ کیڈر کے لوگ نہ صرف ٹیچنگ کیڈر کے لوگ بلکہ پیرامیڈکس اور دیگر بنیادی ملازمین میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ وہاں پر پانچ سال میں حالات stand still ہو گئے ہیں۔ وہی Medical Teaching Institutions Act یہاں پر نافذ العمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں چند گزارشات آپ کے اور ہیلتھ منسٹر صاحبہ کے گوش گزار کرنا چاہ رہا ہوں۔ اس سے ایک تو میڈیکل profession کو آپ گورنمنٹ کی سروسز سے بالکل denial کر رہے ہیں۔

Mr Speaker! In future doctors are not entitled to enter into a Government service rather they would be servants of the institutions.

جناب سپیکر! وہاں پر جو آپ Board of Directors دینا چاہ رہے ہیں جن کے وہاں پر کوئی stakeholders ہی نہیں ہیں لہٰذا آپ politically لوگوں کو چن کر five members board بنانا چاہ رہے ہیں جن کے ٹیچنگ institutions میں کوئی stakeholders نہیں ہوں گے اور ان کو پوری power دے کر آپ ان کے under جو directors لگانا چاہ رہے ہیں اس کی continuity next government میں نہیں ہو گی unless and until کہ وہ سارا ایکٹ اس ہاؤس میں discuss نہیں ہوتا اور اپوزیشن اور دیگر پارٹیاں اس پر inputs دے کر اس کو متفقہ طور پر منظور نہیں کرتیں تو میرے بہت سے خدشات ہیں کہ آنے والے دنوں میں اس کی continuity نہیں ہو گی، آنے والی حکومت اس کو break کرے گی اور وہ اپنے Board of Directors لے کر آئے گی اور آپ کا جو teaching curve ہے جس میں سینئر رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی ایک تربیت ہوتی ہے اور وہ پھر آپ کو ہمیشہ available ہوتے ہیں لہٰذا اس سے وہ بھی break ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ experiment پہلے بھی میاں محمد شہباز شریف کے دور میں شروع ہوا جب autonomy دی گئی اور اس کے بعد مشرف صاحب یا آپ کی گورنمنٹ تھی اس میں بھی اس کو continue کیا تو اس سے ہوا کیا کہ ہم نے پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی selections پبلک سروس کمیشن کے through نہیں کیں اور اس کے بعد institutions میں انٹرویوز ہوتے تھے وہ uncertain time کے لئے آتے تھے ان کا future اور job security نہیں ہوتی تھی۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! جی، آپ کا point آگیا ہے۔ اب محترمہ عنیزہ فاطمہ بات کریں گی۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا ایک پوائنٹ بہت اہم ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر بات کرلوں۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ جلدی سے اس پر بات کرلیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پہلا تو ٹیچنگ والا issue ہے۔ دوسرا آپ میڈیکل گورنمنٹ سروس کی denial کررہے ہیں۔ تیسرا آپ کی ownership اس سے جارہی ہے اس سے جو unrest ہوا ہے اس میں ان کے اپنے پشاور میں خیبر ٹیچنگ ہسپتال اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے جو آڈٹ کروائے گئے ہیں اس میں Deterioration in every index of the service hospital ہے۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ جی، اب محترمہ عنیزہ فاطمہ اپنی بات کریں۔ اس کے بعد اس پر ووٹنگ ہوگی اور پھر ہم ایجوکیشن پر بات کریں گے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ:

تاحشر زمانہ تمہیں مکار کہے گا
تم عہد شکن ہو تمہیں غدار کہے گا

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ شعبہ صحت کے لئے جو ایک ارب روپے سے بھی زائد بجٹ حکومت مانگ رہی ہے تو میری محترمہ ہیلتھ منسٹر اور ان کی ٹیم میں اتنی اہلیت نہیں ہے کہ یہ اس بجٹ کو اچھے طریقے سے صحت کے شعبے پر صرف کرسکیں لہٰذا اس لئے ہم نے کٹوتی کی تحریک پیش کی ہے۔ پنجاب کے سینکڑوں BHUs, RHCs, THQs, and DHQs کی حالت انہوں نے خراب کردی ہے اور ہر جگہ کا بیڑا غرق کرکے ستیاناس کردیا ہے۔ انہوں نے 2018 میں بھی بجٹ رکھا تھا تو پھر آج کیوں ان ہسپتالوں میں غریب لوگوں کو مفت ادویات نہیں مل رہیں، کیوں وہاں پر میڈیکل ٹیسٹ مفت نہیں ہورہے جو کہ میاں محمد شہباز شریف کے دور میں ہوتے تھے۔ جن ڈاکٹرز کو میاں محمد شہباز شریف باہر کے ممالک سے یہاں لاکر کام کروارہے تھے اور وہ ڈاکٹرز یہاں ہمارے ملک میں آکر کام کرنے میں فخر

محسوس کرتے تھے لیکن آج کیوں ان کے دور میں وہ تمام ڈاکٹرز یہاں پر کام نہیں کر رہے تو مجھے اس بات کا جواب چاہئے؟ تمام ہسپتالوں میں نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کمی ہے کیونکہ یہ لوگ ان کے ساتھ کام کرنا پسند نہیں کرتے اور آئے روز وہ ہڑتالیں کرتے ہیں لیکن یہ لوگ کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں ہیں۔ یہ صرف اور صرف اپنے اقتدار کے نشے میں چُور ہیں اور اپنی اپنی کرسی کو enjoy کر رہے ہیں انہیں عوام اور قوم کا کوئی خیال ہی نہیں ہے۔ انہوں نے تمام تر پراجیکٹس کا ستیاناس کر دیا ہے ان کے پاس کوئی پلان اور نہ ہی کوئی وژن ہے۔

جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ یہ جو اتنا زیادہ بجٹ مانگ رہے ہیں کیا ان کے پاس اس بجٹ کو allocate کرنے کا کوئی پلان ہے، کیا انہوں نے اس بارے میں کچھ سوچا ہے؟ تو ان کے پاس کوئی پلان نہیں ہے ان کو بس اس بات کا پتا ہے کہ ہم نے صرف کرسی کو enjoy کرنا ہے، ہم نے مزہ لینا ہے، عوام کو تنگ کرنا ہے، عوام کا خون چُوسنا ہے اور پھر ہم نے یہاں سے انشاءاللہ ذلیل و خوار ہو کر جانا ہے۔ ان کے پاس اپنا کوئی بھی منصوبہ نہیں ہے اور وہ تمام منصوبے جو کہ میاں محمد شہباز شریف نے شروع کئے تھے انہوں نے ان تمام منصوبوں کا بیڑا غرق کر دیا ہے لہٰذا یہ ان منصوبوں کو بھی carry on نہیں کر رہے تو یہ نئے منصوبے کیا بنائیں گے؟

جناب سپیکر! میرا آپ سے مطالبہ ہے کہ ایسی حکومت، ایسے وزراء کو ایک روپیہ بھی بجٹ میں نہیں دینا چاہئے کیونکہ یہ اتنی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ انہوں نے میاں محمد شہباز شریف کے ہیلتھ کارڈ پروگرام کا نام تبدیل کر کے انصاف کارڈ رکھ دیا ہے کیا یہ ہے ان کا تبدیلی کا نعرہ ہے کہ یہ ہمارے پراجیکٹس کے نام تبدیل کر کے انہیں اپنے نام سے پیش کر رہے ہیں اگر یہ اتنے بہادر ہیں تو ان کا اپنا کوئی پراجیکٹ کیوں نہیں ہے، ان کا اپنا کوئی عوامی منصوبہ ابھی تک کیوں سامنے نہیں آسکا؟

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ان نالائقوں، نااہلوں اور سلیکٹڈ پی ٹی آئی حکومت کو ایک روپے کا بھی بجٹ allocate نہ کیا جائے اور جتنی جلدی ہو سکے ان سے جان چھڑا لی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ! مہربانی۔ اب جناب محمد اشرف رسول اپنی بات کریں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! شکریہ

آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہی کہتے ہوں گے
میرے اجداد نے تہذیب نہ سیکھی ہو گی
مفلسی حسِ لطافت کو مٹا دیتی ہے
بھوک آداب کے سانچے میں ڈھل نہیں سکتی

جناب سپیکر! میں پورے پنجاب کی بات نہیں کروں گا یہاں پر محترمہ ہیلتھ منسٹر بیٹھی ہیں۔ میرے فیروز والہ کا ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے میں صرف اس کی بات کروں گا اس حوالے سے یہ میرے پاس تمام documents موجود ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر فیروزوالا کا ایک ہسپتال ہے جب آپ وزیر اعلیٰ تھے اس وقت میں اس ہاؤس کا ممبر نہیں تھا اس ہسپتال کے لئے ہم نے ویلفیئر سوسائٹی سے 80 کروڑ روپے کی زمین دلوائی تھی، وہاں ہسپتال میں جو سابق ایم ایس تھا وہ ہسپتال کو 38 پوائنٹ سے 98 پوائنٹ تک لے گیا تھا لیکن آج اس کا یہ حال ہے کہ منسٹر صاحبہ نے وہاں پر ایک ایم ایس سیاسی بنیاد پر لگا دیا تو آپ اس کا ڈوپ ٹیسٹ کروالیں اگر وہ نشئی نہ ہو تو مجھے اسمبلی سے فارغ کر دیں اس کے خلاف ڈی سی اور کمشنر صاحب نے بھی خط لکھے لہٰذا آج سے تین دن پہلے اس کو سیکرٹری ہیلتھ نے فارغ کر دیا لیکن وہ سیٹ نہیں چھوڑ رہا ہے۔ آپ وہاں ہسپتال کا آڈٹ کروائیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ انہوں نے 50 لاکھ روپے کا گھپلا کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سیکرٹری ہیلتھ اور ڈی سی صاحب سے بھی ملا ان سب نے میری حمایت کی کہ آپ کی بات تو سچ ہے لیکن وہاں پر بات رسوائی کی ہے۔ وہاں پر مقامی فیروزوالا کا جو ایم این اے ہے ان کا منشی ایم ایس کے کمرے میں نہ رہتا ہو تو تب بھی میں جرم دار ہوں۔

جناب سپیکر! میری بات لوگوں کو اس لئے تلخ لگتی ہے کہ میں جب بیمار ہوتا ہوں تو میں اس ہسپتال میں علاج نہیں کرواتا۔ آپ خود اس چیز کے گواہ ہیں کہ آپ نے کئی مرتبہ یہاں پر ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو کہا کہ دوائیاں نہیں مل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہاں پر اس لئے آواز نہیں اٹھائی کہ مجھے دوائی نہ ملے اور میں مر بھی جاؤں تو کوئی بات نہیں میں عوام کے لئے مروں گا۔ میں شوگر کا مریض ہوں یہاں پر شوگر کی دوائی نہیں ملتی اگر میں اس کی بات کروں تو وہ پھر میری ذاتی بات ہو گی۔ آپ مجھے بتائیں کہ پنجاب کے ہسپتالوں میں پچھلے سال انہوں نے ایک دوائی بھی سپلائی کی ہے؟ میرا تحصیل فیروز والا کے ہسپتال کا منسٹر صاحبہ کے دور کا خدا کے لئے آڈٹ کروا دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد اشرف رسول! ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ ہیلتھ منسٹر صاحبہ! ان کے پوائنٹ کو positively آپ check کروائیں اور اس کو positive طریقے سے لیں اور اب wind up کے لئے آپ اپنی بات شروع کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر / میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے میں check کروا لیتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی بڑی شکر گزار ہوں کہ آپ مجھے بولنے کا موقع دے رہے ہیں۔ میری فاضل بہن نے یہ بات کہی کہ یہ حکومت بغیر کسی حجم کے کام کر رہی ہے۔

Mr Speaker!I just want to remind the respected Members of this Parliament that you are international signatory to the Sustainable Development Goals, which indicate two and three that we are to reduce the maternal mortality ratio by half and we have to reduce the infant mortality ratio by half by year 2030. You have already failed in 2015 by not coming up to the mark in terms of Millennium Development Goals, which meant that you could not bring down the maternal and infant mortality rate.

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے انگلش میں بولنے کی اجازت نہیں لی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ملک احمد صاحب انگریزی اِچ بول رے سن ایس لئی اوہناں نوں جواب دے رئی ساں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اُردو میں بولیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں معافی چاہتی ہوں۔ میں بتا رہی تھی کہ 2015 کے اندر Millennium Development Goals میں maternal mortality decrease کرنے کا کام تھا لیکن ہمیں internationally بڑی شرم سے کہنا پڑا کہ ہمارے Millennium Development Goals نامکمل رہے جس کی وجہ سے آپ نے Sustainable Development Goals پر sign کر دیئے۔ آپ کے وژن کا تعین ہی ان چیزوں سے ہوتا ہے جب آپ internationally agree کرتے ہیں اس لئے اِس حکومت کا تعین ہی سب سے کمزور طبقے یعنی ماں اور بچے کی صحت پر ہے اور ہم سب سے پہلے اس پر concentrate کر رہے ہیں۔ ہمارا بجٹ جب آپ دیکھیں گے جو میں آپ کو explain کروں گی وہ بالکل اس کے عین مطابق بنایا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم پر بار بار الزام لگایا گیا کہ شاید ہم لوگ اتنا ہی بغض اپنے دل میں رکھتے ہیں جتنا یہ رکھتے تھے کہ اُن کی بنائی ہوئی سکیموں کو ہم آگے نہیں چلا رہے۔

جناب سپیکر! میں بتاتی ہوں کہ 133 سکیمیں ہیں جن میں سے کچھ 2009 میں چلیں، کچھ 2012 میں، کچھ 2013 اور کچھ 2014 میں چلیں وہ چلتی آ رہی ہیں۔ اگر ہم اُن سکیموں کے بجٹ کو through forward کریں تو 65۔ ارب روپے مزید چاہئیں۔ ہم نے اِن کی ongoing سکیموں کو جاری رکھا ہے جہاں پر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی تختی لگی ہوئی ہے۔ ہم وہ کام نہیں کر سکتے جیسے انہوں نے کیا تھا کہ ڈینٹل کالج کا کام رُوک دیا لیکن ہم نے اب وہ بھی شروع کر دیا ہے۔ ہم نے یہ بھی نہیں کیا کہ سرجیکل ٹاور نہ بناتے بلکہ ہم نے تمام ongoing سکیموں کو اس لئے جاری کیا ہے کیونکہ یہ پیسا کسی کا ذاتی نہیں بلکہ عوام کا پیسا ہے۔

جناب سپیکر! مجھ سے سوال پوچھا جاتا ہے کہ میں نے ابھی کوئی نئی اینٹ کیوں نہیں رکھی تو جب میں اِن کی پرانی اینٹیں سنبھال رہی ہوں تو نئی کہاں سے رکھتی؟ میں ہاؤس کو بتاتی چلوں کہ بجٹ کے اندر ہم نے صرف پچھلے سال دو بلین روپے PKLI کو دیئے۔

جناب سپیکر! پہلے دن میاں محمد شہباز شریف نے مجھے کہا کہ آپ نے PC-I اور زمین کا بندوبست نہیں کیا حالانکہ PKLI کا پہلے کوئی PC-I نہیں تھا بلکہ PKLI was not ECNEC approved یہ 15۔ارب سے ایک ادارہ بنا دیا گیا اور اس 15۔ارب روپوں کے اندر 40 کمرے، دو آپریشن تھیٹرز اور چالیس Consultants رکھ لئے گئے۔ جس بڑے ادارے کے بارے میں آپ بات کر رہے ہیں میں اس کے متعلق بتاتی چلوں کہ جب سے ہم نے take over کیا ہے تو اس ادارے میں 400 چھوٹے بڑے گردوں کے آپریشن کئے ہیں اور 28 گردوں کے ٹرانسپلانٹ کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے فاضل بھائی جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے فرمایا کہ جس سرجن نے لیور کا ٹرانسپلانٹ کرنا تھا وہ امریکہ سے آیا اور ناراض ہو کر واپس چلا گیا۔ میں اُن کی correction کرنا چاہتی ہوں کہ اُس بچے کا نام فیصل ڈار ہے جو کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں میرا student بھی تھا۔ اِس وقت وہ شفا ہسپتال میں کام کر رہا ہے اور پچھلے کئی سال سے وہاں لیور ٹرانسپلانٹ کر رہا ہے۔ اُس کے ساتھ میری بات ہوئی تو یقین جانیں کہ ہمارے آنے کے بعد وہاں تین لیور ٹرانسپلانٹ ہوئے ہیں جبکہ اِن کے دَور میں نہیں ہوئے۔ میں اگلی بات بھی بتاتی چلوں کہ ہم نے اس چیز کو بالکل نہیں رُوکا بلکہ نیا بورڈ آف گورنرز بنایا جس میں وہ لوگ لائے گئے جن سے ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ آئندہ کام کریں گے۔ جس بندے کا یہ ذکر بار بار کرتے ہیں وہ بھی بہت عرصے سے شفا ہسپتال میں کام کرتے تھے اور پاکستان آئے اُن کو بڑا عرصہ ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر! اگر یہ تفصیل چاہتے ہیں تو میں بتا دوں گی کہ کس دن وہ باہر سے تشریف لائے تھے اور شفا ہسپتال میں کام کب شروع کیا؟ وہ پندرہ سولہ سال سے اِدھر ہی تھے اور میری اُن سے کافی ملاقات رہی ہے۔ آپ سے شاید ملاقات نہیں ہوئی اس لئے آپ کا خیال تھا کہ وہ امریکہ سے آئے ہیں لیکن وہ امریکہ سے نہیں بلکہ کافی عرصہ سے اِدھر ہی رہتے تھے۔ مقصد یہ ہے کہ آپ نے ایک quaternary ہسپتال at the cost of periphery بنایا؟ انہوں نے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو کی revamping کے متعلق کہا تو میں بتاتی چلوں کہ انہوں نے 23۔ارب روپے کا پراجیکٹ بنایا جس میں انہوں نے 25 ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اور 15 تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال توڑ ڈالے اور ایک ہسپتال بھی مکمل نہیں تھا لیکن ہم نے 3۔ارب روپے دے کر کہا کہ جو ہسپتال

مکمل ہو سکتا ہے اُس کو مکمل کریں۔ اِن کے دَور میں وہ ہسپتال مکمل نہیں ہوئے لیکن 4۔ارب روپے کے instruments, beds and equipment خرید کر ایک warehouse میں رکھے گئے جس کا ہم کروڑوں میں کرایہ دیتے ہیں۔ وہ ہسپتال ابھی بننے ہیں لیکن equipment کے لئے کرایہ دے رہے ہیں۔ ہم نے دو بلین روپے PKLI کو دیئے، 78 کروڑ اُن ventilators کے لئے دیئے جن کو انہوں نے خریدنا تھا۔ اپریل میں انہوں نے commitment کی کہ ہم خریدیں گے لیکن نہیں خریدے کیونکہ انہوں نے ہیلتھ کے پیسے کہیں اور لگا دیئے تھے۔ انہوں نے جون میں اُس کو فارغ کر دیا لیکن ان کی خاطر میں نے چیف جسٹس کے سامنے تین بار بے عزتی کروائی حالانکہ ventilators خریدنا میرا نہیں بلکہ اِن کا کام تھا۔ اُن ventilators کے 78 کروڑ روپے میں نے اپنے بجٹ میں سے دیئے۔ جس طیب اردگان ہسپتال کا یہ ذکر فرما رہے ہیں کہ وہ مکمل ہو گیا تھا لیکن وہ نامکمل تھا۔

جناب سپیکر! میں نے اُس ہسپتال کو 40 کروڑ روپیہ اس بجٹ میں سے دیا جو پچھلا والا تھا۔ چونکہ یہ توڑ توڑ کر پیسے دیتے تھے اس لئے دس دس سال سے چلنے والے پراجیکٹس ختم نہیں ہو رہے تھے البتہ ہم نے یہ کوشش کی کہ وہ پراجیکٹس مکمل ہوں۔ ریڈیالوجی کے لئے ہم نے 40 کروڑ روپے دیئے تاکہ کام شروع ہو۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کی اپ گریڈیشن کے لئے 45 کروڑ اور ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان کے لئے 45 کروڑ روپے دیئے۔ ایک اور تکلیف دہ بات جس کی خبر یہاں ہاؤس میں بیٹھے ڈاکٹروں کو بھی ہونی چاہئے۔ PKLI میں PET scan خریدا گیا جو بہت اہم ہے کیونکہ کینسر کے مریضوں کی اُس میں screening ہوتی ہے وہ ساتھ ایک radioisotopes پر چلتا ہے جس کی قیمت 18 کروڑ روپے ہے۔ Cyclotron ایک equipment ہوتا ہے جو radioisotopes بناتا ہے جس کی قیمت اِس وقت تقریباً 42 کروڑ روپے ہے لیکن وقت سے پہلے خرید لیتے تو 30 کروڑ روپے ہونی تھی جبکہ انہوں نے اُس وقت cyclotron نہیں خریدا جس کے بغیر PKLI میں PET scan چل نہیں سکتا جب تک وہ ترلے نہ کریں کہ ہمیں تھوڑا radioisotope دو۔

جناب سپیکر! آج میں نے یہاں آنے سے پہلے انمول ہسپتال والوں سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہمارا اُن کے ساتھ کوئی MOU تو نہیں ہے، ہمارے پاس جو تھوڑا بہت بچ جاتا ہے ہم اُن کو radioisotope دے دیتے ہیں جو اُس کی half-life just three hours ہے۔ You would understand what I am talking about.

جناب سپیکر! آخر کار یہ equipment لے آئے لیکن یہ نہیں پتا تھا کہ یہ equipment چلنا بھی ہے یا نہیں حالانکہ یہ صرف لوگوں کے پیسوں کا زیاں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے 7-ارب روپے اِن کی ongoing سکیموں کو اس وجہ سے نہیں دیئے کہ انہوں نے بڑے معرکے مارے تھے بلکہ اس لئے دیئے کہ اس سے پہلے بھی عوام کے پیسے خرچ ہوئے تھے اور میں نے عوام کے پیسوں کا خیال رکھنا تھا اس لئے میں نے یہ پیسے دیئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں تک بجٹ کا تعلق ہے تو اِن کا بجٹ 73 فیصد خرچ ہوا تھا لیکن 19-2018 کا 91 فیصد بجٹ 21 تاریخ کو ہوا ہے اور 95 فیصد انشاء اللہ 30-جون کو ہو گا۔ اب یہ سُن لیں جن چیزوں کے بارے میں یہ بہت ناراض ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ مختصر کر کے wind up کریں کیونکہ ایجوکیشن کی کٹ موشن بھی take up کرنی ہے۔ آپ نے بڑا اچھا جواب دے دیا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں صرف ایک ہی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! وہ تو پھر پوری کتاب ہے آپ کے پاس۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ میں پوری کتاب نہیں پڑھوں گی۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں۔ ٹھیک ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس مرتبہ کے بجٹ میں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! مختصراً صرف دو تین چیزوں کے متعلق بتادیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! صرف major اور تھوڑی تھوڑی بات کروں گی کہ اس مرتبہ ہم کیا نیا کام کر رہے ہیں۔ اگر اپوزیشن کو اس پر اعتراض ہے تو ضرور بتائے۔ Establishment of Tertiary care Hospital Nishter II in Multan. ضروری ہے، کیا خیال ہے؟ Establishment of University of Child Health and Pediatrics. ضرورت ہے اس کی؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کی ضرورت ہے اور اس کا ذکر بجٹ میں ہو گیا ہے جسے سب نے پڑھ لیا ہے۔ اب ہم ووٹنگ کے لئے put کر رہے ہیں۔

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! Establishment of Mother and Child blocks.

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! وہ آگیا ہے اور وزیر خزانہ نے بھی اپنی بجٹ تقریر میں پڑھا ہے جبکہ معزز ممبران حزب اختلاف کو بھی پتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آخری بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ایک جو بہت تکلیف دہ بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ نے تعلیم پر تو نہیں بولنا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، نہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اپوزیشن کو بڑی tension تھی کہ لوگوں کی۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! tension دور ہو گئی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! نہیں۔Employment لوگوں کی۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! تشریف رکھیں۔ اب سوال یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہو گیا، ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC21016 "**خدمات صحت**" کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جو اس کٹ موشن کے حق میں ہیں وہ "ہاں" کہیں اور جو اس کے خلاف ہیں وہ "ناں" کہیں گے۔

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 41۔ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC21015 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC21015

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 66-ارب 37 کروڑ 36 لاکھ 7 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 66-ارب 37 کروڑ 36 لاکھ 7 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! I Oppose.

جناب سپیکر: اس مطالبہ زر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب ناصر محمود، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، جناب لیاقت علی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری نوید اشرف، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، رانا عبدالستار، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، جناب منان خان، بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، شوکت منظور چیمہ، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد نواز چوہان، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالروف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان

بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب مظفر علی شیخ، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد الیاس، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب شفیق احمد، جناب محمد اجمل، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، آغا علی حیدر، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب محمود الحق، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب شہباز احمد، جناب مرغوب احمد، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک غلام حبیب اعوان، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب محمد الیاس خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، جناب خضر حیات، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب نشاط احمد خان، جناب بابر حسین عابد، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عطاالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، جناب شاہ محمد، جناب خان محمد صدیق خان بلوچ، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب کاشف محمود، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، جناب محمد افضل گل، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، جناب محمد ارشد جاوید، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طٰحیا نون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم،

محترمہ راحت افزاء، محترمہ منیرہ یامین ستی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ نفیسہ امین، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، محترمہ جوئس روفن جولیس، جناب منیر مسیح کھوکھر، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی، محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے کٹ موشن موصول ہوئی ہے۔ محرک کٹ موشن پیش کریں۔

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! I move:-

> "That total of Rs 66373607000/- on account of Demand No PC21015 education be reduced to Re 1/-"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "66-ارب 37 کروڑ 36 لاکھ 7 ہزار روپے کی کل رقم میں سے بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC20105 "ایجوکیشن" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Mr Murad Raas): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ! چار منٹ ہیں آپ کے پاس اور اس وقت میں آپ نے اپنی بات مکمل کرنی ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو Demand for grant ہے یہ بہت زیادہ amount ہے۔ میں Trend of allocation کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گی کہ 2018-19 میں سکولز ایجوکیشن کے لئے بجٹ allocate کیا گیا تو یہ 25 ہزار ملین روپے تھا اور اب اس کو 32 ہزار ملین روپے کر دیا گیا۔ پچھلے ایک سال میں تو کوئی ڈویلپمنٹ کا کام ہوتا دکھائی دیا اور نہ ہی سکولز ایجوکیشن کے جتنے بھی انہوں نے targets کئے تھے انہیں کہیں پر بھی achieve

نہیں کیا۔ اب جو targets ہیں، اگر میں ان کی بات کروں تو اس وقت صرف اور صرف "انصاف سکول پروگرام" کی بات کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! "انصاف سکول پروگرام" شام کی شفٹ کے لئے ہے اس میں سب سے پہلے تو میں اس کے نام پر strong reservation رکھتی ہوں اور دوسرا اس پروگرام پر بھی۔ یہ پروگرام پہلے ہی پاکستان مسلم لیگ (ن) کے tenure کے last month میں 18-2017 میں اس کے نوٹیفکیشن ضلعی سطح پر ہو چکے ہوئے تھے۔ اس وقت تو اس پروگرام کے بہت خلاف تھے ہمارے حکومتی ممبران جو اس وقت کی اپوزیشن میں تھے۔ پی ٹی آئی کے تمام لوگ کنٹینرز پر کھڑے ہو کر بلند و بانگ دعوے کرنے والے ممبران آج کس طرح سے ہر پروگرام کو "انصاف" کے نام سے label کر دیتے ہیں؟ میں بہت حیران ہوں ان کے ان دعوؤں کی اور ان کی جو performance ہے اس کو لے کر اور ان کے claims اور ان کے U turns کو لے کر۔

جناب سپیکر! اس سے آگے اگر دیکھیں تو زیر تعلیم پروگرام ہم نے ان بچیوں کے لئے شروع کیا جو کہ ایک Gender parity gap کو دور کرنے کے لئے تھا۔ ان بچیوں کو ایک ہزار روپے فی طالبہ stipend کے طور پر دیا کرتے تھے لیکن اب اس کا follow up نہیں ہے جو کہ ہمیں نظر نہیں آ رہا۔ بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کے لئے جو سکول بنائے گئے جنہیں uniform اور scholarships دیئے جاتے تھے وہ ویران ہو گئے اور ان کا کوئی follow up نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! یکساں تعلیمی نصاب کا بڑا چرچا تھا۔ میں پوچھنا چاہوں گی کہ ابھی تک کوئی frame-work بھی نہیں بنا سکے۔ اس سال اور پچھلے سال بھی آپ نے جو 10 ماہ گزارے ان میں اور اگلے سال کے لئے جو آپ targets لے رہے ہیں ان میں ابھی تک آپ نے یکساں تعلیمی نصاب کے لئے کوئی frame-work تیار نہیں کیا۔ ہمارے دور میں under the visionary leadership of قائد محترم میاں محمد نواز شریف اور قائد محترم میاں محمد شہباز شریف نے دن رات کی محنت سے جو پروگرام اور پراجیکٹس کامیابی سے صوبہ پنجاب میں لگائے ان سے quality education outcome ہوئی۔ ان میں سے ایک سکول کو پرائمری، ایلیمنٹری و سیکنڈری لیول تک انگلش میڈیم کرنا تھا۔ بہت محنت سے شروع کیا ہوا یہ پراجیکٹ تھا اور بڑے افسوس سے کہنا

پڑتا ہے کہ ہماری موجودہ حکومت نے اسے ختم کر کے ان سکولوں کے بچوں کو دوبارہ اردو میڈیم books ہاتھوں میں تھمادیں تو حیرانی کی بات ہے کہ جو دو نہیں ایک پاکستان کا نعرہ لگاتے تھے وہ خود دو پاکستان کی بنیادیں بہت کامیابی سے رکھ رہے ہیں جس پر میری طرف سے مبارکباد ہو۔

جناب سپیکر! دانش سکولوں کے فنڈز کو بھی کم کر دیا گیا۔ ہائر ایجوکیشن میں چار یونیورسٹیوں کے لئے بجٹ allocate کیا گیا جبکہ بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ نے چھ یونیورسٹیوں کا ذکر کیا ہے۔ Scholarship کو کم کر دیا گیا اور چائنا میں بیٹھے ہوئے students اس کی زندہ مثال ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میری reservations اس پر بھی ہیں کہ انہوں نے جو established universities کو اپنے name plates لگا کر اپنی گنتی کو بڑھانا چاہا میں چونکہ سیالکوٹ سے belong کرتی ہوں تو میں جی سی وومن یونیورسٹی سیالکوٹ کا یہاں پر حوالہ دینا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! میں witness ہوں اُن تمام syndicate meetings کی کہ جہاں پر اس کے لئے FHEC نے اُس sub-campus کے لئے فنڈز release کئے تھے جس کی تختی جناب عمران خان سے لگوائی گئی ہے تو میں بہت حیران ہوں کہ ناقص حکمت عملی اختیار کرتے ہیں اور اُس کے لئے ہوم ورک نہیں کیا ہوتا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ سپیشل ایجوکیشن کو دیکھیں تو سپیشل ایجوکیشن میں glad to see کہ وہاں دو سکولز کی establishment کی بات کی گئی ہے I wish کہ وہ ایسا کر پائیں لیکن ابھی تک جو دعوے کئے جا رہے ہیں اگر ہم دیکھیں ایک سال بعد جب کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں تو وہ دعوے بالکل کورے کاغذ کی طرح ہیں، کوئی کارکردگی دکھائی دیتی ہے، وہاں پر Voucher Scheme کا آغاز کیا جا سکا، سکالرشپ دیئے گئے اور نہ ہی کوئی ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی۔

جناب سپیکر! میں اگر literacy and non-formal basic education کی بات کروں تو میں حیران ہوں اور اس پر بھی میرے reservations ہیں کہ اس کے لئے بھی صرف اور صرف کاغذوں میں خانہ پُری کی گئی ہے ادھر اُدھر سے figures اُٹھا کر دی گئی ہیں۔ یہاں پر بھی کوئی credible کوئی practical working نہیں ہو پائی تو میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی working سے ہمارے منسٹری سے قطعاً بھی مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! میں تو یہی سمجھتی ہوں کہ ڈویلپمنٹ کے لئے کوئی بجٹ allocate کیا گیا تو overall اگر دیکھا جائے تو میرا نہیں خیال یہ اس amount کا بھی---

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے points آ گئے ہیں۔ جی، اب جناب محمد وارث شاد بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا اور میں وزیر خزانہ کی speech سے بات شروع کروں گا کہ یہاں on the floor of the House جو کہ ایک august House ہے یہاں میرے حساب سے غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے۔ یہاں یہ کہا گیا کہ ہم نے پچھلے سالوں سے اتنا زیادہ بجٹ allocate کر دیا۔ ابھی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی figures میرے سامنے ہیں انہوں نے 46 بلین ایجوکیشن کا ADP میں رکھا جبکہ پچھلے سال 18-2017 میں میاں محمد شہباز شریف کی حکومت میں 72.3 billion budget ADP کا تھا۔ کسی بھی ملک میں اگر priorities کریں تو صحت کے بعد تعلیم انتہائی اہم شعبہ ہے اور جس طرح ادھر ہماری طرف سے کہا گیا کہ پہلے یہ ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ ہیلتھ اور تعلیم پر خرچ نہیں ہو رہا تو اس میں تقریباً 26 billion rupees less خرچ کیا گیا۔ ادھر سے جو جواب آتے ہیں جس کو میں سن رہا تھا آپ نے بھی وہ smell کیا کہ ایک micro level پر چلے جانا ابھی جو منسٹر صاحب آئیں گے وہ بھی micro level پر چلے جائیں شاید ہو سکتا ہے وہ اس سے بھی نیچے چلے جائیں۔

جناب سپیکر! یہ یہاں micro level کی بات نہیں ہو رہی۔ یہاں macro level کی بات ہوتی ہے اور یہ figures بول رہی ہیں کہ آپ نے 26 بلین ایجوکیشن کے ADP میں کم کر دیا اور 30 فیصد آپ کا inflation سے کم ہو گیا ہے تو اس میں اب impact کیا ہوا۔ آپ نے ماشاءاللہ بڑا کام کیا تھا اُس وقت 1998 یا 1999 میں PEEF ابھی بنا ہی تھا کہ آپ نے اُس کو takeover کر لیا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اُس وقت یہ PEEF نے پنجاب میں اتنے بہترین رزلٹ دیئے۔ PEEF کی وجہ سے پنجاب کے جو dying cadre of public schools تھے اُن کو سہارا مل گیا اور اس کی وجہ سے گورنمنٹ آف پنجاب 400,500 روپیہ per student دیتی تھی اور غریب کے بچے کا ایک معیار آپ نے laydown کیا، آپ سے پہلے بھی ہوا اُس کو لے کر PEEF میں پورے پنجاب میں اتنے بڑے بڑے افسر بنے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے آکر اُس کا بجٹ curtail کر لیا۔ اسی طرح PEEF بنا تھا، انڈوومنٹ فنڈ بنا تھا مخیر حضرات اُس میں فنڈز دیتے تھے انہوں نے اُس میں دلچسپی ختم کر دی، اُس میں لوگ جاتے تھے اور جو ذہین طلباء غریبوں کے بچے وہ سکالر شپ لے کر کبھی LUMS میں پڑھتے تھے، کبھی NUST میں پڑھتے تھے، کبھی امریکہ کی یونیورسٹیز میں جاتے تھے۔ ابھی آپ نے recent case دیکھا یہاں پہلے بھی ذکر ہوا کہ میاں محمد شہباز شریف نے ایک سکیم دی تھی جس طرح اب global سلسلہ چل رہا ہے Chinese language سیکھنے کے لئے میاں محمد شہباز شریف نے ایک پروگرام شروع کیا تھا اُس میں سے غریب بچوں کے تین چار گروپس پڑھ کر آ گئے ہیں۔ بچوں کا آخری گروپ جن کا مجھے بھی WhatsApp آیا چیختے رہے، چلاتے رہے کہ خدا را ہمیں فنڈز دے دیں، ہم یہاں مزدوری کر رہے ہیں۔ ہم یہاں پڑھنے کے لئے آئے تھے بجائے چینی زبان سیکھنے کے مزدوری کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری بات وزیر خزانہ بھی کہیں سن رہے ہوں گے اور وزیر ایجوکیشن ادھر بیٹھے ہیں وہ 140 بچے اُدھر پھنسے ہوئے ہیں وہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ وہ میرے بچے نہیں ہیں وہ آپ کے بچے نہیں ہیں وہ غریبوں کے بچے ہیں، آپ نے ایسے کر دیا ہے کہ ہر طرف دہائی ہے اور بچے پھنسے ہوئے ہیں اب میں یہ سوچتا ہوں کہ وہ میرے بچے ہیں۔ اس طرح کے پروگرام انہوں نے شروع کر رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تو بریف کر رہا ہوں کہ جو ان کی health financial ہے اُس کو کنٹرول کریں۔ پھر یہ سارے بجٹ بنائیں۔ اپنی priority درست کریں۔ 52 فیصد سرمایہ کاری بیرون ملک سے ان کو کم آئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ہو گئی ہے، ٹھیک ہے شکریہ۔ اب محترمہ کنول پرویز!

محترمہ کنول پرویز: جناب سپیکر! گورنمنٹ نے 66۔ ارب سے زائد کا مجوزہ بجٹ پیش کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ یہ تعلیم دوست حکومت ہے۔ میں چند نکات میں ان کی تعلیم دوست پالیسوں کا ذکر آپ کے سامنے کروں گی۔ جیسے ہی نیا تعلیمی سال شروع ہوا تو تین ماہ تک مارکیٹ سے کتابیں غائب تھیں اور بچے دربدر ہوتے رہے۔ ان کی پرنٹنگ نہ ہونے کی وجہ سے اور ان کی محکمانہ لاپروائی کی

وجہ سے حکومت نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ ہم اداروں کو غیر سیاسی بنائیں گے لیکن اس کی سب سے بڑی مثال وزیر اعظم جناب عمران خان کے اپنے آبائی حلقے میں چار ایم پی ایز نے مل کر وہاں کے سی او کو زبردستی معطل کروا کر بالکل اپنے اُس دعوے کے خلاف چلے اور وہ چاروں معزز ایم پی ایز ہمارے اس ایوان کے ایم پی ایز اس بات کی مبارکباد کے مستحق ٹھہرے کہ انہوں نے مل کر ایک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ایک بندے کو جبری معطل کروایا۔

جناب سپیکر! پچھلے دس ماہ میں وزیر صاحب سکول ایجوکیشن میں کوئی نئی پالیسی نہ لا سکے، کوئی نئی سکیم متعارف نہ کروا سکے جبکہ ہمارے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کا سیکنڈ شفٹ سکول کا ایک پروگرام چل رہا تھا اُسی کو اب Insaf Afternoon school programme کا نام دے کر جھوٹے کریڈٹ لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! لاہور شہر سمیت، گجرات، مظفر گڑھ اور سرگودھا میں e-libraries کے نام پر ہمارے دور میں libraries قائم ہوئیں، جو کہ بڑی کامیابی سے چل رہیں تھیں لیکن ان کی محکمانہ غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے اُن تمام libraries کے بجلی کے بل pay نہ ہوئے جس کی وجہ سے اُن کے کنکشن معطل کر دیئے گئے، ختم کر دیئے گئے اور لوگ اُس سہولت سے بھی مستفید نہ ہو پائے۔

جناب سپیکر! پنجاب کی دو بڑی جامعات، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور راولپنڈی یونیورسٹی دونوں کے جو وائس چانسلر بغیر interviews کے لگوائے گئے، وہ بغیر Selection Committee کے process کے رکھے گئے اور صرف نواز دیا گیا۔

جناب سپیکر! ان کی تعلیم دوست پالیسی کا اندازہ اس بات سے لگائیں، ان کی غیر مستحکم پالیسی کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ پہلے آٹھ ماہ میں آٹھ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن تبدیل ہوئے۔ لوگ ان کے ساتھ کام کرنے میں comfort feel نہیں کرتے یا انہیں لوگوں سے کام لینا ہی نہیں آتا۔ وزیر موصوف کا سب سے بڑا کارنامہ سنئے۔ ٹیکسٹ بک بورڈ کا مخصوص نجی ادارے کو نوازنے کا خفیہ منصوبہ بے نقاب ہوا۔ وزیر سکول ایجوکیشن کی ہدایت پر ڈیڑھ لاکھ روپے ماہانہ تنخواہ کے عوض ڈاکٹر سلمیٰ لالک اور علی حنین کو 90 روز کے لئے hire کیا گیا۔ سرکاری خزانے سے بورڈ کی عمارت میں خفیہ کمرہ بھی بنایا گیا جہاں یہ تمام process ہوتا رہا اور سیکنڈ فلور کے auditorium کو

no go area قرار دیا گیا کیونکہ وزیر صاحب اپنی مرضی کے ایک نجی ادارے کو اپنی ہی بنائی ہوئی کتب کو فروخت کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ ضرور کہوں گی کہ یہاں نیب نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے چھ منٹ ہو گئے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں آخری بات کر کے wind up کروں گی کہ وزیر موصوف کا اختیار اپنی پالیسی پر اتنا بھی نہ تھا کہ انہوں نے ایک آرڈر جاری کیا کہ اساتذہ کو تبدیل نہیں کیا جائے گا لیکن ان کے تبادلے پر پابندی کے باوجود ان کے ضلعی افسران نے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! بس ٹھیک ہے یہ بات آگئی ہے۔ جناب مناظر حسین رانجھا!

جناب مناظر حسین رانجھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ تعلیم ایک انتہائی اہم موضوع ہے اور پاکستان کے اندر بسنے والے ہر مرد و عورت کے لئے بہت ضروری ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک ایک انسان تعلیم حاصل نہیں کرتا وہ ایک مکمل انسان نہیں بن سکتا۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ کوئی بھی حکومت ہو چاہے وہ مسلم لیگ کی ہو، پی ٹی آئی کی ہو یا کسی بھی پارٹی کی ہو تعلیم اور صحت ایسے شعبے ہیں جن پر ہر حکومت کو انتہائی خلوص، سچائی اور ایمانداری کے ساتھ توجہ دینی چاہئے۔ میری سوچ کے مطابق ہمارا جو موجودہ تعلیمی نظام ہے اس میں سب سے بڑی قباحت یہ ہے کہ۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، جناب مناظر حسین رانجھا! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میری سوچ کے مطابق پنجاب میں اور پاکستان میں تعلیمی نظام کو دو متوازی طبقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک غریبوں کا طبقہ ہے دوسرا امیروں کا طبقہ ہے۔ غریبوں کے بچے دیہاتی سکولوں میں پڑھتے ہیں جہاں پر فرنیچر نہیں ہے اور ضروری سہولتیں موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم صبح سویرے سڑکوں پر نکلتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے بچے سکول جا رہے ہوتے ہیں ان کی کمر پر بستوں کا اتنا وزن ہوتا ہے کہ خدا کی قسم اپنی حکومت پر بھی اور اپنے ملک پر بھی افسوس ہوتا ہے کہ ان معصوم بچوں پر اتنا بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم سے درخواست ہوگی کہ سب سے پہلا قدم آپ کو یہ اٹھانا چاہیئے، اسے اگر پاکستان میں نہیں کر سکتے تو کم از کم پنجاب میں ضرور کر دیں کہ پورے صوبے میں یکساں تعلیمی نظام قائم کیا جائے۔ لاہور کا کوئی بھی سکول ہو چاہے پرائمری ہو، سیکنڈری ہو، ہائی سکول ہو، پرائیویٹ ہو یا سرکاری ہو ان سب کا اور میرے گاؤں کے پرائمری سکول کا تعلیمی نصاب ایک جیسا ہونا چاہیئے۔ آج غریب بچے تعلیم حاصل کرنے کے لئے ترس رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آج امیروں کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے پاکستان کے بڑے سے بڑے قیمتی سکولوں میں پڑھ کر جہاں فیس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے اور سپریم کورٹ کے کہنے کے مطابق، ہائی کورٹ کے کہنے کے مطابق پرائیویٹ سکولوں نے اپنی فیس میں کمی نہیں کی۔ جو لوگ انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھ کر آتے ہیں اور دوسری طرف غریب کا بچہ، زمیندار کا بچہ یا کسان کا بچہ ایک پرائیویٹ سکول سے پڑھ کر آئے گا تو آپ ان دونوں کے درمیان کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے جناب وزیر تعلیم سے درخواست ہوگی کہ یہ مہربانی فرمائیں جب یہ اِس سائیڈ پر ہوتے تھے تو ان کی تقریریں ہمیں بہت اچھی لگتی تھیں، ان کے اندر جو محبت اور پیار تھا، جو پاکستان ازم تھا وہ ہمیں بہت اچھا لگتا تھا اور ہم یہ سوچتے تھے کہ اگر ان کو موقع ملا تو یہ ضرور اس میں تبدیلی لائیں گے۔

جناب سپیکر! وزیر تعلیم! اللہ کے فضل و کرم سے اِس وقت آپ کی حکومت ہے، آپ وزیر تعلیم ہیں اس لئے تعلیم میں ایسا نظام لائیں جس سے دریا کے کنارے غریب بچہ بھی وہی فائدہ حاصل کر سکے جو ایچی سن یا اعلیٰ تعلیمی اداروں کے بچے حاصل کرتے ہیں۔ جب تک آپ ایسا نہیں کریں گے اس وقت تک پاکستان کے اندر تبدیلی آسکتی اور نہ ہی یہاں کا غریب اس قابل ہو سکے گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، جناب خالد محمود!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! ماشاء اللہ آپ بہت تجربہ کار ہیں میری آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ اتنا بڑا موضوع ہے اور اس پر آپ صرف تین تین، چار چار منٹ دے رہے ہیں پھر اس پر بات تو نہیں ہو سکے گی۔

جناب سپیکر: جناب مناظر حسین رانجھا! صرف پوائنٹ آنا ضروری ہوتا ہے، آپ to the point بات کریں اس طرح لمبی بحث کا فائدہ نہیں ہے۔ بستے، بستے، بستے چھوڑ کر آپ to the point بات کریں پھر آپ کو جواب ملے گا۔ بستے تو انگلینڈ میں بھی بچوں نے اتنے بڑے اُٹھائے ہوتے ہیں۔ اب ساری دنیا میں بستے ہیں جو اُٹھانے پڑتے ہیں۔ جی، جناب خالد محمود!

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! شروع کرتا ہوں رب جلیل کے اس بابرکت نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ لمبے figures میں نہ جاؤں بلکہ آپ کی طرف سے دیئے گئے ٹائم میں ہی اپنی بات وزیر خزانہ اور وزیر ایجوکیشن کے گوش گزار کر سکوں۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو یہ کہوں گا کہ ایجوکیشن کے حوالے سے جو پیار پی ٹی آئی کے وژن میں تھا وہ اس بجٹ میں ہمیں بہت اچھی طرح نظر آیا ہے۔ سکول ایجوکیشن کے بجٹ میں 40 فیصد کمی کر دی گئی، میں ٹائم کی کمی کی وجہ سے figure نہیں بتاتا اور ہائر ایجوکیشن کے بجٹ میں بھی تقریباً 60 فیصد کمی کر دی گئی۔ اس کے ساتھ سپیشل ایجوکیشن جس کے بچے پہلے ہی بڑی توجہ کے طالب ہوتے ہیں اس کے بجٹ میں بھی 6 فیصد کمی کر دی گئی۔ اس کے ساتھ میں سرکاری سکولوں کے حوالے سے دو تین باتیں کروں گا۔

جناب سپیکر! سابقہ ادوار میں (ن) لیگ کی حکومت اور میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب کے پرائمری سکولوں میں انفراسٹرکچر کو بہتر کرنے کے لئے PRSP اتھارٹی کے ذریعے ضرورت کے مطابق کمرے بنوائے۔ اس کے باوجود آج بھی چونکہ آبادی اور تعداد زیادہ ہے تو آج بھی بچے باہر lawns، پلاٹوں اور ٹاٹوں پر بیٹھتے ہیں۔ مگر انہوں نے PESRP کے ذریعے کمرے دیئے، فرنیچر ز دیئے اور سکولوں کی حالت بہتر بنائی۔

جناب سپیکر! میں اپنے ضلع وہاڑی، بورے والا سمیت اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں کہ جب وہاں پر ان سکولوں کی strength کو دیکھتے ہوئے میاں صاحب نے ایک سولر سسٹم جو خاص طور پر پنجاب کے ہر پرائمری سکول میں دیا اور جب وہ لگا دیا گیا تو اس کے بعد ان کی دیکھ بھال اور ان کو سنبھالنے کے لئے چونکہ ٹیچرز صبح آتے تھے اور جب شام کو چھٹی ہو جاتی تھی تو وہ 2:00 بجے گھر چلے جاتے تھے تو سولر سسٹم چوری ہونے کے ڈر سے ایک بھرتی کا سسٹم شروع کیا جس میں باقی پنجاب میں بھی ایسا ہو گا مگر میں بورے والا سمیت اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں کہ وہاں پر 1418 لوگوں کو بھرتی کے لئے call کیا گیا۔ جب وہ سارا process مکمل ہوا then چونکہ پی ایم ایل (ن) کا tenure پورا ہوا تو نئی گورنمنٹ نے اس سسٹم کو ابھی تک break کیا ہوا ہے بلکہ 50 فیصد سے زائد وہاں پر سولر سسٹم کی پلیٹیں چوری ہو چکی ہیں اور ایف آئی آرز موجود ہیں۔ میں منسٹر ایجوکیشن سے request کروں گا کہ اس سسٹم پر چونکہ قوم کا پیسا لگا ہوا ہے اس کو بچانے کے لئے کم از کم ہر پرائمری سکول میں ایک درجہ چہارم کا نائب قاصد یا چوکیدار کوئی بندہ depute کر دیا جائے جو رات کی ڈیوٹی پر اس کی حفاظت کر سکے۔ اسی طرح پرائمری سکول میں جو بجلی کے بلز آتے تھے موجودہ گورنمنٹ نے ہیڈ ماسٹرز کو یہ پیغام convey کیا کہ ہمارے پاس بجلی کے بلز دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ آپ اپنے NSB فنڈز جو نان سیلری بجٹ دیا جاتا ہے اس سے اس بل کو pay کریں۔

جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب سے یہ پوچھ کر بتائیں کہ وہ نان سیلری بجٹ اتنا کم ہوتا ہے کہ وہ سکول کی چاردیواری کے اندر جو maintenance ہوتی ہے اس کو بھی بامشکل ہیڈ ماسٹر صاحب کمیٹی کے ذریعے پورا کرواتے ہیں تو پھر بجلی کے بلز وہ کہاں سے afford کریں گے؟ یہ ہے وہ پیار جو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے تعلیم کے ذریعے قوم کو دیا۔ اس میں، میں PEEF کے سکولوں کا بھی حوالہ دیتا ہوں کہ وہاں پر پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے PEEF سکولوں کو نئے ایڈمیشن سے منع کر دیا ہے کہ اگر آپ کے پاس 100 سیٹ ہے تو اب 100 ایڈمیشن کریں گے اس کو 100 سے اوپر نہ لے کر جائیں جس کی وجہ سے غریب آدمی کے بچے داخلے کے لئے دربدر ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ ان کو داخلے کی کہیں جگہ نہیں ملتی، اسی طرح ایک NSP پروگرام شروع کیا گیا تھا ان علاقوں میں وہ پروگرام شروع کیا گیا تھا جن پسماندہ علاقوں میں دو کلومیٹر کے قریب گورنمنٹ کا یا کوئی دوسرا

سکول موجود نہیں تھا۔ وہاں پر وہ سکولز NSP کے ذریعے اس لئے بنائے گئے تھے کہ وہاں پر وہ غریب لوگوں کے بچے بھی تعلیم حاصل کر سکیں اور وہ اچھے شہری ثابت ہو سکیں۔ میں اس کے ساتھ ہی ایک گھریلو سسٹم میں چھوٹے چھوٹے محلوں میں بچیوں کے لئے BECS کے نام سے ایک سکول دیا جسے غیر رسمی تعلیم کا ادارہ کہتے ہیں یا Basic Education Community Schools کہتے ہیں ان کی ٹیچرز کو پچھلے چار یا چھ ماہ سے سیلری دی جا رہی ہے اور نہ ہی ان بچوں کو کتابیں اور ان کی فیسوں کی ادائیگی کی جا رہی ہے تو جب بجٹ میں پہلے ہی اتنی کمی کر دی گئی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے---

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ مہوش سلطانہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ گورنمنٹ نے 20-2019 کے لئے ایجوکیشن میں 383 بلین کا ٹوٹل بجٹ allocate کیا ہے جو کہ ٹوٹل بجٹ کا 16.64 فیصد ہے۔ اس سے پہلے جب پی ٹی آئی نے اکتوبر میں آٹھ مہینے کا بجٹ دیا تھا تو وہ 373 بلین روپے تھا جو کہ ٹوٹل بجٹ کا 18.4 فیصد تھا لیکن اس لحاظ سے پی ٹی آئی حکومت نے جو ابھی بجٹ دیا ہے وہ اپنے ہی دیئے ہوئے بجٹ سے بھی کم بجٹ دیا ہے جبکہ 18-2017 میں پی ایم ایل(ن) نے جو ایجوکیشن کے لئے 345 بلین روپے بجٹ رکھا تھا وہ ٹوٹل بجٹ کا 17.51 فیصد تھا۔ اس کے مطابق پی ایم ایل(ن) کے دور میں ٹوٹل ایجوکیشن بجٹ 0.87 فیصد پی ٹی آئی گورنمنٹ کے بجٹ سے زیادہ رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ابھی موجودہ گورنمنٹ نے پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کا بجٹ cut کر کے اس کو 300 ملین روپے پر لے آئے ہیں جو کہ صرف running expenditure پورا کرے گا اس کے بجٹ کو بڑھایا نہیں گیا ہے۔ یہ ایک life changing programme تھا جس کے تحت 17۔ ارب روپے کی سکالرشپ more than three lakh بچوں کو دیئے گئے۔ یہ سکالرشپ بچوں کو equal opportunity دیتا تھا کہ وہ دنیا کی بہترین یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کریں۔ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی جانا چاہے، وہ کیمرج یونیورسٹی جانا چاہے یا وہ ہاورڈ یونیورسٹی جانا چاہے اس انڈوومنٹ فنڈ سے ان کو پوری funding کی جاتی تھی۔ I have

serious reservations about this programme اس کو ضرور جاری رکھنا چاہئے تھا کیونکہ یہ غریب کے بچوں کے لئے بہت بڑی سہولت تھی۔ پنجاب بھر کے ایجوکیشن کمیشن کے بجٹ کو بھی 500 ملین روپے سے کم کر کے 100 ملین روپے پر لے آئے ہیں۔ پنجاب ایجوکیشن کمیشن یونیورسٹیز کو گرانٹ دیتا ہے، اس کے علاوہ سکالرشپ فراہم کرتا ہے جو بھی نئی یونیورسٹیز بنیں گی ان کو گرانٹ پنجاب اور فیڈرل ہائر ایجوکیشن کمیشن دیتا تھا ان دونوں کا بجٹ cut کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں ہائر ایجوکیشن کے بجٹ میں پڑھ رہی تھی کہ اس سال 65 نئے کالجز دیئے جائیں گے جن میں 35 نئے کالج شروع ہوں گے اور کچھ پرانے کالجز ہیں جن کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر صرف یہ جاننا چاہوں گی، in fact اس پر بھی میری کچھ serious reservations ہیں کہ جو فیڈرل ہائر ایجوکیشن کمیشن ہے ان کے نوٹیفکیشن کے مطابق by 2020 ہمارا جو دو سالہ بی اے کا پروگرام ہے اور ماسٹر کا پروگرام ہے اس کو ختم کر دیا جائے گا، ہم BS four years کی طرف convert ہوں گے اور اس کے بعد دو سالہ ماسٹر پروگرام کو بھی ختم کر دیا جائے گا لیکن اگر ہم 65 نئے کالجز بنانے جا رہے ہیں، اس کے علاوہ ہمارے 750 almost existing colleges ہیں لیکن ہم فنڈز دس کالجز کے لئے رکھ رہے ہیں جو کہ BS four years کے campuses بنائے جائیں گے تو ہم اس کو کس طرح سے follow کریں گے جو ہائر ایجوکیشن کمیشن نے نوٹیفکیشن دیا ہے کہ ہم نے ہر کالج میں by 2020 BS 4 years کو شروع کرنا ہے۔

Mr Speaker! What will be the mode of education in all colleges after 2020 that I want to know from the Minister of Higher Education?

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میاں محمد شہباز شریف کا دانش سکول کا initiative تھا اور دانش سکولز کے لئے اس بجٹ میں فنڈز allocate نہیں کیا گیا ہے۔ دانش سکولز Centres of Excellence تھے وہ بچوں کو معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ معیاری لائف سٹائل بھی دیتے تھے۔ وہ تمام یتیم بچوں کے لئے بنایا گیا تھا اور most of the Danish Schools ساؤتھ پنجاب میں

کھولے گئے تھے۔ دانش سکول کا مقصد صرف literacy دینا نہیں تھا وہ اس کے ساتھ ethical education اور سوشل ایجوکشن بھی بچوں کو دیتا تھا جس کے تحت بچوں کو یہ موقع ملتا تھا کہ وہ کمیونٹی میں کس طرح سے survive کریں گے، وہ کس طرح سے اپنے ماحول میں آگے بڑھیں اور اس کو آگے لے کر جانا چاہئے تھے ہمیں اس کو گورنمنٹ سکولز کے لیول تک بھی لے کر جانا چاہئے تھا کیونکہ ہمارا سارا focus literacy پر رہتا ہے جبکہ ہم سوشل ایجوکیشن اور ethical education کو بالکل ignore کر دیتے ہیں۔ دانش سکول راجن پور کا ہی بچہ تھا جس نے 2018 میں اپنے بورڈ میں پوزیشن لی تھی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہمارے دانش سکول کے ہی بچے تھے جو لاس انجیلس میں گئے تھے اور وہاں پر انہوں نے international competition میں prize جیتا تھا۔ یہ تمام جو initiatives تھے وہ غریب بچوں کے لئے تھے چاہے وہ laptop کی سکیم تھی، چاہے وہ سکالر شپ تھی، چاہے وہ دانش سکولز تھے، پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ تھا یا جو Chinese Language کی سکالر شپ تھے یہ تمام initiatives ختم کئے گئے ہیں۔ Unfortunately ان کا کچھ alternative بھی بجٹ میں نہیں دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف ان چند subjects پر focus اس لئے کر رہی ہوں کہ یہ تمام کے تمام سوسائٹی کے poorest segments کے لئے شروع کئے گئے تھے لہٰذا میں چاہوں گی کہ ہمارے ایجوکیشن منسٹر ان پر ضرور غور کریں اور ان کے بارے میں کوئی بہتر decision لیں۔ ان تمام initiatives کے لئے کوئی بجٹ جاری نہیں کیا گیا لہٰذا میں request کروں گی کہ بجٹ کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جناب طارق مسیح گل!

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج شروع کرتا ہوں اس خدا کے نام سے جو کہتے ہیں کہ محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ اور میں تم کو آرام دوں گا۔

جناب سپیکر! حکومت وقت پی ٹی آئی کی حکومت جنہوں نے بائیس سال سے یہ نعرہ لگایا کہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی حکومت تعلیم پر بات نہیں کرتی، یہ صحت پر بات نہیں کرتی، یہ حکومت صرف برتیج کی بات کرتی ہے اورنج ٹرین کی بات کرتی ہے، میٹرو بس کی بات کرتی ہے اور موٹروے کی بات کرتی ہے۔ان لوگوں کا کنٹینر پر کھڑے ہو کر بائیس سال سے ایک ہی نعرہ ہوتا تھا کہ یہ حکومت صحت اور تعلیم پر بات نہیں کرتی۔ آج میں اس انقلابی پارٹی سے جو انقلاب کی آواز اٹھاتے ہیں، جو انقلاب کی بات کرتے ہیں، جو انقلابی نعرہ لگاتے ہیں، جو پاکستان کی تبدیلی کا نعرہ لگاتے ہیں، جو پاکستان کو تبدیل کرنے کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے صرف یہ پوچھتا ہوں کہ ان لوگوں نے تعلیم پر کیا کچھ کیا ہے ؟ان لوگوں نے تو 10 /9 ماہ کے اندر تعلیم کا بیڑا غرق کیا ہے۔ دانش سکول جو قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کی محنت کا نتیجہ ہے اوراس دانش سکول کے اندر ان یتیم بچوں کو تعلیم دی جاتی تھی۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! جب کوئی سچ بولتا ہے تو آپ کو تکلیف ہوتی ہے، آپ کو جتنی مرضی تکلیف ہو میں بولتا رہوں گا، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب طارق مسیح گل! ایک منٹ، آپ وہیں سے شروع کر لینا۔(حکومتی بنچز سے) دیکھیں! آپ اس طرح نہ کریں اور ان کو بولنے دیں۔ جب وہ بول رہے ہیں تو ان کی بات سنیں، ان کے points note ہو رہے ہیں اور جواب دینے کے لئے دونوں منسٹر صاحبان یہاں موجود ہیں۔ بڑی مہربانی

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ بات کر رہا تھا کہ دانش سکول یتیم بچوں کے لئے بنایا گیا، مسکین بچوں کے لئے بنایا گیا، ان بچوں کے لئے بنایا گیا جن کے ماں باپ نہیں تھے لیکن آج یہاں پر دانش سکول کی بات کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ اس بچی کو یاد کریں جسے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف نے دانش سکول سے اٹھا کر باہر بھیجا اور اس نے وہاں پر جا کر پاکستان کے نام کو اونچا کیا، میرے وطن کو، میرے پاکستان کو اور اس نام کو جو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا پاکستان ہے اس نام کو اس بچی نے بڑی سرفرازی بخشی، یہ ہے انقلاب۔

جناب سپیکر! میں اس انقلابی پارٹی سے پوچھتا ہوں کہ آپ کس انقلاب کی بات کرتے ہیں، آپ کیسے انقلاب کی بات کرتے ہیں ؟ جس انقلاب میں تعلیم کی بات کی جاتی ہے، صحت کی بات کی جاتی ہے، غریب کا سوچا جاتا ہے، مہنگائی کا سوچا جاتا ہے اور نہ ہی کسی انسان کی بیماری کا سوچا جاتا ہے۔ آپ کس انقلاب کی بات کرتے ہیں، آپ کس تبدیلی کی بات کرتے ہیں ؟

جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ دانش سکول کی طرح فیصل آباد میں New Governance School System کا اجراء کیا گیا۔ یہ انقلابی حکومت کہتی ہے کہ ہم نے انقلاب لانا ہے، ہم تو انقلاب کی بات کرتے ہیں، ہم تو انقلاب چاہتے ہیں لیکن یہ کیسا انقلاب چاہتے ہیں ذرا سنیے اور میں یہ بات ایوان میں بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات اپنی پچھلی تقریر میں بھی کہہ چکا ہوں کہ فیصل آباد میں اس سکول کی دیوار کے ساتھ گندے پانی کا کنواں بنا دیا گیا ہے، اس سکول میں سولہ سے سترہ سو بچے زیر تعلیم ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر تعلیم سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر میری بات جھوٹی ہے تو مجھے بتائیں میں یہاں پر ہر سزا لینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ آپ کی بات ہو گئی ہے۔ آپ کے پانچ منٹ نہیں بلکہ زیادہ ہو گئے ہیں، اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ راحیلہ نعیم! آپ بات کریں۔ چودھری اقبال! ذرا اہناں دیاں بریکیاں ویکھ لیئو۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ اس حکومت نے کنٹینر پر کھڑے ہو کر عوام کو مفت تعلیم، یکساں نظام تعلیم دینے کا اور نہ جانے کون کون سے دعوے کئے تھے، اگر ان کی وہ بڑھکیں بھی یاد کروا دی جائیں تو آج انہوں نے جس قسم کا

بجٹ پیش کیا ہے اور اس کے اندر ایجوکیشن کے لئے جس طرح کی allocation کی ہے تو میرا خیال ہے کہ آج ان کا آئینہ بھی شرما جائے گا کہ انہوں نے ایجوکیشن کے ساتھ کیا ظلم کر دیا ہے۔ جب میرے بھائی یہاں اپوزیشن میں ہوا کرتے تھے جو ماشاءاللہ آج منسٹر بھی ہیں بڑا بڑھ چڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے۔ آج جب یہ مفت تعلیم دینے کی باتیں کرتے ہیں تو مجھے بتائیے کہ انہوں نے 8/9 مہینوں میں کون سے ایسے اقدامات کر دیئے کہ آپ مفت تعلیم دینے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری لیپ ٹاپ سکیم جس کے ذریعے پڑھے لکھے بچوں کو oblige کیا جاتا تھا آپ اس پر objections لگایا کرتے تھے اور بے تحاشا تنقید کیا کرتے تھے۔

جناب سپیکر! آپ بتائیے کہ کیا آپ سٹوڈنٹس کے لئے کوئی ایسا initiative لے رہے ہیں؟ آپ تنقید ضرور کرتے تھے لیکن پھر آپ نے اس کی تقلید بھی کی، آپ نے اس کی پیروی بھی کی۔جو اچھے اقدامات ہوں، جو اس ملک کی بہتری کے لئے ہوں، اچھی پالیسی بنانے کے لئے ہوں اگر آپ اسے follow کریں تو میرا خیال ہے کہ یہ بہتر اقدام ہے اسے رُوک نہیں دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہم لوگ بھی آج یہاں پر بات کر رہے ہیں کہ ہمارے بہت سارے ایسے ہونہار سٹوڈنٹس جو دوسرے ممالک میں سکالرشپ پر ہیں وہ آپ کی امداد کے فنڈ کے لئے آپ کی شکل دیکھ رہے ہیں۔ آپ یہ کیا زیادتی اور ظلم کر رہے ہیں؟ آپ ایک طرف تو پاکستان میں نئی تبدیلی کی بات کرتے ہیں لیکن تبدیلی کی یہ شکل دکھائی کہ پنجاب کے اندر تعلیم کے بجٹ پر cut لگا دی۔ انہوں نے ایسے کیسے cut لگا دی۔

جناب سپیکر! حدیث نبویؐ ہے کہ علم نور ہے اور جہالت گمراہی، یہ حکومت تو جہالت اور گمراہی کی طرف چل پڑی ہے۔ آپ تعلیم کا نام لے کر عوام کو بے وقوف بناتے رہے لیکن جب بجٹ دینے کی باری آئی اور اقدامات دینے کی باری آئی تو آپ نے اس بجٹ کے اندر کٹوتی کر دی ہے۔ وہ تمام سکول جہاں غریب کا بچہ پڑھتا تھا اور سکالرشپ لے رہا تھا آج آپ انہیں بند کرنے کے درپے ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے بتایئے کہ تبدیلی کے نام پر کون سا ظلم ہے جو پاکستان کے ساتھ روا کیا جا رہا ہے، جو پنجاب کے عوام کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ مجھے ایک بات ضرور نظر آتی ہے چونکہ پنجاب کے عوام نے ان کو منتخب نہیں کیا اور یہ سلیکشن کی صورت میں یہاں بیٹھے ہیں اس لئے انہوں نے بجٹ کے اندر اس بات کی عکاسی کی اور بجٹ میں ایجوکیشن میں cut لگا دی۔

جناب سپیکر! آپ مجھے تھوڑی سی اور بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا ایک منٹ اوپر ہو گیا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! آپ اتنے سخی ہیں، آپ نے تھوڑی دیر بعد ہی bell بجا دی ہے۔

جناب سپیکر: دونوں منسٹر صاحبان یہاں موجود ہیں اور انہوں نے آپ کی ساری باتوں کا جواب بھی دینا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ دونوں منسٹر صاحبان علیحدہ علیحدہ بولیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم صرف تھوڑا تھوڑا highlight کریں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، علیحدہ علیحدہ بات کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے لیکن to the point بات کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جو جو points اٹھائے گئے ہیں انہی پر بات کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اپنے فاضل ممبرز کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے جو جو in put دی ہے وہ ساری problems انہی کی create کی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو سب سے پہلے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی ongoing سکیمیں جو انہوں نے دانش سکول جیسا ایک سفید ہاتھی کھڑا کیا ہوا تھا۔ دانش سکول صرف اس لئے کھڑا کیا گیا کہ کسی نہ کسی طرح اپنا نام لگانے کے لئے کہ ہم نے ایک ایسی چیز بنائی ہے۔ اگر آپ اس چیز کے اندر جا کر دیکھیں کہ پچھلے دس سالوں میں پنجاب کے اندر جتنا تعلیم کو تباہ کیا گیا ہے پاکستان کی تاریخ میں اس محکمے کی اتنی تباہی نہیں ہوئی ہو گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایجوکیشن کے 13 ڈیپارٹمنٹس ہیں آپ جا کر دیکھیں کہ وہاں ہر چیز ٹوٹی ہوئی ہے۔ ہم ابھی تک ان کی 94 سکیموں میں سے 59 سکیموں کو ADP میں support کر رہے ہیں۔ انہوں نے دانش سکول کی بات کی ہے ٹوٹل بیس دانش سکول ہیں جن میں سے ابھی بھی چھ دانش سکول under construction ہیں جن کی ہم payment کر رہے ہیں۔ یہ اربوں روپے ہیں جو اس مد میں جانے ہیں اور یہاں بچوں کی ٹوٹل تعداد ہزاروں میں ہے۔ اگر یہی پیسا دوسرے پروگرامز میں لگایا جاتا تو ان کے اندر لاکھوں بچوں کو support کیا جا سکتا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر PCTB کی بات ہوئی، میں آپ کو بتاؤں کہ آتے ہی پہلے دو مہینوں کے اندر ایک فیصلہ کیا گیا اور یہ فیصلہ کرنا تھا۔ انہوں نے پہلے پرنٹنگ اور پبلشنگ کے لئے اپنے لوگ رکھے ہوئے تھے لیکن ہم نے bidding کو open کر دیا اور صرف ایک فیصلے سے 58 کروڑ روپے بچائے گئے ہم نے open bidding کر دی کہ سب آ کر اس میں bid کریں۔

جناب سپیکر! انہوں نے PEEF کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ ایک اچھا پروگرام ہے۔ اس سال ہم انشاءاللہ تعالیٰ ایک لاکھ بچے PEEF کے تحت لے کر آئیں گے۔ اس طرح انہوں نے out of school children کے حوالے سے بھی بات کی ہے۔ سابق حکومت نے afternoon school کا ایک پروگرام شروع کیا تھا۔ یہ مکمل طور پر failed پروگرام ہے۔ یہ پروگرام چلا ہی نہیں اور دو دو، اڑھائی اڑھائی سال سے ٹیچرز کو تنخواہوں نہیں مل سکیں۔ ہم نے ان ٹیچرز کی تنخواہوں کا بندوبست کیا ہے اور اب انہیں تنخواہیں دینا شروع کی ہیں۔ ہماری حکومت نے Phase-I کے تحت afternoon school programme بائیس اضلاع میں شروع کیا ہے اور Phase-II کے تحت ہم انشاءاللہ 36 اضلاع کے اندر یہ پروگرام شروع کریں گے۔ یہ سب کچھ out of school children کے لئے کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! سابق حکومت نے صوبہ پنجاب میں شعبہ تعلیم کے حالات اس قدر خراب کر دیئے ہیں کہ پانچویں جماعت تک تو پرائمری سکولز موجود ہیں جبکہ چھٹی جماعت کے لئے 70 فیصد بچوں کے لئے پنجاب میں schools available ہی نہیں ہیں۔ پنجاب کے 70 فیصد بچے چھٹی جماعت میں نہیں جاسکتے کیونکہ ان کو سکول میسر ہے اور نہ ہی کوئی عمارت موجود ہے۔ اس کے باوجود سابق حکومت کہتی ہے کہ ہم نے شعبہ تعلیم کے حوالے سے بہت زیادہ کام کیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب مراد راس! کیا سابق حکومت کے دور حکومت میں دس ہزار پرائمری سکول بند کر دیئے گئے تھے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! پرائمری سکول تو موجود تھے لیکن اس سے آگے elementary schools available نہیں تھے۔

جناب سپیکر: جناب مراد راس! آپ کی یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن میرے خیال میں سابق حکومت کے دور حکومت میں دس ہزار پرائمری سکول بھی بند ہوئے تھے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! بالکل پرائمری سکول بند ہوئے ہیں لیکن وہ گھوسٹ سکول تھے۔ ہم نے گھوسٹ سکول بند کئے ہیں۔ میں اب آپ کو ایک اور چیز بتانا چاہتا ہوں۔ سابق حکمران ٹیچرز کی ٹرانسفر کے حوالے سے ایک اہم فیصلہ کر سکتے تھے لیکن انہوں نے نہیں کیا۔ آج ہماری حکومت نے ٹیچرز کی ٹرانسفر پالیسی online کر دی ہے۔ یہ کیوں نہیں کر سکے؟ یہ فیصلہ کرنے کے لئے ان کے پاس دس سال موجود تھے۔ اگر آپ ٹیچرز کی زندگی آسان نہیں کریں گے تو وہ بچوں کو پڑھانے کی طرف focus کس طرح کریں گے؟ ہم نے ٹیچرز کی ٹرانسفر کو online کر دیا ہے۔ اب ٹیچرز گھر میں بیٹھ کر اپنی ٹرانسفر کے لئے apply کر سکتے ہیں۔ اس میں حکومت کا ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا۔ ہم نے ایک سافٹ ویئر بنایا، اس سافٹ ویئر کو استعمال کیا اور آج 35 ہزار سے زیادہ ٹیچرز اپنے تبادلے کے لئے اس پر apply کر چکے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس summer میں in the district and out of district ٹیچرز کے تبادلے online کئے جائیں گے۔ ہر سال 50 سے 70 ہزار اساتذہ کے تبادلے ہوتے ہیں۔ یہ کتنے روپے کی کرپشن تھی؟ یہ ہر سال چار سے پانچ ارب روپے کی کرپشن تھی جو کہ ہم نے بند کر دی ہے اور

اس کرپشن کو بند کرنے کے لئےzero cost آئی ہے۔سابق حکمرانوں نے اس کرپشن کی دُکان کو بند کرنے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی تھی۔

جناب سپیکر!یہاں پر حزب اختلاف کے بہت سے معزز ممبران نےcurriculum کے حوالے سے بات کی ہے۔یہ اپنے اپنےlevel کی بات ہے کہ کسی کی سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے اور کسی کی سمجھ میں نہیں آتی۔یہ سمجھتے ہیں کہcurriculum پر ایک دم کام ہو جائے گااور فوراً ایک جیسا نصاب ہو جائے گا جبکہ عملی طور پر ایسا ممکن نہیں ہے۔ان چیزوں پر اس وقت کام ہو رہا ہے،ہم نے اس کے لئے ٹیمیں بٹھائی ہوئی ہیں اور ان کوtargets دیئے گئے ہیں۔انشاءاللہ تعالیٰ curriculum کے حوالے سےfirst phase میں جو کام ہو رہا ہے وہ آپ کو پرائمری سکول کی کتابوں کے اندر مارچ2020 میں نظر آئے گا۔

جناب سپیکر!میں نے اپنی پہلی پریس کانفرنس میں بھی کہا تھا کہ پرائمری سکول کے curriculum میں جوchanges کی جائیں گی وہ آپ کو مارچ 2020 میں کتابوں کے اندر نظر آئیں گی۔انشاءاللہ تعالیٰ پہلے ایکcurriculum frame-work بنے گا اور پھر سب کو اس frame-work میں رہنا پڑے گا کیونکہ ہر سکول کی کتابPCTB سے منظور ہو کر شائع ہو گی اور صرف وہی کتابیں منظور کی جائیں گی جو کہ اسcurriculum frame-work کے اندر ہوں گی۔

جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز ممبران سے یہ کہوں گا کہ اگر سکولز ایجوکیشن کے حوالے سے انہیں کوئی مسائل درپیش ہیں تو ہمارا آفس حاضر ہے۔It's an open door policy. سب ہمارے پاس تشریف لائیں ہم آپ کے تمامgrievances کوredress کریں گے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر:جی،مہربانی۔اب منسٹر ہائر ایجوکیشن بات کریں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت(جناب یاسر ہمایوں):بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!سب سے پہلے تو میں اپنے فاضل ممبران حزب اختلاف کا انتہائی شکر گزار ہوں کیونکہ مجھے ایسے لگتا ہے کہ یہ اس بجٹ کو بڑھانے کے لئے تقاریر کر رہے ہیں کٹوتی کرنے کے لئے نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے جو figures quote کئے گئے ہیں وہ overall budget and amount کے حوالے سے quote کئے گئے ہیں۔ معزز ممبران حزب اختلاف نے percentage allocation کی بات نہیں کی اور میرا خیال ہے کہ percentage allocation کے حساب سے ہائر ایجوکیشن کے بجٹ میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ اضافہ ہوا ہے۔ اصل اور اہم چیز یہ ہے کہ جو amount ملتی ہے آپ اس کو کتنا efficiently spend کرتے ہیں۔ اس سال کے بجٹ میں محکمہ تعلیم کے لئے جو allocation ہوئی ہے اس کی implementation میں ہماری efficiency انشاءاللہ تعالیٰ نظر آئے گی۔

جناب سپیکر! یکساں نظام تعلیم کی بات سب کرتے ہیں۔ میرے خیال میں کسی کو سمجھ نہیں ہے کہ یکساں نظام تعلیم کیا ہے اور اسے implement کیسے کرنا ہے؟ پاکستان کو بنے ہوئے 70 سال ہو چکے ہیں لیکن یہ تفریق دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کو ختم کرنے کے لئے پرائمری لیول پر آپ کو curriculum تبدیل کرنے کی ضرورت ہے جس کا ذکر محترم وزیر سکولز ایجوکیشن کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ examination system میں ایک drastic change کی ضرورت ہے لیکن یہ تبدیلی ایک سال میں نہیں آئے گی بلکہ اس حوالے سے ہم نے پانچ سالہ frame-work ترتیب دیا ہے اور اس پر ہم نے کام شروع کر دیا ہے۔ اس حوالے سے سب سے پہلا کام آپ کو اس سال intermediate and matriculation کے result card میں نظر آئے گا کیونکہ ہم absolute marking سے نکل کر relative grading کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم لوگ absolute marking کے addict ہو چکے ہیں کہ 1100 میں سے 1050 نمبر لینے ہیں اور ایک ایک نمبر کے لئے جدوجہد ہو رہی ہوتی ہے جبکہ تمام دنیا میں grading ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے لی جاتی ہے۔ ایک curve بنایا جاتا ہے اور اس curve پر جو highest step پر ہوتا ہے اس کو گریڈ "A" ملتا ہے اگلے کو "B" ملتا ہے، average کو "C" ملتا ہے اور اسی طرح یہ سلسلہ آگے چلتا رہتا ہے۔ اس سے ہوتا یہ ہے کہ اگر کبھی paper مشکل آجائے یا paper change بھی آجائے تو آپ کے گریڈ میں تبدیلی نہیں آتی۔ ہم نے اپنے نظام تعلیم کو تبدیل کرنا

ہے اور ہمیں بخوبی علم ہے کہ اس کو کیسے تبدیل کرنا ہے۔اس وقت ملک میں رٹہ سسٹم چل رہا ہے۔ہم اس کو تبدیل کر کے ایک ایسا سسٹم لانا چاہتے ہیں جس میں بچے creative ہوں، ان کی critical thinking develop ہو اور ان کی comprehensive skill develop ہو۔ یہ سسٹم ایک ہی دن میں نہیں لایا جا سکتا۔ہم نے ایک طرف examination system کو اوپر سے تبدیل کرنا ہے اور نیچے سے پرائمری سکول کے curriculum کو تبدیل کرنا ہے۔اس کا effect گیارہ یا بارہ سالوں میں آئے گا۔اس حوالے سے ہمیں حزب اختلاف کے ساتھ ایک معاہدہ کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر!میں دعوت دیتا ہوں کہ حزب اختلاف کے وہ معزز ممبران جو شعبہ تعلیم میں تبدیلی کے خواہش مند ہیں وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔یہ ہماری آنے والی نسلوں کا مسئلہ ہے اور ہم یہ سب کچھ point scoring کے لئے نہیں کر رہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ایک معزز ممبر نے یہاں تقریر کرتے ہوئے بڑی اچھی بات کہی ہے کہ دو سالہ بی ایس سی / بی اے سسٹم کو ختم کیا جائے اور موجودہ بجٹ میں چار سالہ بی ایس سی / بی اے پروگراموں کے لئے allocation نہیں کی گئی۔ان کا point درست ہے لیکن میرا خیال ہے کہ انہوں نے بجٹ کو مکمل study نہیں کیا۔

جناب سپیکر!ان کی حکومت نے کیمیونٹی کالج سسٹم تجویز کیا تھا لیکن اس پر عملدرآمد نہیں کر سکی۔ہم دو سالہ پروگرام کو اس سے replace کر رہے ہیں اس کے لئے کسی نئے انفراسٹرکچر کی ضرورت نہیں ہے۔یہ بنیادی طور پر ایک soft change ہے۔ہم ایسا curriculum لے کر آ رہے ہیں جو کہ انڈسٹریز کے ساتھ relevant ہو گا۔دو سال کے بعد آپ کو نوکریاں مل سکیں گی۔ابھی آپ بی اے پاس کر لیں تو پھر بھی نوکری نہیں ملتی۔

جناب سپیکر!اب دو سالہ پروگراموں کو چار سالہ پروگراموں میں transfer کیا جا سکے گا۔حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے بہت سے معزز ممبران اس سسٹم کو بخوبی سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر!معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے PEEF کے سکالرشپ پر اعتراض کیا گیا ہے۔ہمیں PEEF کے پروگرام کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں کیونکہ تمام طالب علموں کو بہتر تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔سابق حکومت کا یہ ایک اچھا پروگرام ہے لیکن

اس میں مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے بہت سارا پیسا low yield accounts میں invest کیا ہوا ہے اور real time میں وہ پیسا اصل میں کم ہو رہا ہے یعنی آج کے 17۔ارب روپے کی value پانچ سال بعد 17۔ارب روپے نہیں رہے گی۔ وہ لوگ جو تھوڑا بہت economics کو سمجھتے ہیں انہیں اس کا بخوبی علم ہے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ PEEF کے اکاؤنٹ میں funding بڑھانے کی بجائے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو ہر سال allocate کیا کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس پروگرام کو جاری رکھیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"66۔ارب37کروڑ36لاکھ7ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبرPC21015"تعلیم"کم کرکے ایک روپیہ کردی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو66۔ارب37کروڑ36لاکھ7ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب اجلاس بروز منگل مورخہ 25۔جون 2019 سہ پہر 3:00بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل،25-جون2019

(یوم الثلاثہ،21-شوال المکرم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 9

593

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25-جون 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 20-2019

مطالبات زر برائے سال 20-2019 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 5 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال 20-2019 (حصہ اول) صفحات 1 تا 2

مطالبہ نمبر PC21002

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4-ارب 49 کروڑ 93 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال 20-2019 (حصہ اول) صفحات 3 تا 4

594

مطالبہ نمبر PC21003	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو67 کروڑ83لاکھ67 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**صوبائی آبکاری**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات5 تا6
مطالبہ نمبر PC21004	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو75 کروڑ80لاکھ43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**اسٹامپ**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات7 تا8
مطالبہ نمبر PC21005	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4۔ارب5 کروڑ31 لاکھ 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جنگلات** "برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات9 تا10
مطالبہ نمبر PC21006	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10 کروڑ77لاکھ81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**رجسٹریشن**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات11 تا12

595

مطالبہ نمبر
PC21007

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو55 کروڑ72لاکھ11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال20-2019
(حصہ اول)
صفحات13 تا14

مطالبہ نمبر
PC21008

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک ارب40کروڑ 41لاکھ 8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**دیگر ٹیکس و محصولات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال20-2019
(حصہ اول)
صفحات15 تا16

مطالبہ نمبر
PC21009

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو21۔ارب24کروڑ 90لاکھ 52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**آبپاشی وبحالی اراضی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال20-2019
(حصہ اول)
صفحات17 تا18

مطالبہ نمبر
PC21010

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو49۔ارب74کروڑ 82لاکھ31ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **انتظام عمومی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال20-2019
(حصہ اول)
صفحات21 تا22

596

مطالبہ نمبر PC21011

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو23۔ ارب17کروڑ 61لاکھ70ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**نظام عدل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات26تا27

مطالبہ نمبر PC21012

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10۔ارب43کروڑ 48لاکھ14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جیل خانہ جات و سزایافتگان کی بستیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات30تا31

مطالبہ نمبر PC21013

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب15۔ارب 63کروڑ32لاکھ80ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پولیس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات32تا33

مطالبہ نمبر PC21014

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو19 کروڑ90لاکھ17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**عجائب گھر**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات34تا35

597

مطالبہ نمبر PC21015

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو66-ارب37کروڑ 36لاکھ7ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعلیم**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات36تا37

مطالبہ نمبر PC21016

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**ایک کھرب**41-ارب 77کروڑ16لاکھ61ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات38تا39

مطالبہ نمبر PC21017

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10-ارب33کروڑ 8لاکھ75ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صحت عامہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات40تا41

مطالبہ نمبر PC21018

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو18-ارب94کروڑ96لاکھ 93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**زراعت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات42تا43

598

مطالبہ نمبر PC21019

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو91 کروڑ10 لاکھ 90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ماہی پروری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات44 تا45

مطالبہ نمبر PC-21020

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو13۔ ارب22 کروڑ4لاکھ 57ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ویٹرینری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات46 تا47

مطالبہ نمبر PC21021

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب44 کروڑ79لاکھ 94ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**کوآپریشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات48 تا49

مطالبہ نمبر PC21022

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9۔ارب43 کروڑ51لاکھ 27ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صنعتیں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات50 تا51

599

مطالبہ نمبر PC21023	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9-ارب45کروڑ 92 لاکھ71ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**متفرق محکمہ جات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات52تا53
مطالبہ نمبر PC21024	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9-ارب36کروڑ 95لاکھ67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سول ورکس**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات55تا56
مطالبہ نمبر PC21025	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 12-ارب23کروڑ 69لاکھ18ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**مواصلات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات59تا60
مطالبہ نمبر PC21026	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو55کروڑ12لاکھ 44ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات61تا62

600

مطالبہ نمبر PC21027	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **ایک ارب 60 کروڑ 22 لاکھ 95 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ریلیف**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات 63 تا 64
مطالبہ نمبر PC21028	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **2 کھرب 44-ارب 90 کروڑ** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پنشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات 67 تا 68
مطالبہ نمبر PC21029	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **29 کروڑ 55 لاکھ 26 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات 69 تا 70
مطالبہ نمبر PC21030	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **21-ارب 61 کروڑ 73 لاکھ 70 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سبسڈیز**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات 71 تا 72

601

مطالبہ نمبر PC21031	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **4 کھرب64-ارب 78 کروڑ66 لاکھ34 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**متفرقات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات73تا74
مطالبہ نمبر PC21032	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**80 کروڑ37 لاکھ4 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال2019-20کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**شہری دفاع**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات76تا77
مطالبہ نمبر PC13033	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**ایک کھرب5-ارب 4 کروڑ58 لاکھ21 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات78تا79
مطالبہ نمبر PC13034	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**9 کروڑ32 لاکھ3 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال2019-20کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات82تا83

602

مطالبہ نمبر PC13035	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **ایک ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات84 تا85
مطالبہ نمبر PC13050	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **84-ارب40 کروڑ** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سرمایہ کاری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات92 تا93
مطالبہ نمبر PC22036	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **2 کھرب55-ارب 30 کروڑ85 لاکھ85 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ترقیات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات94 تا96
مطالبہ نمبر PC12037	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **25-ارب34 کروڑ 30 لاکھ61 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعمیرات آبپاشی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات97 تا98

603

مطالبہ نمبر PC12041	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو35-ارب سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**شاہرات و پل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات99 تا100
مطالبہ نمبر PC12042	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 34-ارب34کروڑ 83 لاکھ54ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سرکاری عمارات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات101 تا 102
مطالبہ نمبر PC12043	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 76-ارب97کروڑ 72لاکھ 53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خودمختار ادارہ جات وغیرہ**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات103 تا104

605

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

منگل، 25-جون 2019

(یوم الثلاثہ، 21-شوال المکرم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا
مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ
رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ
مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ
وَ اعۡفُ عَنَّا ٝ وَ اغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَ ارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا
فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۸۶﴾

سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما (286)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اج سِک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اُداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زُلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہِن مدھ بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رَب دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ ما اجملک ما احسنکَ ما اکملکَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لائے
تو معزز ممبران حزب اقتدار نے ڈیسک بجا کر ان کا استقبال کیا)

سرکاری کارروائی

بحث

مطالبات زر برائے سال20-2019 پر بحث اور رائے شماری

(---جاری)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 کے مطالبات زر پر کارروائی دوبارہ سے شروع کر رہے ہیں۔مورخہ 24۔ جون2019 کے اجلاس میں دو مطالباتِ زر اور ان پر کٹ موشنز پیش کی جاچکی ہیں ان پر رائے شماری بھی ہوچکی ہے۔ جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا کہ کٹ موشنز کے ذریعے مطالبات زر پر کارروائی آج شام 5.00 بجے تک جاری رہے گی، 5.00 بجے کے بعد باقی مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (4)144 کے تحت گلوٹین کا اطلاق ہو گا جو براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب ہم کارروائی کا آغاز کر رہے ہیں۔ مطالبہ زر نمبر PC21018 زراعت ہے۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC21018 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC21018

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 18۔ارب 94 کروڑ 96 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو18-ارب94کروڑ96لاکھ 93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

CHAUDHARY MOHAMMAD IQBAL: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب ناصر محمود، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، جناب لیاقت علی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری نوید اشرف، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، رانا عبدالستار، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، جناب منان خان، بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، شوکت منظور چیمہ، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد نواز چوہان، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالروٴف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب مظفر علی شیخ، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد الیاس، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب شفیق احمد، جناب محمد اجمل، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، آغا علی حیدر، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالروٴف، میاں جلیل احمد، جناب محمود الحق، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب شہباز احمد، جناب مرغوب احمد، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک غلام حبیب اعوان، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، جناب رمضان صدیق، جناب اختر

حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب محمد الیاس خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، جناب خضر حیات، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب نشاط احمد خان، جناب بابر حسین عابد، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عطاالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، جناب شاہ محمد، جناب خان محمد صدیق خان بلوچ، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب کاشف محمود، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، جناب محمد افضل گل، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، جناب محمد ارشد جاوید، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طحٰیا نون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزاء، محترمہ منیرہ یامین ستّی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ نفیسہ امین، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، محترمہ جوئس روفن جولیس، جناب منیر مسیح کھوکھر، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے کٹ موشن موصول ہوئی ہے۔ محرک کٹ موشن پیش کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"18-ارب94کروڑ96لاکھ93ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبرPC21018 "زراعت" کم کرکے ایک روپیہ کردی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"18-ارب94کروڑ96لاکھ93ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبرPC21018 "زراعت" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

MINISTER FOR AGRICULTURE(Malik Nauman Ahmad Langrial): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: اس کٹ موشن پر محرکین کی جو لسٹ آئی ہے اس کے مطابق باری باری بات کریں گے۔ پہلے چودھری محمد اقبال بسم اللہ کریں گے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر بات کرنے کی اجازت دی۔ صوبہ پنجاب وہ صوبہ ہے جو شروع سے ہی اناج گھر کے نام سے مشہور ہے اور اسے food basket صوبہ کہتے تھے۔ اس کا4/1 حصہ ہندوستان میں رہ گیا اور4/3 حصہ پاکستان کے اندر ہے۔ یہ اتنا بڑا صوبہ جس کے اناج گھر کا بڑا حصہ پاکستان میں ہے۔ وہ صوبہ جو پورے انڈیا کو feed کرتا تھا وہ اگر آج پاکستان کو feed نہیں کر سکتا تو پھر ہم اس صوبے کے اندر کیا کر رہے ہیں؟ زراعت وہ موضوع ہے جو بڑی دُکھ بھری داستان ہے اگر ساری سنائی جائے تو اس کے لئے بڑے دن چاہئیں اس لئے میں اس کا مختصر سا جائزہ پیش کروں گا کہ ہو کیا رہا ہے؟ پی ایم ایل(ن) کے دور حکومت میں ایگریکلچر growth rate three percent تھا جو اب اس سال ایک فیصد کے قریب آ گیا ہے یعنی ایگریکلچر growth پیچھے کی طرف چل پڑی ہے۔ پنجاب کے اندر ہماری گندم کی بڑی اچھی پیداوار چل رہی تھی اور پاکستان کے اندر صوبہ پنجاب سرپلس صوبہ ہو گیا تھا جو نہ صرف سارے پاکستان کو feed کر رہا تھا بلکہ افغانستان کو بھی feed کر رہا تھا لیکن اس دفعہ یہ حالت ہوئی ہے کہ گندم 35 من فی ایکڑ سے 25 من فی ایکڑ پر آ گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرے سارے فاضل دوست کاشتکار اور زمیندار ہیں سبھی کو پتا ہے کہ اس دفعہ کیا حالت ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ موسمی حالات ٹھیک نہیں تھے یہ حالات تھے وہ حالات تھے۔ موسمی حالات تو ہمارے ساتھ والے ممالک میں بھی تھے، یہ موسم چائنا اور انڈیا میں بھی رہا ہے لیکن وہاں پر پیداوار اتنی کم کیوں نہیں ہوئی؟ ان سب چیزوں کا تدارک کس نے کرنا ہے؟ ہم سب نے مل کر ان کا تدارک کرنا ہے لہٰذا اس کا تدارک کیا جائے۔ ہمارا dynamic منسٹر ہے اور

نوجوان بھی ہے اسے کہیں کہ ذرا بھاگ دوڑ کرے اور پنجاب کو اسی لیول پر لائے جہاں پر پہلے پنجاب تھا۔

جناب سپیکر! محترم قائد پاکستان، قائد جمہوریت میاں محمد نواز شریف نے زراعت کے لئے کسان package کے نام پر 50۔ارب روپے کا package پیش کیا۔ آپ بھی کوئی ایسی مثال دیں کہ آپ نے گیارہ مہینوں میں کیا کیا ہے لیکن اس طرح تو کام نہیں چلے گا۔ یہ کہنے سے تو کام نہیں چلے گا کہ پہلی حکومتیں یہ کر گئیں، وہ کر گئیں، لوٹ مار کر گئیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے ان گیارہ مہینوں میں جو پراجیکٹ بنایا ہے اسے سامنے لائیں اور اس کی مثال پیش کریں۔ آپ کی مثالیں دے کر گزارہ نہیں ہونا کہ جناب پرویز الٰہی نے یہ کر دیا وہ کر دیا اس طرح کام نہیں چلنا بلکہ ان کو بتانا پڑنا ہے کہ ہم نے کیا کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اب میں کاٹن کے حوالے سے بات کروں گا۔ پچھلے سال ہم نے تقریباً ایک بلین ڈالر کی کاٹن import کی ہے جبکہ ہمارا ملک کاٹن export کرتا تھا۔ صوبہ پنجاب میں کاٹن کی ریکارڈ پیداوار ہوتی تھی۔ پنجاب کے صرف ایک ضلع وہاڑی میں صوبہ سندھ کے برابر کپاس کی پیداوار ہوتی تھی۔ اب کیا ہو گیا ہے اور کیا ہمارے صوبہ پنجاب کو نظر لگ گئی ہے؟ ہمیں اس بارے میں محنت سے کام اور ریسرچ کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک اور صوبہ پنجاب میں ریسرچ oriented کام نہیں ہو رہا۔ حکومت ریسرچ کے لئے زیادہ بجٹ مختص کرے۔ معیاری بیج تیار کریں۔ میکسی پاک ایک بیج ایجاد ہوا جس نے دنیا کی بھوک ختم کر دی ہے۔ اگر اس سے پہلے ایک ایکڑ دس من گندم پیدا کرتا تھا تو اس بیج کی وجہ سے ایک ایکڑ کی پیداوار 70 من تک چلی گئی تو ایسے نئے نئے بیج ایجاد کئے جائیں جن سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکے۔ آپ کے پاس ایوب ریسرچ سنٹر اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ہے تو آپ ان اداروں میں بیجوں کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ ریسرچ کریں۔ اس میں محنت کی ضرورت ہے اور محنت کے بغیر کام نہیں چلے گا یعنی ریسرچ پر focus کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر زراعت کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ Punjab Agricultural Research Board(PARB) کے چیئرمین ہیں۔ آپ ایمانداری سے بتائیں کہ اس ادارے کے اس وقت کیا حالات ہیں، یہ ادارہ کیا کر رہا ہے، اس کے

کتنے ممبرز ہیں، اس کی formation کیا ہے اور اس میں کیا کام ہو رہا ہے؟ جب تک آپ ان مسائل کو حل نہیں کریں گے تو اس وقت تک صوبہ اور شعبہ زراعت کے حالات بہتر نہیں ہوں گے۔ ہمارا پڑوسی ملک انڈیا ہے وہاں پر ہمارے جیسی آب و ہوا ہے اور ہمارے جیسا کسان ہے لیکن وہاں شعبہ زراعت بہت زیادہ عروج پر ہے۔ ہمارا کسان بڑا محنتی ہے۔ ہمارے پاس ایک بہترین نہری نظام ہے اور پاکستان کے علاوہ اس طرح کا نہری نظام کہیں نہیں پایا جاتا اس کے باوجود ہمارا شعبہ زراعت ترقی نہیں کر رہا کیونکہ ہم اپنے نہری نظام کو ٹھیک کر رہے ہیں اور نہ ہی ہم لائیو سٹاک کو ٹھیک کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ملک کیسے چلے گا؟ ملک میں تبدیلی اس وقت آئے گی جب ہمارا شعبہ زراعت ترقی کرے گا۔ جب تک فی ایکڑ پیداوار نہیں بڑھے گی اس وقت تک ہماری معیشت بہتر نہیں ہو سکے گی۔

جناب سپیکر! محترمہ وزیر خزانہ نے بڑی اچھی تقریر کی ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ہم export oriented policy لانا چاہتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ میری بات نوٹ کر لیں کہ جب تک ہماری فی ایکڑ پیداوار نہیں بڑھے گی اس وقت تک کچھ بھی نہیں ہو گا۔ فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے آپ کو محنت سے کام کرنا پڑے گا اور اگر آپ کو پتا نہیں چل رہا تو ہم سے مشورہ کر لیں۔ ہم آپ کو بتائیں گے کہ کس طرح شعبہ زراعت، صوبہ اور اس ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بسم اللہ آجاؤ" کی آوازیں)

جناب سپیکر: مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔ چودھری محمد اقبال کو اپنی بات کرنے دیں۔

Order please. Order in the House. No cross talks please.

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! گندم کا certified seed کاشتکاروں کو پوری تعداد میں نہیں مل رہا اور بہت تھوڑے زمینداروں کو گندم کا certified بیج ملتا ہے۔ اس کو expand کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ تمام زمینداروں کو گندم کا certified بیج مل سکے۔ نرسری ٹھیک ہو گی تو فصل ٹھیک ہو گی لیکن اگر نرسری ٹھیک نہیں ہو گی تو پھر فصل کیسے ٹھیک ہو گی؟

جناب سپیکر! زرعی inputs کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں۔ زرعی ادویات، کھادیں اور ڈیزل مہنگا ہے جس کی وجہ سے پنجاب میں کاشت کی cost of production بڑھ جاتی ہے۔ جب cost of production زیادہ ہوگی تو پھر کاشتکاری منافع بخش نہیں ہوگی اور اگر کاشتکاری منافع بخش نہیں ہوگی تو پھر کوئی اس میں رہنا نہیں چاہے گا۔ اگر کوئی جرنیل ہے تو وہ چاہے گا کہ میرا ایک بیٹا جرنیل بن جائے، اگر کوئی وکیل ہے تو وہ چاہے گا کہ میرا بیٹا اچھا بیرسٹر بن جائے لیکن کوئی زمیندار نہیں چاہتا کہ میرا بیٹا زمیندار بن جائے۔ وہ کہتا ہے کہ میرا بیٹا بے شک چپڑاسی بھرتی ہو جائے لیکن اس پیشے سے نکل جائے۔ جب اس پیشے کے ایسے بُرے حالات ہوں گے، ایسی بددلی ہوگی تو پھر اس کے results کیا آئیں گے؟ اس لئے اس شعبے کو encourage کرنے اور اسے profitable بنانے کی ضرورت ہے۔ جب تک اس زرعی شعبے کو profitable نہیں بنایا جائے گا اس وقت تک پاکستان کے معاشی حالات کبھی نہیں بدلیں گے۔

جناب سپیکر! زرعی اشیاء کو subsidize کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ہمارے دور حکومت میں کھادوں پر سبسڈی دی گئی تھی لیکن اب شاید وہ withdraw کر لی گئی ہے۔ ہماری حکومت نے زرعی ادویات پر GST ختم کر دیا تھا اور اب معلوم ہوا ہے کہ زرعی ادویات پر GST دوبارہ لاگو کیا جا رہا ہے۔ اگر GST لگ گیا تو زرعی ادویات مزید مہنگی ہو جائیں گی اور پھر اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ لازمی طور پر cost of production بڑھے گی اور کسان کو منافع مزید کم ملے گا۔

جناب سپیکر! میری بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں نے جن مسائل کا اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے ان کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ یہ بڑے چھوٹے چھوٹے نسخے ہیں جن پر عمل کر کے بہت بڑی تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح فوڈ سکیورٹی پراجیکٹ کو introduce کرانے کی سخت ضرورت ہے۔ اگر اس پر focus کیا جائے تو آپ کی فی ایکڑ پیداوار بڑھ جائے گی۔ ہر گاؤں میں 20 ایکڑ پر مشتمل ایسا فارم بنایا جائے کہ جہاں پر بیج کو multiply کیا جائے۔ اس سے پنجاب کے ہر کسان کو معیاری بیج مل سکے گا۔ کسانوں کو بروقت inputs کی فراہمی بہت ضروری ہے۔ جب بھی sowing season آتا ہے تو DAP کھاد ناپید ہو جاتی ہے اگر کاشتکار کو بروقت DAP کھاد نہیں ملے گی تو گندم، گنّے یا مکئی کی پیداوار کبھی بھی grow نہیں کر سکے گی۔ اسی طرح کسان کو

marketing کے بڑے مسائل درپیش ہیں۔رائس ہماری ایک export item ہے۔بعض اوقات اس کی export دوسرے ممالک میں نہیں ہوتی کیونکہ نئے export avenues ڈھونڈے نہیں جاتے، جس کی وجہ سے رائس کی قیمت نیچے آجاتی ہے اور کاشتکار suffer کرتا ہے۔

جناب سپیکر!وفاقی حکومت کو سفارش کی جائے کہ بیرون ممالک میں ہمارے کمرشل اتاشی نئے نئے export avenue ڈھونڈیں تاکہ ہماری کاٹن ،رائس اور دوسری زرعی اجناس export ہو سکیں۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب محترمہ ذکیہ خان بات کریں گی۔

محترمہ ذکیہ خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے کٹ موشن پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔میں اردو میں بات کرنے کی پوری کوشش کروں گی لیکن اگر درمیان میں تھوڑی انگریزی آجائے تو اس کی آپ مجھے اجازت دے دیجئے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر!ہمارے صوبہ پنجاب کی بڑی فصلیں گندم، گنّا اور کپاس ہیں۔اس کے علاوہ آم اور citrus fruits کی پیداوار بھی کافی زیادہ ہے۔اس وقت ہمارا زرعی شعبہ بہت زیادہ neglected ہے۔پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے،سب یہ کہتے ہیں کہ زراعت ہماری معیشت کی backbone ہے اور اسی کے ذریعے ہم نے اپنی economy کو بہتر بنایا ہے۔اگر ہم نے اپنی economy کو بہتر بنایا ہے تو پھر میں یہ سمجھتی ہوں کہ This budget is not enough.

جناب سپیکر!سب سے پہلے میں یہ کہوں گی کہ آپ کی ایک ایگریکلچر پالیسی ہونی چاہئے۔ جب آپ ایگر کلچر پالیسی بنائیں تو ایسے لوگوں سے مشاورت کریں کہ جن کو زراعت کی سمجھ بوجھ ہے وہ لوگ یہ پالیسی نہ بنائیں جو کہ دفتروں سے اُٹھ کر آجاتے ہیں،فائلیں لے آتے ہیں اور زرعی پالیسی بنا دیتے ہیں۔زرعی پالیسی بنانے کے لئے زمیندار سے مشاورت کی جائے اور خصوصی طور پر چھوٹے زمیندار کی رائے لی جائے کیونکہ land reforms کے بعد آپ کے صوبہ میں چھوٹے زمینداروں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔آپ کو بہت سوچ سمجھ کر زرعی پالیسی تیار کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کروں گی کہ اگر ہم نے اپنی پیداوار بڑھانی ہے تو ہمیں بیجوں کی طرف توجہ دینی چاہئے اوراس کے لئے ریسرچ سنٹر بنائے جائیں۔ فیصل آباد میں ایک زرعی یونیورسٹی کام کررہی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ ایک زرعی یونیورسٹی ساؤتھ پنجاب میں بھی قائم کی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہر ضلع میں چھوٹے چھوٹے learning schools بنائے جائیں جو کہ زمینداروں کو train کر سکیں اور سمجھا سکیں۔ ان learning schools or centres میں trained human resources ہونی چاہئے جو کہ زمینداروں کو جدید طرز پر ٹریننگ دیں کہ انہوں نے بیج، زرعی ادویات کو کیسے استعمال کرنا اور کن طریقوں سے زیادہ پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں تیسری بات یہ کہوں گی کہ ہمارے ملک میں بہت زیادہ imported cotton seed آتی ہے۔ ہمیں اپنا local seed develop کرنا چاہئے۔ اگر ہم باہر سے بیج منگواتے ہیں تو ہمارے ریسرچ سنٹرز کی لیبارٹری میں پہلے اس کی testing and checking کی جائے کہ آیا اس بیج کی کوالٹی صحیح ہے یا نہیں اور پھر اسے کاشت کیا جائے۔ بیرون ممالک کی بڑی کمپنیاں second class seed ترقی پذیر ممالک کو بھجواتی ہیں۔

Mr Speaker! In the long run they are not good for us and we have to pay because our environment is affected, our eco system is getting affected and everybody knows it and every year we have to buy the seed from them that is not used again especially the Cotton seed We have to improve so that we can have better yields in wheat. We also have to improve the seeds and do more research on it.

جناب سپیکر! اس حوالے سے ریسرچ کی جائے کہ کون سا high yielding seed آپ کے پاس آتا ہے اور ہم زمیندار کو کیا کوالٹی دے سکتے ہیں تاکہ ہماری پیداوار زیادہ ہو سکے۔ جب پیداوار زیادہ ہوگی، کپاس اچھی ہوگی، مکئی کی فصل اچھی ہوگی اور آپ citrus fruits کا تحفظ کریں گے تو پھر ہی آپ کی economy strong ہوگی اس کے لئے ہمیں عملی طور پر اقدامات اُٹھانے پڑیں گے کیونکہ زراعت پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ہاں Lack of Human Resources and lack of experts on Agriculture ہے اس لئے ہمیں لوگوں کو زیادہ train کرنا چاہئے جو کہ دیہات میں جا کر کسانوں کو سمجھائیں اور اُنہیں training دیں کیونکہ اب farming scientific ہو گئی ہے کیونکہ اب وہ farming نہیں رہ گئی کہ بیلوں سے ہل چلایا اور بیج ڈال دیا تو بہترین فصل ہو گئی۔ اب تو farming اتنی scientific ہو گئی ہے کہ:

> To improve the yields and quality of your farmers, there is so much to be done for the small farmers. We have to let him know how to grow crops using the method of tunnel farming

اور کچھ ایسی چیزیں آگئی ہیں جہاں سے آپ کی آمدنی بہت بڑھ سکتی ہے اگر آپ صحیح طریقے سے کام کریں۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ پانی کی کمی ہو رہی ہے۔ آپ کے بجٹ میں dams کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں مگر مزید dams کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر ہم نے کالا باغ ڈیم بنا لیا ہوتا تو آج ہمیں پانی کی اس کمی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

جناب سپیکر! میں اب بھی کہتی ہوں کہ ریسرچ ہوئی ہے اُس پر بہت پیسا خرچ ہوا ہے تو آپ ابھی بھی کالا باغ ڈیم بنا سکتے ہیں لیکن اُس کے لئے آپ صوبہ سندھ اور صوبہ خیبر پختونخوا کو onboard کریں۔

Mr Speaker! It has to be with consensuses. You can't have it without bringing them onboard but I am sure if you tell them that this is a national issue. We are all going to face water shortage if we don't make the dam.

جناب سپیکر! اگر وہ نہیں ہوتا تو پھر ہم اور dams بنائیں کیونکہ انڈیا نے بہت تیزی سے dams بنائے ہیں۔ ہم لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے 14 dams بنائے ہیں لیکن انہوں نے 14 سے بھی زیادہ dams بنا لئے ہیں اُنہوں نے چھوٹے چھوٹے بہت سے dams بنا لئے ہیں جو ہمیں معلوم ہی نہیں ہے کہ انہوں نے کہاں کہاں dams بنا لئے ہیں تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ

We have to really know, take things very seriously and get about to do what we have to do.

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہوں گی کہ drip farming ہونی چاہئے کیونکہ جب پانی کی قلت ہو گی تو ہم fields کو flooding of نہیں کر سکیں گے جیسے پہلے ہم flood کر دیتے تھے تو اس طرح سے پانی ضائع ہو جاتا تھا تو ہمیں sprinklers لگانے چاہئیں اور ہم farming اس طریقے سے کریں کہ ہم پانی کو بچا بھی سکیں اور

Irrigation Department and we should also do the lining of canals. One third has been already lined and the rest have to be lined and we should line them for saving water. So the water wastage should be put under tight control and given the top priority.

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں کہ if we make a policy یا ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کی implementation ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کے حوالے سے نہیں کر رہی بلکہ generally بھی ہے۔

We don't implement a programme. We must implement and that is how Punjab, Pakistan will go on the successful way of life because

جناب سپیکر! آپ دیکھیں ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے اور ہمارے ہاں کیا حالات ہیں؟

So we have to concentrate which is actually the backbone of our economy. بجلی نہیں تھی تو آپ کے کارخانے بند ہو گئے تھے، بجلی آئے گی تو کارخانے چلیں گے، بجلی ہو گی تو آپ کی farming بھی چلے گی اس لئے اس کو solar پر کر دیجئے لیکن ابھی solar بہت مہنگا ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر آپ کے ٹیوب ویل solar پر آ جائیں تو اُس کا فائدہ یہ ہو گا کہ بجلی کے اوپر load کم پڑ جائے تو

We should have solar systems on every thing.

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کہتی ہوں کہ آپ پلاننگ تو کرتے ہیں مگر آپ کے پاس بجٹ میں اُتنے پیسے نہیں ہوتے تو میں وزیر خزانہ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایگریکلچر کا بجٹ اس بجٹ سے دُگنا نہیں بلکہ تین گنا زیادہ ہونا چاہئے تھا۔ یہ بجٹ بہت کم ہے

You have not given priority to Agriculture and I feel Agriculture should be given priority so that the Punjab and Pakistan be successful. Thank you so much sir.

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ رانا محمد اقبال خان !

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے جس میں پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہونے کے ناتے سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گندم، چاول اور باقی اجناس میں بھی اپنا کردار ادا کرتا ہے لیکن پاکستان سے چاول جب باہر کے ممالک جاتا ہے تو دبئی میں ہمارا چاول bags میں سے نکال کر اُن میں انڈیا کا چاول ڈال دیا جاتا ہے۔ ہمارا چاول جب پکتا ہے تو اس کی خوشبو دُور دُور تک جاتی ہے لیکن دبئی میں ہمارا چاول تبدیل کر دیا جاتا ہے تو ہمیں اس چیز پر کنٹرول کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ انڈیا کا کاشتکار خوشحال ہے لیکن پاکستان کا کاشتکار بدحال ہے۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں اطراف ہمارے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان میں اکثریت کا تعلق کاشتکاری کے ساتھ ہے اور کاشتکار کے لئے بہت سی مشکلات آ رہی ہیں۔ پہلے جب میاں محمد نواز شریف کی حکومت تھی تو انہوں نے خصوصی طور پر یوریا اور ڈی اے پی کھادوں کی قیمت میں خصوصی طور پر رعایت کی تھی اُس وقت ڈی اے پی کی قیمت -/4100 روپے تھی جس کی انہوں نے -/2700 روپے کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پنجاب میں پہلے سے بہت زیادہ گندم ہوئی جس کی وجہ سے ہم خود کفیل ہو گئے۔ 2008 میں جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی اُس وقت ہمارے لئے تھوڑی سی مشکلات تھیں لیکن بعد میں وہ مشکلات دُور ہو گئیں۔ اس سال بارشوں کی وجہ سے تھوڑا سا نقصان ہوا ہے تو اُنہیں سبسڈی دینے میں کیا ہرج ہے؟

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ انڈیا گیا تو پوچھا کہ اب کسان کی کیا حالت ہے یقین جانیں کہ ہر کوئی کہنے لگا کہ ہم تو بہت خوشحال ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ فصلیں کاشت کرنے کے لئے جب ہم بجلی پر اپنے ٹیوب ویل چلاتے ہیں تو اُس پر ہمیں صرف -/10 روپے ٹوکن کے طور پر دینے پڑتے ہیں اور باقی حکومت subsidize کرتی ہے۔ اسی طرح ریسرچ میں بھی وہ

ہم سے بہت آگے ہیں۔ اُن کی گندم 55/50 من فی ایکڑ ہوتی ہے جبکہ ہماری گندم زیادہ سے زیادہ 32/30 من فی ایکڑ ہوتی ہے۔ جس طرح یہاں پر چودھری محمد اقبال اور محترمہ ذکیہ خان نے بھی کہا میں بھی ان کی بات کو endorse کرتا ہوں کہ ہمیں ریسرچ پر پورا زور دینا چاہئے اور اُس کے لئے ہمیں ریسرچ والوں کو کچھ دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہمارے دور میں زراعت پر 140۔ ارب 5 کروڑ روپے کا بجٹ تھا لیکن انہوں نے اس میں cut کر کے 40۔ ارب روپے زراعت کے لئے کر دیا اور باقی محکموں کو ملا کر صرف 114۔ ارب روپے کا بجٹ رکھ دیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر لائیو سٹاک کے حوالے سے بات کروں تو اللہ کے شکر سے دُنیا میں پاکستان جیسی گائے ہے اور نہ ہی بھینس یا بکری ہے لیکن آسٹریلیا والے ہم سے اچھے ہیں جو یہاں سے گائے کا ساہیوال breed لے کر گئے اور اُس پر cross کرا کے انہوں نے ASF بنایا جو اُن کے لئے بہت فائدہ مند ہوا لیکن ہماری ریسرچ کم ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ایک Progeny testing programme دیا تھا اب مجھے پتا نہیں کہ اُس کا کیا حال ہوا؟ اُس کے بارے میں تو اب آپ بتا سکیں گے۔ بہر حال کسان کے ساتھ ایک بہت بڑی زیادتی ہو رہی ہے کہ وفاقی حکومت نے زرعی انکم ٹیکس میں کسان کو 8 لاکھ روپے تک چھوٹ دی ہے لیکن صوبہ پنجاب نے اپنے کسانوں کو یہ چھوٹ نہیں دی جبکہ دوسرے سارے صوبوں میں یہ چھوٹ ہے اس کو اِنہوں نے چار لاکھ تک کر دیا ہے کہ چار لاکھ سے اوپر ٹیکس لاگو ہو گا۔ میری گزارش ہے کہ جب وفاق نے آٹھ لاکھ رکھا ہے تو پنجاب کے کاشتکار کے لئے چار لاکھ کیوں رکھا گیا ہے؟ اِدھر بھی کاشتکار ہیں اور اُدھر بھی کاشتکار ہیں۔

جناب سپیکر! آپ مہربانی فرما کر حکومت کو کہیں کہ ہمیں بھی ان کے برابر کرتے ہوئے یہاں بھی آٹھ لاکھ کیا جائے۔ یہی صوبہ ہے جہاں یہ ٹیکس عائد ہے۔ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ ہمیں آٹھ لاکھ تک زرعی ٹیکس میں چھوٹ دیں۔ ہم آپ کے مشکور ہوں گے کیونکہ آئین کا آرٹیکل 25 بھی کہتا ہے کہ تمام پاکستانیوں کے حقوق برابر ہیں اس لئے ہم پر بھی مہربانی کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہمارے ملک کی معیشت میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زراعت اور انڈسٹری گاڑی کے دو پہیے ہیں تو گاڑی اسی وقت چل سکتی ہے جب گاڑی کے دونوں پہیے چلیں گے۔ اس وقت ہمارے ملک اور صوبے کے اندر ہمارا زمیندار سب سے زیادہ بدحال ہے۔ وہ اس لئے کہ آج زرعی ادویات کی قیمتیں دُگنی ہو چکی ہیں، کھادوں کی قیمتیں دُگنی ہو چکی ہیں، بجلی کے ریٹ زیادہ ہو گئے ہیں، ڈیزل کے ریٹ زیادہ ہو گئے ہیں اور سب سے بڑی بدقسمتی کہ ہمارے زمیندار کو اس کی فصل کا ریٹ صحیح نہیں ملتا۔ ہمارا زمیندار اپنے گنّے کی فصل اُٹھا کر شوگر ملوں کے دروازوں پر کھڑا رہتا ہے اور بڑی مشکل سے دو تین دن میں اس کی گنّے کی فصل کو مل کے اندر جانے دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جب ادائیگی کا وقت آتا ہے تو دو دو ماہ تک زمیندار کو اس کی قیمت نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! گندم اور کپاس وہ فصلیں ہیں جو ہمارے ملک کے زمیندار کے لئے بہت اہم ہیں۔ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں یہ گزارش کی تھی کہ اس ملک کے زمیندار کی فصل کا جب ریٹ لگایا جاتا ہے تو اس کی cost of production کو مدنظر رکھ کر لگایا جائے لیکن جو لوگ قیمت لگاتے ہیں وہ بیورو کریٹس ہیں۔ ان قیمت لگانے والوں کی کمیٹی میں بڑے اور چھوٹے زمیندار بھی شامل ہونے چاہئیں تاکہ ہمارا زمیندار بتا سکے کہ میری فصل پر اتنی لاگت آتی ہے لیکن اعلان ہو جاتا ہے کہ یہ ریٹ ہے اس پر آپ کو فصل دینی پڑے گی۔ ایسے زراعت ترقی نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی بجٹ تقریر کے اندر بھی یہی بات کہی تھی کہ زمیندار کے لئے پانی کی فراہمی بہت ضروری ہے۔ ہمارے غریب زمیندار جو ٹیلوں پر ہیں ان کے لئے پانی کی فراہمی بہت ضروری ہے۔ اگر اس صوبے کو ترقی دینی ہے، اس ملک کو ترقی دینی ہے تو ہمیں زمیندار کو مضبوط کرنا ہو گا اور اس کو سہولتیں دینی ہوں گی۔ اگر آپ کا زمیندار مضبوط ہو گا تو پھر آپ کا ملک بھی ترقی کرے گا اور آپ کی معیشت بھی ترقی کرے گی۔

جناب سپیکر! میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حکومت کو زمیندار کی ترقی کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! میں اس رباعی کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ:

رشتہ مہروو‌فا کا اور بھی مضبوط کرو
تاکہ انسان کسی انسان سے نفرت نہ کرے
اس کے سجدوں میں تڑپ ہو سکتی نہیں پیدا
جس کا دل جھوم کے خلق خدا سے محبت نہ کرے

شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد ثاقب خورشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے زراعت کی کٹوتی کی تحریک پر بولنے کا موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر! تقریباً72 سال ہو گئے ہیں ہم یہی سنتے آ رہے ہیں کہ زراعت ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے لیکن بد قسمتی سے اس ریڑھ کی ہڈی کو بہتر کرنے کے لئے کوئی نیورو سرجن نہیں ملا۔ نیورو سرجن جب ایک بیوروکریٹ ہو گا تو کہاں اس کی سرجری ہو سکے گی۔ اس کو زرعی ماہرین ہی ٹھیک کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں توقع کرتا ہوں کہ موجودہ صوبائی وزیر جو بڑے زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس پر خصوصی توجہ دیں گے۔ مجھ سے پہلے مختلف مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اپنی اپنی بات کی اور تجاویز دیں۔

جناب سپیکر! میں بھی کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے اس محکمہ کی ترقی کے لئے کوئی بہتر اور خاطر خواہ پروگرام نہیں دیا۔ سابق دور میں حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت نے کھادوں پر سبسڈی کا جو پروگرام متعارف کرایا تھا اس کو دوبارہ نافذ کیا جائے اور سبسڈی دے کر زمینداروں کو سکھ کا سانس لینے دیا جائے۔ اسی طرح زرعی ادویات جن پر سیلز ٹیکس ختم ہو گیا تھا اب سننے میں آیا ہے کہ دوبارہ صوبائی حکومت نافذ کرنے جا رہی ہے۔ ابھی سے زرعی ادویات کی کمپنیاں جنہوں نے پہلے ہی بکنگ کی ہوئی تھی وہ اب کسانوں کو لوٹنے کے لئے اپنے ریٹ بڑھا کر انہیں تنگ کرنے کا پروگرام طے کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! سابقہ دور حکومت میں بجلی کے ریٹ بہت کم کئے گئے تھے بلکہ ٹیوب ویل کا ریٹ fix کر دیا گیا تھا۔ حکومت نے آتے ہی بجلی کے ریٹ بڑھا دیئے یہ بھی بہت بڑا ظلم ہے۔ ان دس ماہ میں ڈیزل کے ریٹ تقریباً 25 فیصد بڑھائے گئے ہیں اور ڈیزل اب -/126 روپے لٹر ہو گیا ہے جو کسان کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے۔

جناب سپیکر! مجھ سے پہلے فاضل دوستوں نے ریسرچ کے بارے میں بھی بات کی ہے تو ریسرچ نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ یہاں صرف کاغذوں میں ہی آفیسر لکیر کے فقیر بن کر کاغذی رپورٹیں بنا کر ڈیوس روڈ بھیج دیتے ہیں اور وہاں سے حکم نامہ جاری ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اجناس کی برداشت کے لئے پچھلے دنوں حکومت کی طرف سے ٹرانسپورٹیشن پر یہ قدغن لگائی گئی ہے کہ اتنا وزن لادا جائے گا۔ اس سے کسانوں کو ٹرانسپورٹیشن پر ڈگنا خرچ کرنا پڑے گا جس سے اخراجات میں اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہاڑی کپاس کی کاشت صوبہ سندھ کے برابر تھی لیکن اب ضلع وہاڑی میں جہاں لاکھوں ایکڑ کپاس کاشت ہوتی تھی اب سینکڑوں ایکڑ کاشت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اب سید حسن مرتضیٰ! اپنی بات کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمارا صوبہ زرعی صوبہ ہے اور اس کی 70 سے 80 فیصد آبادی دیہات پر مشتمل ہے۔ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے میرے اکثر بہن بھائیوں کا تعلق دیہات سے ہے۔ ہمارے سسٹم میں زبردستی بابو کو introduce کیا گیا ہے وہ بابو بھی دراصل پینڈو ہی ہوتا ہے شاید ٹائی اور کوٹ پہننے کے بعد اس کے جذبات یکسر بدل جاتے ہیں، وہ اپنے بہن بھائیوں کو بھول کر یہاں کا ہی ہو جاتا ہے اور آج میں بڑے فخر سے کہوں گا کہ ہمارے کسٹوڈین جو اُس کرسی پر بیٹھے ہیں وہ اور قائد حزب اختلاف بھی اسی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ آج تک اس طبقے کی کبھی کسی نے بات کی ہے اور نہ ہی اس پر کبھی عملدرآمد ہوا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی آپ تھوڑی دیر میں دیکھیں گے کہ وہی میرے بھائی جو دیہاتوں سے تعلق رکھتے ہیں وہی میرا مذاق اڑائیں گے اور مجھے interrupt بھی کریں گے کئی تو اس میں سے اتنے فرطِ جذبات میں آجائیں گے کہ وہ "شیم شیم" بھی کہیں گے لیکن تاریخ انہیں بھی دیکھ رہی ہے اور تاریخ ہمیں بھی دیکھ رہی ہے کہ تاریخ میں کس طرح سے ان کا نام لکھا جانا ہے اور کس طرح ہمارا نام لکھا جانا ہے؟ آج جب یہ بجٹ پڑھا جاتا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ حکومتِ وقت نے ایگریکلچر کے حوالے سے کوئی خاطر خواہ اقدامات کئے ہوں اور اس بجٹ میں زراعت پیشہ لوگوں، ہاری اور زمیندار کو کوئی ریلیف ملا ہو۔

جناب سپیکر! یہاں پر میرے جنوبی پنجاب کے بھائی بیٹھے ہیں اگر میں غلط عرض کر رہا ہوں تو یہ مجھے ابھی کہہ دیں تو میں بیٹھ جاؤں گا یہاں پر سردار حسنین بہادر دریشک بھی بیٹھے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ممبران حزبِ اقتدار کی طرف سے
" بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں" کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر! مجھے کم از کم وہ لوگ نہ کہیں جن کی کوئی جڑ دیہات میں نہیں ہے جو شہروں میں پلے اور بڑھے ہیں جن کو پتا ہی نہیں ہے کہ ایگریکلچر کیا چیز ہے؟ جو آج بھی پوچھتے ہیں کہ گندم کا درخت کتنا بڑا ہوتا ہے تو وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ بیٹھ جائیں۔[*********]

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں ان کی اس بات پر احتجاج کرتی ہوں کیونکہ انکم سپورٹ پروگرام انہوں نے بنایا، انہوں نے کھایا اور انہوں نے ہی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔

جناب سپیکر: Order in the House. محترمہ! آپ بیٹھ جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر![*********]

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ ایک سیکنڈ بات سنیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر![*********]

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 622 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ نے جو اس طرح کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میں ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ محترمہ!ان کے الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا ہے لہٰذا اب آپ بیٹھ جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس حکومت نے ریسرچ کے حوالے سے کوئی بجٹ نہیں رکھا جس سے کوئی نیاseed introduce کروایا جاسکے اور نہ ہی کماد، گندم اور چاول کے لئے کوئی نیاseed آیا ہے تو ریسرچ ہمارا ایک ایساwing ہے جس کے لئے بے تحاشا پیسا ہونا چاہئے تھا لیکن اس حکومت نے اس کو نظر انداز کیا ہے کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایساseed نہیں ہے ہمارے پاس سمگل شدہ بیج آتے ہیں جو ہم انڈیا اور دیگر ممالک سے منگواتے ہیں اور اس پر جو ہماری فصل کی اوسط فی ایکڑ نکلتی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہagro based economy province کو اس طرح نظر انداز نہ کیا جائے اور ریسرچ کے لئے پیسے رکھے جائیں تاکہ اس ملک کے غریب کاشتکار کوseeds مل سکیں۔Pesticides اورFertilizer کی آج سے چند سال پہلے اتنی اہمیت نہیں ہوتی تھی لیکن اب جس طرح جدت آرہی ہے اس طرح ان کی بھی ضرورت ہے۔ آج آپDAP، یوریا اور پوٹاش کا ریٹ دیکھ لیں تو آپ کو پتا چل جائے کہ کاشتکار اس قابل نہیں کہ وہ یہ مہنگی کھادیں اور ادویات استعمال کر سکے لیکن موجودہ حکومت نے سابقہ ادوار میں جو subsidies دی گئی تھیں وہ ختم کر دی ہیں اس لئے کاشتکار مہنگائی کی چکی میں پس رہا ہے اور اس کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے لہٰذا فی الفور اس بجٹ میں ترمیم کی جائے اور کاشتکار کو سبسڈی دی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مہربانی کرکے میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! میں آپ کی بات سن رہا ہوں آپ بولیں۔ میں نے تو آپ کی وہ بات بھی سن لی تھی جو کہ آپ کو کرنی نہیں چاہئے تھی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے کسی کو کچھ نہیں کہا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وہ الفاظ کارروائی سے حذف ہوگئے ہیں اس لئے آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آبیانہ کو ڈگنا کر دیا گیا ہے۔ ہمارے وزیر آبپاشی ابھی یہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ شروع دن سے ایسا ہوتا آیا ہے کہ ٹیل والے ہمیشہ پانی سے محروم رہتے ہیں اور جب سردیوں میں ان کو پانی کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس وقت سارا پانی ٹیل والوں کو دے دیا جاتا ہے لہٰذا دونوں صورتوں میں ہی وہ نقصان میں رہتے ہیں۔ اس بجٹ میں کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے ماسوائے آبیانہ ڈگنا کرنے کے کہ جس سے کاشتکار کو پانی جیسی سہولت اور ضرورت سے نوازا جاسکتا۔

جناب سپیکر! میں زرعی انکم ٹیکس کے حوالے سے عرض کروں گا کہ پہلے زرعی ٹیکس کے نام پر ہماری holdings پر ٹیکس لگایا گیا۔

جناب سپیکر! اب ہمیں زرعی انکم ٹیکس بھی دینا پڑتا ہے جبکہ ہم پہلے ہی کئی قسم کا ٹیکس ادا کر رہے ہیں، ہم ٹیوب ویلز کے بل، کھاد اور pesticides پر ٹیکس ادا کرتے ہیں، ہم جو زرعی قرضہ لیتے ہیں اس پر ہم سے سود لیا جاتا ہے، اگر ہم کوئی cheque cash کرواتے ہیں اس پر بھی ہم سے ٹیکس لیا جاتا ہے اور اب زرعی انکم ٹیکس کے نام پر ہم پر ایک اور بوجھ لاد دیا گیا ہے جس کی میں پُرزور مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر کوئی ہمارا دوست جو کہ زراعت سے تعلق رکھتا ہے چاہے وہ حکومتی بنچز یا اپوزیشن سے ہو اور اس زرعی ٹیکس کے حق میں کوئی دلیل دینا چاہتا ہے تو آئے ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کرے اگر وہ یہ سمجھتا ہے یہ ٹیکس ٹھیک لگایا گیا ہے تو ہم اس سے معافی مانگیں گے۔ اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے ضمیر پر بوجھ ہے تو اس ٹیکس کے خاتمے کے لئے ہمارا ساتھ دے۔ میں اب زیادہ وقت نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بس دو تین منٹ مزید لوں گا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! نہیں، بس اب وقت ہو گیا ہے کیونکہ ہم نے پانچ منٹ تک بات کرنے کا وقت رکھا تھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارے اضلاع کے لئے کوئی میگا یا چھوٹا پراجیکٹ نہیں رکھا گیا۔ جس حلقے سے ہم لوگ جیت کر آئے ہیں وہاں پر حکومتی جماعت کا کوئی نمائندہ نہیں ہے وہاں پر دوسرے حلقوں سے ایم پی اے امپورٹ کر کے لاتے ہیں اور وہ ایم پی اے اس ہمارے حلقے میں تین تین، چار چار ہزار روپے کے چیک تقسیم کر کے انسانیت اور وہاں کے ایم پی اے کی بھی تذلیل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے کئی دفعہ عرض کی ہے کہ پنجاب کے اندر پنجاب پولیس کے ذریعے ہماری وفاداریاں تبدیل کروانے اور ہم پر دباؤ ڈالنے کے لئے سیاسی طور پر پرچے بھی ہو رہے ہیں۔ آپ ایک کمیٹی بنا دیں جس میں ہم ثبوت پیش کریں گے لیکن اگر ہم نہ کر سکے تو پارلیمانی کمیٹی نے کوئی سزا تو نہیں دے دینی۔ وہ کمیٹی آپ کو رپورٹ کرے گی۔ آپ کسٹوڈین ہیں لہٰذا مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں وزیر قانون سے بات کروں گا لیکن یہ پرچوں کا ایگریکلچر منسٹر سے تو کوئی واسطہ نہیں بنتا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کاشتکار بے چارے مر رہے ہیں۔ یہ پرچے تاجروں پر نہیں بلکہ کاشتکاروں پر ہی ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد وارث شاد! آپ دو منٹ بول لیں کیونکہ ٹائم تو ہو گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ request کروں گا کہ آپ نے کل دو گھنٹے کا فرمایا تھا اور اجلاس 4 بج کر 15 منٹ پر شروع ہوا ہے اس لئے آپ سوا چھ بجے تک تو ہماری cut motions پر ہمیں ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: دو گھنٹوں کا نہیں بلکہ میں نے 5:00 بجے تک کا ٹائم دیا تھا لیکن آپ بول لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں مختصر ہی بات کروں گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا ملک پاکستان بالخصوص پنجاب ہمارے ملک کی agrarian economy ہے اور ہمارے ملک کا مکمل انحصار زراعت پر ہے۔ پچھلے سال اس گورنمنٹ کی جو پالیسیاں تھیں ان کی وجہ سے سٹیٹ بنک کی سروے رپورٹ جو انہوں نے خود جاری کی ہے اس میں 0.8 فیصد پر اِن کی growth as against 3.8 percent آئی ہے اور یہ کس وجہ سے آئی ہے کیونکہ ان کی پالیسیاں غلط تھیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ انہوں نے اِس وقت زراعت کے لئے 41 بلین کی رقم جو 1.77 فیصد بنتی ہے یہ بجٹ میں allocation کی ہے جبکہ پچھلے سال ہمارے دَور میں 78 بلین کی رقم تھی جو بڑھتی جارہی تھی۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے زراعت کو اتنا بڑا cut لگا دیا ہے۔ جب یہ 41 بلین پر زراعت کی allocation لے آئیں گے تو یہ agrarian society کہاں رہ جائے گی؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جس طرح دوستوں نے ابھی بتایا کہ زراعت میں چھوٹے زمیندار کاشتکار کو ڈیزل کے ریٹ، بجلی کے ریٹ، کھاد اور ہر چیز پر سبسڈی ملتی تھی جو ختم کر دی گئی ہے، اس طریقے سے کاشتکار کے ساتھ ظلم اور زیادتی ہوئی ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ایک انکم ٹیکس based انکم ٹیکس ہے اور ایک انکم پر انکم ٹیکس ہوتا ہے۔۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس کے علاوہ interest free loans ہوتے تھے۔ پہلے 100 بلین interest free loan دیا گیا تھا اور اب انہوں نے وہ ختم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب بیرون ممالک سے جو بیج آرہے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں اور اس سلسلے میں کوئی چیک نہیں رکھا گیا کہ اصلی بیج آرہے ہیں یا fake دیئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے wheat procurement میں تقریباً 13 بلین کا cut لگا دیا ہے جو کہ کاشتکار کا استحصال ہے۔ یہاں پر ہاؤس میں دونوں sides پر بیٹھے لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا ملک زراعت پر چل رہا ہے اور زراعت ہی ہماری economy ہے۔ اگر زراعت نہ ہو تو ہمارے سفید کپڑے بھی نہیں بچتے۔

جناب سپیکر: جی، اب دو منٹ جناب محمد ارشد جاوید کو بول لینے دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اِن سے کہیں کہ اس کو ایک روپیہ کر دیں لیکن اربوں روپے ضائع نہ کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! مجھے ٹائم دینے کا شکریہ۔ میں چند ایک گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں facts پر بات کروں گا لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ماشی پروگرام بالکل نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں اُن facts پر بات کروں گا جو زراعت کی ترقی کے لئے حقیقت پر مبنی ہیں۔ یہاں پر ہر بندہ اور ہر پاکستانی یہ تسلیم کرتا ہے کہ زراعت ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے لیکن اس کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے وہ یہ کہ زراعت کے لئے اس دفعہ بہت کم بجٹ رکھا گیا ہے اور جو رکھا گیا ہے اُس حوالے سے میں چند مدات کی تفصیل بتاتا ہوں جو کہ صرف اور صرف خانچہ پروگرام ہے۔ یہاں پر میرے زمیندار بھائی بیٹھے ہیں جیسے حسنین بہادر خان دریشک صاحب جن کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں اور یہ بہت اچھے زمیندار ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بس اپنی تجویز دیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: ہمارے وزیر خزانہ بھی بہت اچھے زمیندار ہیں۔ یہاں پر کہا جاتا ہے کہ کپاس white gold ہے اور گنّے کو کہا جاتا ہے کہ یہ زہر ہے۔ اِن دونوں چیزوں کے لئے جو پیسے رکھے گئے ہیں میں اُن پر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک خاص مافیا شوگر کین کے لئے گنا اُگاتا ہے جس کا ملک کو قطعی طور پر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ADP کا سیریل نمبر 4834 ہے جو میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ کپاس کو white gold کے نام سے جانا جاتا ہے جس کی ریسرچ کے لئے صرف 350

ملین روپے رکھے گئے ہیں لیکن جس کو ہم زہر قرار دیتے ہیں اُس کے لئے 1737 ملین روپے رکھے گئے ہیں لیکن جو ہمارے ملک کو پیسا دیتی ہے جس پر ہماری economy based ہے اُس کے لئے 350 ملین روپے مختص ہیں اور یہ فرق آپ خود دیکھ لیں کہ کتنا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں دوسری بات یہ کروں گا کہ اس میں ایک پروگرام Cooperative Farming رکھا گیا ہے۔ پریکٹیکل زمیندار اور کتابی زمیندار میں بڑا فرق ہے۔ یہ Cooperative Farming کا منصوبہ ایوب خان کے دَور میں سبز انقلاب کے نام سے شروع کیا گیا تو اُس وقت بُری طرح یہ منصوبہ فیل ہو گیا۔

جناب سپیکر! دوسری بار 70 کی دہائی میں ذوالفقار علی بھٹو کے دَور میں اس کو رکھا گیا تب بھی بُری طرح فیل ہوا۔ اب پھر Cooperative Farming کے لئے 400 ملین روپے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد میں High value agriculture through Solarization of Drip and Sprinkler پر آؤں گا تو اس کے لئے 2 ہزار ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ میرے معزز وزیر خزانہ یہاں پر نہیں بیٹھے ان کے فارم پر drip irrigation لگی تھی تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ چل رہی ہے یا یہاں پر جتنے بھی زراعت کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران بیٹھے ہیں، ان میں سے drip irrigation کا کوئی ایک ایسا منصوبہ بتائیں کہ وہ چل رہا ہو۔ یہ تمام کا تمام خوانچہ پروگرام ہے۔ مہربانی فرما کر اگر اس ملک کے لئے آپ نے ترقی کروانی ہے تو اس رقم کو کاٹن کی ریسرچ کے لئے رکھا جائے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ 2 ہزار ملین روپے اور یہ Cooperative Farming کو خصوصی طور پر ختم کر کے یہ تمام کا تمام پیسا کاٹن ریسرچ کے لئے رکھ دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں زرعی ٹیکس پر آؤں گا کہ یہ واحد ایسا شعبہ ہے جس پر دو طرح کے ٹیکس لگا دیئے ہیں جن میں ایک land based ہے اور دوسرا income based ہے جو کہ زمینداروں کی تباہی کا سبب بنے گا کیونکہ جب زمیندار ایف بی آر والوں کے پاس چکر لگائے گا تو اسے پتا چل جائے گا کہ "کیا بھاؤ بکتی ہے۔"

جناب سپیکر! رحم کیا جائے کیونکہ اگر income based tax لگا رہے ہیں تو اس کو fix کر دیا جائے اور ہمیں ایف بی آر والوں سے بچایا جائے۔

جناب سپیکر! میں اسی پر اپنی بات ختم کر رہا ہوں اور ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔

جناب سپیکر: اب وزیر زراعت بات کریں گے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آج میرے قائد کا وہ وژن جس پر انہوں نے ایگریکلچر ایمرجنسی کا اعلان کیا تھا اس کے نتیجے میں مجھے یقین تھا کہ اپوزیشن والے کٹ موشن ضرور دیں گے۔ زراعت پر کٹ موشن دینے کا مقصد ان کی ناکامی اور ان کی نالائقی ہے۔ آج ہماری زراعت اللہ کے فضل و کرم سے صحیح سمت کی طرف چل پڑی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس دفعہ 10۔ ارب روپے ہم نے زراعت کے شعبہ میں ڈویلپمنٹ سکیموں کے لئے رکھا ہے جبکہ ان کی حکومت نے 7۔ ارب روپے رکھا تھا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ تقریباً 8۔ ارب روپے نان ڈویلپمنٹ فنڈ میں سے بھی انشاءاللہ ہم ایگریکلچر پر استعمال کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت نے ایگریکلچر پالیسی متعارف کروائی ہے اور یہ ایگریکلچر پالیسی totally base کرتی ہے چھوٹے زمیندار کی اوسط پیداوار کو بڑھانے، ایگریکلچر مارکیٹنگ جو کہ بُری طرح ناکام رہی ہے اسے promote کرنے اور اسے مضبوط کرنے کے لئے آپ نے اپوزیشن کے ممبران کی طرف سے ان کی تقاریر سنیں۔ آپ کو یا پورے ایوان کو کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی کہ جو ہمیں وہ سمجھانا یا دکھانا چاہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سیانوں کا اکھان ہے کہ "نون کا نیاں رل صلاح کیتی آؤ راہو اں وچ کنڈے کھلاریے جی۔" اس کا مقصد صرف یہاں تک ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت کے 9 ماہ کے دور میں پانچ فصلیں پنجاب میں کاشت اور برداشت ہوئیں۔ سب سے پہلے مکئی آئی تو کسان کو مکئی کی فصل کا آج سے 6 ماہ پہلے -/1100 روپے فی من ملا جو کہ پہلے کبھی بھی پنجاب میں نہیں ملا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد ہماری کماد کی فصل آئی اور ہمارے پنجاب کا کسان اس چیز کا گواہ ہے کہ یہ میرے لیڈر وزیر اعلیٰ پنجاب، ان کی کابینہ کی کاوشوں اور اللہ کے فضل و کرم سے -/180 روپے فی من ہر کسان کو کماد کی قیمت ملی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد آلو کی فصل آئی جو کہ پنجاب کی "Bumper crop" ہوئی اور اس فصل سے آپ کا کسان خوش بھی ہے اور اس چیز کو تسلیم بھی کیا ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت نے ہماری مدد کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گندم کی فصل آپ کے سامنے منہ بولتا ثبوت ہے کہ وہی کاشتکار جو باردانہ کے حصول کے لئے در بدر پھرتے تھے لیکن انہیں باردانہ نہیں ملتا تھا اور گرمیوں کے اندر انہیں لائنوں میں کھڑا ہونا پڑتا تھا لیکن آج کا کسان گندم کی قیمت کم از کم -/1300 روپے فی من وصول کر رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ subsidies ختم کر دی ہیں۔ یہ ابھی تک احمقوں کی جنت میں رہ رہے ہیں اور انہیں نظر نہیں آ رہا کہ ہم نے سبسڈی کو اتنا transparent کر دیا ہے کہ آج میرا کسان جب بھی کھاد پر سبسڈی لے گا تو موبی لنک کے ساتھ ہمارا joint venture ہے اسے گھر میں "ایزی پیسا" کے ذریعے سبسڈی کے پیسے وصول ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ "crop insurance" متعارف کروائی گئی ہے جس سے اس دفعہ اس سیزن میں میرے کسانوں نے تقریباً آٹھ، ساڑھے آٹھ ہزار روپے فی ایکڑ claim وصول کئے۔ اڑھائی لاکھ کسانوں نے interest free loan وصول کیا ہے جو آپ کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ میگا پراجیکٹس نہیں رکھے گئے۔ ہماری حکومت نے اس دفعہ چار میگا پراجیکٹس رکھے ہیں جن میں سے پہلا میگا پراجیکٹ گندم کی enhancement یعنی اس کی اوسط پیداوار بڑھانے کے لئے 12½ ارب روپے رکھا ہے جس میں ہم اپنے کاشتکار کو تقریباً

4لاکھ بوری پر سبسڈی دیں گے۔ ہم نے چاول کی enhancement کے لئے 6۔ارب روپے رکھے ہیں۔15۔ارب روپے ہم نے تیلدار اجناس کے لئے رکھے ہیں۔3½ بلین ڈالر کا ہم edible oil باہر سے import کرتے ہیں تو تیلدار اجناس کو promote کرنے کے لئے 15۔ ارب روپیہ رکھا ہے۔

جناب سپیکر! کون کون سی بات آپ کو یہاں بتاؤں کہ 1970 کے دور کے بلڈوزر اس وقت ہمارے محکمہ میں استعمال ہو رہے ہیں تو 36 بلڈوزر ہم brand new اللہ کے فضل و کرم سے import کر رہے ہیں۔ ہمارے پوٹھوہار کے علاقے میں بور کرنے کا بڑا مسئلہ تھا تو دو rig مشینیں ہم نے import کی ہیں جن کی قیمت 30،30 کروڑ فی مشین ہے۔ ہمارے کسانوں کو زمین کی مالیت کا علم نہیں اور انہیں کھاد کی وہ سوچ نہیں تو ہم نے اللہ کے فضل و کرم سے soil health card متعارف کروا دیا ہے جس سے ہمارا کسان بہتر طریقے سے اپنی زمین کو متعلقہ کھاد ڈال سکے گا۔ ہمارے کسان کبھی زمین کو زیادہ پانی لگا دیتے ہیں اور کبھی کم تو ہم نے اپنے کسانوں کو پانی لگانے سے متعلق اس کی مقدار کو زمین کے مطابق رکھنے کے لئے soil moisture meter دینے کا پروگرام اللہ کے فضل و کرم سے بنایا ہے جیسے پنجاب میں پانی کی کمی آ رہی ہے ہم سبسڈی پر ponds بنا کر دیں گے پانی کے لئے reserve ponds ہوں گے جس سے ہمارے کاشتکار بھائی اپنی متعلقہ زمین کے لئے پانی کا استعمال کر سکیں۔ ہماری زرعی اجناس value added نہیں ہوئیں کیونکہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ processing plants لے کر آ رہے ہیں اور ہم اپنے کسانوں کو اور جو بھی کاروباری اس میں آنا چاہیں انہیں اڑھائی کروڑ تک interest free loan دے کر یہ processing plants لگوا رہے ہیں۔ ماڈل مارکیٹ کی بات ہو رہی تھی ہم لکھوڈیر میں 5۔ارب روپے کی مالیت سے دنیا کے برابر کی ماڈل مارکیٹ انشاءاللہ تعالیٰ بنا رہے ہیں۔ میرے بھائی جناب محمد ارشد جاوید نے Cooperative Farming کی بات کی تین اضلاع رحیم یار خان، سرگودھا اور سیالکوٹ ہم نے pilot projects کے طور پر رکھے ہیں۔ دور بدل چکا ہے ہم ان کو کامیاب کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ Cooperative Farming کو promote کریں گے۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ونگ کمزور رہا ہے۔ کوئی بھی ریسرچ اگر لانی ہو تو اُس کے لئے کم از کم دو، تین سال کسی بھی بیج کو mature کرنے کے لئے لگتے ہیں ہم نے Seed Act بنایا ہے جس میں ہم نے اپنے سائنسدانوں کو incentive دیا ہے کہ وہ کوئی بھی seed جو متعارف کروائیں گے اُس کا 50 فیصد auction میں اُن کو incentive دیں گے۔ ہم 1978 کا جو Market Act ہے اُسے بھی تبدیل کر رہے ہیں آج کی نئی بنیادوں پر ہم PAMRA Act لا رہے ہیں جو کہ ہمارے کسانوں کو اجناس کے بہترین rates دے گا اور مارکیٹوں کو زیادہ مظبوط کرے گا۔

جناب سپیکر! دور بدل چکا ہے، پرانی حکومت بدل چکی ہے۔ چودھری اقبال میرے چچا ہیں انہوں نے بڑی تعریفیں کیں وہ جناب پرویز الٰہی کے سنہری دور کی باتیں کرتے ہیں۔ جناب پرویز الٰہی ایک زمیندار گھرانے کا فرد ہے اُسے پتا تھا کہ یہ ایک زرعی ملک ہے اس کو زراعت میں کتنا مضبوط کرنا ہے۔ چودھری اقبال اُس وقت وزیر ایگریکلچر تھے اور انہوں نے کوئی شک نہیں بہت محنت کی لیکن جو اُس کے اوپر والے دس سال ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وزیر ایگریکلچر نہیں، وزیر خوارک تھے بعد میں ہیلتھ منسٹر بنے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اُس کے بعد کے دس سال کا جو نقشہ تھا وہ تو اس ہاؤس کو نہ دکھایا۔ انہوں نے جناب پرویز الٰہی کا سنہری دور دکھایا۔ یہ زرعی ملک ہے زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس کو انشاءاللہ تعالیٰ ہم سچی نیت اور دل سے محنت کر کے اپنے کسان کو خوشحال کریں گے اور اللہ کے فضل و کرم سے میرے وزیر اعظم اور میرے وزیر اعلیٰ کا جو وژن ہے اُسے کامیاب کریں گے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، Order in the House

اب سوال یہ ہے کہ

"18- ارب 94 کروڑ 96 لاکھ 93 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC21018 "زراعت" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبرPC21018

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو18-ارب94کروڑ96لاکھ 93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم باقی ماندہ مطالبات زر قواعد انضباط کارِ صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ144کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبرPC21001

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جوایک کروڑ5لاکھ76ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "مدافیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21002

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو4-ارب49کروڑ93لاکھ97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو

ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**مالیہ اراضی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21003

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو67 کروڑ83لاکھ67 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صوبائی آبکاری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21004

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو75 کروڑ80لاکھ43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**اسٹامپ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21005

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو4-ارب5کروڑ31لاکھ16ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**جنگلات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21006

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو10کروڑ77لاکھ81ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**رجسٹریشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21007

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو55کروڑ72لاکھ11ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون 2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21008

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو**ایک ارب 40 کروڑ41 لاکھ8ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**دیگر ٹیکس ومحصولات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21009

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو21۔ارب24کروڑ90لاکھ52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**آبپاشی وبحالی اراضی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21010

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو49۔ارب74 کروڑ82لاکھ31ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**انتظام عمومی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21011

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو23۔ارب17 کروڑ61لاکھ70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**نظام عدل**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21012

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو10۔ارب43کروڑ48لاکھ 14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ

سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جیل خانہ جات و سزایافتگان کی بستیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21013

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو ایک کھرب 15۔ارب 63 کروڑ 32 لاکھ 80 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پولیس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21014

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 19 کروڑ 90 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**عجائب گھر**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21017

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو10۔ارب33 کروڑ8لاکھ75ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21019

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو91 کروڑ10لاکھ90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21020

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو13۔ ارب22 کروڑ4لاکھ57ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ

سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد
" ویٹرینری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"
(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21021

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:
"ایک رقم جو ایک ارب 44 کروڑ 79 لاکھ 94 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"کوآپریشن"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"
(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21022

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:
"ایک رقم جو 9۔ارب 43 کروڑ 51 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"صنعتیں"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"
(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21023

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو9- ارب45 کروڑ92لاکھ71 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**متفرق محکمہ جات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21024

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو9-ارب36 کروڑ95لاکھ67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21025

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو12-ارب23 کروڑ69لاکھ 18ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ

سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**مواصلات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21026

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو55 کروڑ12لاکھ 44ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21027

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب60 کروڑ22لاکھ95ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ریلیف**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21028

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کھرب 44۔ارب 90 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پنشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21029

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 29 کروڑ 55 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21030

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 21۔ارب 61 کروڑ 73 لاکھ 70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے

قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز"
برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21031

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 4 کھرب 64۔ ارب 78 کروڑ 66 لاکھ 34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرقات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21032

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 80 کروڑ 37 لاکھ 4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**شہری دفاع** " برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC13033

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جوایک کھرب5۔ارب4کروڑ 58لاکھ21ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020کوختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC13034

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو9کروڑ32لاکھ3ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC13035

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے

ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد قرضہ جات برائے "سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC13050

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو84-ارب40کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30- جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC22036

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2کھرب55-ارب30 کروڑ85لاکھ85ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC12037

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو25۔ارب34کروڑ30لاکھ61ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعمیرات آبپاشی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC12041

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو35۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**شاہرات و پل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC12042

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو34۔ارب34کروڑ83لاکھ 54ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ

سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سرکاری عمارات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC12043

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو76-ارب97کروڑ72لاکھ53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔ اب اجلاس بروز بدھ 26-جون2019سہ پہر 3:00بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

بدھ،26-جون2019

(یوم الاربعاء،22-شوال المکرم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 10

653

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26-جون 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون مالیات پر غور و خوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2019(مسودہ قانون نمبر 19 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2019، جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

(بی) منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھنا

منظور شدہ اخراجات برائے سال 20-2019 کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات برائے سال 20-2019 کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

654

(سی) آرڈیننسز کی توسیع

(i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت درج ذیل آرڈیننسز کی مدت میں توسیع کے لئے قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے:

1. آرڈیننس (ترمیم) صوبائی ملازمین کی سوشل سکیورٹی 2019 (1 بابت 2019)
2. آرڈیننس (ترمیم) زکوۃ و عشر پنجاب 2019 (2 بابت 2019)
3. آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب 2019 (3 بابت 2019)
4. آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019 (4 بابت 2019)

(ii) آئین کے آرٹیکل 128(2)(A) کے تحت قراردادیں

1۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی ملازمین کی سوشل سکیورٹی 2019 (1 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 16-اپریل 2019 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی ملازمین کی سوشل سکیورٹی 2019 (1 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 15-جولائی 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) زکوۃ و عشر پنجاب 2019 (2 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 18-اپریل 2019 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) زکوۃ و عشر پنجاب 2019 (2 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 17-جولائی 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

655

3۔ **آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب 2019 (3 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 22۔مئی 2019 کو نافذ کردہ آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب 2019 (3 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 20۔اگست 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

4۔ **آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019 (4 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 12۔جون 2019 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019 (4 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 10۔ستمبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

(ڈی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ **مسودہ قانون پنجاب واٹر 2019**

ایک وزیر مسودہ قانون پنجاب واٹر 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ **مسودہ قانون سزایابی پنجاب 2019**

ایک وزیر مسودہ قانون سزایابی پنجاب 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

(ای) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

657

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

بدھ، 26-جون 2019

(یوم الاربعاء، 22-شوال المکرم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَهۡدِىۡ لِلَّتِىۡ هِىَ اَقۡوَمُ وَ
يُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا
كَبِيۡرًا ۙ‏ ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ اَعۡتَدۡنَا
لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۰﴾ وَيَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ
بِالۡخَيۡرِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾

سورۃ بنی اسرائیل آیات 9 تا 11

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجرِ عظیم ہے۔(9) اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دُکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (10) اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اُسی طرح برائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اکو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیبؐ نال پیار ہونا چاہی دا
حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اے دسیا اے دوستو
سب کچھ سوہنے توں نثار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیبؐ نال پیار ہونا چاہی دا
آقا جدوں یاد کرو اپنے غلاماں نوں
ساڈا وی غلاماں وچ شمار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیبؐ نال پیار ہونا چاہی دا
حسنؓ حسینؓ توں جند جان وار کے
علیؓ دے غلاماں وچ شمار ہونا چاہی دا

(اس مرحلہ پر قائد ایوان جناب عثمان احمد خان بُزدار ہاؤس میں تشریف لائے)

(نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس کو take up کرتے ہیں۔

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2019

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2019 (Bill No. 19 of 2019). Now, we take up the Punjab Finance Bill 2019. First reading starts. Minister for Finance may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE (Mr Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Finance Bill 2019, as introduced be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Finance Bill 2019, as introduced be taken into consideration at once."
>
> Now, the question is:
>
> "That the Punjab Finance Bill 2019, as introduced be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 5

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 5 of the Bill are under

consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Finance; he may move it.

MINISTER FOR FINANCE (Mr Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 6 of the Bill, in sub-clause (10), in para (d), in the proposed entry No.54, paragraph (ii) be omitted."

MR SPEAKER: The amendment moved is:

"That in Clause 6 of the Bill, in sub-clause (10), in para (d), in the proposed entry No.54, paragraph (ii) be omitted."

Now, the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, in sub-clause (10), in para (d), in the proposed entry No.54, paragraph (ii) be omitted."

(The motion was carried.)

MR SPEKAER: Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 7 to 12

MR SPEAKER: Now, Clauses 7 to 12 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 7 to 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE (Mr Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Finance Bill 2019, as amended be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

منظور شدہ اخراجات برائے
سال20-2019کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Finance to lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2019-20.

MINISTER FOR FINANCE (Mr Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2019-20.

MR SPEAKER: The Schedule of Authorized Expenditure for the year 2019-20 has been laid.

قاعدہ127کے تحت آرڈیننسز میں توسیع کے لئے
قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.
>
> 1. The Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2019 (I of 2019).
> 2. The Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Ordinance 2019 (II of 2019).

3. The Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019 (III of 2019).
4. The Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019 (IV of 2019).

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.

1. The Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2019 (I of 2019).
2. The Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Ordinance 2019 (II of 2019).
3. The Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019 (III of 2019).
4. The Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019 (IV of 2019).

Those who are in favour that leave be granted may rise in their seats. Secretary Assembly may count the members.

(There were more than 100 members and the leave was granted.)

آئین کے آرٹیکل (A)(2)128 کے
تحت آرڈیننسز کی مدت میں توسیع کی قراردادیں

MR SPEAKER: Resolution for Extension of the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2019.(I of 2019). Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس(ترمیم)صوبائی ملازمین کی سوشل سکیورٹی2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2019 (I of 2019), promulgated on 16th April 2019, for a further period of ninety days with effect from 15th July 2019."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2019 (I of 2019), promulgated on 16th April 2019, for a further period of ninety days with effect from 15th July 2019."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Ordinance 2019 (I of 2019), promulgated on 16th April 2019, for a further period of ninety days with effect from 15th July 2019."

(The Resolution is passed.)

Applause!

آرڈیننس(ترمیم)زکوٰۃ وعشر پنجاب2019

MR SPEAKER: Resolution for Extension of the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Ordinance 2019 (II of 2019). Minister for Law may move the Resolution for extension.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Ordinance 2019 (II of 2019), promulgated on 18th April 2019, for a further period of ninety days with effect from 17th July 2019."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Ordinance 2019 (II of 2019), promulgated on 18th April 2019, for a further period of ninety days with effect from 17th July 2019."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Ordinance 2019 (II of 2019), promulgated on 18th April 2019, for a further period of ninety days with effect from 17th July 2019."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Resolution for Extension of the Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019(III OF 2019). Minister for Law may move the resolution for extension.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019 (III of 2019), promulgated on 22nd May 2019, for a further period of ninety days with effect from 20th August 2019."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019 (III of 2019), promulgated on 22nd May 2019, for a further period of ninety days with effect from 20th August 2019."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019 (III of 2019), promulgated on 22nd May 2019, for a further period of ninety days with effect from 20th August 2019."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2019

MR SPEAKER: Resolution for Extension of the Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019(IV OF 2019). Minister for Law may move the resolution for extension.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019 (IV of 2019), promulgated on 12th June 2019, for a further period of ninety days with effect from 10th September 2019."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019 (IV of 2019), promulgated on 12th June 2019, for a further period of ninety days with effect from 10th September 2019."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019 (IV of 2019), promulgated on 12th June 2019, for a further period of ninety days with effect from 10th September 2019."

(The Resolution is passed.)

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون پنجاب واٹر2019

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Water Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Water Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Water Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on the Irrigation for report within two months.

مسودہ قانون سزایابی پنجاب2019

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Sentencing Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker I introduce the Punjab Sentencing Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Sentencing Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on the Public Prosecution for report within two months.

اب مسودہ قانون تنازعات کا متبادل پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر13 بابت2019) زیر بحث ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! اس بل کو آج ہی لینا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں وہی عرض کرنے لگا تھا کہ چونکہ آج ہم نے بزنس take up کر لیا ہے اس لئے کوئی issue نہیں ہے ہم اس بل کو next session میں take up کر لیں گے لہٰذا آپ اس بل کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ بل pending کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 27۔جون 2019 سہ پہر 3.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،27-جون2019

(یوم الخمیس،23-شوال المکرم1440ھ)

سترھویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 11

673

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ27-جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

ضمنی بجٹ برائے سال19-2018پر عام بحث

675

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

جمعرات، 27- جون 2019

(یوم الخمیس، 23- شوال المکرم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 27 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ ۙ وَطُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۙ وَھٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۙ
لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫ ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ
سٰفِلِیۡنَ ۙ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمۡ
اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ؕ اَلَیۡسَ اللّٰہُ
بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ٪

سورۃ التّین آیات 1 تا 8

انجیر کی قسم اور زیتون کی (1) اور طور سینین کی (2) اور اس امن والے شہر کی (3) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے (4) پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا (5) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے (6) تو (اے آدم زاد) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ (7) کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ (8)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

کوئی لمحہ بھی تیرے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا
تو ہے یثرب کو مدینے میں بدلنے والا
تیرے جیسا تو کسی شہر کا والی نہ ہوا
کوئی پیدا نہ ہوا تیرے مؤذن جیسا
پھر اذانوں میں کبھی سوز بلالؓ نہ ہوا
تیری امت کے سوا اور کسی امت میں
کوئی رومیؒ نہ ہوا کوئی غزالیؒ نہ ہوا

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پی پی-134 ننکانہ صاحب
میں 1955 سے رہائشیوں سے گھر خالی نہ کرانے کا مطالبہ

جناب آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں ایک بڑے ہی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ میرا حلقہ پی پی-134 میں ایک چھوٹا قصبہ سیدوالا ہے جب 1955 میں وہاں سیلاب آیا تو پورا قصبہ ختم ہو گیا اور وہ دوسری جگہ جہاں سرکاری زمین تھی تو تقریباً سیدوالا پورا قصبہ وہاں آباد ہو گیا۔ 1979 میں حقوق ملکیت سب کو مل گئے لیکن وہ غریب لوگ جن کے پاس پیسے نہیں تھے وہ حقوق ملکیت نہ لے سکے۔ اب حکومت نے انہیں کہا ہے کہ وہاں سے اُٹھ جائیں، وہ تقریباً 200 سے 250 گھر ہیں جو کہ وہ 1955 سے وہاں بیٹھے ہیں اور تقریباً 700 لوگ جو وہاں بس رہے ہیں۔ انہوں نے عدالت سے بھی رجوع کیا، عدالت نے stay دے دیا اور عدالت میں ان کا کیس چل رہا ہے تو میری آپ سے request ہے کہ آپ وہ رپورٹ منگوائیں اور وہاں کے لوگوں کا حال ذرا دیکھیں کہ وہ غریب لوگ ہیں۔ وہ خود روزانہ کا -/100 سے -/200 روپے کماتے ہیں جو کہ وہ خود رات کو کھا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں request کرتا ہوں اور میری ایک humble request ہے کہ وہ رپورٹ منگوا کر ان غریب لوگوں کے لئے کچھ کیا جائے کیونکہ وہ یہاں آئے تھے اور وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے انہیں تسلی دی کہ ان کو وہاں سے اٹھایا نہیں جائے گا لیکن اب قصبے میں اعلان ہو رہے ہیں کہ پہلی تاریخ تک وہ جگہ خالی کر دیں یا ہم آپ کی ہر چیز گرا دیں گے۔

جناب سپیکر! براہ مہربانی میری request ہے کہ ضلع ننکانہ سے رپورٹ منگوائی جائے۔ ڈی سی اور ہوم سیکرٹری نے یہ لکھ کر دیا ہے کہ وہاں سے ان کو نہ اُٹھایا جائے لیکن پھر بھی ان کو وہاں سے اُٹھایا جارہا ہے۔ آپ مہربانی کریں اور آپ کا ان غریب لوگوں پر احسان ہو گا اور مجھے لگتا ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ آپ یہ مہربانی ضرور کریں گے اور آپ یہ مہربانی کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! یہ واقعی بڑا genuine مسئلہ ہے کہ 1955 سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں پھر ڈی سی کی بھی یہی رپورٹ ہے تو میرا خیال ہے کہ آپ اس ڈی سی کی رپورٹ دیکھ کر اس معاملے کو خود handle کرلیں کیونکہ اگر اتنی دیر سے بیٹھے ہیں تو ان کی دادرسی ضرور ہونی چاہئے۔ آپ ذرا خود اس کو take up کریں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

تحریک
(آڈٹ پیراز سے متعلق)

MR SPEAKER: Motion for referring Audit Paras to PAC-II. Minister for Law may move the motion.

دانش سکول اور سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی آف لاہور سے متعلقہ آڈٹ پیراز برائے سال 13-2012 کو پی اے سی نمبر 1 سے پی اے سی نمبر 2 کو ریفر کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I move:

> "That sixty nine audit paras for the year 2012-13 relating to Punjab Danish Schools and Centres of Excellence Authority Lahore of Schools Education Department which were referred to Public Accounts Committee No. 1 during previous Assembly and are

pending before it may be referred to PAC-II of the current Assembly for report within a year."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That sixty nine audit paras for the year 2012-13 relating to Punjab Danish School and Centres of Excellence Authority Lahore of School Education Department which were referred to Public Accounts Committee No. 1 during previous Assembly and are pending before it may be referred to PAC-II of the current Assembly for report within a year."

(The motion was carried.)

سرکاری کارروائی

بجٹ

ضمنی بجٹ برائے سال19-2018پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم ضمنی بجٹ برائے سال19-2018 پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ میری اس sideاور اُس sideسے بھی requestہے کہ جو ممبران پہلے بجٹ بحث میں بول چکے ہیں ان کو دوبارہ موقع نہ دیں اور جو نہیں بولے تو آپ ان کے نام دیں جو پہلے نہیں بولے۔ جناب محمد بشارت راجا! اس sideسے بھی وہ نام دیں جو نہیں بول سکے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ کیا اصول ہے؟

جناب سپیکر: یہ اصول ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ اصول ٹھیک ہے۔ وہ اس لئے کہ آپ کے بہت سارے لوگ رہ گئے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہم نے آپ کو لسٹ دی ہے آپ اس کے مطابق سب کو اجازت دیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: یہ تو میری رائے ہے۔ اگر آپ کسی نئے شخص کو موقع نہیں دینا چاہتے تو یہ آپ کی مرضی ہے۔ اگر آپ نے کسی کو نہیں بولنے دینا تو وہ آپ کی مرضی ہے۔ آپ نے جو نام لکھے ہیں انشاءاللہ ہم وہی take up کریں گے لیکن جناب محمد بشارت راجا! اس side سے جو بول چکے ہیں ان کی لسٹ دوبارہ نہ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فرح آغا!

محترمہ فرح آغا: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے آج یہ موقع دیا۔ میں اپنے وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور اپنے وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنے کم وسائل میں اتنا اچھا بجٹ پیش کیا ہے اور اس کے لئے میں بہت زیادہ ان کی مشکور ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے زیادہ بات نہیں کرنی بلکہ صرف اتنا کہنا ہے کہ یہ لوگ خواہ مخواہ کے مسئلے بناتے ہیں اگر آپ غور سے دیکھیں تو کوئی ایسے ٹیکسز نہیں لگے جیسے یہ لوگ باہر بیانات دے رہے ہیں کہ اس قدر ٹیکسز لگا دیئے ہیں کہ لوگوں پر load ہے۔ غریبوں پر تو کچھ لگا ہی نہیں آپ لوگ کہاں سے کہہ رہے ہیں کہ غریبوں پر اتنے ٹیکس لگ گئے ہیں؟ ٹیکس تو بڑے بڑے بزنس مین پر لگے ہیں، خان صاحب نے ان سے ہی پیسا نکالنے کے لئے سارے ٹیکسز کا پلان کیا ہے، 200 ایکڑ سے اوپر والے زمیندار کو ٹیکس لگایا گیا ہے۔ ہم سب نے مل کر پاکستان بنانا ہے، آپ سب کو پتا ہے کہ اس وقت ہمارے معاشی حالات کہاں جا رہے ہیں اور ہمیں کن حالات میں یہ حکومت دی گئی؟

جناب سپیکر! جہاں تک وزیر اعلیٰ کا تعلق ہے میں بہت خوش ہوں کہ ہم ایسے وزیر اعلیٰ کے underکام کر رہے ہیں اور جس طریقے سے وزیر اعلیٰ اپنے ایک normal workerکی بات سنتے ہیں میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ میں تو پہلی دفعہ اس اسمبلی میں آئی ہوں مجھے نہیں پتا کہ پہلے کیا ہوتا رہا ہے اور کیا نہیں ہوتا رہا۔

جناب سپیکر! میں بجٹ میں ہونے والی دو تین باتوں پر توجہ دلانا چاہتی ہوں جنہیں میں کیا میری ساری friends اور ہمارے سب لوگ اسے بہت appreciate کر رہے ہیں کہ ملک میں 2.5 فیصد آبادی disablesکی ہے انہیں اس دفعہ وزیر اعظم نے بہت زیادہ accommodate کیا ہے انصاف کارڈ بھی سب سے پہلے انہی کے بنیں گے، ان کے لئے jobsمیں 3 فیصد کوٹا تھا لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا تھا جس کا انہوں نے کہا ہے کہ فوراً ایکشن لیا جائے اور implement کیا جائے گا۔ ہم لوگ ہمیشہ اپنے لئے سوچتے ہیں کیا کبھی ہم نے سوچا کہ ہم ایک بہرے، اندھے یا معذور کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں بہت فخر سے کہتی ہوں کہ میرے وزیر اعظم نے ایک ایک disable کو ویل چیئر دینے کا اعلان کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جتنے blindہیں ان کے لئے white sticks دینے کا اعلان کیا ہے، اتنے عرصے سے حکومتیں چلی آ رہی تھیں انہوں نے کیا کیا؟ کچھ بھی نہیں کیا۔ آپ یہ دیکھیں کہ آٹھ سے دس لاکھ اندھوں کی آبادی ہے، اندھوں کے لئے کیا کیا جاتا ہے؟ انہیں تو سڑک کراس کرنے کے لئے ہم لوگوں کی helpچاہئے ہوتی ہے، جو سروے ہوا ہے میں اس کا یہ roughسا بتا رہی ہوں ممکن ہے اس سے بھی زیادہ لوگ ہوں گے جن کے ابھی نادرا کے کارڈ نہیں بنے ہوئے۔ اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر خزانہ کو دل سے مبارکباد دیتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے صرف ایک اور بات کہنی ہے کہ میرا بھی زمینداری سے کچھ تعلق ہے، زمینداری کو اتنا مشکل نہیں بنایا گیا کہ ہم لوگ رونا ہی ڈال دیں کہ خان صاحب نے بجٹ میں زمینداروں کے لئے کوئی الٹا سیدھا کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ایک گزارش کروں گی کہ اس وقت ملک جن حالات سے گزر رہا ہے ہمیں ایک دوسرے پر تنقید نہیں کرنی چاہئے۔ جب میں یہاں آئی تھی تو سمجھتی تھی کہ ایم پی اے بننا کوئی بہت عجیب سی بات ہے اور کوئی بہت sophisticated اور اچھی بات ہو گی لیکن یہاں آ کر دیکھا کہ ایک دوسرے پر باتیں کسی جاتی ہیں اور جو کچھ کہا جاتا ہے یہ انتہائی نامناسب ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس وقت پاکستان کو ضرورت ہے کہ ہم سب مل کر بیٹھیں اور ایک دوسرے کو دیکھیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ بجٹ اجلاس ہے لیکن میں آپ کی اجازت سے اپنے علاقے اور اپنے حلقے کے بہت اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ اس وقت ہم بجٹ discuss کر رہے ہیں میں فخر سے کہتی ہوں کہ میں ضلع راجن پور سے تعلق رکھتی ہوں اور وہاں سے میرے جیسے بندے کو یہاں ہاؤس میں آنے اور یہاں بیٹھنے اور وہاں کی بات کرنے کا موقع ملا۔ وہ ایک پسماندہ ترین ضلع جو پہلے ہی سیلاب کی تباہ حالی کا شکار ہے اب وہاں حکومت کی طرف سے ایک اور آفت آئی ہوئی ہے۔ میں نے پہلے بھی یہاں پر لفٹ پمپس کا issue اُٹھایا تھا جو وہاں کا ایک بہت بڑا issue ہے۔ آپ کی ہدایت پر وہاں کے کسانوں کا کچھی کینال کے ٹھیکیداروں سے مل کر لفٹ پمپس کے ذریعے پانی کا ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا تھا لیکن اب حکومت ان لفٹ پمپس کو اکھاڑ رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں آپ کے ایوان میں بیٹھے ہوئے مقتدر لوگوں کے لفٹس پمپس تو legalize قرار دیئے گئے لیکن باقی لوگوں کے لفٹ پمپس کو غیر قانونی قرار دے کر انہیں اکھیڑا جا رہا ہے۔ وہاں کرینیں لگی ہوئی ہیں، وہاں کے لوگ پہلے ہی سیلاب کی تباہ کاریوں سے زبوں حالی کا شکار ہیں لیکن ان کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ اب حکومت کی طرف سے ان کسانوں پر آفت آئی ہوئی ہے کہ وہ لفٹ پمپس اکھاڑے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب وہاں کپاس اور چاول کی major crops ہیں جنہیں پانی لگانا ناممکن ہو گیا ہے چونکہ ڈیزل کے ریٹ اور فصل کی inputs کی لاگت پہلے ہی اتنی زیادہ ہے۔ وہاں نہروں کا پانی جو بچا کھچا پہنچتا ہے [************] مگر وہاں کا جو غریب کسان ہے جو لفٹ پمپس سے پانی لے رہا تھا اس کا یہ قصور ہے کہ وہ غریب ہے، اس کا یہ قصور ہے کہ وہ سردار نہیں ہے اس لئے ان کے لفٹ پمپس اکھاڑے جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ایوان میں بیٹھے ہوئے لغاری جو وہاں سے ووٹ لے کر آئے تھے یہ اپنی زمینوں سے شروع کریں اور اپنے دو دو، تین تین فٹ کے موگے اکھیڑ دیں تو ہم اعتراض نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایک منٹ تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ آپ generalize نہ کریں، آپ اپنی بات کو specific رکھیں۔ آپ کا جو مسئلہ ہے اسے نام لئے بغیر اجاگر کریں لیکن generally یہ بات نہ کریں کہ بڑے سردار ہیں یا فلاں ہیں۔ انہیں اللہ نے بڑا کیا ہے اور اگر کوئی چھوٹا ہے تو وہ بھی اللہ کی طرف سے ہی ہے۔ ہم نے تو آپ کے issue کی طرف جانا ہے اس لئے آپ کو کسی کو بھی humiliate کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے تو مسئلے کا حل نکالنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ! جس کے بارے میں آپ بات کر رہی ہیں ہو سکتا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ اچھا ہو، زیادہ بہتر ہو کیونکہ ہمیں تو کسی کا پتا نہیں ہے اس لئے یہ بات نہیں کرنی چاہئے لہٰذا میں آپ کے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر رہا ہوں۔

میں آپ کی specific بات سمجھ گیا ہوں کہ لفٹ اریگیشن والے مسئلے کو حل کرنا ہے، آپ کے ساتھ زیادتی یہ ہے کہ باقی جگہوں پر regularize ہوا ہے لیکن یہاں نہیں ہوا۔ آپ کا یہی issue ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جی یہی issue ہے اور میں نے پہلے بھی یہ ایوان میں issue اُٹھایا تھا۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: ہم نے اس issue کی طرف جانا ہے۔ مجھے یاد ہے آپ کا ایک سوال بھی تھا ہم نے اس وقت بھی یہ issue اُٹھایا تھا اور بات کی تھی لیکن unfortunately وہ نہیں ہوا اب ہم اس issue کو حل کرتے ہیں۔

میں وزیر قانون سے کہوں گا کہ وہ خود اسے take up کریں اور ہم اسے اچھے طریقے سے حل کریں، ہم نے کسی کا دل تھوڑا دکھانا ہے بلکہ ہم نے تو آپ کا مسئلہ حل کرنا ہے۔ آپ تھوڑا سا یہ بتا دیں کہ آپ کا کیسے right بنتا ہے تاکہ پھر میں بات کروں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جیسے آپ فرما رہے ہیں اور آپ کو یاد ہے کہ کچھی کینال کے ٹھیکیداروں کے ساتھ مل کر یہ مسئلہ حل کیا گیا تھا، وہاں ان لفٹ پمپس پر حکومت کے بھی دس سے پندرہ لاکھ روپے لگے ہوئے ہیں، وہاں چھوٹے چھوٹے bridge بنے ہوئے ہیں جن میں حکومت کا پیسا لگا ہوا ہے اور لوگوں کا پیسا بھی لگا ہوا ہے مگر اتنے سالوں کے بعد اب حکومت کو خیال آیا ہے کہ وہ غیر قانونی ہیں۔ حالانکہ جناب کی ہدایت اور حکومت کے تعاون سے وہاں لفٹ پمپس لگے تھے، آپ نے اس وقت بھی ہدایت فرمائی تھی کہ نہروں کو صاف کیا جائے کیونکہ نہروں میں پورا پانی نہیں آ رہا لیکن نہروں کی صفائی کی بجائے لفٹ پمپس اکھاڑ رہے ہیں لہٰذا یہ ہدایت فرمائی جائے کہ وہ لفٹ پمپس نہ اکھاڑے جائیں بلکہ نہروں کو صاف کریں اور پانی پورا کریں تو پھر وہاں کوئی issue ہی نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ کا point آ گیا ہے۔ وزیر قانون! آپ اس معاملے کو ذاتی طور پر دیکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر محترمہ شازیہ عابد میرے پاس تشریف لائیں اور مجھے اس بارے میں ساری تفصیل دیں۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! بہتر ہوتا کہ جب جناب محمد محسن لغاری یہاں ایوان میں تشریف رکھتے تو پھر محترمہ شازیہ عابد یہ pointاٹھاتیں تاکہ وہ ان کی بات کا جواب دیتے کیونکہ وہ وزیر آبپاشی ہیں اور راجن پور سے تعلق بھی رکھتے ہیں۔ محترمہ شازیہ عابد نے فرمایا ہے کہ لفٹ پمپ کے ذریعے لوگوں نے کاشتکاری کی ہوئی ہے لہٰذا ان کو باقاعدہ اجازت دی جائے کہ وہ لفٹ پمپ کے ذریعے کاشتکاری کریں۔ نہری نظام میں پانی کی دستیابی کی صورتحال ضلع راجن پور میں باقی پنجاب کے اضلاع سے مختلف نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں مثال دیتا ہوں کہ اگر ہمارے پاس 100 کیوسک پانی ہے اور اس میں سے 10 یا 20 کیوسک پانی لفٹ پمپ کے ذریعے غیر قانونی طور پر ایسے رقبہ جات کو دیا جاتا ہے جو کہ command area میں نہیں آتے تو وہ پانی کی چوری نہیں بلکہ پانی کی ڈکیتی ہے۔ اگر پانی لفٹ پمپ کے ذریعے اُٹھایا جائے تو اس سے suffer ہونے والوں میں جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری اور میں بھی شامل ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر(سردار دوست محمد مزاری): جناب سپیکر! ہم ٹیل میں بیٹھے ہیں اور ان لفٹ پمپوں کی وجہ سے ہمیں پانی نہیں پہنچتا۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ان لفٹ پمپوں کی وجہ سے ٹیل کے زمینداروں کو پانی نہیں ملتا اور جو ہیڈ کے پاس بیٹھا ہوا ہے یا جو تگڑا زمیندار ہے وہ نہر کے اندر اپنا پمپ ڈالتا ہے اور جتنا اس کا دل چاہتا ہے پانی اُٹھا لیتا ہے۔ میں ان لوگوں اور ان کے بچوں کے روزگار کے خلاف نہیں ہوں لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ پہلے ٹیل کا پانی پورا کیا جائے اور اگر اس سے وافر پانی ہے تو پھر بے شک یہ لفٹ پمپ لگائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ قانونی طور پر جو موگہ جات منظور شُدہ ہیں اور جو رقبہ جات command area کے اندر آتے ہیں پہلا حق ان کا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ lift irrigation pumps کب لگے تھے، یہ lift irrigation والا سلسلہ کس سال شروع ہوا تھا؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! تقریباً پچھلے پندرہ بیس سالوں سے یہ سلسلہ جاری ہے۔

جناب سپیکر: مجھے یاد ہے کہ ہمارے دور حکومت میں یہ شروع ہوا تھا۔ ہم نے ٹیل تک پانی پہنچانے کے لئے بڑی efforts کی تھیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کسی کا حق مارے بغیر ان کا مسئلہ حل ہو۔ کیا آپ یہی چاہتے ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، بالکل سو فیصد میں یہی چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار دوست محمد مزاری): جناب سپیکر! ٹیل والوں کو پانی پہلے ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں اور میں اس کے حق میں ہوں کہ ٹیل کو پانی پہلے ملے، ان کا حق نہ مارا جائے اور محترمہ شازیہ عابد نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے انہیں بھی کچھ پانی مل جائے تاکہ ان کا بھی گزارا ہو سکے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ زراعت (جناب عبدالحئ دستی): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں بھی اس حوالے سے بات کرنی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ زراعت (جناب عبدالحئ دستی): جناب سپیکر! ہمیں اس حوالے سے قانون سازی میں تھوڑی سی تبدیلی کرنا پڑے گی۔ پانی چوری کا اس وقت جو قانون نافذ العمل ہے وہ اتنا زیادہ سخت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب عبدالحئ دستی! وہ ایک علیحدہ issue ہے اور اس کو بھی ہم دیکھ لیتے ہیں۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں ٹیلی میٹری کا جو نظام بنایا تھا اس حوالے سے کل میری سیکرٹری آبپاشی سے بڑی تفصیلی بات ہوئی ہے۔

میں نے اسے کہا ہے کہ اس نظام کو آپ مزید بہتر کر لیں لیکن اسے بند نہ کیا جائے۔ اس ادارے کے کارکنوں کو انہوں نے ابھی تک تنخواہیں نہیں دیں۔ اس سارے issue کا مجھے علم ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! سردار حسنین بہادر دریشک کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ ان کے حصے کا پانی انہی کو ملنا چاہئے لیکن محترمہ شازیہ عابد کا جو genuine issue ہے وہ کیسے حل کیا جائے؟ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کوئی amicably راستہ نکالا جائے۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جناب عبدالحئی دستی نے جو point اُٹھایا ہے وہ اس حوالے سے relevant ہے کہ پانی چوری کی سزائیں قابل ضمانت ہیں۔

جناب سپیکر: ہم نے پانی چوری کی سزائیں بڑھائی تھیں۔ آپ کے پاس یہ انفارمیشن ہونی چاہئے کہ پانی کہاں سے چوری ہو رہا ہے؟ میں نے اس حوالے سے ٹیلی میٹری سسٹم شروع کیا تھا۔ میاں محمد شہباز شریف کی حکومت نے اس سسٹم کو خراب کیا اور اب اس کو دوبارہ revive کرنے کے لئے ہی میں نے سیکرٹری آبپاشی سے بات کی تھی۔ اس نظام کو جو لوگ چلا رہے تھے ان بے چاروں کو تو تنخواہ ہی نہیں مل رہی۔ پہلے اس نظام کو revive کریں اور اس کے بعد identify ہو سکے گا کہ کہاں سے پانی چوری ہو رہا ہے۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں باقاعدہ قانون سازی کر کے پانی چوری کی سزا بڑھائی تھی۔ ہم پہلے نظام کو ٹھیک کر لیں اور سزا کو بعد میں دیکھ لیں گے۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! waterscapes areas خصوصی طور پر ضلع بہاولنگر، راجن پور یا باقی ایسے علاقوں کا totally دارومدار canal system پر ہے اور ان علاقوں کا زیر زمین پانی بالکل کڑوا ہے۔ یہ سارا نہری نظام دھونس اور دھاندلی پر چل رہا ہے۔ ہر فصل سے پہلے ہر موگے کی نیلامی ہوتی ہے اور ہر گاؤں میں باقاعدہ اعلان ہوتا ہے کہ اگر آپ محکمہ کو پیسے دیں گے تو آپ کا موگہ properly چلے گا ورنہ نہیں چلے گا۔ اس کی width, height اور دوسری چیزیں پیسوں کے حساب سے proportionately ہوتی ہیں اسی لئے ٹیل تک پانی نہیں پہنچ پاتا۔ ایک

مسئلہ یہ ہے کہ پمپ لگا کر یاuplift کر کے پانی چوری کیا جاتا ہے جبکہ کچھ لوگ محکمہ کی ملی بھگت سے پیسے دے کر زیادہ پانی لے لیتے ہیں تو اس کا کیا سدّباب ہے اور اس حوالے سے کیا پالیسی ہے؟

جناب سپیکر! آپ نے پچھلے اجلاس میں وزیر آبپاشی کو direction دی تھی کہ اس معاملے پر ایک دن بحث رکھی جائے لیکن وہ بحث آج تک نہیں ہو سکی۔ اس کے لئے کوئی دن مقرر کریں کیونکہ یہ بڑاsensitive issue ہے۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! اسissue پر کسی دن بحث بھی کر لیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب آپ یہ نہ کہنا کہ میں بار بار ایسی بات کیوں کرتا ہوں؟ آپ کی حکومت نے پچھلے دس سال تک کوئی نظام نہیں بنایا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ ٹھیک فرما رہے ہیں بلکہ یہ نظام خراب ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، یہ آبپاشی کا نظام خراب ہوا ہے۔ ہم نے ایک صحیح نظام بنایا تھا لیکن پچھلے دس سال میں وہ بھی خراب کر دیا گیا۔ اب ہم نے اس کو ٹھیک کرنا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس پر باقاعدہ ایک دن بحث رکھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں briefly عرض کروں گا کہ آپ کے دور حکومت میں lift irrigation scheme شروع کی گئی تھی اور اس کے علاوہ hard areas کے ٹیوب ویلوں کے بجلی کے units کو بھی subsidize کیا گیا تھا۔ آپ کے دور حکومت میں hard areas کے ٹیوب ویلز چل رہے تھے اور lift irrigation scheme بھی چل رہی تھی۔ 2008 میں جب آپ کی حکومت ختم ہوئی اور مسلم لیگ(ن) کی حکومت آئی تو انہوں نے پنجاب میں hard areas کے ٹیوب ویلوں کی سبسڈی ختم کر دی۔ جس طرح آپ کے دوسرے منصوبے مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے رُوک دیئے تھے اسی طرح اس منصوبے کو بھی ختم کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! میرا علاقہ میانوالی بھی hard area ہے۔ یہاں کے pumps یعنی مشینیں پرانی ہو چکی ہیں۔ آپ کا صوبہ پنجاب hard areas کے لوگوں کو 2008 تک بلوچستان کے ٹیرف پر بجلی مہیا کرتا تھا اور یہ on record ہے۔ 2008 کے بعد یہ سبسڈی ختم کر دی گئی اور ہمیں

11/- روپے سے زیادہ بجلی کے یونٹ کی قیمت ادا کرنا پڑی۔ آہستہ آہستہ کسان کی پانی لگانے کی قوت ختم ہوگئی کیونکہ وہ اس ریٹ پر بجلی نہیں خرید سکتا تھا۔ اب ہماری موجودہ حکومت نے hard areas میں چلنے والے ٹیوب ویلوں کے لئے 5/- روپے اور کچھ پیسے بجلی کے یونٹ کے نرخ مقرر کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ کسانوں کے لئے lift irrigation scheme کے pumps کو لگاتار بجلی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ اس سے ٹیل تک پانی پہنچے گا اور پانی کی چوری بھی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اب جناب محمد وارث شاد ضمنی بجٹ پر بات کریں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی۔ محترمہ شازیہ عابد نے کچھ اپنا شکوہ کر دیا اور حزب اقتدار کے بنچوں کی طرف سے اس حوالے سے بارہ پوائنٹ آف آرڈر آ گئے اور آپ نے کھلے دل سے ان کو بات کرنے کی اجازت دی ہے۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ میں آپ پر اعتراض نہیں کر سکتا لیکن تھوڑی سی عرض کروں گا کہ آج چونکہ ضمنی بجٹ پر بحث کے لئے مخصوص دن ہے لہٰذا پوائنٹ آف آرڈر کے اس سلسلے کو رُوک دیں۔

جناب سپیکر! اب میں ضمنی بجٹ پر بات کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ بجٹ 2018-19 کے حوالے سے آج ضمنی بجٹ زیر بحث ہے پچھلے سال 2018-19 کے لئے 2026 بلین روپے کا main budget پیش کیا گیا تھا۔ اس پر انہوں نے 90۔ارب 6 کروڑ 97 لاکھ اور 40 ہزار روپے over and above خرچ کر لئے ہیں تو میں اس سلسلے میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا اور میں جناب کی سمع خراشی کروں گا انہوں نے آبپاشی پر جنرل 2۔ارب 83 کروڑ 91 لاکھ 27 ہزار روپے اور Works پر انہوں نے 67 کروڑ 60 لاکھ 33 ہزار روپے جو تقریباً 3.5۔ارب روپے کا بجٹ بن جاتا ہے انہوں نے آبپاشی پر خرچ کیا۔ اگر تو ضرورت پڑ جاتی ہے اور خرچہ ہوتا ہے تو کوئی بات نہیں کیونکہ حکومت کو سپلیمنٹری expenses کرنا پڑتے ہیں اور ہم اس چیز کو سمجھتے بھی ہیں لیکن اس میں میرا اعتراض یہ ہے کہ ہمارا ایک تھل کینال سرکل ہے

جس سے میانوالی، بھکر، خوشاب، مظفرگڑھ اور لیّہ irrigate ہوتا ہے اُس میں پانی کی اتنی capacity ہی نہیں ہے جتنی اُس کی sanctioned ہے اور resultantly اُس کے 10 ہزار کیوسک پانی کے بدلے میں کبھی 4 ہزار کیوسک، کبھی 4.5 ہزار کیوسک اور کبھی 5 ہزار کیوسک پانی چل رہا ہوتا ہے تو اس کی require remolding تھی جو نہیں کرائی گئی۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ بات admit کروں گا کہ اس دفعہ مرکز نے 2۔ارب روپے یا شاید اس سے بھی زیادہ پیسے گریٹر تھل فیز۔II کے لئے رکھے ہیں لیکن میرا اعتراض یہ ہے کہ میری تحصیل نورپور تھل سیم اور تھور سے برباد ہو گئی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ سیجر لنک سندھ سے نکلتی ہے اور میرا سینہ چیرتی ہوئی جہلم تک جاتی ہے۔ وہ ایک دریا ہے اور اُس کے after effects نے ہمیں برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ آج تک کبھی کسی حکومت نے جنرل بجٹ یا ضمنی بجٹ میں اس پر توجہ نہیں دی۔

جناب سپیکر! میں اس پر یہ کہوں گا کہ گریٹر تھل پر اربوں روپے لگے پڑے ہیں اور سیجر لنک پر بھی بہت رقم لگی ہے۔ ہمارا تھل صحرائی علاقہ ہے وہاں فیز۔1 کا جتنا سسٹم بنا تھا آندھیوں سے اُس میں ٹیلے بن گئے ہیں جس کی وجہ سے وہ سارا سسٹم chock ہو گیا ہے اور جو lining ہوئی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا شکوہ یہ ہے کہ "ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں۔" لاہور اور تونسہ کے درمیان بھکر اور نورپور تھل بھی واقعہ ہے تو ہماری طرف بھی کوئی نظر کرم ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں مہاجر کینال کی بھی بات کروں گا کہ اُس کی بھی remodeling ہونے والی ہے کیونکہ کسی حکومت نے بھی یہ نہیں کروائی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک اور issue ہے کہ سیلاب کے دنوں میں ہمارا arrangement ہوتا تھا Punjab Flood Control System ہوتا تھا جو مئی میں چالو ہو جاتا تھا اور وزراء اِدھر اے سی والے کمروں میں بیٹھنے کی بجائے وہ گرمی میں پورے پنجاب میں tour کر کے اطلاع کرتے تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے آج یہ شکوہ کروں گا کہ پچھلے سال اور اس سال بھی ہمیں کسی نے آ کر یہ نہیں بتایا کہ منگلا یا تربیلا سے کتنا پانی آ رہا ہے جس کی وجہ سے وہاں بربادیاں ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہے کہ زراعت میں پچھلے سال 3.8 فیصد کے GDP growth کے مقابلے میں 0.8 فیصد ہوئی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہ گورنمنٹ کی mismanagement ہے اس پر گورنمنٹ کی توجہ نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، لوگوں کے مویشی مر گئے ہیں لیکن اُس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ "روم جل رہا تھا اور میر عباس بانسری بجا رہا تھا۔" پورا پنجاب سیلاب سے برباد ہو گیا ہے اور اِدھر عیش ہی عیش ہے کیونکہ تونسہ ٹھیک ہے، لاہور ٹھیک ہے اور پنجاب جائے جہنم میں۔

جناب سپیکر! میں اب ریونیو پر تھوڑی سی بات کروں گا اور ابھی ریونیو پر بات بھی ہو رہی تھی۔ جناب پرویز الٰہی تشریف لے گئے ہیں یہاں پر ایک کمیٹی بنی تھی جس میں ملک انور بھی تھے کہ جو غریب کاشتکار 100/100 کنال کے پٹے دار تھے اُن کی زمینیں retrieve کر لی گئیں اور on the floor of the House ہم سے وعدہ کیا گیا کہ ہم اُنہیں یہ زمینیں lease پر دیں گے۔ 2016-17 میں lease ختم ہوئی تو آپ نے اُن کی ساری زمینیں retrieve کر لیں اور کسی کو وہاں کاشت بھی نہیں کرنے دی اُس سے پورے پنجاب کا نقصان ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے دیہات کی کچی بستیوں پر بلڈوزر چلا دیئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اور آپ کے ساتھیوں کی لسٹ بھی بہت لمبی ہے لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جو آپ کے مزاج میں آئے ہم قبول کرتے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اے اللہ، ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور بے شک تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ "جب نگاہ ستاروں پر ہو تو راستے کی گرد کی پروا نہیں کرتے۔" جناب محمد وارث شاد نے فرمایا تو مجھے لگا کہ ان کے دور میں شاید دودھ اور شہد کی نہریں بہتی تھیں اور اب سمجھ نہیں آتا کہ وہ نہریں کیسے خشک ہو گئی ہیں؟ جب دیکھو تو ان کی طرف سے یہ تنقید کی جاتی ہے کہ پاکستان تحریک انصاف نے کیا کیا، پاکستان تحریک انصاف نے کیا کیا، پاکستان تحریک انصاف نے کیا کیا؟ پہلے یہ تو بتائیں کہ آپ لوگوں نے پچھلے دس سال میں کیا کیا؟ پچھلی تین دہائیوں سے حکومت آپ کے ہاتھ میں تھی مگر آپ نے اس عوام کے بارے میں کبھی نہیں سوچا۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف فرماتے ہیں کہ جی، غریب کی پروا نہیں ہے اور غریب کو relief نہیں دیا گیا تو میں حزب اختلاف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ بتائیے کہ جس وقت آپ کی حکومت میں ایک باپ نے صرف اس لئے خودکشی کر لی تاکہ اُس کی جگہ پر اُس کے بیٹے کو نوکری دی جاسکے تب آپ لوگوں نے کیا کیا؟ تب آپ لوگوں نے کیا کیا جب ماڈل ٹاؤن میں 14 لوگوں کا قتل ہوا لیکن اس کے باوجود آپ لوگوں نے آج تک اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا۔ تنزیلہ آپی کے منہ پر گولیاں ماری گئیں جو ایک حاملہ خاتون تھی۔ آپ لوگوں نے ان کے لئے کچھ نہیں کیا۔ آج آپ کہتے ہیں کہ ہم نے کیا کیا تو ہم نے یہ کیا کہ ہمارے وزیر خزانہ نے جو بجٹ پیش کیا ہے اگر آج سے تین دہائیاں پہلے آپ اس بجٹ کا دس فیصد بھی پیش کرتے تو یقین کریں آج پنجاب کے حالات بہت بہتر ہوتے۔ آج ہمیں جن حالات میں survive کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ مشکل فیصلے جناب عمران خان نے کئے، یہ مشکل فیصلے ہمارے وزیر قانون نے کئے، یہ مشکل فیصلے ہمارے وزیر خزانہ نے کئے اور یہ مشکل فیصلے ہمارے وزیر اعلیٰ نے کئے صرف اس لئے کہ ہماری عوام کو ریلیف مل سکے۔

جناب سپیکر! آج سے پہلے اگر یہ احساس ہو جاتا تو آپ کے دور میں کبھی بھی وہ ماں اپنے پانچ بچوں کے ساتھ خودکشی نہ کرتی۔ اس نے خودکشی صرف اس لئے کی کیونکہ غربت تھی۔ آپ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ ہم نے کیا کیا۔ ہم مساوات جیسا پروگرام لا رہے ہیں وہ پروگرام جو transgenders کے لئے ہے۔ ہم سرپرست پروگرام لا رہے ہیں جو بیواؤں، یتیموں اور ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنے لئے کما نہیں سکتے اور اپنی کفالت خود نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! ہم نے اس مرتبہ سوشل سیکٹر پر focus کیا ہے اور اس پر زیادہ خرچ کرنے جا رہے ہیں۔ آپ تو وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے سوشل سیکٹر کے لئے 6۔ارب روپیہ رکھا تو صحیح لیکن اس میں سے خرچ صرف 2۔ارب روپیہ کیا۔ آپ لوگوں کو شرم نہیں آتی اور اوپر سے ہم سے سوال کرتے ہیں کہ ہم نے کیا کیا؟ ہم ان تمام لوگوں کی آواز بنے جن لوگوں کو آپ نے ہمیشہ نیچے دھکیلا ہے۔ ہم ان کی آواز بنے جن کے لئے آپ نے کبھی کچھ نہیں کیا۔ یہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے کیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ یہ یاد رکھئے گا کہ یہ پانچ سال کیا انشاء اللہ اگلے دس سال بھی پاکستان تحریک انصاف کی حکومت رہے گی۔ ہم ہر وہ چیز آپ کو کر کے دکھائیں گے جو آپ نہ کر سکے۔ غریبوں کا مسیحا ہماری جماعت بنے گی۔ ہر اس شخص کا مسیحا ہماری جماعت بنے گی کہ جس کے لئے آواز آپ لوگوں نے اٹھانے کی جرأت کبھی نہیں کی۔ آپ صرف اپنے لیڈر کے لئے بولتے رہے لیکن آپ نے کبھی اتنی جرأت نہیں کی کہ آپ ان لوگوں کی آواز بن سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ کو ایک مرتبہ پھر بہت بہت مبارک ہو کہ آپ نے کل unopposed یہ بجٹ منظور کرایا اور ثابت کیا کہ پاکستان تحریک انصاف نے جس راہ پر پاکستان کو کھڑا کر دیا ہے اور جس راستے پر گامزن کر دیا ہے انشاء اللہ پاکستان ترقی کرے گا اور پاکستان اس منزل کو پائے گا جہاں پر واقعی لوگ باہر سے پاکستان میں نوکریاں ڈھونڈنے آئیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ !ان کا 2026۔ارب روپے کا19-2018 کا جنرل بجٹ تھا۔ آج یہ کہہ رہے ہیں کہ 90۔ارب روپے ہم نے اضافی لگا دیئے ہیں اور اس کی اجازت لینا چاہ رہے ہیں۔ I will be very logical مجھے بتایا جائے کہ 2026۔ارب اور 90۔ارب خرچ کئے گئے ہیں تو ان کی منسٹر ہیلتھ کہتی ہیں کہ میں آج تک دس گیارہ ماہ میں ایک اینٹ بھی نہیں لگا سکی۔ آپ دیکھیں ڈالر 165 روپے پر چلا گیا ہے۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ

اب وہ سلسلہ ناز رکھ نہیں سکتا
مجھے وہ سچ کہنے سے باز رکھ نہیں سکتا
وہ میرے حالات تو ناساز کر سکتا ہے
وہ میرے حالات ناساز رکھ نہیں سکتا

جناب سپیکر! یہ مجھے صرف اتنا بتائیں کہ یہ کس چیز کے لئے پیسے مانگ رہے ہیں۔ ان کو نو ماہ کے بعد دسواں، گیارہواں اور بارہواں ماہ شروع ہو گیا ہے۔ انہوں نے کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں کوئی ایک اینٹ لگائی ہو۔ یہ Administration of Justice کی بات کرتے ہیں، انصاف کی بات کرتے ہیں تو میری کمیونٹی کی بارہ تیرہ سالوں کی اکیس بچیوں کے ساتھ کیا ہوا۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر صاحب یہاں بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں کہ یہ چند دن پہلے یہ ماریہ کے گھر گئے تھے جس کے ساتھ پولیس والوں نے rape کیا تو اس پر وزیر قانون نے کیا کیا؟ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں کہ یہ میرے سینئر ہیں لیکن ان کے لئے آپ نے کیا کیا ہے؟ تو کچھ نہیں کیا۔ آپ پھر کس لئے ٹیکس مانگ رہے ہیں، کس لئے بجٹ مانگ رہے ہیں؟ This is a totally futile exercise

جناب سپیکر! ایک تیرہ سال کی بچی نے جسٹس قاسم خان صاحب کی عدالت میں بیان دیا کہ مجھے اغواء کر کے conversion کروا رہے ہیں۔ یہاں معزز وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا بیٹھے ہیں۔ بخدا I have lot of respect for him انہوں نے اس کے لئے کیا کیا ہے؟ ان کے لئے کیا ہوا ہے اور کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی؟ پھر یہ کس چیز کے لئے پیسے مانگ رہے ہیں۔ پہلے ایک اضافی حکومت آگئی اور اب یہ ایک اضافی بجٹ مانگ رہے ہیں۔ یہ پوری قوم کے ساتھ ایک مذاق ہے۔

جناب سپیکر! یہاں اب ادویات مہنگی ہیں اور کھاد بھی مہنگی ہے۔ آپ دیکھیں کہ پچھلے سال سونا -/45000 روپے تولہ تھا اور اب -/81500 روپے تولہ ہو گیا ہے۔ وہ لڑکیاں بے چاری جو ہاتھوں میں سونے اور چاندی پہننے کے خواب دیکھتی ہیں اب مہنگائی کی وجہ سے ان کے سر میں چاندی آئے گی کیونکہ ان کے ماں باپ اپنی بچیوں کو بیاہ نہیں سکیں گے۔ اب -/81500 روپے فی تولہ کوئی سونا نہیں لے سکتا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آپ چوری کا پیسا واپس کر دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب مراد راس ثابت کریں۔ میں معزز وزیر جناب مراد راس کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ ایک روپے کی کرپشن ثابت کریں۔ We will resign آپ ایسے گردان پڑھتے ہیں اور سہارا جناب پرویز الٰہی کا لیتے ہیں کہ چودھری صاحب نے یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ یہ بتائیں کہ آپ نے کیا کیا ہے؟ آپ صرف اتنا بتا دیں کہ آپ نے کیا کیا ہے؟ پچھلے سال سونا -/45000 روپے فی تولہ تھا اور آج -/81500 روپے فی تولہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے کھاد مہنگی کر دی جس سے زمیندار کو مار رہے ہیں۔ ہاں آج مرنے اور مارنے کی آزادی ہے۔ آج لوگ میڈیکل سٹور پر کہتے ہیں کہ ہمیں ایک دن کی شوگر کی دوائی دے دیں، ہم کل بلڈ پریشر کی نہیں لیں گے پرسوں لے لیں گے۔ ہماری وزیر صاحبہ بہت اچھی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ ان کی عزت کی ہے۔ یہ بہت چھاپے بھی مارتی ہیں۔ انہوں نے ایک ڈاکٹر کو جس نے وزیر کا فون ریکارڈ کیا اسے دو دن کے لئے معطل کیا اور پھر اس کو بحال کر دیتی ہیں۔ انہوں معلوم نہیں کیا مجبوری آئی تو انہوں نے اسے بحال کر دیا۔ یہاں میری بہن نے کہا کہ خودکشی کی گئی تو اس نے کیوں خودکشی نہیں کی جو کہتا تھا کہ میں آئی ایم ایف کے پاس نہیں جاؤں گا اور خودکشی کر لوں گا۔ وہ پھر آئی ایم ایف کے پاس گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ یہ totally futile exercise ہے۔ میں تحریک انصاف کی حکومت کی بات کر رہا ہوں میں جناب پرویز الٰہی کی حکومت کی بات نہیں کر رہا یہ بتائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ سپیکر کے پیچھے چھپنا چھوڑیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ چھپ بھی نہیں سکتے۔ یہ اپنے بارے میں کچھ بتائیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟ یہاں منسٹر اقلیتی امور بیٹھے ہیں۔ یہ میرے بھائی ہیں اور مجھ سے سینئر ہیں۔ We were both in youth یہ تو اب بھی young ہیں میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں۔ یہ ویسے مجھ سے سینئر تھے۔ یہ مجھے بتائیں کہ ہائی کورٹ نے ایک judgment دی، آپ نے جناب محمد بشارت راجا کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی۔ میاں محمود الرشید یہاں نہیں بیٹھے کیونکہ آج کل جو بھی وزیر اعلیٰ کا دعویٰ کرتا ہے وہ جیل جاتا ہے اس لئے آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو گئے ہیں کیونکہ وہ نیب میں چلا جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے بھائی میاں محمد اسلم اقبال سے صحافی نے سوال پوچھا Are you a candidate for the Chief Minister? تو انہوں نے آگے سے جواب دیا کہ نہ نہ مہربانی میں نیب میں جانا چاہتا ہوں اور نہ ہی میں ایسا کام کرنا چاہتا ہوں، میں ان کے بارے میں کوئی personal بات نہیں کر رہا کیونکہ وہ میرے دوست ہیں لیکن آپ نے کمیٹی بنائی ہے۔

جناب سپیکر!میں نے موجودہ معزز منسٹر انسانی حقوق و اقلیتی امور کو اور ان کی ممبر محترمہ شُنیلا رُوت جو کہ اب ایم این اے ہیںwhen I was the minister forconsecutive five yearsان کو پانچ سال تکminorities fundدیا اور انہوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر!وزیر خزانہ میرے بھائی ہیں ہم نے آخری سال میںminoritiesکے لئے ایک ارب80 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا اور اب انہوں نے اس میں بھی80 کروڑ روپے کاcutلگا دیا ہے لہٰذا ہمارے ساتھpensionersوالا سلوک کیا جا رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق(جناب مہندر پال سنگھ):جناب سپیکر!معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو!جھوٹ مت بولیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب مہندر پال سنگھ!آپ کو اگر کسی بات کا نہ پتا ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk.جناب خلیل طاہر سندھو!آپChairسے بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!یہ جناب مہندر پال سنگھ ہیں لہٰذا میں ان کو کچھ نہیں کہہ سکتا۔[*****************]

جناب سپیکر!مہربانی کر کےminoritiesکا بجٹ بڑھائیں اور آج یہ جو 90۔ارب روپے سے زائد بجٹ مانگ رہے ہیں تو یہ بتائیں تو سہی کہ یہ 90۔ارب روپے لگانے کہاں پر ہیں اور پہلے کا بجٹ کہاں پر لگایا ہے؟

جناب سپیکر!اس لئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں اس بات کی وضاحت چاہئے ورنہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ جتنے بڑی بڑی گاڑیوں والے ہیں ان کی گاڑیوں کو لوگ سڑک پر جلائیں گے،غریب اب باہر آرہا ہے اب غریب آدمی چُپ کر کے نہیں بیٹھے گا کیونکہ جس قسم کا حال انہوں نے پورے ملک کا کر دیا ہے۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر696 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں گے پہلے یہ کہتے رہے ہیں کہ ہم آئی سی یو سے باہر نکلے ہیں اور اب یہ بیان نزعی دینے والے ہیں، dying declaration دینے والے ہیں لہٰذا اب یہ کھیل ختم ہونے والا ہے، ان کو لانے والے بھی پچھتا رہے ہیں کہ یہ ہم سے کیا غلطی ہو گئی ہے؟

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ it's a total futile exercise اور بجٹ کے لئے جو یہ 90- ارب روپے مانگ رہے ہیں یہ ان کا مطالبہ بالکل غلط ہے اس کو مسترد کیا جائے آخر میں، میں یہ صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں اور میں اس کا ترجمہ نہیں کروں گا۔

اَکھراں وِچ ھنیری چُلے
تے سوچاں وِچوں لہو پیا ڈُلے
ترے تاج محل نئ رہنے
پاویں سڑ جان ساڈے کلے
ترا بوٹا مڈوں پٹنا
نویں رُت دے پہلے بھلے

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ ام البنین اپنی بات کریں۔

محترمہ اُم البنین علی: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں humble request کرنا چاہوں گا کہ ابھی جو لطیفہ ایک خاص کمیونٹی کے بارے میں سنایا گیا ہے اس کو کارروائی سے حذف کروایا جائے کیونکہ کسی بھی کمیونٹی کا اس طرح ہاؤس میں مذاق نہیں بنانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو کا لطیفہ کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! آپ relevant بات کیجئے گا۔ منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ (شور وغل)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہاں پر جو مرضی کھڑا ہو کر جو مرضی بولنے لگ جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں لہٰذا آپ درگزر کر دیں۔ اب وزیر خزانہ کچھ بات کریں گے۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی معزز ممبر ضمنی بجٹ کے حوالے سے کہہ رہے تھے کہ یہ 90۔ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے تو میں ان کو اس بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ آپ کے 56۔ارب روپے کے واجبات اس بجٹ میں شامل ہیں جو کہ آپ چھوڑ کر گئے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرتا چلوں کہ یہاں پر minorities کا ذکر کیا گیا ہے تو انہوں نے اپنے آخری سال کے ADP میں ایک ارب 16 کروڑ روپے رکھے تھے جب یہ کہتے ہیں کہ 635۔ارب روپے کا بجٹ تھا اس کا 0.13 فیصد بجٹ رکھا ہم نے اپنے چھوٹے ADP میں بھی ایک ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے جو کہ 0.29 فیصد ہے جو کہ ان کے بجٹ کے لحاظ سے دُگنا سے بھی زیادہ بنتا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ام البنین علی! اب اپنی بات کریں۔

محترمہ ام البنین علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ اپوزیشن کی طرف سے جمہوری عمل میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی گئی اس کے باوجود ہمارے ذہین ترین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ وزیر خزانہ نے 14۔جون کو وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی سرپرستی میں steel nerves کے ساتھ نہایت احسن طریقے سے صوبائی بجٹ 20-2019 پیش کیا۔ لائق فائق مریم نواز جن کے پاس کوئی skill نہیں سوائے اس کے کہ وہ میاں محمد نواز شریف کی بیٹی ہیں وہ ہمارے وزیر اعظم کو مہنگائی پر تنقید کا نشانہ بناتی نظر آتی ہیں۔ کیا ان کے دور میں دودھ اور شہد کی نہریں بہتی تھیں جو یکدم ہمارے آنے سے سوکھ گئی ہیں اس وقت تو صاف پانی کا رہائشی علاقوں میں ملنا بھی محال تھا میں دور دراز علاقوں کی بات نہیں کر رہی بلکہ میاں محمد نواز شریف کی اپنی

by election campaignکے constituency بھی صاف پانی سے محروم تھی؟ہم جب سلسلے میں ان کی constituency میں گئے تو وہاں بجلی کی ننگی تاریں لٹک رہی تھیں اور غلیظ گٹروں کا پانی پینے کے صاف پانی میں مکس ہو کر گھروں میں جا رہا تھا جو لوگ چونگی امر سدھو میں ہمارے ساتھ شامل تھے وہ بھی اس ground reality سے واقف ہیں۔ یہ کسان کی بات کرتے ہیں کیونکہ اب ان کے دل میں کسان کے لئے بہت درد جاگ گیا ہے ان کے دور میں کسان نے ان کی غلط پالیسیوں کے باعث نہایت تکالیف اُٹھائی ہیں۔ انہوں نے یہاں پر پیدا کردہ اشیاء کی نفی کرتے ہوئے انڈیا سے دالیں، سبزیاں اور کپڑا امپورٹ کیا اور یہاں سے کوئی بھی چیز export نہیں کی گئی that was the very damaging period for the Pakistan economy. اس وقت انڈیا کو Most Favuored Nation قرار دیا گیا جس کی بعد میں denial کی statement دی گئی۔ ان کے ذہین ڈرائیورز ان سے ڈالر کے متعلق تشویش کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ ان کو فتین بھی بنائیں ان کی معلومات میں اضافہ کریں سابق وزیر خزانہ اسحاق ڈار the most corrupt Finance Minister ever in the history of Pakistan نے dollar artificially کو below hundred رکھا ہوا تھا جس کی وجہ سے معیشت پر بہت بُرے اثرات مرتب ہوئے اور یہی اپنے سمدھی کے مین ڈرائیور بھی تھے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ منی لانڈرنگ کی گئی اور معیشت کو بُری طرح نقصان پہنچایا گیا ہماری حکومت ڈالر کو real value پر لے کر آ رہی ہے تاکہ ملک کی economy کو بہتر کیا جاسکے۔ سابقہ حکومت کا 685۔ارب روپے کا بجٹ تھا جس پر جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے بڑا فخر کیا ہے لیکن اس میں سے صرف 411۔ارب روپے صرف کئے گئے باقی سب کاغذی بجٹ تھا۔ یہ ٹیکس لگانے پر چیختے ہیں کیونکہ عوام کو ٹیکس دینے کی عادت ہی نہیں ڈالی گئی جبکہ کوئی بھی state tax کی وصولی سے ہی چلتی ہے نہ کہ قرضے لے کر چلتی ہے۔ اس وقت قرض لینا ہماری سب سے بڑی مجبوری بن گیا ہے ہم نے لوگوں کو انشاءاللہ ٹیکس دینے کی طرف لے کر آنا ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں وسائل کی کمی اور مشکل ترین اقتصادی صورتحال کے باوجود کامیاب ترین بجٹ پیش کیا گیا۔ یہ بجٹ پنجاب کی عوام کو بیماری، غربت، افلاس اور جہالت کے اندھیروں سے باہر نکالے گا۔ یہ ایک عوام دوست بجٹ ہے جس میں پسماندہ علاقوں کو برابر کی ترجیح دی گئی ہے۔ اس بجٹ کی بنیاد ہیPunjab Growth Strategy پر رکھی گئی ہے۔ 2300۔ارب روپے کا بجٹ پیش کیا گیا ہے اور سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے350۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،wind up کریں۔

محترمہ ام البنین علی: جناب سپیکر! یہ بجٹ ریاست مدینہ کی طرف پہلا قدم ہے۔ اس بجٹ کے اہم خدوخال یہ ہیں کہ حکومتِ پنجاب صوبہ بھر میں وسائل کی منصفانہ تقسیم پر یقین رکھتی ہے۔ جنوبی پنجاب کا بجٹ جنوبی پنجاب کا ہی ہو گا۔ پنجاب احساس پروگرام میں باہمت بزرگ، معذور افراد، بیواؤں، یتیم بچوں کی کفالت، فنکاروں اور ہنر مندوں کی مالی امداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔ Transgender طبقہ جوtotally ignoreہے اُن کی فلاح و بہبود کے لئے مساوات پروگرام کا آغاز کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!Wind up کریں۔

محترمہ ام البنین علی: جناب سپیکر! پناہ گاہ کا منصوبہ پہلے ہی کامیاب پروگرام ہے لہٰذا احساس پروگرام کے تحت اس کو پورے پنجاب میں یقینی بنایا جائے گا۔ انصاف صحت کارڈ، تعلیم، صحت اور صاف پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔ چھوٹے اور انٹرمیڈیٹ شہروں میں تمام بنیادی سہولتوں کی فراہمی پنجاب حکومت کا متن ہے۔ پنجاب کے پانچ شہروں کو پہلی بار ماسٹر پلاننگ کے ذریعے شہری سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ یہ بجٹ ریاستِ مدینہ کی طرف انشاءاللہ پہلا قدم ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، بہت شکریہ۔ جناب بلال فاروق تارڑ!

وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب بلال فاروق تارڑ کے بعد آپ بات کریں گے۔ ایک حکومتی ممبر اور ایک اپوزیشن سے ممبر بات کریں گے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ معزز وزیر خزانہ نے 56۔ارب روپے ہمارے ذمے لگائے ہیں لیکن 56۔ارب والی ہماری کارکردگی بھی ہے اور منصوبے بھی ہیں۔ موجودہ پنجاب حکومت کی جو ناقص کارکردگی پچھلے ایک سال رہی ہے اس حساب سے اِن کو ایک روپیہ بھی مانگتے ہوئے شرم آنی چاہئے تھی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ 90۔ارب روپے کا ضمنی بجٹ ہے جس میں ڈویلپمنٹ کا حصہ صرف ایک ارب روپے ہے۔ اگر پبلک ہیلتھ اور دوسرے منصوبوں کو بھی ساتھ ملالیں تو یہ دو تین ارب روپے سے زیادہ رقم نہیں بنتی۔ پہلے ADP جو میاں محمد شہباز شریف نے propose کیا تھا وہ 650۔ارب روپے کا تھا لیکن پچھلے سال آپ اُس کو 250۔ارب پر لے آئے اور اس سال 350۔ارب پر لے آئے ہیں حالانکہ ڈویلپمنٹ بجٹ کسی بھی گورنمنٹ کی معیشت کی backbone اور growth کا میکنزم ہوتا ہے۔ جب تک آپ ڈویلپمنٹ کے لئے بجٹ مختص نہیں کریں گے تب تک نوکریاں پیدا ہوں گی، کاروبار چلیں گے اور نہ ہی کوئی انڈسٹری بنے گی۔ اگر آپ نے ڈویلپمنٹ کے لئے ضمنی بجٹ میں پیسے نہیں مانگے تو پھر کس چیز کے لئے مانگ رہے ہیں؟ آپ 27 کروڑ روپے پولیس کے لئے مانگ رہے ہیں لیکن آپ کو کچھ یاد ہے کہ پچھلے ایک سال میں آپ نے پولیس کے ساتھ کیا کیا ہے اور آپ کی کارکردگی کیا ہے؟ آپ کی کارکردگی صرف یہ ہے کہ ہر تین مہینے بعد آپ نے آئی جی بدلے ہیں۔ آپ نے پولیس کو غیر سیاسی کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن ایک ہفتے کے اندر آپ نے ناصر درانی صاحب کو یہاں سے بھگایا لہٰذا یہ آپ کی کارکردگی ہے۔ پولیس ریفارمز کا آپ وعدہ کر کے آئے ہیں تو وہ کمیشن کہاں ہے جس نے پولیس ریفارمز کرنے تھے؟

جناب سپیکر! میں نے ایک سادہ سا سوال اسمبلی میں جمع کروایا کہ پولیس ریفارمز کا جو کمیشن تھا اُس کی آج تک کتنی ملاقاتیں ہوئی ہیں، کتنی میٹنگز ہوئی ہیں، کس نتیجے پر پہنچا ہے اور اُس کی رپورٹ کب پیش کی جائے گی لیکن اس سوال کا جواب اسمبلی میں نہیں دیا جارہا جبکہ یہ 27 کروڑ روپے مزید مانگ رہے ہیں؟ یہاں کرائم ریٹ بڑھ رہا ہے اور تھانوں کا حال پہلے سے ابتر ہو چکا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک اور محکمہ جس کا میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی ذکر کیا تھا وہ پبلک ہیلتھ کا محکمہ ہے جس کو ایوان میں اُس طرف بیٹھے لوگ اور لیڈر بڑی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اکثر ٹی وی پر یہ بیان دیئے جاتے ہیں کہ یہ گلی نالی کی سیاست کرتے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے پولیس کے حوالے سے بہت اچھا اور بڑا relevant point raise کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں پولیس ریفارمز پر دونوں sides سے اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کی طرف سے ایک detailed debate ہونی چاہئے۔ وزیر قانون! اگلے سیشن میں پولیس ریفارمز پر debate ہو تو بہت اچھا ہو گا۔ آپ اِس پر ذرا respond کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ آج ہمارے دوست ضمنی بجٹ پر بات کر رہے ہیں حالانکہ کل انہوں نے اپنی طرف سے لاء اینڈ آرڈر پر ایک کٹ موشن بھی دی ہوئی ہے۔ میں اِن سے request کروں گا کہ مناسب یہ رہے گا کہ کل یہ اپنی کٹ موشن پر بات کریں تاکہ میں اُس کا جواب دے سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ بہتر ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! دوسرا جس طرح آپ نے فرمایا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ہمیں سنجیدہ ماحول میں تجاویز دیں تو اِن سے کون تجاویز نہیں لیتا؟ ہم اِن کی رائے سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ تھوڑا سا seriously take up کریں۔ ابھی جس طرح میرے بھائی جناب محمد وارث شاد اور باقی بھائی جذبات میں بات کر رہے تھے تو ایسا نہ کریں۔

جناب سپیکر! پچھلے دو دنوں سے ماحول دیکھ لیں اور آج حاضری کی خاطر اِن کا جوش جذبہ دیدنی ہے۔ کل جب ہم فنانس بل پیش کر رہے تھے تو اُس وقت انہوں نے انتہائی تحمل کا مظاہرہ کیا لیکن ظاہری بات ہے کہ پیچھے سے ڈانٹ پڑی ہو گی اس لئے آج جذبہ لازمی تھا۔ میں بات ختم کرتا ہوں کہ پنجاب میں ایک مثال ہے کہ "ویلے دیاں نمازاں تے کویلے دیاں ٹکراں" یہ آج ویسے ٹکر مار رہے ہیں لیکن بجٹ کل پاس ہو چکا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب بلال فاروق تارڑ! اپنی بات کریں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! ایک اور محکمہ جس میں ضمنی گرانٹ مانگی جارہی ہے، اُس کا ADP کا بجٹ انہوں نے 30۔ارب روپے سے slash کیا یعنی آدھے سے بھی کم پر لے آئے ہیں۔ اُس پبلک ہیلتھ کے محکمے کو یہ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، اُس کو یہ گلی نالی کی سیاست کہتے ہیں حالانکہ گلی نالی کی سیاست بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے عام پاکستانی کی زندگی متاثر ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! صرف میرے حلقے میں پبلک ہیلتھ کی 60 کروڑ روپے کی سکیمیں تھیں لیکن صرف ڈیڑھ کروڑ روپیہ جاری کیا گیا اور وہ بھی پورا نہیں لگا۔ جن پراجیکٹس کو میاں محمد شہباز شریف شروع کر کے گئے تھے اُن کا اگر یہ حال ہے تو کس بات پر یہ پبلک ہیلتھ کے لئے مزید ایک ارب روپے مانگ رہے ہیں؟ آپ، میں اور ہم سب روزانہ اپنے حلقے میں فاتحہ پڑھنے جاتے ہیں تو کبھی دیکھیں تو سہی کہ کتنے لوگ آپ کو بتاتے ہیں کہ کسی waterborne disease کی وجہ سے یہ شخص جان کی بازی ہار گیا ہے جس کا یہ لوگ مذاق اڑاتے ہیں۔ آپ نے ADP میں پہلے ہی cut لگا دیا ہے تو پھر ضمنی گرانٹ کس چیز کے لئے مانگ رہے ہیں حالانکہ میاں محمد شہباز شریف کے سارے منصوبے آپ نے بند کر کے رکھے ہوئے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں Communication Department کے لئے 33 کروڑ روپیہ مانگا جا رہا ہے حالانکہ آپ اور میں جانتے ہیں کہ پچھلے دس سالوں میں اس ڈیپارٹمنٹ نے کتنے rural roads بنائے ہیں۔ ہر دیہات کو rural road لگتا ہے جس کو خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کہتے ہیں اور ایوان میں حکومتی بنچوں پر بیٹھے لوگ بھی یہ جانتے ہیں کیونکہ انہی سڑکوں پر جا کر انہوں نے عوام سے ووٹ مانگے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے ایک سال میں کوئی ایک روڈ بھی نہیں بنایا گیا۔ یہ صرف میرے حلقے یا میرے ضلع کا حال نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب کا یہی حال ہے جبکہ 33 کروڑ روپے مزید مانگتے ہیں لیکن بتائیں کہ آپ کی کارکردگی کیا ہے؟ پہلے آپ کو اپنی کارکردگی کو justify کرنا پڑے گا۔ اب لوکل گورنمنٹ کے لئے 8۔ارب روپے مانگے جا رہے ہیں، وہ لوکل گورنمنٹ جس کے فنڈز پچھلے

ایک سال کے لئے freeze کئے گئے، وہ لوکل گورنمنٹ جو ہر شہری کی زندگی کو متاثر کرتی ہے لیکن گلی بنانے دی گئی، نالی بنانے دی گئی اور نہ ہی کوئی سڑک بنانے دی گئی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ لوکل گورنمنٹ کے وہ نمائندے جو لاکھوں کروڑوں لوگوں سے ووٹ لے کر آئے تھے اُن کو گھر بھیج دیا گیا لہٰذا بتائیں کہ یہ 8۔ارب روپیہ کس چیز کا مانگ رہے ہیں اور کدھر لگایا ہے؟ روزانہ ہیلتھ اور ایجوکیشن کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے لہٰذا آپ ہیلتھ اور ایجوکیشن کے لئے ہم سے ضمنی گرانٹ مانگ لیتے لیکن وہ آپ کی priority نہیں ہے اور بیس سال یہ باتیں کر کر کے عوام کو بے وقوف بنایا گیا۔ آپ نے ADP میں ایجوکیشن کا بجٹ بھی کم کیا ہے اور ہیلتھ کا بجٹ بھی کم کیا ہے۔اس ضمنی بجٹ میں ہیلتھ کی کوئی demand ہے اور نہ ہی ایجوکیشن کی ہے۔

جناب سپیکر! اب آپ بات کر رہے ہیں کہ سٹیٹ آف دی آرٹ ہسپتال بنائیں گے لیکن وہ اسی طرح سٹیٹ آف دی آرٹ ہوں گے جس طرح Peshawar Bus Rapid Transit Project سٹیٹ آف دی آرٹ ہے۔ ہسپتال بنانے والے لوگ اور تھے جو مناواں، شاہدرہ سے لے کر مظفر گڑھ اور بہاولپور سے لے کر راولپنڈی کے RIC تک ہسپتال بنا گئے ہیں لیکن اب ان کی حالت اتنی ابتر ہے کہ کاش! اس حکومت نے غریبوں کو مفت دوائیاں دی ہوتیں اور زبان سے کہا ہوتا کہ ہم نے مفت دوائیاں دی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کاش! کہ آپ نے نئے سکول بنائے ہوتے اور کہا ہوتا کہ ہم نے نئے سکول بنائے ہیں اس کے لئے گرانٹ دیں۔ آپ اپنی شاہ خرچیوں کے لئے گرانٹ مانگ رہے ہیں جو کہ ہمیں کسی صورت منظور نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آخری گزارش یہ ہے کہ تحریک انصاف اپنے آپ کو پڑھی لکھی جماعت کہتی ہے اور آج supplementary Budget topic ہے لہٰذا اگر یہ اسی پر بات کریں تو زیادہ پڑھی لکھی بات ہو گی اور ہمیں general discussion نہ سنائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مہندر پال سنگھ! کوشش کریں کہ no personal hits

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق(جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے ایک ارب 80 کروڑ روپے کی بات کی تو یہ ثابت کر دیں تو میں انہیں مان جاؤں۔ انہیں شاید مغالطہ لگ گیا ہے کیونکہ 17-2016 کے بجٹ میں صرف 80 کروڑ روپے رکھے تھے جس میں سے صرف 47 کروڑ روپے پورے پنجاب کی minorities کے لئے دیئے۔ اس کے بعد 18-2017 میں انہوں نے ڈویلپمنٹ فنڈ 85 کروڑ روپے رکھے تھے جس میں سے صرف 47 کروڑ روپے allocate ہوئے۔ اسی طرح 18-2017 میں نان ڈویلپمنٹ فنڈ 31 کروڑ روپے رکھے جس میں سے صرف 11 کروڑ روپے allocate کئے۔ یہ figures کی سب ڈرامہ بازیاں ہمیں نہ سکھائیں کیونکہ ہمیں ان کا سب پتا ہے۔ جس طرح انہوں نے ماریہ کی بات کی تو انہوں نے پچھلے دس سالوں میں جو زف کالونی میں جو کیا، جو گوجرہ میں کیا اور جو شانتی نگر میں کیا کہ پوری پوری آبادیاں انہوں نے تباہ کروا دیں۔ ان کا جواب دے دیں کیونکہ کبھی بھی انہیں اتفاق نہیں ہوا کہ وہاں کا visit کرتے اور اس لئے visit نہیں کئے کہ وہاں پر انہیں جوتے پڑنے تھے اس لئے یہ وہاں پر نہیں جا سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دس سالوں میں انہیں توفیق نہیں ہوئی کہ ایک دفعہ جنوبی پنجاب کا چکر لگا لیتے اور وہاں پر minorities کے حالات دیکھ لیتے۔ وہاں پر چرچوں اور مندروں کے حالات دیکھ لیتے لیکن یہاں پر آج ہمیں باتیں سنا رہے ہیں۔ جس طرح جناب محمد بشارت راجا نے کہا کہ انہیں میں سمجھتا ہوں۔

جناب سپیکر! وزیر صحت ڈاکٹر صاحبہ سے گزارش کرتا ہوں کہ کوئی ایسی ویکسین ایجاد کر دیں کہ ان کو لگائیں کیونکہ دس مہینے ہو گئے ہیں لیکن ان کی تکلیف ابھی تک ختم نہیں ہو رہی اور انہیں سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ ہار چکے ہیں لہٰذا انہیں وہ ویکسین لگا دیں تا کہ انہیں پتا لگ جائے کہ یہ ہار چکے ہیں اور اس کے بعد انہیں کبھی بھی موقع نہیں ملے گا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! Point of personal explanation.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ عنیزہ فاطمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ تو سنا ہے کہ سالانہ امتحان میں جس کی compart آ جاتی ہے تو اسے سپلیمنٹری امتحان دینا پڑتا ہے لیکن مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ ان کی حکومت سالانہ بجٹ میں فیل ہوئی ہے اس لئے انہوں نے اب ضمنی بجٹ پیش کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

MR DEPUTY SPEAKER: Mohtrama! You can't do reading without asking the Chair, you have to take permission from the Chair for reading...

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! مجھے لکھی ہوئی تقریر پڑھنے کی اجازت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بات کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ ان کی سادگی کے سارے دعوے دھرے کے دھرے ہیں۔ یہ انتہائی افسوسناک امر ہے کہ انہوں نے جتنے وعدے کئے یہ تمام وعدوں میں ناکام ہو چکے ہیں اور بُری طرح عوام کے سامنے ذلیل ہو چکے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"آواز نہیں آرہی" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House محترمہ آپ دوسرے مائیک پر آجائیں کیونکہ یہاں سے آواز نہیں آرہی۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! یہ حکومت چلانے اور عوام کو deliver کرنے میں بُری طرح ناکام ہوئے ہیں اور آخر ضمنی بجٹ کے ذریعے اپنی ناکامی چھپانا چاہتے ہیں۔ ان کی ترجیحات صحیح نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے عوام کو کسی قسم کا کوئی ریلیف نہیں دیا۔

جناب سپیکر! ان کے دور میں ہر شعبہ ہائے زندگی کے لوگ رو رہے ہیں۔ انہوں نے 2018-19 کے بجٹ میں عوام کے لئے کیا دیا تھا؟ ہسپتالوں کے لئے کیا کام کیا ہے، کون سا نیا equipment ہے یہ لے کر آئے ہیں اور کون سا ایسا نیا وارڈ ہے جو انہوں نے بنایا ہے تو انہوں نے وہ بجٹ کہاں لگایا ہے؟

جناب سپیکر! انہوں نے ایجوکیشن کے لئے جو بجٹ رکھا تھا تو بتائیں کہ کہاں کوئی نیا سکول بنایا ہے؟ انہوں نے کون سے سکول میں اساتذہ بھرتی کئے ہیں بلکہ ان کے دور میں تو اچھے اساتذہ سکول چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ ہسپتالوں سے ڈاکٹر نوکری چھوڑ کر جا رہے ہیں اور یہ باتیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! جب ہم ان سے بات کرتے ہیں کہ ان کی حکومت نے کیا کیا ہے تو کہتے ہیں کہ "ان کی حکومت میں یہ ہوا اور ان کی حکومت میں وہ ہوا۔" جب ہم ان کی حکومت کی بات کرتے ہیں تو یہ اپنی نالائقیوں کو چھپاتے ہیں، یہ اپنی کمزوریوں اور نالائقیوں کو چھپاتے ہیں یہ تو خود نااہل اور نالائق لوگ ہیں اور انہیں کچھ بھی نہیں سمجھ آتا۔ انہوں نے کون سی ایسی سڑک بنائی ہے سوائے چند ایک اہم اعلیٰ افسران کے گھروں کے آگے سڑکیں بنانے کے عوام کے لئے کوئی سڑک نہیں بنائی۔ صرف اہم سرکاری افسران کے گھروں کے آگے سڑکیں بنا رہے ہیں۔ صرف اور صرف نواز اور شہباز کے بغض میں۔ ان کا کیا خیال ہے کہ عوام اندھی ہے؟ کون سی ایسی سڑک انہوں نے بنائی ہے جس پر عوام کو سہولت ملی ہو؟

جناب سپیکر! انہوں نے اورنج لائن ٹرین کے لئے جو بجٹ مختص کیا تھا، اورنج لائن ٹرین کا کام 90 فیصد سے زیادہ ہو چکا تھا اور باقی 10 فیصد کو مکمل کرنے میں بھی یہ ناکام ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ وہ بجٹ کہاں جا رہا ہے جو یہ منظور کرانے جا رہے ہیں؟ انہوں نے باقی کا 90۔ ارب روپے کہاں لگایا ہے، کون سا ایسا ادارہ ہے اور کون سا ایسا شعبہ ہے جس میں انہوں نے کوئی کام کیا ہو؟

جناب سپیکر! ان کی نااہلی اور ان کی نالائقی کی کہانی ان کے کانوں میں نہیں پڑے گی کیونکہ یہ نااہل اور نالائق لوگ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جلدی سے wind up کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! یہ کوئی عوامی نمائندے نہیں ہیں بلکہ یہ سب کے سب selected لوگ ہیں۔ انہیں کیا پتا کہ عوام کے ریلیف کی بات کیسے کرتے ہیں اور انہیں کیا پتا کہ عوام کا دکھ درد کیا ہوتا ہے؟ ہم تو عوام میں جاتے ہیں، عوام کی باتیں سنتے ہیں اور عوام سے ووٹ لے کر یہاں پر بیٹھے ہیں۔ ہمارے قائدین عوام کے ووٹ لے کر آئے تھے وہ کسی کے کندھوں پر سوار ہو کر نہیں آئے تھے جس طرح یہ آئے ہیں اور اسی لئے چیختے پھرتے ہیں۔ ان سے کہیں کہ

اب یہ کام کر کے دکھائیں اور فلاں حکومت اور فلاں حکومت کے دعوے چھوڑیں کیونکہ انہیں دس ماہ ہوگئے ہیں اور اب یہ کہانی ختم ہو گئی ہے اس لئے ہمیں ان سے کام چاہیئں۔ اگر نہیں کر سکتے تو حکومت چھوڑیں اور اپنے گھروں میں جا کر بیٹھیں۔ انہیں چاہئے کہ عوام کے لئے کچھ کریں ورنہ اپنے گھر جائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی ہاؤس کے اندر ضمنی بجٹ کے بارے میں بات کی جا رہی ہے۔ پچھلے ادوار کے اندر بھی اپوزیشن میں بیٹھ کر جب ضمنی بجٹ کے اوپر بات کی جاتی تھی تو وہ جو ضمنی بجٹ اس وقت دیا جاتا تھا، ابھی میری بہن نے بات کی ہے کہ ان کی compart آ گئی ہے تو ان سے پوچھ لیں کہ دس سال تو ان کی compart آتی رہی ہے کبھی یہ پاس نہیں ہوئے اور ہماری compart کی آج انہوں نے بات کر دی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کے دور حکومت میں جو ضمنی بجٹ دیا جاتا رہا وہ صرف مخصوص مقاصد کے لئے تھا۔ وہ مقاصد کیا تھے کہ ضمنی الیکشن آ گیا، ضمنی الیکشن جیتنا ہے اور ترقیاتی سکیموں کی announcement کرنی ہے۔

جناب سپیکر! میری بہن وزیر صحت ڈاکٹر صاحبہ یہاں پر بیٹھی ہیں جن کا ضمنی الیکشن بھی آیا اور بہت سے دوستوں کا ضمنی الیکشن اس دور کے اندر آیا ہے۔ اس دور کے اندر ضمنی الیکشن کی سکیمیں دی جاتی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ ووٹ خریدنے کے لئے اُس ضمنی بجٹ سے مالی امداد کی جاتی تھیں۔ اس ہاؤس کی وہ تمام ضمنی بجٹ کی books امانت ہیں آپ وہ نکال لیں۔

جناب سپیکر! ان سے ذرا پوچھیں کہ وہ ضمنی الیکشن کے اندر جو آپ مالی امداد دیا کرتے تھے، وہ کس مد میں دیا کرتے تھے؟ انہوں نے دس ضمنی بجٹ دیئے ہیں اور دس ضمنی بجٹ کے اندر۔۔۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں، یہ اس طرح الزام نہیں لگا سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی باری پر بات کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ ضمنی بجٹ پر بات کریں۔ اس طرح بات کریں گے تو ہم بات نہیں کرنے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔ آپ اپنی باری میں بات کر لیں۔ this is very wrong آپ تشریف رکھیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال! آپ بات کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ان میں سچ سننے کا حوصلہ نہیں ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں، میں نے آپ سے request کی ہے وہ کتابیں منگوائیں، یہاں پر رکھیں ان کو ان کا اصلی چہرہ دکھائیں۔

جناب سپیکر! ان کے ضمنی بجٹ کی وجہ سے میرے صوبے کے اندر mafias پیدا ہوئے۔ داماد مافیا، بیٹے مافیا، سریہ مافیا، چینی مافیا، ٹینٹ مافیا، کھاد مافیا، مرغی مافیا، وزیر خزانہ مافیا۔ اس صوبے کے اندر یہ سب ضمنی بجٹ کی وجہ سے بنے ہیں۔ ان mafias سے آپ پوچھیں۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ بجٹ پر بولیں، انہیں کہیں جھوٹ نہ بولیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ order in the House آپ اپنی باری میں respond کریں۔ آپ اپنے جذبات کا اظہار اپنی باری میں کریں۔ آپ ہاؤس کے ماحول کو خراب نہ کریں۔ اُن کو بات کرنے دیں اُن کے بعد آپ respond کریں۔ آپ کو پورا موقع دیا جائے گا۔ order in the House, this is not the way جی، میاں محمد اسلم اقبال! آپ بات کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! 56- ارب کی بات کی جا رہی ہے ان سے ذرا پوچھیں کہ 56 کمپنیاں کس نے بنائی ہیں؟ وہ 56 کمپنیاں بنا کر کن کو نوازا گیا؟ وہ ساری چیزیں سامنے لے کر آئیں اور وہ پیسے کدھر گئے، وہ باہر لے گئے، وہ کھا پی گئے، یہی لوگ کہتے تھے اور یہاں پر ہمارے ہاؤس کے ایک ممبر رہے ہیں وہ کہتے تھے جناب آصف علی زرداری آپ نے کتنے پیسے کھانے ہیں، آپ کا پیٹ کیسے بھرے گا، آپ پیسے کھا کھا کر تھکتے نہیں ہیں؟ اب آپس میں جھپیاں پا پا کر تھکتے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! ان سے پوچھیں۔ یہ پولیس کی کارکردگی کا کہتے ہیں انہیں کون سا آئی جی چاہئے تھا، انہیں وہ آئی جی چاہئے تھا جو ماڈل ٹاؤن کا واقعہ کرے، عورتوں کے منہ پر فائر مارے، حاملہ عورتوں کو ذبح کر دے، لوگوں کو تباہ کر دے اور انہیں چاہئے تھا کہ جاتی امرا کے ارد گرد جو چار دیواری ہے جو 72 کروڑ روپے سے بنی ہے ان کو اُس طرح کا آئی جی چاہئے تھا۔ ان کو وہ آئی جی چاہئے تھا جو ان کا ذاتی ملازم بن کر ان کی خدمت کرے۔

جناب سپیکر! انہوں نے میٹرو بسیں بنائیں، اورنج ٹرین بن رہی ہے مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے ساؤتھ بیلٹ کے اندر، سرائیکی علاقے کے اندر یہاں پر اُس علاقے کے معزز ممبران بیٹھے ہیں اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بات کریں کہ اُس سرائیکی بیلٹ کے اندر آپ نے کتنے ڈویلپمنٹ کے کام کئے ہیں۔ آپ نے صرف اور صرف ایک اورنج اور ایک میٹرو کے نام کے اوپر اربوں روپے کمائے ہیں۔ آپ کے گھر کے داماد جس کے اوپر کیس ہے اس نے ایک جو عمارت بنائی ہے وہ عمارت کرائے پر دے دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں نہیں کہہ رہا یہ وہ بندہ سی ای او کہہ رہا ہے جو آپ نے انرجی کمپنی کے اندر خود بھرتی کیا تھا۔ آپ کی مجبوری ہے کہ آپ نے اپنی لیڈر شپ کو defend کرنا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری کارکردگی یہ ہے کہ اگر ہم نے کنٹینر پر چڑھ کر بات کی تھی کہ ہم اداروں کو اتنا مظبوط کریں گے کہ کرپٹ لوگ اندر ہوں گے اور ہم نے اندر کئے ہیں اسی لئے۔۔۔

جناب آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہ میری طرف اشارے کر رہے ہیں میں نے تو ان کو کچھ نہیں کہا۔ یہ زیادتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب آغا علی حیدر! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا ماشاءاللہ اچھا کریکٹر ہے کیا ہو گیا ہے؟ جی، میاں محمد اسلم اقبال بات کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آخر میں میری گزارش یہ ہے کہ میں آپ کے توسط سے اپوزیشن سے بات کروں گا کہ یہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ آپ نجی محفلوں کے اندر بیٹھ کر بات کرتے ہیں کہ ہمارے لیڈر چور ہیں، ہمارے لیڈر

اس ملک کو کھا گئے ہیں، یہ ایوان کی گیلری میں بیٹھ کر سب کے ساتھ باتیں کرتے ہیں کہ ہمارے لیڈر چور ہیں تو پھر اُن چوروں کا پیچھا چھوڑ دیں آپ کو خدا کا واسطہ ہے۔ خدا کو جان دینی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب بلال اکبر خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، ملک محمد احمد خان!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے جب اُنہیں ٹائم دیا ہے، ہمیں بھی اُس کا جواب دینے دیں۔ آپ نے اُن سے جواب لیا ہے یا نہیں لیا ہے؟ ایسے نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین !ایسے نہ کیا کریں ؟میرے پاس معزز ممبران کی پوری لسٹ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے ان کی بات کا جواب دینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس کا جواب نہیں۔ جی، ملک احمد خان! آپ بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے اُن سے جواب لیا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔this is not the way آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ نہیں ہو سکتا، نہیں نہیں not at all یہ جواب میں نے دینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں میری بات غور سے سنیں ۔you should be seated. This is not the way. نہیں بالکل نہیں۔ جی، ملک محمد احمد خان!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جواب سننا پڑے گا" کی نعرے بازی)

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین! کو دو منٹ دے دیں۔ میں ان کے بعد بات کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! this is not the way بالکل نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ہمیں بھی جواب دینے دیں، آپ ہمیں جواب کیوں نہیں دینے دیتے؟

MR DEPUTY SPEAKER: Sheikh Alla-ud-Din Shaib! You should be seated.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے گورنمنٹ کو ہمیشہ سپورٹ کیا ہے۔ ایسے نہیں ہو سکتا۔ آپ ہمیں جواب دینے دیں، ہمیں بولنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ you should be seated

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ میں اگر ثابت نہیں کروں گا کہ انہوں نے غلط بات کی ہے تو میں resign کروں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"شیر، شیر" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو مائیک نہیں دیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نیازی گو، گو نیازی گو" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران تشریف رکھیں۔

No slogan in the House, No slogan in the House.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے اُن کو ٹائم دیا ہے۔ ہمیں جواب کیوں نہیں دینے دیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسے نہیں۔

You can't dictate the Chair like this. No you can't dictate the Chair like this. You should be seated. You can't dictate me. I am being very neutral

آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ this is not the way

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ مجھے ان کے بعد ٹائم دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو بالکل موقع دیا جائے گا۔ آپ کو پورا موقع دیا جائے گا۔ آپ کا لسٹ میں نام بھی نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ لسٹ کو چھوڑیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لسٹ کو چھوڑنے کی بات نہیں ہے آپ کی پارٹی والوں نے لسٹ دی ہے۔
Sorry I can't give you the mic. I am very sorry and you please be seated.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ سے پوائنٹ آف آرڈر لے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، Sorry۔

شیخ علاؤالدین: کیوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ I cannot give you the mic

شیخ علاؤالدین: جب منسٹر صاحب کو بات کرنے کا موقع دیا تو مجھے بھی جواب دینے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا نام میرے پاس لکھا ہوا ہے۔ I am very sorry. You please be seated. میں آپ کو موقع دوں گا لیکن اس وقت نہیں۔ (شور و غل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی جانب سے "گو نیازی گو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار
کی جانب سے "نواز شریف چور ہے، شہباز شریف چور ہے" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی جانب سے "گلی گلی میں شور ہے، علیمہ باجی چور ہے" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار
کی جانب سے "گلی گلی میں شور ہے، سارا ٹبر چور ہے" کی نعرے بازی)

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب تشریف رکھیں، وزیر قانون بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ جو ماحول پیدا ہوا ہے اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ آج ضمنی بجٹ پر عام بحث ہو رہی ہے جن دوستوں نے اُدھر سے نام دیئے ہوئے ہیں انہوں نے بات کرنی ہے اور جن دوستوں نے اِدھر سے نام دیئے ہوئے ہیں انہوں نے بات کرنی ہے۔ شیخ علاؤالدین میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں، یہ فرما رہے ہیں کہ میں نے جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کس بات کا جواب دینا ہے؟ اگر کسی سوال کا جواب دینا ہو تو وہ صرف منسٹر دے سکتا ہے، یہ اپنی باری پر صرف تقریر کر سکتے ہیں لیکن کسی ممبر کی تقریر کا جواب نہیں دے سکتے۔ یہ اپنی باری پر تقریر کریں سپیکر صاحب ٹائم دیں گے، یہ request بھیجیں اس پر سپیکر صاحب ٹائم دیں گے اور پھر یہ اپنا مافی الضمیر بیان کریں لیکن خدارا اس کو مذاق مت بنائیں یہاں سارے دوستوں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر! ایک انتہائی اہم بات یہ ہے کہ یہ ان کا ٹائم ہے، یہ اپوزیشن کا ٹائم ہے، یہ ہمارا ٹائم نہیں ہے۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! یہ سارا جھوٹ بولتے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ میاں محمد نواز شریف نے ملاقات کرنے سے منع کیا ہے، انہوں نے کب منع کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ شیخ علاؤالدین! میں نے آپ کا نام لکھ لیا ہے حالانکہ آپ کی request نہیں ہے لیکن پھر بھی میں نے آپ کا نام لکھ لیا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ ان کو ٹائم دیں یہ بولیں، یہ جتنا بولنا چاہتے ہیں بولیں لیکن اس کا ایک طریق کار ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں شیخ علاؤالدین سے پھر دوبارہ عرض کروں گا کہ یہ request بھیجیں آپ ان کو ٹائم دیں پھر وہ اپنی بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے ان کا نام لکھ لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس طرح اپوزیشن اپنا وقت ضائع کر رہی ہے یہ ہمارا ٹائم نہیں ہے، یہ اپوزیشن کا ٹائم ہے۔ انہیں چاہئے کہ اس opportunity کو avail کریں اور یہ جتنی بھی تنقید گورنمنٹ پر کرنا چاہتے ہیں کریں یہ ان کا right ہے اور ہم اس کا جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے مہربانی کی اور مجھے وقت عنایت کیا۔ گزارش یہ ہے کہ وزیر قانون نے درست فرمایا کہ general discussion کے دوران جواب دینے کا حق منسٹر کو ہوتا ہے۔ ابھی سردار صاحب اُٹھے اور انہوں نے جناب خلیل طاہر سندھو کی بات کا جواب دیا۔ اگر during the proceedings ایک ممبر وقت مانگ رہے تھے تو شاید وہ اتنا رولز کو violate نہیں کر رہے تھے۔ اگر رولز کا اتنا جھگڑا ہے تو میرے مشاہدے میں یہ ہے کہ اس اسمبلی کی creation سے لے کر آج تک ایسا نہیں ہوا کہ اس اسمبلی نے کوئی بل پاس کیا ہو اور گورنمنٹ اس پر جا کر ایسے بیٹھی ہو جیسے یہ بیٹھے ہیں۔ ہمیں اس چیز سے غرض نہیں ہے لیکن اس ہاؤس کی supremacy کا سوال ہے، separation of powers کا حساب ہے۔ کسی executive کو یہ legislation encroach کرنے کا right نہیں ہے۔ اجلاس کے شروع میں جناب سعید اکبر خان نے یہ نکتہ اٹھایا تھا۔ اُس وقت تک ہاؤس کی proceedings ایک قدم بھی آگے نہیں چلنی چاہئے تھی جب تک یہ معاملہ resolve نہ ہو جاتا۔ The Bill passed by Assembly where is it? کیا میں تھانے میں جا کر درخواست جمع کراؤں کہ کسی کے پاس

بل کی کاپی پڑی ہے آپ ایف آئی آر درج کریں؟ اگر یہ رولز کی پاسداری ہے اور اگر کچھ چیزوں پر اُس پر آنکھ بند ہے تو پھر اِس پر بھی یہ آنکھ بند کر لیں جب شیخ علاؤالدین بات کا جواب دینا چاہ رہے تھے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں انتہائی معذرت کے ساتھ صرف ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ بات جو میرے بھائی کر رہے ہیں یہ پہلے اس معزز ایوان میں اٹھائی گئی تھی اور اس پر گورنمنٹ کی طرف سے categorically یہ assurance آئی تھی کہ اسی سیشن کے دوران اس معاملے کو resolve کر لیا جائے گا۔ یہ ہماری commitment ہے لٰہذا اس کو اب دوبارہ repeat کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اسی سیشن میں ہم اس کو resolve کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ ضمنی بجٹ ایک extraordinary measure ہوتا ہے اور یہ respective گورنمنٹ کرتی رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں میاں اسلم اقبال کی تقریر کے مندرجات سے اختلاف کرتا ہوں کہ وہ جو کہہ رہے تھے کہ گرانٹس اس انداز میں دی جاتی تھی لیکن successive governments اسے کرتی رہی ہیں۔ میری گورنمنٹ نے بھی ضمنی بجٹ دیا تھا۔ کوئی recurring accounts ہوتے ہیں اور کوئی non recurring accounts ہوتے ہیں اور کسی مد میں یہ دینے پڑتے ہیں۔ کوئی بہت ضروری اخراجات ہوتے ہیں جو اٹھائے جاتے ہیں تو ان پر یہ دینا پڑتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ جو گورنمنٹ اپنے financial disciplines کو claim کرتی ہے کہ میں اپنے ایک

financial discipline کے اندر کام کر رہی ہوں تو پھر 90۔ارب روپے اضافی اخراجات مانگنا توکسی financial discipline کے اندر کام کرنے کی دلیل نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پھر کس مد میں پیسے مانگے جا رہے ہیں؟ ذرا غور فرمالیں۔ مجھے اعتراض نہیں ہے میں conceptually اس پورے narrative پر سخت معترض تھا جب ریاست مدینہ کی بات کی جاتی تھی تو میں نے کہا کہ یہاں ہم نے تماشا دیکھا کہ democracy کے نام پر ایک claim تھا اور بنا، change کے نام پر ایک claim تھا اور بنا، political narrative ترتیب دیئے جاتے ہیں اور ان پر بات کی جاتی ہے لیکن جب ریاست مدینہ کا دعویٰ کر دیا تو پھر تقاضا یہ تھا کہ اس کی حرمت میں اس narrative کی حرمت میں اور اس بیانیے کی حرمت میں کم از کم اتنی لاج رکھیں کہ کس کے مدعا پر کھڑے ہو کر ریاست مدینہ بنانے کی دعوے داری کی جا رہی ہے؟ یہ تو راز رکھتے اور یہ کیا کیا؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج میں آپ کے سامنے لمبی بحث میں نہیں جاتا۔ مجھے یقین ہے کہ وزیر خزانہ کو کچھ ایسے expenditures جو بار بار recur ہو رہے ہیں ان کو ادا کرنے کے لئے اس ہاؤس سے منظوری لینی پڑے گی۔ I am not going into that minor details پر ان کا وقت اور آپ کا وقت ضائع نہیں کروں گا لیکن میں یہ پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ وہ وزیر اعلیٰ جو دعویٰ کرتا تھا کہ میں اخراجات کو کم کروں گا اس اسمبلی کی طرف سے جاری کردہ اخراجات کے بعد پھر 16 کروڑ روپے کیوں مانگ رہا ہے؟ اس کو 16 کروڑ روپے کی کس لئے ضرورت ہے، کن اخراجات کی مد میں مانگ رہا ہے؟

جناب سپیکر! پھر میں یہ پوچھوں گا کہ یہ گورنر پنجاب، انہوں نے تو گورنر ہاؤس کو بیچنے کی بات تھی کہ گورنر ہاؤس میں یونیورسٹی بنے گی، پبلک کے لئے کھولا جائے گا، یہ وہ اخراجات ہیں جو اس ریاست مدینہ میں نہیں ہوں گے کہ جہاں پر انگریز کے دور کے بنائے ہوئے یہ گورنر ہاؤسز تھے ان کو ختم کو کیا جائے گا کہ یہ استعمار کی نشانی تھی جن کی بنیاد پر اس صوبے، اس ملک اور اس خطے کے لوگوں کے ساتھ زیادتی کرتی رہی، وہ تو آج بھی اسی شان و شوکت کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان کے لئے پھر آٹھ آٹھ کروڑ روپے مزید مانگے جا رہے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی آوازیں)

جناب سپیکر! ?What is it میرا مدعا تھا کہ انفراسٹرکچر develop کرتا ہوں، یہ میرا فرض تھا یا میری بہتری تھی فیصلہ عوام کے ہاتھ میں ہے، میرا مدعا تھا کہ میں ٹرانسپورٹ کو بہتر بناتا ہوں۔ میرا مدعا تھا کہ میں 8 ہزار کلومیٹر روڈز بناتا ہوں، میرا مدعا تھا کہ میں bridges بناتا ہوں، میرا مدعا تھا کہ میرے پارٹی کے نظریے میں یہ ہے کہ میں ترقیاتی کام کرکے انفراسٹرکچرز develop کرکے پارٹی کو alleviate کرتا ہوں تو میں نے کیا، میں نے مانگے تو کوئی جرم کیا، آپ نے تو دعویٰ کیا تھا کہ یہ اخراجات نہیں ہوں گے تو کیوں مانگ رہے ہو اور کس لئے مانگ رہے ہو؟ اور پھر ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر میں فوج ظفر موج بھرتی کرر کھی ہے۔ کس کام کے لئے اس لئے کہ قائد حزب اختلاف کے خلاف مقدمات بنائیں، cases کریں، جھوٹے مقدمے بنائیں وہ مقدمے جن کی کوئی حیثیت نہیں اور جب کورٹ آف لاء میں جائیں وہیں پر جاکر first judicial scrutiny میں ان cases کو اڑا دیا جائے۔ یہ 56 کروڑ روپیہ مانگ رہے ہیں، کس لئے وکیلوں کو فیسیں دینے کے لئے، گورنمنٹ کے تو اپنے وکلاء کافی ہوں گے کہ وہ ان مقدمات کو جس میں کورٹ ان کو طلب کرے جاکر دیں، کس مد میں یہ پیسے مانگ رہے ہیں کہ ایڈووکیٹ جنرل آفس کو یہ خطیر رقم دے دی جائے، کن چیزوں کے لئے ?to pay the fee، میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے پانچ منٹ عنایت فرمائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ مجھے اس practice سے اختلاف ہے۔ اگر میری گورنمنٹ یہ کرتی رہی تو یہ میری گورنمنٹ پر ناقدین تنقید کرتے تھے کہ ضمنی بجٹ نہیں لینا چاہئے تو show with conduct آپ demonstrate کرتے اور آپ ضمنی بجٹ نہ مانگ کر یہ روایت قائم کرتے کہ اس ہاؤس نے جو تخمینہ کی اجازت تھی اس کے اندر financial discipline کے تحت ہم نے یہ پورا کر دیا۔ demonstrate بھی نہیں کیا (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کا دعویٰ یہی تھا کہ ہم یہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اور اہم نکتہ پر اسی بجٹ کے حوالے سے مبذول کراؤں گا کہ یہ جو shout اور cry ہیں کہ کہاں پر کیا غلطی ہوئی، آنے والی نسلیں معاف نہیں کریں گی۔ میری بات کو لکھ لیں، میں ہر custodian of the House کے سامنے درخواست کرتا رہا ہوں اور آپ کے سامنے بھی رکھ رہا ہوں، اس پارلیمنٹ کی working کو متروک ہونے سے بچا لیں، اگر میری گورنمنٹ کے کسی دور میں کچھ غلط تھا تو میں نے general discussion کے دوران بھی، مجھے وزیر قانون سے توقع ہے، وہ ایک منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں، ان کے ساتھ میاں محمد اسلم اقبال بیٹھے ہیں، کرنل صاحب بیٹھے ہیں اور میں مخدوم ہاشم جواں بخت سے بھی توقع رکھ سکتا ہوں،

Tell me that, this was your project and it was wrongly conceived, I will admit it in the public

جناب سپیکر! میں مان کر جاؤں گا یہ طے کریں اور فیصلہ کریں کہ آپ نے کہا کہ sustainable growth چاہئے، بابا sustainable growth اس financial discipline کے ساتھ نہیں آئے گی۔ اگر آپ نے financial discipline impose کرنا ہے، میری غلطیوں کی مجھے نشاندہی کرنی ہے، ہر speech میں Margaret Thatcher کا جب contest تھا تو

She said don't tell me incumbents as previous what I did, I knew I was there what I did and I know it.

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ میں نے کیا ہے، میں اسی claim پر کھڑا ہوا، یہ روز مجھے بتانے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں کہ آپ نے یہ کیا، آپ نے یہ کیا۔ میرا کیا میرے ساتھ، آج آپ گورنمنٹ ہیں، آپ سے سوال کرنے کا میرا حق ہے۔ آپ نے مجھ پر تنقید کی اور میں نے برداشت کی لیکن میں مانتا کہ اگر آپ کے financial discipline درست ہوتے تو آپ کی تنقید مجھ پر درست تھی۔ میں نے 85-ارب روپے مانگے تھے پھر تو آپ 5-ارب روپے مجھ سے زیادہ مانگ رہے ہیں۔ اگر میں نے مانگے تھے تو کسی ڈویلپمنٹ پر مانگے تھے، آپ تو صرف اخراجات کی مد میں مانگ رہے ہیں، آپ تو دعویٰ کرتے تھے کہ یہاں پر ہم ریاست مدینہ والی وہ مثال قائم کریں گے کہ

جہاں پر خلیفہ چٹائی پر سوتا تھا، انصاف کرتا تھا، یہ انصاف ہے کہ 56،56 کروڑ روپے وکیلوں کو فیسیں دینے کے لئے بے گناہوں پر مقدمے قائم کرنے کے لئے، ایسا انصاف میں نہیں مانتا۔

جناب سپیکر! میری صرف یہ درخواست ہے کہ لاء اینڈ آرڈر پر جناب محمد بشارت راجا نے کہا کہ ٹھیک ہے، جو مدعا معزز ممبر جناب بلال فاروق تارڑ اٹھا رہے تھے وہ specifically یہ اُٹھا رہے تھے کہ What happened to that commission? وہ جو پولیس ریفارمز جن کا claim جناب عمران خان مثالی پولیس کا ہر جلسے میں کرتے تھے اس کی مد میں رکھے گئے اخراجات کس طرح برداشت ہوئے، کیا وہ کمیشن قائم ہوا، کیا درانی صاحب نے وہ اپنی سفارشات دیں، چودھری یعقوب کی سربراہی میں بنائی کمیٹی کبھی convene ہوئی، کیا وزیر قانون نے اس اسمبلی کے اندر لا کر کوئی رپورٹ دی، بجٹ کٹوتی کی بحث میری مختلف ہو گی لیکن میں ریفارمز کا پوچھتا ہوں کہ وہ ریفارمز جو آپ نے کبھی کی ہی نہیں، خیبر پختونخوا میں شوکت شاہ ان کے ہوم سیکرٹری تھے انہوں نے کچا چٹھہ کھولا، انہوں نے کہا کہ یہ سارا misgoverned ہے، انہوں نے کہا کہ یہ جو مثال پولیس کی بات کرتے ہیں، capacity کی تو ANP نے، پولیس ریکروٹمنٹ کی تو ANP نے، یہاں پر تو پانچ سال میں صرف نعرہ بازی ہوئی، یہ demonstrate کریں تو میں مان جاؤں گا۔

جناب سپیکر! میری صرف اتنی درخواست ہے کہ you have been very gracious کہ آپ نے مجھے کچھ میرے allotted وقت سے زیادہ وقت عنایت کیا۔

جناب سپیکر! میں تو آج ضمنی بجٹ پر بات بھی نہیں کرنا چاہ رہا تھا there were other speakers جنہوں نے بات کرنی تھی۔ I am really grateful to you and I would insist کہ آپ شیخ صاحب کو موقع دیں جیسے سردار صاحب کو موقع ملا، جیسے اور منسٹرز صاحبان نے اور باقی ممبران نے کسی چیز کو rebut کرکے بات کی،

Kindly show your grace and allow Sheikh Sahib to speak for a minute.

جناب سپیکر: جی، جناب مراد راس!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آج اصل میں problem کیا ہوا ہے۔ یہ اتنا شور کیوں اور یہ اتنے کاغذ کیوں آپ کو سب چیزیں نظر آ رہی ہیں۔ کل یہ سوئے ہوئے تھے، ان کو پتا بھی نہیں لگا کہ بیس منٹ کے اندر جب بجٹ پاس ہوا یہ یہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ بجٹ پاس ہو رہا ہے۔ ان کو پھر ان کی پارٹی نے ڈنڈے مار کر آج بھیجا ہے کہ خدا کا واسطہ ہے کہ جا کر کوئی شور مچاؤ اور کچھ کرو۔ یہ ان کی حالت ہے۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! یہ غلط بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ No, cross talk.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): یہ ان کی حالت ہے کہ یہ کل سوئے پڑے تھے، ان کو کل رات کو ڈنڈے پڑے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مراد راس! ایک منٹ خاموش ہوں۔ ملک صاحب کی باری میں کسی نے interrupt نہیں کیا، آپ بھی interrupt نہ کریں۔ اپنی باری پر جواب دیں۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! یہ غلط بیانی کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھ جائیں۔ جی، جناب مراد راس!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان کو زبردستی دھکے دیئے گئے کہ آج اسمبلی میں جاؤ اور جس نے شور نہ مچایا اس کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ آج یہ پورے پورے زور سے آئے ہیں کیونکہ میڈیا تک پریشان تھا کہ 150 سے زیادہ ممبران کی اپوزیشن بیٹھی ہوئی ہے لیکن کل کسی نے ایک لفظ تک نہیں بولا تھا۔ ہم یہاں پر پانچ سال تک اپوزیشن میں تھے اور اس جگہ سے 30 لوگ کبھی ہلے نہیں تھے۔ جب بجٹ پاس ہو رہا ہوتا تھا تو سپیکر صاحب کو کانوں میں ٹوٹیاں لگانی پڑتی تھیں کیونکہ انہیں آواز نہیں آ رہی ہوتی تھی۔ کیا یہ 150 ممبران کل سوئے پڑے تھے؟ آج تو انہیں زبردستی بھیجا گیا ہے کہ جا کر شور مچاؤ، آج جا کر نمبر بناؤ، کچھ نہیں ہونا ہم نے جو کرنا تھا کل کر لیا ہے۔ انہوں نے جو کل بجٹ پاس کرنے میں ہمارا ساتھ دیا ہے اس پر میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم سب کو مل کر اپوزیشن کا شکریہ ادا کرنا چاہئے چونکہ انہوں نے ہمارا ساتھ دیا ہے۔ اب میں تھوڑا سا بتادوں کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں entertainment کی مد میں 8 کروڑ روپیہ بچایا گیا ہے۔ اس کے بعد سکیورٹی پر 66 فیصد کم کیا گیا ہے، یہ جو بار بار 90 بلین روپے ضمنی بجٹ کی بات کر رہے ہیں اس میں سے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کیا یہ بجٹ پر تقریر ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب محمد وارث شاد کے خون سے ہی انقلاب آسکتا ہے ورنہ نہیں آسکتا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ رولنگ دیں کہ کیا یہ ضمنی بجٹ پر بات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں اور انہیں بات کرنے دیں۔ وہ general discussion میں حصہ لے سکتے ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جی، منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ صبح سے 90 بلین روپے کا رونا رو رہے ہیں اس 90 بلین روپے میں سے 56 بلین روپے تو ان کے ہیں جو ان کے outstanding debts تھے جو ان کے outstanding cheques تھے۔ انہوں نے cheques لکھ کر دے دیئے لیکن اکاؤنٹ کے اندر پیسے تھے اور نہ ہی پرواتھی کہ کسی نے pay ہونا ہے۔ کسی کو pay کرنا ہے یا نہیں کرنا اور یہ چوروں کی طرح بھاگ گئے۔ انہوں نے cheques لکھے اور چوروں کی طرح بھاگ گئے کہ جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔ کوئی حد ہوتی ہے، کوئی شرم ہوتی ہے، کوئی حیا ہوتی ہے کہ چیک لکھو تو کم از کم اسے honour تو کرو۔ چیک تو honour کر نہیں سک رہے۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے بڑا کچھ کیا ہے، انہوں نے بڑے بڑے کمال کئے ہیں میں انہیں صرف ایک چیز کی یاد دہانی کرادوں اور میں نے پچھلے پانچ سال بھی انہیں یاد دہانی کرائی تھی۔ انہوں نے صاف پانی کے لئے کمپنیاں بنادیں اور سب کچھ بنادیا۔

جناب سپیکر! میں ماڈل ٹاؤن اور گلبرگ سے الیکشن لڑتا ہوں جہاں ان کے لیڈر کے گھر ہیں میں نے وہاں ان کو ہرایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں اب آپ کو یہ بتاؤں کہ یہ وہاں 35/30 سال سے رہ رہے ہیں۔ آپ گلبرگ کی کچی آبادیوں میں جا کر نلکا کھولیں تو مٹی سے بھرا ہوا گٹر کا بودار پانی آتا تھا۔ ان کو سڑکیں اور بریجز بنانے کا بڑا شوق تھا لیکن اپنے گھر کے حلقے میں لوگوں کو صاف پانی تک نہیں دے سکے۔ آپ باقی ساری چیزیں چھوڑ دیں لاہور کے گلبرگ، گارڈن ٹاؤن اور ماڈل ٹاؤن کے اندر یہ ایک نلکے سے صاف پانی نہیں دے سکے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم سب کچھ کرنے جا رہے تھے لوگ مر گئے سب کچھ چھوڑ دیں یہ تو صاف پانی تک تو دے نہیں سکے تو باقی کیا کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: اب بس کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آخری بات، حوصلہ کریں، بڑے عرصے بعد موقع ملا ہے اس لئے حوصلہ کریں۔ یہ آج کے حالات کے بارے میں بات کرتے ہیں وہ سارے حالات تو ان کے create کئے ہوئے ہیں، آج جو اس ملک میں suffering ہے اور جو عوام کے ساتھ ہو رہا ہے وہ سب ان کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ سب کچھ ان کا create کیا ہوا ہے، ان کے create کئے ہوئے debts ہیں، ان کے create کئے ہوئے problems ہیں۔

جناب سپیکر! جو آج عوام بھگت رہی ہے وہ سب کچھ ان کا کیا ہوا ہے۔ مگر آپ نے دیکھنا ہے کہ انشاء اللہ تحریک انصاف کی حکومت عوام کے مسائل حل کرے گی اور اُن کو دوبارہ کبھی موقع ملنا ہی نہیں ہے، آج جو یہاں بیٹھے ہیں شاید آپ کو یہ بھی نظر نہ آئیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تحریک انصاف کی حکومت لوگوں کے مسائل حل کرے گی، آپ کو یہ مسائل حل کر کے دکھائیں گے اور پنجاب کو ایک مثالی صوبہ بنائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس وقت تک کسی بات کا ذکر نہیں کرتا جب تک وہ باقاعدہ ریکارڈ پر موجود نہ ہو۔ میں سب سے پہلے تو آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے بات کو سمجھا

ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ اب آپ میری بات سن لیں۔ میاں محمد اسلم اقبال انڈسٹری کے منسٹر ہیں ان سے میرا اچھا تعلق ہے، بھائیوں کی طرح ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کے ریکارڈ سے ان کے سامنے بات کروں گا اور انہوں نے بات کی ہے تو میں نے بات کرنی ہے۔ میں ایکtip of the icebergدے رہا ہوں جو پورے ہاؤس کے سمجھنے کی بات ہے کہ کیا کیا ہے۔ ابھی جناب مراد راس کہہ رہے تھے کہ ہمارا کیا ہوا ہے اور سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہم نے یہ بُرا کیا وہ کیا۔

جناب سپیکر! پچھلے سال جب نومبر 2017 میں کرشنگ سیزن شروع ہوا تو یہ کرشنگ سیزن مارچ تک جاتا ہے، آپ زمیندار ہیں اور میں بھی زمیندار ہوں یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ اس وقت -/44روپے فی کلو چینی بک رہی تھی۔

جناب سپیکر! میں ان چھ مہینوں میں ہر دوسرے دن میٹنگ لیا کرتا تھا۔ میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ دن رات کوشش کے باوجود میں شوگر ملوں سے کسانوں کو180 فی من کی paymentنہیں کروا سکا۔ مل مالکان کہتے تھے کہ ہمیں چینی -/52روپے فی کلو پڑ رہی ہے لہٰذا ہم تو -/44روپے میں نہیں بیچ سکتے۔

جناب سپیکر! اس پر لمبی بات ہوئی جو میں یہاں نہیں کرنا چاہتا کہ کیا کیا اور کیا کیا ہوا لیکن اس میں کوئیforeign instrumentنہیں ہے کوئیforeign materialنہیں ہے آج بھی گنے کا ریٹ -/180 روپے فی من دیا گیا ہے-اس -/180 روپے میں اگر کوئیimportedچیز ہوتی تو میں ڈالر کاimpactدے دیتا لیکن آج چینی -/80روپے فی کلو کے حساب سے بک رہی ہے اور میاں محمد اسلم اقبال نے کہا کہ وہ مافیا ہے۔

جناب سپیکر! آج آپ اس ملک اور پنجاب کی عوام پر احسان کریں گے کہ آپ ایک کمیٹی بنا دیجئے اور میں یہ ثابت کروں گا کہ فی کلو -/36روپے کس کی جیب میں جا رہے ہیں۔ آپ بھی ایک منٹ میں سمجھ جائیں گے اور ہاؤس کے باقی معزز ممبران بھی سمجھ جائیں گے۔ ہر مل کی outputکیlimitہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں مثال دے رہا ہوں کہ اگر ایک مل ایک لاکھ ٹن چینی بنا رہی ہے تو میں کہتا ہوں کہ آپ اسے 25 فیصد rebate دے دیں یہ چھوڑ دیں کہ اس نے نہیں بنایا۔ اس ملک کے ساتھ باقی فیکٹریوں میں بھی جو کچھ ہوتا ہے اس کا مجھے بھی پتا ہے اور آپ کو بھی پتا ہے لیکن آپ بتائیں کہ 75 فیصد production پر یہ پیسا کس کی جیب میں جا رہا ہے جو ابھی میرے بھائی صاحب کہہ رہے تھے۔ اگر مسلم لیگ (ن) کے پچھلے دور حکومت میں چینی -/43 اور -/44 روپے فی کلو کے حساب سے بک رہی تھی تو آج -/80 روپے میں کیوں بک رہی ہے؟ آپ کھانے پینے کا کوئی ایک آئٹم بتا دیں جس کا پچھلے سال کا ریٹ آج بھی ہو۔ جب ہم یہ بات کرتے ہیں تو ہمیں کہتے ہیں اور ابھی جناب مراد راس بھی یہی فرما رہے تھے کہ ہمارا کیا دھرا ہے۔ میں آج حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے اپنے بھائیوں سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہم بہت بُرے تھے ہم جیسے بھی تھے لیکن آپ نے اس ایک سال میں کیا دیا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! بہت کچھ دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہباز احمد! شیخ علاؤالدین کو بات کرنے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ صرف یہ دیکھیئے کہ ہم -/121 روپے پر ڈالر چھوڑ کر گئے تھے لیکن آج ڈالر کہاں ہے؟

جناب سپیکر! میں آج آپ کو ایک اور بات بتا دوں آپ اس پر کمیٹی بنا دیں تو میں prove کروں گا کہ یہ ملک اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے میں لفظ نہیں بولنا چاہتا یہ repayment پر کیسے جائے گا اور یہ ہمیں بُرا بھلا کہتے ہیں یہ ملک ہم سب کا ہے ان کا بھی ہے اور ہمارا بھی ہے۔ اگر ہم بُرے ہیں تو ہمیں بُرا کہیں لیکن میرے بھائی میاں محمد اسلم اقبال آپ اپنی منسٹری کے ریکارڈ سے نکال دیں نہیں تو میں تاریخیں دیتا ہوں اس کے اندر minutes نکال لیں اور میں ثابت کروں گا۔

جناب سپیکر! آپ آج کمیٹی بنائیں میں قوم کے سامنے ثابت کروں گا کہ یہ پیسا کن کی جیبوں میں گیا ہے اور یہ کہاں جا رہا ہے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! آج مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ ہمارے معزز پارلیمنٹیرین شیخ علاؤالدین نے یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر اپنی دس سالہ ناکامیوں میں سے ایک ناکامی تسلیم کی کہ کاشتکار جو دن رات محنت کرتا ہے، جو اپنے خون پسینے کی کمائی سے اپنی فصل تیار کرتا ہے یہ طے شدہ ریٹ کے مطابق اس کی فصل کا صحیح معاوضہ دلانے میں ناکام رہے ہیں۔

جناب سپیکر! الحمدللہ ثُم الحمدللہ پاکستان تحریک انصاف کو یہ credit جاتا ہے کہ گنّے کے طے شُدہ ریٹ کے مطابق یعنی -/180 روپے فی من کے حساب سے کسانوں کو گنّے کی قیمت ملی ہے بلکہ بعض لوگوں نے -/220 روپے فی من کے حساب سے بھی گنّا فروخت کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ جناب فیصل حیات جبوانہ نے -/220 روپے فی من کے حساب سے اپنا گنّا فروخت کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بے شک -/220 روپے فی من گنّے کے حساب سے بھی چینی کی cost نکال لیں تو پھر بھی چینی کی قیمت موجودہ ریٹ سے بہت کم بنتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے شیخ علاؤالدین سے کہوں گا کہ وہ بے فکر ہو جائیں ہم ساری cost نکالیں گے۔ جب گنّے کے rates کے حوالے سے ہماری شوگر ملز مالکان کے ساتھ پہلی میٹنگ ہوئی تو ان میں سے ایک mill owner نے مجھے بتایا کہ میں قرآن اُٹھانے کے لئے تیار ہوں کہ میں نے -/240 روپے فی من کے حساب سے گنّا خریدا ہے۔ طے شُدہ ریٹ -/180 روپے اور کاشتکار کو -/240 روپے فی من کے حساب سے گنّے کا ریٹ مل رہا ہے تو پھر یہ credit کس کا ہے؟ سابق حکمران پچھلے دس سالوں میں ایک مثال نہیں دے سکتے کہ انہوں نے کسی کاشتکار کا فائدہ کیا ہے بلکہ انہوں نے تو کاشتکاروں کا استحصال خود کروایا ہے۔ گنّے کے کاشتکاروں کی 27۔ ارب روپے کی خطیر رقم پچھلے تین چار سالوں سے شوگر ملز مافیا دبا

کر بیٹھا ہوا تھا۔ کاشتکاروں کو یہ ادائیگی کس نے کروائی اور zero balance کس نے کروایا؟ تحریک انصاف نے کروایا۔

جناب سپیکر! حقائق بہت تلخ ہیں۔ تحریک انصاف کے دور حکومت میں گندم کی یہ پہلی procurement تھی۔ ماضی کے دس سالوں میں کاشتکاروں کو -/1300 روپے فی من گندم کی قیمت یہ ایک مرتبہ بھی نہیں دلوا سکے۔ یہاں صوبہ پنجاب میں باردانہ کے نام پر کاشتکاروں کی تذلیل ہوتی رہی۔ سابق حکمران مافیا کے ساتھ اکٹھے ہو کر بنکوں سے پیسے لیتے اور کاشتکار کا استحصال کرتے تھے۔ ان کے دور حکومت میں کاشتکاروں کو گندم کی قیمت ایک ہزار روپے، ایک ہزار 50 روپے یا -/1100 روپے فی من کے حساب سے زیادہ کبھی نہیں مل سکی۔ اس مرتبہ ہم نے کاشتکار کی دہلیز پر جا کر اس کی گندم کا ایک ایک دانہ خریدا ہے اور حکومت نے -/1300 روپے فی من کے حساب سے گندم کی قیمت کاشتکار کو اس کے گھر میں جا کر دی ہے۔ یہ ہمارے ساتھ کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں؟ سابقہ حکمرانوں کو پچھلے دس سالوں میں اپنی اصلاح کے کئی مواقع ملے ہیں لیکن انہوں نے اپنی اصلاح نہیں کی اور کاشتکاروں کا استحصال کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلا موقع دیا اور ہم اس پہلے chance میں سرخرو ہوئے ہیں۔ ہم نے کسانوں کا استحصال نہیں ہونے دیا اور آئندہ بھی نہیں ہونے دیں گے۔ ماضی میں غیور کاشتکاروں کی تذلیل ہوتی رہی ہے۔ اس مرتبہ چھوٹا کاشتکار جو گندم کی 50 بوری لے کر آتا تھا اسے موقع پر ہی ادائیگی کی گئی ہے۔ جن سنٹروں سے بنک دُور تھے وہاں پر بنکوں کو پابند کیا گیا کہ وہ ان سنٹروں پر اپنے بوتھ قائم کریں۔ اس مرتبہ گندم کی خریداری کے حوالے سے حکومت کی طرف سے بڑے انقلابی اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔ تحریک انصاف کی حکومت رواں سال کاشتکار کو اس کا معاوضہ دلوانے میں سو فیصد کامیاب ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! سابقہ دور حکومت میں چار چار سال تک کسانوں کو ان کی فصل کی قیمت نہیں ملتی تھی۔ ان کے دور میں اپنے من پسند لوگوں کو باردانہ دیا جاتا تھا۔ ان کے دور حکومت میں مافیا کے لوگ کاشتکاروں سے -/1100 روپے فی من لے کر گندم کے خریداری سنٹروں پر -/1300 روپے فی من کے حساب سے فروخت کرتے تھے۔ ہماری حکومت میں اس مرتبہ یہ تماشا نہیں ہونے دیا گیا۔

جناب سپیکر! ابھی معزز ممبر شیخ علاؤالدین فرما رہے تھے کہ میں گھومتا رہا لیکن اپنی انتہائی کوشش کے باوجود کاشتکار کو -/180 روپے فی من گنّے کی قیمت نہیں دلوا سکا۔ ہم کہیں نہیں گھومے، ہم نے حکومت کی رِٹ قائم کروائی اور کاشتکار کو گنّے کی صحیح قیمت دلوائی۔ مافیا کے وہ لوگ جو کہ شوگر ملز مالکان کے ساتھ مل کر کاشتکار کا استحصال کرتے تھے ہم نے ایسے 600 لوگوں کے خلاف مقدمات درج کروائے ہیں اور ان پر 52 لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ یہ کٹوتی کے نام پر کاشتکاروں کو لوٹتے رہے ہیں۔ جب کسی شوگر ملز پر انسپکشن ٹیم جاتی تھی تو حکمرانوں کی طرف سے فون آ جاتا تھا کہ واپس آ جاؤ۔ ہمارے دور میں شوگر ملوں کی عملی طور پر inspections ہوئی ہیں۔ اس مرتبہ شوگر ملز والوں کو کاشتکاروں کا معاوضہ بروقت دینا پڑا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ اس کے باوجود حزب اختلاف کی طرف سے اگر کوئی اچھی اور قابل عمل تجویز آتی ہے تو ہم اس پر لازمی طور پر غور کریں گے۔ ابھی شیخ علاؤالدین نے کہا تھا کہ گنّے کی قیمت، چینی کی cost اور چینی کی قیمت کے حوالے سے ایک کمیٹی بنائی جائے تو ہم کمیٹی بنانے کے لئے بھی تیار ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کمیٹی بنائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کمیٹی بنائیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت اور دُکھ کے ساتھ کہوں گا کہ ہماری مثبت تجویز یا آفر کو بھی یہ اس طرح مذاق میں اُڑا دیتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کی طرح ان کی عادت بن چکی ہے۔ ان کی یہ عادت ہے کہ انہوں نے پانچ کلو کاغذ پھاڑ کر جانے ہیں۔ آپ یہاں ایوان میں دیکھ لیں کہ انہوں نے ہر طرف ضمنی بجٹ کے کاغذات پھاڑ کر پھینکے ہوئے ہیں۔ ہم ان کی تمام باتوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ سُنتے ہیں اور ان کی قابل عمل تجاویز پر عمل کرنے کے لئے بھی تیار ہیں لیکن ایک گزارش ہے کہ یہ اپنا روّیہ درست کریں۔

جناب سپیکر! ان کا یہ behavior انتہائی نامناسب ہے۔ اس ایوان میں بات کرنے کا ایک طے شدہ طریق کار طے ہے اسی کے اندر رہتے ہوئے انہیں بات کرنی چاہئے۔ ہم سب معزز ممبران سمجھ دار، mature اور دو دو لاکھ عوام کے نمائندے ہیں۔ ہم اگر ان اسمبلیوں میں آ کر کاغذ پھاڑ کر پھینکیں، چیخ وپکار کریں یا شور مچائیں تو یہ مناسب نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ طحیا نون! ضمنی بجٹ پر بات کریں گی۔

محترمہ طحیا نون: السلام علیکم! جناب سپیکر! کیا میں آپ کی اجازت سے انگلش میں بات کر لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ انگلش میں بات کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کمیٹی کا کیا ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! تشریف رکھیں اور محترمہ کو تقریر کرنے دیں۔

MS TAHIA NOON: Mr Speaker! The supplementary budget for irrigation & Land Reclamation is over Rs 2.8 billion. This is out of the 61 allocations only a handful is specific as to where the funds were spent. Two specific projects were in Rajanpur. Sadly the rest of the expenditure is vague & unspecific under the headings of Canal irrigation, tubewells excess expenditure, irrigation dams etc.

Mr Speaker! We should know exactly where this money was directed this is not a small sum that was spent throughout the fiscal year. The recent irrigation budget had a reactive mindset instead of being proactive, and securing our future. This supplementary budget is a reflection of the same thought process. The lack of clarity in the supplementary budget makes one worry about the budget that was just passed. The recent budget was neither equitable nor balanced. In the budget there are 13 new irrigation schemes out of which only three are in South Punjab, and out of the three, two are in Rajanpur. The NDMRF and survey investigation & research new schemes whilst remembering DG Khan as South Punjab have forgotten that Bahawalpur division

constitutes a third of South Punjab. The new drainage & floods schemes are 68 percent in South Punjab & 80 percent of these are in Multan & DG Khan. Bahawalpur has been rather ignored as has much of Punjab. This budget promised regional equalization in the development programme. Sadly that was not reflected. In fact if one were to look at the PML(N) schemes that are progress for irrigation the split between the North and South of Punjab is 53 percent to 47 percent in the entirety of the budget only one scheme was for Sargodha and is an ongoing scheme from PMLNs tenure.

Mr Speaker! Instead of being reactive what is required is a comprehensive Punjab Development Plan. For example we currently spend 1.9 billion on importing palm oil. Frankly that is over 30 percent of the loan IMF is loaning us and we spend it in one year.

Mr Speaker! The Food Department should focus on local growth, development & production of edible oils. Consumption of palm oil is ecologically unsound and unhealthy. In Punjab heart disease, cancer & diabetes are amongst the more urgent medical issues. We in Punjab are food deficient. Our youth and children are not given access to safe, healthy nutritious food. This leads to a lack of physical & mental growth. It was for this reason the PML(N) started the multi nutrient scheme.

Mr Speaker! All departments like Education, Irrigation, Environment, Food, Agriculture, and Health etc. are intertwined. Our Adhoc supplements to departments are not the answer to a badly constructed & unjust budget. A careful and thoughtful comprehensive Punjab Development Plan is necessary for securing our future. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔جی،سید رفاقت علی گیلانی!

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ محکمہ اوقاف و مذہبی امور(سید رفاقت علی گیلانی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ اور اُن کی پوری ٹیم کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تاریخ میں پہلی دفعہ جنوبی پنجاب کے لئے دردِدل کے ساتھ اتنا بجٹ مختص کیا۔

جناب سپیکر!میں حزب اختلاف کے اپنے بھائیوں سے ایک سوال کرتا ہوں کہ ان کے بقول جب ہماری معیشت بہت بہتر تھی تو کیا انہوں نے آج تک جنوبی پنجاب کے لئے اتنا بڑا بجٹ رکھا، اتنے پراجیکٹس دیئے؟ یہ ان کے لئے ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر اپنے پسماندہ ضلع لیّہ کی بات کروں گا کہ پچھلی حکومت نے ہمیں کوئی میڈیکل کالج نہیں دیا، کوئی یونیورسٹی نہیں دی لیکن میں اپنے وزیراعلیٰ پنجاب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمارے درد کو سمجھا اور ہمیں میگا پراجیکٹس دیئے۔ ہمیں اپنے ضلع کے لئے میڈیکل کالج اور ایک یونیورسٹی کی ضرورت ہے اور میں یہاں پر یہ آواز بھی بلند کرنا چاہتا ہوں کہ ضلع لیہ deserve کرتا ہے کہ اُس کو ڈویژن بنایا جائے۔

جناب سپیکر!میں وزیراعلیٰ پنجاب کا ایک بار پھر شکر گزار ہوں اور میں اپنی اس بات کو سرائیکی کے ایک شعر پر ختم کرنا چاہوں گا:

دعا شاکر تُوں منگی رکھ دعا جانے خدا جانے
تُوں ڈیوا بال کے رکھ چا، ہوا جانے خدا جانے

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ بڑے دنوں سے یہ باتیں سُن رہے ہیں کہ ریاست مدینہ کا ماڈل پیش کیا جارہا ہے مجھے بار بار یہ الفاظ سُن سُن کر ندامت سی محسوس ہوتی ہے کہ ریاست مدینہ میں جو بجٹ آتا تھا یا اُس وقت ترتیب بنائی گئی تھی اُس کے بجٹ میں کبھی deficit نہیں آیا تھا، وہاں پر اقلیتوں کو کبھی disgrace نہیں کیا گیا تھا بلکہ وہاں پر اپنی ذات کو minus کیا جاتا تھا اور تقویٰ کی بنیاد پر تمام فیصلے

ہوتے تھے چاہے وہ فیصلے ایڈمنسٹریشن کے ہوں یا فنانس کے ہوں۔ تو میں نے آج تک تاریخ کے کسی ورق پر ریاست مدینہ کے بارے میں نہیں پڑھا کہ اُن کو کبھی اضافی بجٹ کی ضرورت پڑی ہو۔

جناب سپیکر! میں اگر آبپاشی کے بجٹ کو دیکھوں تو آبپاشی کے سسٹم کو دیکھ کر مجھے کسانوں کی حالتِ زار پر ترس آتا ہے کہ اتنی بارشیں ہوئی ہیں جن کی وجہ سے سارے ڈیم پانی سے بھرے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی ہمارا زمیندار پریشان ہے، ہماری زمینیں پیاسی ہیں اور آج آپ دیکھیں کہ جس طرح سے یہ آبپاشی کے سسٹم کو چلا رہے ہیں جہاں پر sweet water zones ہیں وہاں پر تو نہری پانی بار بار دیا جاتا ہے جبکہ جہاں پر brackish and slime area ہے وہاں پر پانی کم کیا جاتا ہے بلکہ rotation programme کے تحت پانی دیا جاتا ہے تو یہ ریاست مدینہ کا ماڈل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں کروڑوں روپے کی جو سکیمیں چل رہی تھیں اُنہیں discrimination کر کے رُوک دیا گیا ہے، لوگوں کو پانی پینے سے محروم کیا گیا ہے، لوگوں کو بنیادی سہولتوں سے محروم کیا گیا ہے۔ جن سڑکوں پر کام جاری تھے اور تھوڑے تھوڑے کام باقی رہ گئے تھے وہاں پر اُن کاموں کو روک دیا گیا ہے تو یہ مدینہ کی ماڈل ریاست کا sketch نہیں ہے بلکہ یہ اُس کی خلاف ورزی ہے اس کو میں خلاف ورزی کہوں گا اور اس کی سزا یقیناً وہ لوگ بھگتیں گے جنہوں نے ریاست مدینہ کا ماڈل پیش کیا لیکن اُس کی صریحاً خلاف ورزی کی۔ اس ملک میں کبھی کوئی نظام مصطفیٰ کے نام پر آتا ہے، کبھی کوئی کرپشن ختم کرنے کے نام پر آتا ہے اور اب یہ ایک نیا باب کھولا گیا ہے کہ ہم ریاست مدینہ کا charter لے کر آئے ہیں اُس کے تحت ہم نے کام کرنا ہے لیکن مجھے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی۔

جناب سپیکر! اس deficit budget کو حزب اختلاف پوری طرح سے condemn کرتی ہے اور reject کرتی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب واثق قیوم عباسی!

جناب واثق قیوم عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ضمنی بجٹ19-2018 پر بات کرنے کا موقع دیا۔

اگر وہ پوچھ لیں ہم سے کہ کس بات کا غم ہے
تو کس بات کا غم ہے اگر وہ پوچھ لیں ہم سے

جناب سپیکر! اس بات کا افسوس نہیں ہوتا ہمیں، درد اور رنج اس بات کا نہیں ہوتا ہمیں کہ حزب اختلاف ہمارے ضمنی بجٹ پر، حزب اختلاف ہماری کارکردگی پر، حزب اختلاف ہماری performance پر واویلہ مچاتی ہے اور چیخ وپکار کرتی ہے بلکہ ہمیں افسوس اور رنج اس بات کا ہے کہ ہم حزب اختلاف کے کس رُوپ کا تعین کریں؟ اُس رُوپ کا جو ہاؤس میں کھڑے ہو کر درد بتاتا ہے یا اُس رُوپ کا تعین کریں جو سابقہ دس سالوں میں اس عوام کی چیخیں نکالنے میں ملوث ہے؟ ہم حزب اختلاف کے کس رُوپ کا تعین کریں اور میری یہ بات on the record ہے کہ جس کا صدر واشگاف الفاظ میں یہ کہتا رہا کہ اس ملک کا سب سے بڑا ناسُور کرپشن ہے یہ ان کے اپنے لیڈر کے بیانات ہیں اور ان کے لیڈر اپنی تقاریر میں یہ بیان دیتے رہے کہ "کھاندے آں تے لاندے وی آں۔" (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آج اسی ایوان میں کھڑے ہو کر یہ ضمنی بجٹ پر تنقید کرتے ہیں۔ مجھے اس بات پر حیرانی ہوتی ہے۔ ہمیں پہلے یہ identify کرنا ہے کہ ہمارے خلاف اپوزیشن کون سی ہے، ایک وہ چہرہ جو ہاؤس میں فاضل معزز ممبران کا ہے یا وہ چہرہ جو ہاؤس سے باہر دوسرے لوگوں کا ہے۔

جناب سپیکر! یہ ضمنی بجٹ جس پر اتنا واویلہ اور شور مچا ہوا ہے تو میں افسوس سے کہنا چاہوں گا کہ اگر آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ اس بجٹ کے اندر ساڑھے پانچ کروڑ کی تو وہ liability بھی ہے جو اسلام آباد کے پنجاب ہاؤس کی ہے جس میں ان کے لیڈر اہلخانہ کے ساتھ کھانے نوش فرماتے رہے اور آرام کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر کسی گھر میں بچہ کسی کو غلط چیک دے آئے تو بڑا دکھ ہوتا ہے کہ اس نے بڑا غلط کام کیا ہے۔ اب اس کے خلاف ایف آئی آر بھی ہو گی اور یہ تھانے بھی جائے گا لیکن اس سے بڑا رنج اس وقت ہوتا ہے کہ گھر کا سربراہ یہ کام کرے تو یہ سابقہ حکومت جاتے جاتے 150۔ارب کے liabilities کے چیک چھوڑ گئی ہے تو یہ تحفہ ہمارے لئے ہی چھوڑ کر گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دُکھ اس بات کا ہے کہ جب حکومت کے چیک disown ہوتے ہیں، افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ جب حکومت آنے والی حکومت کے لئے liabilities چھوڑ کر جاتی ہے اور خود انہیں ختم نہ کرے۔ یہاں پر سابقہ دور کے انفراسٹرکچر کے بارے میں شور و غل کیا جاتا ہے کہ 650۔ارب کا پراجیکٹ 200۔ارب روپے میں کر دیا۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں ہم آپ سے بار بار گزارش کرتے ہیں کہ کسی ایک پراجیکٹ کے بارے میں کہہ دیں کہ پنجاب کے اندر دس سالوں میں چھ سے آٹھ ہزار ارب روپے کے ڈویلپمنٹ کے پراجیکٹس ہوئے ہیں۔ ان میں سے پچاس فیصد سے زائد پیسے ہم نے قرضوں سے حاصل کئے اور ایک پراجیکٹ بھی ایسا نہیں ہے جو آج ہمارا قرضہ واپس کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو یہاں تو سارا قرضہ مانگ کر واپس کرنا پڑا ہے۔

جناب سپیکر! ہم پر بار بار چور دروازے اور selected کے الزامات لگائے جاتے ہیں۔

Mr Speaker! Alhamdulilah Imran Khan and CM Usman Buzdar are elected by the people and chosen by Allahtallah. We are proud to say this. We are elected by the people and selected by Allahtallah.

جناب سپیکر! میں گزارش کرتا چلوں کہ ان لوگوں کی کارکردگی کا یہ عالم رہا کہ سات آٹھ ہزار ارب کے پراجیکٹس کرنے کے باوجود کوئی ایک پراجیکٹ پاکستان کا قرضہ اتارنے میں ممد و معاون ثابت نہیں ہو سکا۔ اگر ایک چھوٹی سی مثال بہاولپور سولر پاور کے پراجیکٹ کی لے لیں تو دنیا کا مہنگا ترین پراجیکٹ لگایا گیا جو ایک سو میگاواٹ کا ہے۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ اس کی output production 80 میگاواٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کریں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! میں پھر سے کہتا چلوں گا کہ نئے پاکستان کی نئی ترجیحات یہ ہیں کہ سب سے پہلے ہم اپنی قوم کو قوم بنائیں گے۔ ہم اس پر پیسے لگائیں گے اور اپنے شہریوں کو اچھا اور بہترین شہری بنائیں گے۔ ہم پھر لوگوں کو بتائیں گے کہ قوم بڑی کیسے بنتی ہے اور ریاست مدینہ کیسے بنتی ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب طارق مسیح گل!

جناب طارق مسیح گل: شروع کرتا ہوں اس نام سے جس نام میں برکت پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! حکومت ضمنی بجٹ کی 90۔ارب روپے کی اضافی رقم مانگ رہی ہے۔ اس سے پہلے میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج یہاں پر عجیب قسم کی بات ہوئی ہے۔ میں اس بات پر تھوڑا سا کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر میرے بھائی ایک ساتھی بندر پال صاحب نے یہ کہا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ان کا نام مہندر پال ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں ننکانہ صاحب گیا تھا تو وہاں پر میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے یہ نام لیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا۔ میں ان کی بات سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے کہا کہ مہندر پال سنگھ)

جناب سپیکر! آپ اس پر کمیٹی بنائیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہاں پر کہا کہ میں جوزف کالونی کی بات کرتا ہوں، میں شانتی نگر کی بات کرتا ہوں اور میں گوجرہ کی بات کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں پر کوئی کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ میری بات کان کھول کر سنیں اور میرے ساتھ جوزف کالونی چلیں میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہاں کے لوگ قائد محترم شیر پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی کتنی تعریف کرتے ہیں اور ان کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے وہاں کام کیا، انہوں نے

گوجرہ میں کام کیا، انہوں نے شانتی نگر میں کام کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کو جوتیاں پڑنی چاہئیں۔ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ لیڈر کوئی بھی ہو چاہے وہ پی ٹی آئی کا ہو، پاکستان پیپلز پارٹی کا ہو یا پاکستان مسلم لیگ (ن) کا ہو تو میں کہتا ہوں کہ کوئی بھی ہو صحابہ کرام سے کسی کا نام اوپر نہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسی کا نام اوپر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ جوتیاں تو اس کو مارنی چاہئیں جو صحابہ کرام کے بارے میں گستاخی کرتا ہے اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ ان کا ہسٹری میں نام نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر! میں اپنی حکومت کو مبارکباد دیتی ہوں کہ جس نئے پاکستان کا میں نے خواب دیکھا تھا ویسا ہی بجٹ پیش ہوا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی خواب کو لے کر میں سیاست میں آئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ہم نے آج کے اجلاس کو wind up کرنا ہے اس لئے مختصر بات کریں۔ ابھی کافی ممبران نے بات کرنی ہے۔ ممبران تین منٹ میں اپنی بات مکمل کریں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں بات ختم کرتی ہوں۔ میں صرف ایک بات کروں گی کہ پاپولیشن پلاننگ پر ایمرجنسی نافذ کی جائے۔ ہم جتنے بھی اچھے منصوبے بنالیں اگر ہماری آبادی 2040 میں دُگنی ہو جائے گی تو پھر ہم ہر طرف سے ناکام ہو جائیں گے۔ میرا مطالبہ صرف یہ ہے کہ پاپولیشن پلاننگ پر ایمرجنسی نافذ کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب بلال اکبر خان!

جناب بلال اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! مجھے موقع دینے کا بہت شکریہ۔ ہم لوگ جو پہلی دفعہ اسمبلی میں آئے ہیں تو یہاں کا ماحول دیکھ کر عجیب لگتا ہے کیونکہ پہلے لگتا تھا کہ اندر معلوم نہیں کیا ہوتا ہوگا۔ ہم سب کو ضمنی بجٹ پر تیاری کرکے آنی چاہئے تھی لیکن پی ٹی آئی

والے تو اس طرح کی تیاری کر کے آئے ہیں کہ ہم نے یہاں جھوٹ کے پہاڑ کھڑے کرنے ہیں اور ثابت کرنا ہے کہ پچھلے دس سال دنیا کی سب سے بُری حکمرانی کے یہاں پنجاب میں گزرے ہیں۔

جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال نے یہاں پر کہا کہ یہاں پر مافیا کا راج ہے۔ یہاں مافیا راج کرتی رہی ہے تو میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ جو مافیا راج کرتی تھی تو وہ شوگر مافیا ہے۔ وہ آپ کی ہے وہ ہماری نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضمنی بجٹ اس لئے پیش کیا جاتا ہے تاکہ ضمنی الیکشن کے اندر آپ لوگوں کی مدد کر سکیں۔ جناب عمران خان کو گھوٹکی کے اندر الیکشن کمیشن نے نوٹس پیش کیا ہے کہ آپ نے وہاں جا کر اعلانات کیسے کئے ہیں۔ ان کو شاید اس بات کا علم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہاں جناب مراد راس نے کہا کہ پاکستان کی ساری مشکلات ہماری وجہ سے ہیں۔ ہماری وجہ سے واقعی ساری مشکلات ہیں کہ آج سے پانچ سال پہلے بجلی کے مسائل تھے وہ بھی ہم نے پیدا کئے تھے تو ایسا نہیں ہم نے وہ مسائل دور کئے تھے۔ ہم نے دہشت گردی ختم کی ہے۔ یہاں آٹھ نئے ہسپتال بنے ہیں، یونیورسٹیاں بنی ہیں، سڑکیں بنی ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر تعلیم سے پوچھنا چاہوں گا کہ آپ اپنی منسٹری کی بات کریں۔ پنجاب میں سولہ ہزار PEEF کے سکول چل رہے ہیں۔ آج تک ان کو نو نو ماہ سے تنخواہیں تک نہیں دی گئیں اور آپ نے ان کے لئے ضمنی بجٹ میں ایک روپیہ رکھا ہے، کیا یہ زیادتی نہیں ہے، کیا یہ ہمارے ایجوکیشن سسٹم پر pre-planned attack نہیں ہے؟ لیکن وہ یہاں پر صاف پانی کمپنیوں کی بات کرتے ہیں حالانکہ انہیں اپنی کارکردگی پر بات کرنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، اب محترمہ فرح اعظمیٰ! وہ بات کریں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میں بھی یہاں پر اپنی پارٹی کی نمائندگی کرنے آیا ہوں لہٰذا مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد وحید! آپ ابھی تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ!

سیدہ فرح اعظمیٰ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے لیکن سب سے پہلے میں اس side پر بیٹھے ہوئے بھائیوں کے لئے ایک شعر عرض کرنا چاہتی ہوں جو کہ اتنی دیر سے تقریریں کرنے میں مصروف ہیں۔

تاریخ کی آنکھوں نے وہ دور بھی دیکھے ہیں
لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی

جناب سپیکر! تو یہ صدیوں کی سزا ہم نے بھگتی ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو پاکستان کی عوام پر رحم آیا اور انہوں نے پاکستان کو ہمارے قائد جناب عمران خان جیسا لیڈر عطا کیا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بار بار اپنے دس سالہ دور کا ذکر کرتے ہیں کہ اس دور میں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی تھیں تو میں اس دس سالہ دور پر بھی ایک چھوٹا سا شعر عرض کروں گی۔

شہر ماتم تھا اقبال کا مقبرہ
تھے عدم کے مسافر بھی آئے ہوئے
خوں میں لت پت کھڑے تھے لیاقت علی
روح قائد بھی تھی سر جھکائے ہوئے
کہہ رہے تھے سبھی کیا غضب ہو گیا
یہ تصور تو ہرگز ہمارا نہیں

جناب سپیکر! تو یہ وہ تصور ہے جس کو یہ لوگ آگے لے کر چل رہے تھے اس سے عوام اس قدر پریشان تھی تو پھر اللہ تعالیٰ کو اس قوم پر رحم آیا اور جناب عمران خان جیسے عظیم لیڈر کو اس قوم کی حکمرانی سونپی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ!

سیدہ فرح اعظمیٰ: جناب سپیکر! میں اپنے قائد جناب عثمان احمد خان بُزدار اور مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنے مختصر وسائل میں اتنا اچھا بجٹ پیش کیا ہے جس وجہ سے ہمارے اپوزیشن ممبران کو سخت تکلیف ہے کیونکہ سابقہ ادوار میں بجٹ پیش ہونے کے

بعد جو پیسے ملتے تھے وہ آدھے میرے اور آدھے تیرے ہوتے تھے لیکن اس مرتبہ چونکہ سب کو پتا ہے کہ یہ تمام بجٹ عوام پر خرچ ہو گا اس لئے ان کو زیادہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات مجھے اپوزیشن کی یاد آئی کہ وہ بار بار ریاست مدینہ کا مذاق آڑاتے ہیں اور ریاست مدینہ کو ریاست نابینا کہتے ہیں۔ ہمارے قائد جب نابیناؤں میں آئینے بانٹتے تھے تا کہ وہ اس آئینے میں اپنی سچائیاں دیکھ سکیں تو جو اپنی شکل نہیں دیکھ سکے انہوں نے اس ریاست کو ریاست نابینا کہہ دیا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ! آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہو گئی ہے اور اب اجلاس کل مورخہ 28-جون2019 کو ضمنی مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری ہو گی اور cut motions کے ذریعے مطالبات زر پر کارروائی شام 5:00 بجے تک جاری رہے گی باقی مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 144/4 کے تحت مقررہ اوقات کے بعد براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔

Now, the House is adjourned to meet on Friday the 28th June, 2019 at 3.00 pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعتہ المبارک،28۔جون2019

(یوم الجمع،24۔شوال المکرم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 12

743

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ28۔جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018

1۔ ضمنی مطالبات زربرائے سال19-2018پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر1	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو16کروڑ 55لاکھ 35 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات 1 تا4ملاحظہ فرمائیں
مطالبہ نمبر2	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو3کروڑ96لاکھ90 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات5 تا6ملاحظہ فرمائیں۔

744

مطالبہ نمبر3

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو2-ارب 83کروڑ 91لاکھ27ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**آبپاشی وبحالی اراضی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2018-19، صفحات7تا23ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر4

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو27کروڑ24لاکھ 12ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پولیس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2018-19، صفحات24تا33ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر5

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جوایک ارب30کروڑ 12لاکھ62ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صحت عامہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2018-19، صفحات34تا40ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر6

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جوایک ارب14کروڑ 86لاکھ23ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ویٹرنری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2018-19، صفحات41تا49ملاحظہ فرمائیں۔

745

مطالبہ نمبر7	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم 50لاکھ37ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**امداد باہمی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات50تا52ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر8	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو77کروڑ76لاکھ 61ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**صنعتیں**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات53تا57ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر9	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو2۔ارب 22 کروڑ 19لاکھ 28ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سول ورکس** "برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات58تا62ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر10	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو33کروڑ58لاکھ 26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**کمیونیکیشنز** "برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات63تا67ملاحظہ فرمائیں۔

746

مطالبہ نمبر11

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو**2-ارب 40 کروڑ** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **پنشن** " برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2018-19، صفحہ 68 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر12

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو**4کروڑ 85لاکھ 70ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**شہری دفاع**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2018-19، صفحات69 تا70 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر13

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو**ایک لاکھ52ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**کوئلے اور میڈیکل سٹورز کی سرکاری تجارت**"برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2018-19، صفحہ 71 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر14

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو**ایک ارب16 کروڑ 80لاکھ38 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**ترقیات** "برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2018-19، صفحات72 تا285 ملاحظہ فرمائیں۔

747

مطالبہ نمبر15	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو67 کروڑ 60لاکھ 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعمیرات آبپاشی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات286تا299 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر16	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو8۔ارب 77 کروڑ 98لاکھ 9ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات300تا302 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر17	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو9۔ارب 6 کروڑ 87لاکھ 57ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سرمایہ کاری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحہ 303 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر18	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**افیون**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحہ 304 ملاحظہ فرمائیں۔

748

مطالبہ نمبر19

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو **ایک ہزار روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**اسٹامپ** "برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحہ 305 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر20

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو **ایک ہزار روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جنگلات** "برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات306 تا307 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر21

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو **ایک ہزار روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**رجسٹریشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات308 تا309 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر22

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو **ایک ہزار روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں** "برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات 310 تا311 ملاحظہ فرمائیں۔

749

مطالبہ نمبر23	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"دیگر ٹیکس و محصولات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 19-2018، صفحات 312 تا 313 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر24	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"انتظام عمومی"** برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 19-2018، صفحات 314 تا 352 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر25	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"نظام عدل"** برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 19-2018، صفحات 353 تا 357 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر26	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں"** برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 19-2018، صفحات 358 تا 359 ملاحظہ فرمائیں۔

750

مطالبہ نمبر27	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**عجائب خانہ جات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات360 تا361 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر28	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعلیم**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات362 تا385 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر29	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات386 تا416 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر30	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**زراعت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات417 تا426 ملاحظہ فرمائیں۔

751

مطالبہ نمبر31	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30- جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"ماہی پروری"** برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات427تا428 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر32	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30- جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"متفرق محکمہ جات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات429تا437 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر33	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ"** برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات438تا439 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر34	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30- جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"ریلیف"** برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحہ440ملاحظہ فرمائیں۔

752

مطالبہ نمبر 35	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2018-19، صفحات 441 تا 442 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 36	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سبسڈیز** " برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2018-19، صفحات 443 تا 444 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 37	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرقات** " برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2018-19، صفحات 445 تا 476 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 38	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**غلے اور چینی کی سرکاری تجارت** " برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2018-19، صفحات 477 تا 478 ملاحظہ فرمائیں۔

753

مطالبہ نمبر39	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"شاہرات وپل"** برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات479تا535 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر40	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"سرکاری عمارات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال19-2018، صفحات536تا562 ملاحظہ فرمائیں۔

2۔ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال19-2018ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال9-2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

755

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 28-جون 2019

(یوم الجمع، 24-شوال المکرم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 14 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (26) وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (27) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (28)
يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (29)
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (30) سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ (31)
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (32) يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ
اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
فَانفُذُوا ۚ لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ (33) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ (34)

سورة الرحمٰن آیات 26 تا 34

جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے (26) اور تمہارے پروردگار کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی (27) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (28) آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے (29) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (30) اے دونوں جماعتو! ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں (31) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (32) اے گروہِ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ۔ اور زور کے سوا تم نکل سکنے ہی کے نہیں (33) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (34)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلے علیٰ نبینا صلے علیٰ محمدؐ
میرا پیمبر عظیم تر ہے

کمال خلاق ذات اس کی　　جمال ہستی حیات اس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے　　میرا پیمبر عظیم تر ہے
وہ شرح احکام حق تعالیٰ　　وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری　　وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی　　وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے　　میرا پیمبر عظیم تر ہے
شعور لایا کتاب لایا　　وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے　　اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی　　ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا راہبر ہے　　میرا پیمبر عظیم تر ہے
جو اپنا دامن لہو سے بھر لے　　مصیبتیں اپنی جان پر لے
جو تیغِ زن سے لڑے نہتا　　جو غالب آ کر بھی صلح کر لے
اسیر دشمن کی چاہ میں بھی　　مخالفوں کی نگاہ میں بھی
امیں ہے صادق ہے معتبر ہے　　میرا پیمبر عظیم تر ہے

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔سب سے پہلے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

بحث

ضمنی بجٹ برائے سال 19-2018 پر بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، اب میں وزیر خزانہ! آپ کو ضمنی بجٹ 19-2018 پر بحث کو wind up کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ابھی cut motions ہونی ہیں---

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! وہ اس کے بعد ہونی ہیں، آپ تھوڑا سا صبر کریں کل ضمنی بجٹ پر بحث ختم ہو گئی ہے تو cut motions شروع ہونے سے پہلے جو آپ کی باتیں سامنے آئی ہیں اُس حوالے سے وزیر خزانہ نے wind up کرنا ہے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ۔ کل یہاں ایوان میں ضمنی بجٹ پر discussion ہوئی میں اس معزز ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ضمنی بجٹ کی کیا وجوہات تھیں۔

جناب سپیکر! ہماری ایک معزز ممبر نے اس کو compart بھی کہا تو میں اس پر آپ کو بیان کروں گا تو یہ نمایاں ہو گا کہ یہ حقیقی معنوں میں ایک اچھی سپلی ثابت ہو گی۔ اس کا حجم تقریباً 90۔ارب روپے ہے جس میں سے 58۔ارب روپیہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے لئے تھا۔

جناب سپیکر! ہم نے 2008 سے لے کر قرضوں میں خاص طور پر wheat کی procurement کی وہ growth دیکھی ہے کہ جب ہم نے یہ حکومت inherit کی تو یہ 446۔ارب روپے پر جا کر کھڑی ہوئی۔ ہم نے اس 58۔ارب روپے میں سے تقریباً 57۔ارب روپے وہ commercial rates پر جو مہنگے ترین loans لئے گئے ہیں اُن کو pay کرنے کے لئے استعمال کیا ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً 10۔ارب روپے سے ہم نے wheat procurement کی ہے۔ اسی طرح ہم چاہتے ہیں کہ ہم CPEC سے مستفید ہوں تو تقریباً 7۔ارب روپیہ علامہ اقبال

انڈسٹریل اسٹیٹ کو فعال کرنے کے لئے، اُس کو چلانے کے لئے تاکہ ہم اُس میں اپنی انڈسٹری کو بڑھا سکیں، اُس کے لئے استعمال کیا ہے۔

جناب سپیکر! اُس کے علاوہ ان کی حکومت ایکPower Projectادھورہ چھوڑ کر چلی گئی تھی جس کاfinancial closureبھیachieveنہیں ہوا تھا اُس کے اندر بھی ہم نے تقریباً6۔ارب روپیہ دیا ہے توmaximum amounts of suppliesمیں نے آپ کو بیان کر دی ہیں کہ اُس کی کیا وجوہات تھیں اور یہeconomyمیں ہوئےstimulusجو ہمcreateکرنا چاہتے ہیں یہ اُس کی طرف تھیں، مہنگے قرضوں کی ادائیگی کے لئے تھی۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن سے امید رکھتا ہوں کہ آنے والے وقتوں میں بھی یہ ہمیں اپنی قیمتی آراء سے ضرور آگاہ کریں مگر میری گزارش ہے کہ تنقید برائے تنقید کی جگہ مثبت انداز میںparticipateکریں۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے لوگ آپ کے لئے بھی حاضر ہیں۔ آپ ایکmeaningful discussionمیںparticipateکریں اور ہر سال کریں، یہ ہمیں کرنا چاہیے۔

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ جس احسن طریقے سے آپ نے اس ہاؤس کوconductکیا، میرےcabinet membersکی جوparticipationرہی ہے، میرے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اور جو پی اینڈ ڈی نے بھی اپنا کام احسن انداز میں کیا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی سربراہی میں جو ہم نے بجٹ پیش کیا ہے انشاءاللہ یہ ہم نے ایک نئے پنجاب اور نئے پاکستان کی بنیاد رکھ دی ہے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ ایک بار دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کروں گا۔ پاکستان زندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ضمنی مطالبات زر برائے سال19-2018پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اب ہم ضمنی بجٹ19-2018 مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ ضمنی بجٹ19-2018 میں مطالبات زر کی تعداد 40 ہے اور اس میں سے اپوزیشن نے دو مطالبات زر میں کٹ موشنز پیش کی ہیں۔ پہلے کٹ موشنز والے مطالبات زر پر کارروائی ہو گی یہ کارروائی آج شام5:00 بجے تک جاری رہے گی باقی مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ(44)41 کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔

اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر4 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر4

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر!شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو27 کروڑ24 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو27 کروڑ24 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پولیس"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

CH. MOHAMMAD IQBAL: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: اس مطالبہ زر کو oppose کیا گیا ہے۔ اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب ناصر محمود، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، جناب لیاقت علی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری نوید اشرف، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، رانا عبدالستار، جناب ابوحفص محمد غیاث الدین، جناب منان خان، جناب بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، جناب شوکت منظور چیمہ، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد نواز چوہان، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب مظفر علی شیخ، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد الیاس، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب شفیق احمد، جناب محمد اجمل، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، آغا علی حیدر، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب محمود الحق، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب شہباز احمد، جناب مرغوب احمد، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک غلام حبیب اعوان، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب محمد الیاس خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، جناب خضر حیات، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب نشاط احمد خان، جناب بابر حسین عابد، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عطاالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، جناب شاہ محمد، جناب خان محمد صدیق خان بلوچ،

جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب کاشف محمود، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، جناب محمد افضل گل، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، جناب محمد ارشد جاوید، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طحیٰانون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزاء، محترمہ منیرہ یامین ستّی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ نفیسہ امین، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، محترمہ جوئس روفن جولیس، جناب منیر مسیح کھوکھر، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے کٹ موشن موصول ہوئی ہے۔ محرک کٹ موشن پیش کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"27 کروڑ24 لاکھ12 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر4 "پولیس" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"27 کروڑ24 لاکھ12 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر4 "پولیس" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، چودھری اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس پر اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع دیا۔ جب پی ٹی آئی کی نئی نئی حکومت آئی تو ہم نے ایک خوش خبری سنی کہ پولیس ریفارمز آ رہی ہیں، پولیس اصلاحات ہو رہی ہیں، اس صوبہ میں ایک بالکل نیا اور بہترین نظام آئے گا۔ اس کے لئے بڑے dynamic قسم کے پولیس آفیسر ناصر خان درانی میرے ضلع میں ایس پی رہے ہیں، اس کے بعد وہ خیبر پختونخوا میں آئی جی بھی رہے ہیں۔ ان کو یہاں لگایا گیا کہ وہ اس پر کام کریں گے، آئی جی پنجاب بھی ان کی مرضی سے ہی لگایا گیا کہ وہ دونوں مل کر صوبہ پنجاب کو role model بنائیں گے اور دکھائیں گے کہ پولیس کس طرح کام کر رہی ہے۔ پھر ہوا کیا؟ کچھ دنوں بعد مہینے کے اندر اندر آئی جی پنجاب کو تبدیل کر دیا گیا۔ یہ unprecedented ہے پنجاب اور پاکستان میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا۔ تھوڑے دنوں کے بعد درانی صاحب بھی چھوڑ کر چلے گئے۔ اس طرز سے حکومت کی seriousness نظر آتی ہے کہ وہ اور ان کی جماعت اس صوبے کو ٹھیک کرنے، پولیس کو ٹھیک کرنے اور اس میں اصلاحات لانے کے لئے کتنی سنجیدہ ہے۔ اس طرح سے تو کام نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو مطالبہ کیا ہے اس پر ہم نے کٹ موشن اس لئے دی ہے کہ ہمیں ذرا بتایا جائے کہ پولیس کو ریفارم کرنے کے لئے، اسے بہتر بنانے کے لئے اور پنجاب کو role model صوبہ بنانے کے لئے یہ کون کون سے پروگرام رکھتے ہیں؟ میں اپنی تھوڑی سی گزارشات پیش کروں گا کہ اس وقت جو صورتحال ہے اسے سن کر آپ حیران ہوں گے۔

جناب سپیکر! آج صبح میں نے اخبار میں دیکھا کہ ایک بڑے responsible آفیسر کی زبانی اخبار میں ہیڈ لائن لگی تھی کہ "پنجاب میں رواں سال کے پہلے پانچ ماہ میں دس سال سے کم عمر کے 503 بچے زیادتی کا شکار ہوئے اور ان کے لاہور میں 76 مقدمات ہیں" اس میں لاہور پہلے نمبر پر آیا ہے۔ یہ اس قسم کے حالات ہیں، اس قسم کی گڈ گورننس ہے۔

جناب سپیکر! میرے اپنے حلقے میں ایک بچے کو زیادتی کے بعد اس کا گلا کاٹ دیا گیا۔ اس پر گورنمنٹ نے اپنا کوئی concern show نہیں کیا، کسی وزیر صاحب نے کوئی flag show نہیں کیا اور وہاں گورنمنٹ کا کوئی نمائندہ نہیں پہنچا۔ اس واقعہ پر ہم نے بہت شور مچایا تھا اس لئے وہ بندہ پکڑا گیا اور اس وقت وہ سلاخوں کے پیچھے ہے لیکن گڈ گورننس کے لئے کوئی چیز visible نظر بھی آنی چاہئے۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر آپ نے ریسکیو1122 بنایا، لوگ اس کی مثال دیتے ہیں اور میاں محمد شہباز شریف نے پولیس میں کام کیا اور CTD بنائی جس کی لوگ آج بھی داد دیتے ہیں کہ وہ کس طرح سے terrorism کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے ڈولفن فورس بنائی، انہوں نے وہ سارے کام کئے جو visible ہیں اور وہ نظر بھی آئے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں بتایا جائے کہ گیارہ مہینوں میں انہوں نے پولیس کو بہتر اور up to the mark بنانے کے لئے کون سا visible کام کیا ہے؟ حالات یہ ہیں کہ ٹریننگ کے لئے بھی ان افسروں کو لگایا جاتا ہے جن کو کوئی کھڈے لائن پوسٹ ملتی ہے۔ یہاں ہمارے ایک colleague جو آرمی سے آئے ہیں وہ بتا سکتے ہیں کہ آرمی میں ٹریننگ کے لئے بہترین آفیسر چن کر لگائے جاتے ہیں۔ جب تک ٹریننگ بہتر نہیں ہوگی اس وقت تک رزلٹ بہتر نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! وہاں ٹریننگ کے لئے top کے آفیسروں کو لگایا جاتا ہے اور محکمہ پولیس میں تھکے ہوئے بندوں کو لگایا جاتا ہے اس لئے وہاں کوئی خاص ٹریننگ نہیں ہو رہی ہے۔ ہمارے صوبے میں بہت سے نئے challenges ہیں جن کو face کرنے کے لئے کوئی ٹریننگ نہیں ہے اور پولیس اس کے لئے well-equipped بھی نہیں ہے۔ اس صوبے کے حالات تب بدلنے ہیں جب کچھ کام کرکے دکھایا جائے گا۔ صوبہ پنجاب role model ہوگا تو پاکستان role model ہوگا۔

جناب سپیکر! یہ جو کہتے ہیں کہ ہم نے نیا پاکستان بنانا ہے تو وہ نیا پاکستان پنجاب سے بننا ہے اور یہاں سے شروع ہونا ہے اس لئے میری بڑی مؤدبانہ استدعا ہے کہ اس محکمے کو بہتر کرنے کے لئے کوئی کاوش کی جائے اور کاوش دکھائی بھی جائے۔

جناب سپیکر! تربیت میں حسن اخلاق، فرانزک سائنس اور modern gadgets پر زور دیا جائے تا کہ پتا چلے کہ کوئی کام ہو رہا ہے۔ Rob-control کے لئے جس طرح دوسرے ملکوں میں پولیس کو well-equipped کیا جاتا ہے یہاں پر بھی کیا جانا چاہئے۔ ایک دو کام ایسے ہیں جن کو focus کرنا بہت ضروری ہے۔ عدالتی فیصلوں میں جو بلاوجہ تاخیر ہوتی ہے اور لوگوں کو انصاف نہیں ملتا اس کے لئے بھی کوئی کام ہوتا ہوا نظر آنا چاہئے۔

جناب سپیکر! پاکستان میں ایک اچھا کام ہوا ہے اور میں آپ کو اس کی ضرور ایک مثال پیش کروں گا۔ بہت ہی قابل احترام چیف جسٹس آف پاکستان نے ایک فیصلہ کیا ہے انہوں نے role model courts بنائی ہیں اس میں ایسا speedy justice مل رہا ہے کہ اس کی پاکستان میں پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! آپ لوگوں نے بھی دیکھا ہو گا کہ قتل کے کیس جو پچاس پچاس سال سے pending تھے ان کے فیصلے آرہے ہیں اور بڑی سپیڈ سے آرہے ہیں۔ اس طرح کے کام نظر آنے چاہئیں کہ پنجاب حکومت بھی کچھ کر رہی ہے۔ پنجاب بھر میں پولیس کے ایس ایچ او کو۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال! wind up کریں سب کے لئے پانچ منٹ ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں صرف دو تین گزارشات پیش کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ اسے جلدی سے پڑھ دیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پنجاب میں ایس ایچ او کا functionally ایک level ہوتا ہے اس کی تعیناتی اس طرح سے ہو رہی ہے کہ ان کو ایک دو مہینہ تک کسی جگہ پر ٹکنے نہیں دیا جاتا، دو مہینے کے بعد اس کو تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اس کو دو مہینے میں علاقے کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ اس علاقے میں کیا ہو رہا ہے، کون کون بدمعاشی کر رہے ہیں اور ان کو کس طرح سے رُوکنا ہے۔ اسی طرح DPO تبدیل کئے جاتے ہیں اور RPO تبدیل کئے جاتے ہیں۔ اس کا کوئی tenure ہونا چاہئے تا کہ اس کو پتا ہو کہ میرے علاقے میں کیا ہو رہا ہے اور اس کو کیسے رُوکنا ہے۔ اگر ہم یہ ساری چیزیں نہیں کریں گے تو پھر یہ معاملات نہیں چلیں گے۔

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال! بس ٹھیک ہے آپ کی بات آگئی ہے۔ یہ تو آپ نے پوری کتاب لی ہوئی ہے آپ کے باقی ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں پوری کتاب نہیں پڑھتا میں نے بس ایک دو باتیں کرنی ہیں۔ جس ratio سے پاکستان کی آبادی بڑھ رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میری جو بات ہوگی اس کو اس طرح نہ لیا جائے۔

Mr Speaker! It's a criticism but it's a positive criticism for the betterment of the police as well as for the people, especially the people those were living in the down, those were very done tolerant already.

اٹھے ناں ہون ایویں سجا کھے بدل کے ویکھ
تے کجھ طور توں میرے آکھے بدل کے ویکھ
تے کھاندی ناں ہووے تیری فصل نوں ہو واڑ ضیا
کجھ دن توں اپنی فصل دے راکھے بدل کے ویکھ

معزز ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! سمجھ نہیں آئی، دوبارہ، دوبارہ۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ سمجھ کے لئے ذہن ہونا چاہئے۔ مجھے ایک منٹ بات کر لینے دیں۔ اِس کو سمجھنے کے لئے ذہن ہونا چاہئے۔ اگر نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، .Please no cross talks آپ اپنا ٹائم ضائع نہ کریں۔ ان کو بولنے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ان کو سمجھ آنی چاہئے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

میں جس واسطے خاموش ہوں کہ تماشا نہ بنے
تو سمجھتا تھا کہ مجھے تجھ سے گلہ کچھ بھی نہیں

تو یہ ان کو انشاءاللہ سمجھ آجائے گی۔

جناب سپیکر! میں جلدی جلدی اپنی بات کرتا ہوں۔ پہلے انہوں نے 4.7 بلین روپے بجٹ کے لئے رکھا، آج یہ پھر پیسے مانگ رہے ہیں اور یہ ساری بات کر رہے ہیں۔ پنجاب میں پولیس کی بہت ساری sacrifices ہیں، یہ ہماری حفاظت کرتے ہیں، مرتے بھی ہیں اور even مارتے بھی ہیں۔ انہوں نے بہت سارے دہشت گردوں کو مارا ہے یہاں پر آپ کے سامنے بم پھٹا، وہ سیف سٹی کیمرے جو میاں محمد شہباز شریف نے لگوائے تھے اس کی وجہ سے وہ پکڑے گئے اور ان دہشت گردوں کو مارا گیا۔ اس طرح بہت سارے Intelligence based operations کئے گئے۔

جناب سپیکر! میری خوش قسمتی ہے کہ آج یہاں پر معزز وزراعلیٰ بھی تشریف فرما ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں ایک سال میں ایک لاکھ 53 ہزار جرائم کے واقعات ہوئے۔

I will give the certified copies to the Honorable Law Minister.

جناب سپیکر! 1494 سے زائد ایک سال میں قتل کے واقعات ہوئے۔ سانحہ ساہیوال، چھوٹے چھوٹے بچوں کے سامنے ان کے ماں باپ کو مار دیا گیا اور وہ بھی انصاف کے منتظر ہیں۔ ہم نے سیف سٹی پراجیکٹ میں 8 ہزار سکیورٹی کیمرے نصب کئے، 900 سے 1000 آرمز لائسنس کو ڈیجیٹل کیا، 13832 مدارس، 64 ہزار مساجد اور 3700 اقلیتی عبادت گاہوں کی tagging کی۔ ہم نے نیشنل ایکشن پروگرام میں سب سے زیادہ lead لی اور پھر جو کریمینلز کو پولیس نے پکڑا اور ان کو intelligence based operation کرکے مارا۔ آج میں ایک بڑے heavy heart کے ساتھ

Honorable Law Minister, Honorable Minister Excise and Taxation and Honorable Minister for Human Rights and Minority Affaires including the Chief Minister

جناب سپیکر! اگر وہ سن رہے ہیں، وہ اس وقت کافی busy ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ سن رہے ہیں آپ فکر نہ کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ جو واقعات ہوتے ہیں، ان سارے واقعات کا Internationally impact and effect ہوتا ہے۔ آج میں پڑھ کر ششدر رہ گیا کہ یہ جو GSP plus statues ہے، human rights کی violation جو پولیس کی وجہ سے ہو رہی ہے اس کی وجہ سے وہ بند کرنے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے ہم فری ٹریڈ کی طرف جانا چاہتے تھے، آج یورپی یونین نے کہا کہ ہم اس کو بند کر دیں گے۔ This is only due to lawlessness میں ایک چھوٹی سی مثال دے کر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ منسٹر ایکسائز بیٹھے ہیں اور پولیس کے افسران بھی یہاں پر بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے اپنے حلقے میں جو کہ minorities کا thickly populated area ہے ہمارے وہاں پر 65 ہزار کرسچن کے ووٹ ہیں۔ اب وہاں پر کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! 1979 میں ایک مرد مومن مرد حق آیا، شراب ہر مذہب میں حرام ہے اس نے ہمیں بغیر مانگے permit دے دیئے۔ Permit کیا ہے کہ possession purchase, transport and consumption. ہے، وہاں پر ان کا ایک ایس ایچ او لگا ہے، اگر بات کریں تو پھر ہمیں signal out کر دیا جاتا ہے۔ مجھ پر بھی تین چار پرچے دے دیئے، کوئی بات نہیں یہ ہوتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں خود وکیل ہوں میں یہ سنبھال لوں گا۔ میں ایس ایچ او بٹالہ کالونی کی بات کر رہا ہوں کہ وہ آج کل ان دنوں میں کیا کرتا ہے، ہماری وہ خواتین، ہمارے ہاں روایت ہے کہ جس کے سر سے دوپٹہ اترا ہو اس کے سر پر دوپٹہ دیتے ہیں لیکن وہ رات کو جا کر اور سیڑھیاں لگا کر ان خواتین کو ہراساں کرتا ہے جن کے مردوں کے permit بنے ہیں، ہمارا وزیر اعلیٰ، وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا، وزیر ایکسائز جناب ممتاز احمد اور وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب اعجاز مسیح سے مطالبہ ہے کہ ہمیں سکیورٹی دی جائے یا پھر permit بند کر دیں۔

جناب سپیکر! یہ ہمارا مطالبہ نہیں ہے کیونکہ ہمارے مذہب میں بھی شراب حرام ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس کو بند کر دیا جائے یا پھر ان بے چاروں کو تنگ نہ کریں۔ اگر پکڑنا ہے تو سرینا والوں کو پکڑیں، اگر پکڑنا ہے تو PC والوں کو پکڑیں جہاں سے بہت سارے لوگوں کے لئے beer جاتی ہے پتا نہیں وہاں سے کیا کچھ جاتا ہے بلکہ یہاں پر تو یہ عالم ہو گیا ہے اور وزیر اعلیٰ تشریف

فرماہیں کہ ریاست مدینہ میں پیر ننگے شاہ کوHyatt Regency Hotel میں شراب کا لائسنس دے دیا۔

جناب سپیکر! میں حیران اس بات پر ہوں کہ یہ کس طریقے سے ہو گیا، شاید منسٹر ایکسائز کو بھی پتا ہو گا،.I have the copy of that license اس بات کا نوٹس لیا جائے۔ ہمارا قصور کیا ہے کہ جب پاکستان بنا تھا تو ہم نے اس کے لئے ووٹ دیئے تھے، ہمارا قصور یہ ہے کہ جہاں پر آپ تشریف فرما ہیں، بڑے قابل عزت لگ رہے ہیں۔ یہیں پر دیوان بہادر ایس پی سنگھا معزز جناب سپیکر صاحب بیٹھا تھا۔ ہمارا قصور یہ ہے کہ پہلا چیف جسٹس Justice AR Cornelius تھا جس نے آج تک پاکستان میں ایک انچ جائیداد نہیں بنائی۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میرے حلقے میں جو 65ہزار کرسچن رہتے ہیں ان کو ایس ایچ او کے ظلم سے بچایا جائے۔ آئی جی صاحب نے ہمارے ساتھ بھی کام کیا ہے اور وہ بڑے اچھے آدمی ہیں لیکن ان تک یہ باتیں پہنچتی نہیں ہیں اور ہوتا کیا ہے کہ ایم پی اے صاحب نے بات نہیں کی۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے انشاءاللہ آج بات پہنچ جائے گی۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایک basic بات تھی کہ جو کچھ departments financial regulation demand کرتے ہیں اگر discipline میں رہیں اور مزید اخراجات نہ مانگیں۔ اگر اخراجات مانگے جا رہے ہیں تو پھر بظاہر کارکردگی نظر آئے جس کی بنیاد پر یہ کہا جاسکے کہ عوام الناس کا فائدہ ہو رہا ہے عام تاثر یہ تھا اور اس کو بڑے شور کے ساتھ propagate کیا گیا کہ اس سے پہلے parliamentary جو interference ہے، politically Parliamentary۔ interference کے ساتھ گڈ مڈ کیا گیا اور ایک نئی definition دی گئی۔ oversight کو اس انداز میں نچوڑا گیا، رگیدا گیا کہ ان دو concept پر ایک confusion create کی گئی جو کہ لگتا تھا کہ جان بوجھ کے کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہا گیا کہ جو political interference ہے یہ تمام برائی کی جڑ ہے اور ایک autonomous police create کی جائے گی اور مثالی پولیس خیبر پختونخوا کی example دی گئی اور کہا گیا کہ اس کو replicate کیا جائے گا۔ اگر تو یہ ضمنی گرانٹ میں کچھ مانگ رہے ہیں جس کے ساتھ پتا لگے کہ ان کی کوئی reforms oriented demands ہیں اور کچھ ایسا کرنا چاہ رہے ہیں جس سے political interference بالکل ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! یہ ثابت کر دیا جائے گا کہ ایک سال کے اندر چار IGPs تبدیل نہیں ہوں گے، یہ ثابت کر دیا جائے گا کہ ناصر خان درانی resign کر کے اس ریفارم کمیشن سے نہیں جائیں گے۔ یہ ثابت کر دیا جائے گا کہ چودھری یعقوب جو کہ دوبارہ ریفارم کمیشن کے چیئرمین بنائے گئے انہوں نے کوئی رپورٹ ترتیب دی اور لا کر وزیر اعلیٰ کو پیش کر دی کہ یہ ریفارم کا ایجنڈا ہے اور اس پر آپ عمل کریں۔ اگر تو کوئی ایسی بات ہے یا صرف وہی drum beat جو خیبر پختونخوا میں کی گئی تو شوکت شاہ صاحب جو وہاں کے ہوم سیکرٹری تھے انہوں نے کچا چٹھا کھولا، انہوں نے کہا کہ کوئی انوسٹمنٹ نہیں ہے، کوئی پولیس capacity بڑھانے کی نہیں ہے، number of police بڑھایا تو اے این پی کی گورنمنٹ نے 82 ہزار تک بڑھایا اور اس کا کریڈٹ تحریک انصاف کی گورنمنٹ بڑے شور سے لیتی رہی۔ ان کے اندر کوئی ability نہیں پیدا کی گئی، ان میں کوئی technical competence نہیں پیدا کی گئی۔ شور یہ تھا کہ جب ان کی حکومت آئے گی تو پولیس میں ایسا کریں گے جو کہ خیبر پختونخوا کو replicate کرے تو ہم نے خیبر پختونخوا پولیس کو دیکھا کہ وہاں پر کیا کیا؟ یہ مدعا تھا کہ political interference ختم۔۔۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر ملک): جناب سپیکر! ماڈل ٹاؤن پر بھی بات ہو گی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بالکل آپ ماڈل ٹاؤن پر بات کر لیں، سپیکر صاحب سے کہہ دیں کہ وہ اجازت دیں تو ہم حاضر ہیں۔ آئیں ماڈل ٹاؤن پر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جناب محمد ارشد ملک! ایک سیکنڈ خاموش ہوں اور پھر ماڈل ٹاؤن پر ساری بات کھول لیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ان کو follow نہ کریں۔ آپ نے اپنی بات کرنی ہے۔ اگر یہاں سے کوئی اور اُٹھ کر کہہ دے تو آپ اس کے پیچھے چلے جائیں گے۔ آپ اپنی بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے اور میرا مدعا یہ ہے کیونکہ میں آپ سے communicate کر رہا ہوں تو میں نہیں چاہتا کہ cross talk کے ساتھ آپ کا کوئی وقت ضائع ہو۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور میں آپ کی توجہ کا طالب ہوں تو باقی مجھے اس طرح کے جملے بازی کے ساتھ زیادہ interest نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری اتنی درخواست ہے کہ basically یہاں پر false claim کیا، پچھلی گورنمنٹ میں، میں اس افادیت سے انکار نہیں کر سکتا جو آپ نے ریسکیو 1122 قائم کی تھی It was one of the best project in the history of the Punjab. ہم آج بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آپ سیف سٹی کو دیکھیں گے تو اس کی افادیت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا، اگر آپ فرانزک سائنس لیب کو دیکھیں گے تو اس کی افادیت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن یہاں پر جو یہ پورا بجٹ رکھا گیا ہے اس کے اندر مجھے تو نظر نہیں آتا کہ کوئی ایسی technical based intervention ہو جو conventional policing کو ختم کرے۔ آج بھی تھانے کا وہی حال ہے، پولیس کے وہی مسائل ہیں، policing کے وہی issues ہیں۔

جناب سپیکر! آج بھی ڈی پی او آفس کے وہی مسائل ہیں، آج آئی جی پنجاب کے آفس کے بھی وہی مسائل ہیں۔ پھر یہ جو 27 کروڑ روپیہ دوبارہ مانگا جا رہا ہے جو اس اسمبلی نے پہلے منظور کیا اور گرانٹ کر کے بھیجا تھا تو financial discipline یہ demand کرتا تھا کہ یہ اسی کے اندر رہتے لیکن اس سے باہر نکل کر 27 کروڑ مانگا جا رہا ہے تو وہ ہمیں یہ تاثر دیں کہ کس بنیاد پر وہ 27 کروڑ روپیہ ان کو دیا جائے۔

جناب سپیکر!میری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ اگر آپ نے دیکھنا ہے کہ policingکے نظام میں بہتری آئی ہے تو کہیں پر کوئیHonest side unitsپیدا کر دیں، دکھائیں کہ کہیںHonest side unitبنے ہوئے ہیں، بتائیں کہ کہیںrobberyکنٹرول کرنے کے یونٹس بنے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! بتائیں کہchild abuse کے خلاف کوئی یونٹس بنے ہوئے ہیں جو سوسائٹی میںcrime watcherکر رہے ہیں۔جب اس طرح کا کوئی کام نہیں ہے اور وہی conventional policing ہے تو پھر 27/27 کروڑ روپے کی ضمنی گرانٹس کے اندر بجٹ allocateکرنا زیادتی ہو گی اور یہ پنجاب کے عوام کے اورtaxpayerکے پیسے کے ساتھ زیادتی ہو گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اگر وہیconventional policingہے پھر تو یہ گورنمنٹ کا failureہے بلکہ absolute failure ہے کہ آج تک کسی جگہ پر کوئیreform indicate نہیں کی اور انہوں نے جو ڈویلپمنٹ کا بجٹ رکھا ہے اگر مجھے پتا چلے کہ کہیں پر کوئی ایسے conventional methodکو توڑ کر نئیpolicing instrumentsکوcreateکیا جا رہا ہے لیکن قطعاً ایسا کچھ نہیں ہے۔یہ تو پولیس کے ہاتھ میں شاہ خرچیاں ہیں یہ ان کی خاطر27/27 کروڑ روپیہ ڈیمانڈ کر رہے ہیں یہ زیادتی ہو گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر:جناب سپیکر!شکریہ۔بالکل مختصر سا ٹائم ہے، میں اپنے دوستوں کی بات کوsecondکرتے ہوئے عرض کروں گا کہ 2002سے2008تک اللہ نے آپ کو موقع دیا اور آپ نے اس صوبے کی خدمت کی اور میں بڑے وثوق سے کہتا ہوں کہ آپ کے چاہتے نہ چاہتے بھیpolitical victimizationکا کوئی عمل نہیں ہوا اور میں اس بارے میں بالکل بڑا confidentہو کر بات کر رہا ہوں۔2008سے2018تک میاں محمد شہباز شریف کی حکومت آئی۔میں پہلے تو اس مقدس ایوان کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان کو تسلی ہو جانی چاہئے کہ یہ گورنمنٹ میں بیٹھے ہیں لیکن یہ تو ابھی تک کنٹینر کی چھت پر چڑھے ہوئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیشہ گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے نمائندوں کا جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ یہ اعزاز دے دے کہ وہ گھر کے بڑے ہو جائیں ان میں حوصلہ بھی زیادہ ہونا چاہئے اور سننے کی سکت بھی زیادہ ہونی چاہئے لیکن unfortunately یہ ابھی تک ہم سے ہی پیچھے نہیں ہٹ رہے۔ بھائی! بقول آپ کے ہم گندے تھے، بُرے تھے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: آپ ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اگر یہ ایسے بات کریں گے تو پھر میں آپ سے ٹائم لوں گا۔

جناب سپیکر: کوئی مداخلت نہ کریں۔ Order in the House, Order in the House اب یہاں سے کوئی آواز نہیں آنی چاہئے۔ انہیں اپنی بات کرنے دیں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے تو معزز ممبران حزب اختلاف نے شیر آیا شیر آیا کے نعرے لگا کر ان کا استقبال کیا)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے قائد حزب اختلاف کے خلاف نعرے بازی کی)

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ذرا میرا ٹائم بڑھا دینا۔

جناب سپیکر: یہ ٹائم آپ کے نعروں نے خراب کیا ہے، میں نے نہیں کیا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! دونوں اطراف سے ہوا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں، آپ بات کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! دو تین دن سے ماحول اچھا ہے میں اسے خراب نہیں کرنا چاہتا میں چیلنج کروں گا کہ اگر میں ایک لفظ بھی جھوٹ بولوں تو میں resign کر دوں گا۔ میں ماحول خراب نہیں کرنا چاہتا لہٰذا یہ حوصلے سے میری بات سن لیں چونکہ ان کے فائدے کی بات ہے۔ یہ پولیس کے لئے 27 کروڑ روپے کی ضمنی گرانٹ مانگ رہے ہیں لیکن کس چیز کے لئے مانگ رہے ہیں، کیا یہ political victimization کے لئے مانگ رہے ہیں؟ بے شمار ایم پی ایز اور ایم این ایز پر ناجائز اور جھوٹے پرچے دیئے گئے ہیں، ان کے ورکرز پر جھوٹے پرچے دیئے گئے ہیں۔ ملک محمد احمد خان اور ہمارے بھائیوں نے بڑی detail سے بات کی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ابھی تو شروع ہوا ہے، آپ ابھی سے گھبرا گئے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ interrupt نہ کریں، اگر یہ ایسا کریں گے تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں۔ No cross talk , no cross talk۔ جی، چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ طاہر خان صاحب پنجاب پولیس میں ایک بہت اچھا نام ہے کس نے appoint کیا تھا؟ ایک مہینے کے بعد ان کا دل بھر گیا، دوسرا آئی جی کس نے appoint کیا تھا اس سے دل بھر گیا، اللہ کرے تیسرے سے ان کا دل نہ بھرے۔ وہ اچھا بندہ ہے لیکن کام نہیں کر پا رہا، کیوں نہیں کر پا رہا کیونکہ انہوں نے اللہ کے فضل و کرم سے پنجاب پولیس کو پی ٹی آئی کی بی ٹیم بنا دیا ہے اور politically victimize کیا جا رہا ہے، حد تو یہ ہے کہ اقلیتوں کو بھی نہیں چھوڑ رہے۔

جناب سپیکر! اس وقت ڈکیتی راہزنی top پر ہے، رات تو کیا اب تو دن کو بھی اللہ کے فضل و کرم سے ڈکیتیاں ہو رہی ہیں، cattle theft عروج پر ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! معزز ممبر جھوٹ بول رہے ہیں استعفیٰ دیں۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے آپ ذرا خاموش ہو جائیں، آپ کی بہت مہربانی۔ چھچھر صاحب! آپ ان کو چھوڑیں بلکہ اپنی بات بتا دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اگر وہ disturb کریں گے تو پھر بات کیسے ہو گی؟

جناب سپیکر: انہیں disturb نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: چھچھر صاحب! ٹائم ہو رہا ہے آپ بات کر لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پہلے وہ بات کر لیں میں پھر کر لوں گا۔

جناب سپیکر: چودھر افتخار حسین چھچھر! آپ اِدھر اُدھر نہ دیکھیں بلکہ میری طرف توجہ رکھیں اور اپنی بات مکمل کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اس وقت پنجاب میں practically صورتحال یہ ہے کہ کوئی بھی ایماندار پولیس افسر ان کے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اگر وہ appoint ہو بھی جائے تو اسے کام نہیں کرنے دیا جاتا۔ اللہ کے فضل و کرم سے یہ ان کا target ہے۔ پی ٹی آئی کی performance پر recently معزز جج صاحبان نے remarks دیئے ہیں ان کی کارکردگی کے لئے تو وہی کافی ہیں۔ انہوں نے جو ضمنی گرانٹ demand کی ہے میں اسے oppose کرتا ہوں۔ اگر تو یہ 27 کروڑ روپیہ پولیس کی اصلاحات کے لئے ہے، reforms کے لئے ہے، improvement of law and order situation کے لئے ہے تو بالکل یہ پیسے دے دینے چاہئیں لیکن اگر یہ پیسے صرف سیاسی مخالفین کو political victimize کرنے کے لئے اور جھوٹے پرچے دینے کے لئے ہیں تو ہم اسے سختی سے رد کرتے ہیں۔ بہت مہربانی

جناب سپیکر: بہت شکریہ، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں مختصر بات کروں گا آج دوستوں نے پولیس کے حوالے سے بات کی ہے ان میں سے کافی ساری باتیں دوستوں نے کل بھی پولیس کے متعلق کی تھیں اور مجموعی طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی تھی کہ شاید پولیس کو خراب کر دیا گیا ہے، پولیس کو کرپٹ کر دیا گیا ہے اور یہ بہت خراب پولیس ہے۔ کل یہی تاثر دینے کی کوشش کی گئی تھی کہ فلاں واقعہ ہو گیا کچھ نہیں ہوا، فلاں واقعہ ہو گیا کچھ نہیں ہوا۔ میں کوئی تقابلی جائزہ پیش نہیں کرنا چاہتا لیکن ہم گزشتہ گیارہ ماہ کے آپ کے سامنے جوابدہ ہیں۔

جناب سپیکر! اب گیارہ ماہ میں کون سی پولیس ہے؟ وہی پولیس ہے، وہی کانسٹیبل جو آج سے گیارہ ماہ پہلے تھا وہی آج بھی ہے۔ ماسوائے ایک آدھے کے جو آئی جی صاحب ٹرانسفر ہوتے ہیں کبھی فیڈرل گورنمنٹ سے آتے ہیں آپ وہ تبدیلی کہہ سکتے ہیں۔ باقی جو کل فیصل آباد کا ڈی آئی جی تھا وہ آج ڈی آئی جی لاہور ہے، جو کل ڈی آئی جی راولپنڈی تھا وہ کل فیصل آباد میں ہو گا۔ وہی ساری پولیس ہے جو کام کرتی ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ جب ہم پولیس کو criticise کرنے لگتے ہیں تو ہمیں ایک بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ یہ وہی فورس ہے کہ جس کا کانسٹیبل چوبیس چوبیس گھنٹے ڈیوٹی دیتا ہے۔ آج بھی چوبیس گھنٹے ڈیوٹی دینے والا وہ پولیس کانسٹیبل باہر دھوپ میں ہماری حفاظت کے لئے کھڑا ہوا ہے اور ہم air-conditioned کمروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! آج سے چند ماہ پہلے جب داتا دربار میں دھماکا ہوا تو کن کو target کیا گیا تھا؟ پولیس والوں کو target کیا گیا تھا۔ وہ لوگ جو اپنی جانوں کا نذرانہ اس قوم کی خاطر پیش کرتے ہیں ان کو یہ کہہ کر یکسر مسترد کر دینا کہ یہ چور یا ڈاکو ہیں درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ اس قوم کی خاطر جام شہادت نوش کرتے ہیں کم از کم ان کی رُوح کی تسکین کے لئے اور ان کی جو نسل باقی ہے ان کو فخر کے ساتھ سر اُٹھا کر اس معاشرے میں زندہ رہنے کے لئے ان کی خدمات کا اعتراف کرنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پولیس کے روّیے میں تبدیلی حکمرانوں کے رویے کے ساتھ بڑی relevant ہے کیونکہ اگر حکمرانوں کا روّیہ درست ہو گا تو پولیس کا روّیہ بھی درست ہو گا اور اگر حکمرانوں کا روّیہ غلط ہو گا تو پولیس کا روّیہ بھی غلط ہو گا۔ گزشتہ گیارہ ماہ کے دوران میں دعوے کے ساتھ اور حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے اس صوبے میں ایک بھی عابد باکسر یا منشا بم طرز کا آدمی پیدا نہیں ہونے دیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: حزب اختلاف کے معزز ممبران مہربانی کرکے خاموشی اختیار کریں۔ جب آپ کی طرف سے ممبران تقاریر کر رہے تھے تو میں نے حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے ممبران کو خاموش کرایا تھا۔ اب آپ بھی وزیر قانون کی بات کو ذرا حوصلے سے سُن لیں۔ آپ کو پورا موقع ملا ہے۔ .No cross talks please جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس کا کام عوام کے جان ومال کا تحفظ کرنا ہے نہ کہ ہم پولیس کو قبضہ گروپوں کے ساتھ ملوث کر دیں اور ان کو مخالفین کو ختم کرنے پر لگا دیں۔ یہ ہماری پالیسی نہیں ہے۔ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے میرے ایک بھائی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ parliamentarians کے خلاف پرچے درج ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ معزز ایوان اس بات کا گواہ ہے کہ اگر ایک بھی parliamentarian کے خلاف پرچہ ہوتا ہے تو وہ تحریک استحقاق لے کر آ جاتا ہے۔ اگر کسی parliamentarian کے خلاف آج بھی کوئی پرچہ موجود ہے تو میں وزیر اعلیٰ کی موجودگی میں اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہماری پالیسی ہے کہ ہم نے کسی کو politically victimize نہیں کرنا۔ آئیں، ہمیں بتائیں ہم اس کو review کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس صوبے میں رہنے والے ہر شخص کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر اس صوبے میں کوئی شخص قتل ہوتا ہے تو اس کے لواحقین کو انصاف فراہم کرنا حکومت اور وزیر اعلیٰ کی ذمہ داری ہے۔ یہ اس ذمہ داری سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔

جناب سپیکر! میں ماڈل ٹاؤن واقعہ کی بات point scoring کی خاطر نہیں کرنا چاہتا۔ قائد حزب اختلاف یہاں پر موجود ہیں۔ آئیں ہم سب مل کر اس ایوان سے کم از کم ایک قرارداد پاس کریں کہ ہم ماڈل ٹاؤن کے چودہ شہیدوں کے لواحقین کو انصاف فراہم کریں گے۔ کیا اس میں کوئی برائی ہے اور کیا یہ جرم ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر قانون ساہیوال والے واقعہ کے بارے میں بتائیں۔

جناب سپیکر: میں معزز ممبران حزب اختلاف سے کہوں گا کہ وہ خاموشی اختیار کریں۔ Order please. Order in the House. جناب محمد ارشد ملک! آپ بیٹھ جائیں اور حوصلے کے ساتھ وزیر قانون کی بات سُن لیں۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران کی بھی اس میں منشا شامل ہونی چاہئے

کہ ہم ماڈل ٹاؤن میں شہید ہونے والوں کے لواحقین کو انصاف دلانے میں ان کا ساتھ ہیں۔ یہ کوئی غلط بات نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں کسی کے خلاف کارروائی کے حوالے سے بات نہیں کر رہا میں تو اخلاقی طور پر عرض کر رہا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ اس صوبے کے عوام کو انصاف کی فراہمی کے لئے اقدامات کرے۔

جناب سپیکر! میں تو صرف اپنے اس معزز ایوان سے یہ مطالبہ کر رہا ہوں اور آپ کی خدمت میں استدعا کرتا ہوں کہ کیا یہ ممکن ہے کہ یہ ایوان ان چودہ شہید خاندانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے صرف اتنا کہہ دے کہ ہم آپ کو انصاف دلائیں گے۔

جناب سپیکر! یہ صورتحال اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب ریاست کمزور اور مجرم طاقتور ہو جاتا ہے۔ ایسی صورتحال میں لوگ انصاف کے لئے در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ آج ریاست مضبوط ہے۔

جناب سپیکر! میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ چاہے کوئی پولیس آفیسر، سول سروسز کا آفیسر یا parliamentarian ہو اگر وہ انصاف کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے یا اس پر کرپشن کا کوئی الزام لگتا ہے تو موجودہ حکومت اس کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور اس کی مثالیں آپ کے سامنے موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے روّیے کی بات کی تھی اور اس پر میرے بھائی جناب محمد ارشد ملک نے ساہیوال واقعہ کی بات کی ہے۔ ساہیوال کا جو واقعہ ہوا حکومت نے اس کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ ساہیوال واقعہ میں شہید ہونے والوں کے لواحقین کی تسلی کے مطابق کمیشن بنایا گیا، investigation team تشکیل دی گئی اور انشاءاللہ تعالیٰ جو اس کے ذمہ دار ہوں گے ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! Minorities سے تعلق رکھنے والے ایک معزز ممبر نے کل تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گوجرہ میں ایک واقعہ ہوا تھا لیکن اس کے متاثرین کو انصاف نہیں ملا، شانتی نگر کے متاثرین کو انصاف نہیں ملا، جوزف کالونی بادامی باغ کے لوگوں کو انصاف نہیں ملا اور یوحنا آباد کے لوگوں کو انصاف نہیں ملا۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں صرف یہ عرض کروں گا کہ اگر ان میں سے ایک واقعہ بھی موجودہ وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی حکومت میں ہوا ہے تو ان کا گریبان اور عوام کا ہاتھ لیکن اگر ان کی حکومت میں یہ واقعات نہیں ہوئے تو پھر سابقا حکمران اس کے ذمہ دار ہیں۔ یہ سب واقعات ہمارے دور حکومت میں نہیں ہوئے، یہ آپ کے دور حکومت میں ہوئے ہیں اور ان کا جواب آپ نے دینا ہے۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آپ وزیر قانون کی بات حوصلے سے سُن لیں۔ آپ اس طرح نہ کریں۔ Order please. Order in the House.

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں مزید دو تین منٹ لوں گا۔ یہ سارے واقعات ہمارے دور میں نہیں ہوئے۔ آج ہم بھی ان کے ساتھ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان واقعات کے متاثرین کو انصاف ملنا چاہئے۔ یہاں پر کم عمر بچوں کے ساتھ زیادتی کے حوالے سے بات کی گئی اور ایک معزز ممبر نے کہا کہ موجودہ حکومت کے بڑے مختصر عرصہ میں کم عمر بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں figures کے چکر میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن آپ کی یادداشت کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کم عمر بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات سب سے زیادہ سابقا حکومت کے دور میں ہوئے ہیں اور اگر آپ صرف ضلع قصور کے figures لے لیں تو اسی سے معزز ممبران حزب اختلاف کی تسلی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر police reforms کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ ملک محمد احمد خان بھی ایوان میں تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ police reforms کسی ایک شخص کے ساتھ منسوب نہیں ہیں کہ فلاں صاحب ہوں گے تو reforms ہوں گی۔ ایسا نہیں ہے کہ اگر ناصر درانی صاحب چلے گئے تو اب پولیس میں reforms نہیں ہوں گی۔

جناب سپیکر! درحقیقت police reforms کا ایک continuous process ہے۔ اس وقت پاکستان میں تین سطحوں پر reforms ہو رہی ہیں۔ سپریم کورٹ نے ایک reforms commission بنایا ہوا ہے اور وہاں پر کام ہو رہا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ نے ایک علیحدہ reforms commission بنایا ہوا ہے وہاں پر کام ہو رہا ہے اور صوبائی حکومت نے police reforms کے لئے علیحدہ کمیشن قائم کیا ہوا ہے وہاں پر بھی کام ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وقت آنے پر ان تمام commissions کی reports سامنے آجائیں گی۔

جناب سپیکر! میرے محترم بھائی چودھری محمد اقبال نے پولیس کی ٹریننگ کے حوالے سے بات کی تو عرض ہے کہ ہم پولیس کی ٹریننگ میں کوئی تبدیلی نہیں لائے وہی پرانا سسٹم، وہی پرانی SOPs چل رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اُنہیں بہتر بنانے کی کوشش کریں گے لیکن ایک بات کہ انہوں نے فرمایا کہ پولیس کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہاں پر ہمارے وزیر خزانہ اور پولیس حکام موجود ہیں یہ اس بات کی تصدیق کریں گے اور ابھی ہم تین دن پہلے پولیس کے حوالے سے بات کر رہے تھے تو پنجاب میں پولیس کی بائیس ہزار اسامیاں خالی ہیں یہ اسامیاں کوئی 9 مہینے میں خالی نہیں ہوئیں یہ اسامیاں پچھلے دس سال سے خالی چلی آ رہی ہیں اور آپ آج پولیس کی کمی کی بات کرتے ہیں تو آپ بائیس ہزار آدمی پولیس میں بھرتی کر لیتے وہ کمی دُور ہو جاتی۔

جناب سپیکر! Patrolling Posts بھی انہوں نے ختم کیں اور آپ 28 کروڑ روپے کے ضمنی بجٹ کی بات کر رہے ہیں اگر آپ اپنا بجٹ اُٹھا کر دیکھیں تو انہوں نے ضمنی بجٹ کے لئے پانچ بلین روپے دیئے تھے جبکہ ہم 28 کروڑ روپے دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بات ختم کرنے سے پہلے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں آج بھی اس معزز ایوان میں یہ عہد کرتا ہوں کہ ہماری حکومت political victimization پر یقین رکھتی ہے اور نہ ہی پولیس کے ذریعے سیاسی مخالفین کو تنگ کرنے پر یقین رکھتی ہے بلکہ ہم تو اُس کلچر کو تبدیل کر رہے ہیں جو ماضی میں اس صوبے میں چلا آتا رہا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"27 کروڑ24 لاکھ12 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر4 "پولیس" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو27 کروڑ24 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب قاعدہ144 کے تحت گلوٹین کا اطلاق ہو گا جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ ضمنی مطالبات زر پر کٹ موشنز کے ذریعے کارروائی 5:00 بجے تک جاری رہے گی اور باقی مطالبات زر قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ144 کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب قاعدہ144 کے تحت گلوٹین کا اطلاق کرتے ہوئے کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبر1

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو16 کروڑ55لاکھ35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**مالیہ اراضی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر2

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو3 کروڑ96لاکھ90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**صوبائی آبکاری**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر3

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو2۔ارب83 کروڑ91لاکھ27ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی

فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی وبحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر5

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب30 کروڑ 12لاکھ62ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر6

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب14 کروڑ 86لاکھ 23ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرینری "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر7

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم50لاکھ37ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"امداد باہمی"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر8

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو77کروڑ76لاکھ61ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صنعتیں"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر9

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو2۔ارب 22کروڑ 19لاکھ 28ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سول ورکس"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر10

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو33 کروڑ58 لاکھ26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**کمیونیکیشنز**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر11

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو2-ارب40 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پنشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر12

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو4 کروڑ85 لاکھ70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**شہری دفاع**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر13

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جوایک لاکھ52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**کوئلے اور میڈیکل سٹورز کی سرکاری تجارت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر14

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جوایک ارب 16 کروڑ 80لاکھ38 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ترقیات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر15

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو67 کروڑ60لاکھ33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعمیرات آبپاشی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر16

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو8۔ارب 77 کروڑ98لاکھ9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر17

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو9۔ارب 6 کروڑ87لاکھ57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر18

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر19

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر20

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی

سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر21

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر22

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر23

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی

سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر24

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر25

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر26

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی

سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر27

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**عجائب خانہ جات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر28

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعلیم**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر29

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی

سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 30

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**زراعت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 31

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ماہی پروری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 32

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی

سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرق محکمہ جات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر33

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر34

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ریلیف**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر35

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر36

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سبسڈیز**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر37

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرقات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر38

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر39

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**شاہرات وپل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر40

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر

اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ

برائے سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Finance may lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2018-19.

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2018-19.

MR SPEAKER: The Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2018-19 has been laid.

آپ سب کو مبارک ہو کہ بجٹ منظور ہو گیا ہے لہٰذا میں قائد حزب اختلاف کو request کرتا ہوں کہ ذرا بیٹھ کر دو منٹ وزیر اعلیٰ کی بات سن لیں۔ جناب طاہر خلیل سندھو! میری ایک سیکنڈ بات سن لیں۔

میں لیڈر آف دی اپوزیشن کو یہ بات کہنے والا تھا کہ اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو پہلے دو منٹ وہ بات کر لیں لیکن وہ چلے گئے ہیں لہٰذا اب آپ آرام سے بیٹھ کر قائد ایوان کی بات سن لیں۔ اب میں قائد ایوان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

قائد ایوان کا سالانہ بجٹ برائے
سال20-2019 پاس ہونے پر ایوان سے خطاب

قائد ایوان (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ تحریک انصاف کی حکومت کا پہلا باقاعدہ بجٹ آج اس ایوان سے منظور ہوا ہے جس کے لئے میں آج پورے ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اپنے تمام ممبران، allies، دوستوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بجٹ میں بھرپور طور پر حصہ لیا اور بجٹ پاس بھی کروایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تحریک انصاف کی حکومت کے پہلے باقاعدہ بجٹ میں خصوصی طور پر ہیومن ڈویلپمنٹ پر بہت focus کیا گیا ہے کیونکہ اس کے پیچھے ہمارے قائد جناب عمران خان کا وژن ہے اور ان کے غیر متزلزل اعتماد نے ہمیں موقع دیا کہ ہم اس ایوان میں اپنے منشور کے مطابق بجٹ پیش کر سکیں لہٰذا ہم نے الحمدللہ بجٹ پیش کیا اور اس کو ہم نے منظور بھی کیا۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ کفایت شعاری کا بجٹ تھا بلکہ ہے۔ اس میں ہم نے اوپر سے نیچے تک اپنے اخراجات کم کئے ہیں جس میں سے زیادہ cut ہم نے وزیراعلیٰ آفس میں لگایا ہے۔ وزیراعلیٰ کے آپریشنل اخراجات میں 58 فیصد کمی کی گئی ہے اور اس سال کے جاری اخراجات 2.60 فیصد بڑھے، ڈویلپمنٹ side پر ہم نے 47 فیصد بجٹ بڑھایا ہے جو کہ ایک history ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے "احساس پنجاب پروگرام" شروع کیا جو کہ غریب، مستحق اور نادار لوگوں کے لئے ہے جس میں باہمت، سرپرست، مساوات، خراج شہداء اور نئی زندگی جیسے پروگرام شامل ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس بجٹ میں ہم نے صحت کے شعبہ پر خصوصی توجہ دی ہے اس حوالے سے ہم نے 46 فیصد بجٹ بڑھا دیا ہے۔ پنجاب کے 36 اضلاع میں "صحت انصاف کارڈ" کا اجراء بھی

کر دیا ہے اور یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ پورے پنجاب میں 9 بڑے ہسپتال شروع کئے جا رہے ہیں۔ ہم نے ڈاکٹرز اور انجینئرز کی تنخواہیں بھی بڑھا دی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ابھی پولیس کی بات ہو رہی تھی تو پولیس کے جو الاؤنسز frozen ہیں ان کو بھی ہم انشاء اللہ بڑھائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"وزیر اعلیٰ عثمان احمد بزدار، زندہ باد اور کون بچائے گا پاکستان، عمران خان"
کی نعرے بازی کی)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جنوبی پنجاب پر اس دفعہ خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ بجٹ میں 35 فیصد حصہ جنوبی پنجاب کے لئے مختص کیا گیا ہے، اس کو ring-fence کیا گیا ہے، یہ رقم دوبارہ re-appropriate نہیں ہو سکے گی اور جنوبی پنجاب پر ہی خرچ ہو گی۔ یہ history میں پہلی دفعہ ہوا ہے حالانکہ اس سے پہلے 12 اور 17 فیصد بجٹ جنوبی پنجاب کے لئے خرچ کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ فلاحی ریاست کے تصور کو اپنا کر پناہ گاہیں شروع کی ہیں۔ پہلے ہم نے لاہور میں شروع کی ہیں، اس کے بعد ڈویژنل ہیڈ کوارٹر اور اب انشاء اللہ ہم 36 اضلاع کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اور جتنے بھی ہسپتال ہوں گے اُن کے اندر شروع کریں گے۔ اس کے علاوہ "نیا پاکستان منزلیں آسان" پروگرام کے تحت دیہات سے منڈی تک اس سال انشاء اللہ 1500 کلومیٹر carpeted road مکمل کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس طرح جناب کو معلوم ہے کہ وزیر اعظم ہاؤسنگ سکیم بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے جس کے لئے حکومتِ پنجاب نے پیسے allocate کر دیئے ہیں۔ ایک اور کام جس کو پچھلے تمام ادوار میں ignore کیا گیا ہے وہ جیلیں تھیں۔ میں نے اس دفعہ اپنے ہر visit schedule میں یہ شامل کیا کہ میں جہاں بھی جاتا ہوں جیل کا دورہ ضرور کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! پہلی دفعہ کوئی وزیر اعلیٰ جیل میں visit کے لئے گیا ہے اور میں نے Cr.PC کے تحت وزیر اعلیٰ کے اختیارات کو پہلی دفعہ استعمال کیا ہے۔ اس کے ساتھ قیدیوں کی سزاؤں میں کمی کی گئی ہے، اُن کی دیت اور جرمانے کی ادائیگی کے لئے حکومتِ پنجاب نے

مخیّر حضرات کے ساتھ مل کر 28 کروڑ روپے ادا کئے جس سے ایک ہزار قیدیوں کو فائدہ ہوا ہے۔ جیلوں اور اُن کی inspection کے لئے ایک علیحدہ ڈائریکٹوریٹ بھی قائم کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار، زندہ باد" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اس بجٹ میں پنجاب کے اندر چھ نئی یونیورسٹیاں قائم کی جا رہی ہیں۔ ہمارے پنجاب میں بورڈ آف انٹر میڈیٹ اور یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کی جتنی بھی سیٹیں خالی تھیں اُن تمام پر تقریباً recruitment and appointments کر دی ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے ایگریکلچر پالیسی متعارف کر دی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد ایگری کارڈ کا سسٹم بھی متعارف کروانے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب کی عوام کو لینڈ ریکارڈ سنٹرز کے لئے بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا اسی سال دسمبر تک انشاء اللہ 115 نئے سنٹرز بن جائیں گے۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہم نے لیبر کورٹس، لوکل گورنمنٹ، فاسٹ، فوڈ اور تمام محکموں کی پالیسیاں دے دی ہیں جو on the way ہیں۔ ریسکیو 1122 سروس جس کو جناب نے start کیا تھا لیکن بعد میں اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی اور اس کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔

جناب سپیکر! اب الحمدللہ ہر سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر تک اُس کا دائرہ کار بڑھا دیا ہے، اس کو انشاء اللہ اس بجٹ میں مزید فنڈز دیں گے اور پورے پنجاب میں ایسی کوئی سب ڈویژن نہیں ہو گی جہاں پر اس کا setup operational نہیں ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے پہلی دفعہ پنجاب میں 177 سرکاری ریسٹ ہاؤسز عوام کے لئے کھول دیئے ہیں اور ہر شخص ٹورازم کے لئے جہاں چاہے سرکاری ریسٹ ہاؤس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ پنجاب کابینہ نے 13 اجلاس کئے ہیں اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے 1600 ایجنڈا آئیٹمز کی منظوری دے کر اس عرصے میں ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔

جناب سپیکر! قانون سازی کے حوالے سے میں یہ کہوں کہ پنجاب اسمبلی پاکستان کی متحرک ترین اسمبلی رہی ہے تو یہ بے جا نہ ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس اسمبلی کو چلانے اور اس بجٹ کو پاس کروانے میں جو جناب کا کردار رہا ہے میں اس پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"پنجاب کا سردار عثمان احمد خان بزدار" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! آبپاشی میں خصوصی تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں، اس بجٹ کے اندر ہم گریٹر تھل کینال، چوبارہ برانچ اور جلال پور کینال بھی انشاء اللہ بنا دیں گے جس سے لاکھوں ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا اور لوگوں کو فائدہ ہوگا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں اسمبلی سٹاف کے لئے تین اعزازیہ تنخواہوں کا اعلان بھی کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے ایک کام یہ بھی کیا ہے کہ پہلے دن میں نے یہاں کھڑے ہو کر بات کی تھی کہ میرے جتنے بھی ممبران اسمبلی ہیں وہ تمام اپنے اپنے حلقوں میں وزیر اعلیٰ ہوں گے، انشاءاللہ ان کی عزت نفس جس طرح بحال ہے اور اسی طرح بحال رہے گی۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر آپ کا، پورے ایوان اور اپنے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پاکستان زندہ باد (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(44)/2019/2096. Dated: 3rd July, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **28th June 2019 (Friday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 3rd July 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Health Services 539
ABIDA BIBI, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 490
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-21st June, 2019 439
-24th June, 2019 499
-25th June, 2019 593
-26th June, 2019 653
-27th June, 2019 673
-28th June, 2019 743
AHMAD KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 688
AHMAD ALI AULAKH, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 443
ALI HAIDAR, AGHA

point of order REGARDING-
-Demand for not to get the houses vacated from residents since 1955 in PP-134 Nankana Sahib 677
ALI HAIDER GILANI, SYED
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 484
ALLA-UD-DIN, SHEIKH
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 726
ANEEZA FATIMA, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 707
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Health Services 556
ASIF MAJEED, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 483

PAGE NO.

AUDIT PARAS relating to-
-Punjab Danish Schools and centres of excellence Authrity Lahore of Schools Education Department referred to PAC-II of the current Assembly 678
AYSHA IQBAL, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 737

B

BILAL AKBAR KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 737
BILAL FAROOQ TARAR, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 702
BILLS-
-The Punjab Finance Bill 2019 *(Considered and passed by the House)* 659-661
-The Punjab Sentencing Bill 2019 *(Introduced in the House)* 668
-The Punjab Water Bill 2019 *(Introduced in the House)* 667
BUDGET-
-General discussion on Annual Budget for the year 2019-20 445-496
-Wind up speech by minister for Finance on passing budet 2019-20 513-519/?

C

CHIEF MINISTER OF PUNJAB

-SEE UNDER USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.

Chief Minister's address- 797-800
-To House on passing Annual Budget 2019-20

D

DEMANDS FOR GRANTS-
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Administration of Justice 638
-Agriculture 607, 634
-Charges on account of Motor Vehicles Acts 636
-Civil Defence 645
-Civil Works 642
-Cooperatives 641
-Communications 642

	PAGE NO.
-Development	647
-Education	566
-Fisheries	640
-Forests	636
-General Administration	638
-Health Services	520
-Housing and Physical Planning	643
-Industries	641
-Investment	647
-Irrigation and Land Reclamation	637
-Irrigation Works	648
-Land Revenue	634
-Loans to Government Servants	647
-Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc.	649
-Miscellaneous	645
-Miscellaneous Departments	642
-Museums	639
-Opium	634
-Other Taxes and Duties	637
-Pension	644
-Police	639
-Prisons and settlements for convicts	639
-Provincial Excise	635
-Public Health	640
-Registration	636
-Relief	643
-Roads and Bridges	648
-Stamps	635
-State Buildings	649
-State trading in food grains and sugar	646
-State trade in medical stores and coal	646
-Stationery and Printing	644
-Subsidies	644
-Veterinary	640

PAGE NO.

DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2018-19 regarding-

-Administration of Justice	790
-Agriculture	792
-Charges on account of Motor Vehicle Acts	789
-Civil Defence	785
-Civil Works	784
-Communications	785
-Cooperatives	784
-Developments	786
-Education	791
-Fisheries	792
-Forests	788
-General Administration	790
-Health Services	791
-Housing & Physical Planning	793
-Industries	784
-Investment	787
-Irrigation and Land Reclamation	782
-Irrigation Works	787
-Land Revenue	782
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc.	787
-Miscellaneous	794
-Miscellaneous Departments	792
-Museums	791
-Opium	788
-Other Taxes and Duties	789
-Pension	785
-Police	760, 781
-Prisons and settlements for convicts	790
-Provincial Excise	782
-Public Health	783
-Registration	789
-Relief	793
-Roads & Bridges	795
-Stamps	788
-State Buildings	795
-State trading in food grains and sugar	795
-State trade in medical stores and coal	786
-Stationery & Printing	794
-Subsidies	794
-Veterinary	783

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20	443-495
-Supplementary Budget for the year 2018-19	679-740

PAGE

NO.

E

EXTENSION OF VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-
-The Provincial Employees Social Security (Amendment) Ordinance 2019 (I of 2019) 662
-The Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019 (III of 2019) 663
663
-THE PUNJAB LAND REVENUE (AMENDMENT) ORDINANCE 2019 (IV OF 2019) 662
-The Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Ordinance 2019 (II of 2019)
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT of-
-Report of Special Committee No. 2 757

F

FARAH AGHA, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 680
FARAH AZMI, SYEDA
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 739
FAROOQ AMANULLAH DRESHAK, SARDAR
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20 472

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Education 569

H

HASHIM JAWAN BAKHT, MAKHDOOM *(Minister for Finance)*
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Finance Bill 2019 659
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 459
-Supplementary Budget for the year 2018-19 756
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Agriculture 607
-Education 566
-Health Services 520
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2018-19 regarding-

PAGE NO.

-Police 760

SCHEDULE of-

-The Authorized Expenditure for the year 2019-20 *(Laid in the House)* 662

796

supplementary Schedule-

-Of Authorized Expenditures for the year 2018-19 *(Laid in the House)* 513-519

WIND UP SPEECH On- 758

-Annual Budget for the year 2019-20

-Supplementary Budget for the year 2018-19

HASEENA BEGUM, MS.

DISCUSSION On-

DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-

-Health Services 553

HASSAN MURTAZA, SYED

DISCUSSION On-

DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-

-Agriculture 622

HUSNAIN BAHADAR, SARDAR *(Minister for Livestock & Dairy Development)*

DISCUSSION On-

684

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2018-19

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

DISCUSSION On-

DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2018-19 regarding-

-Police 773

IMRAN NAZEER, KHAWAJA

DISCUSSION On-

DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-

-Health Services 546

J

JAHANGIR KHANZADA, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 464

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 469

PAGE NO.

DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Education 573

KHALID MEHMOOD, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Education 576

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 695
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Health Services 527
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2018-19 regarding-
-Police 766

M

MAHINDAR PALL SINGH, MR. *(Parliamentary Secretary for Human Resource)*
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 706

MANAN KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 488

MANAZAR HUSSAIN RANJHA
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Education 574

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Health Services 554

MEHWISH SULTANA, MS.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Education 578

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Nauman Ahmad Langrial, Malik

MINISTER FOR FINANCE
-See under Hashim Jawan Bakht, Makhdoom

MINISTER FOR FOOD
-See under Samiullah Chaudhary, Mr.

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION & TOURISM
-See under Yasir Humayun, Mr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

PAGE NO.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS AND LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-See under Husnain Bahadar, Sardar
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Murad Raas, Mr.
MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Agriculture 609
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2018-19 regarding-
-Police 762
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Agriculture 618
MOTION regarding-
-Refrence of Audit Paras relating to Punjab Danish Schools and centres of excellence Authrity Lahore of Schools Education Department referred to PAC-II of the current Assembly 678
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 446
-Supplementary Budget for the year 2018-19 716
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Health Services 541
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2018-19 regarding-
-Police 769
MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Agriculture 628
MUHAMMAD ASHRAF RASOOL, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Health Services 558
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
DISCUSSION On-
709
-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2018-19
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law &*

PAGE NO.

Parliamentary Affairs and Local Government & Community Development)
AUDIT PARAS relating to-
-Punjab Danish Schools and centres of excellence Authrity Lahore of Schools Education Department referred to PAC-II of the current Assembly 678
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Punjab Sentencing Bill 2019 668
-The Punjab Water Bill 2019 667
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2018-19 regarding-
-Police 775
EXTENSION OF VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-
-The Provincial Employees Social Security (Amendment) Ordinance 2019 (I of 2019) 662
-The Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019 (III of 2019) 663
663
-THE PUNJAB LAND REVENUE (AMENDMENT) ORDINANCE 2019 (IV OF 2019) 662
-The Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Ordinance 2019 (II of 2019) 757
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT of-
-Report of Special Committee No. 2
MUHAMMAD LATASUB SATTI, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 466
MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR. *(Parliamentary Secretary for Culture)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 478
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Health Services 536
MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Agriculture 621
MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Agriculture 621
MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 473
-Supplementary Budget for the year 2018-19 689
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Agriculture 627
-Education 571
-Health Services 522

PAGE NO.

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 732
MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 722
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Education 584
MUZAFFER ALI SHEIKH, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Health Services 532

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-21st June, 2019 442
-24th June, 2019 512
-25th June, 2019 606
-26th June, 2019 658
-27th June, 2019 676
-28th June, 2019 756
NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK *(Minister for Agriculture)*
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Agriculture 630
NOTIFICATION of-
-Prorogation of 10th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 13th June, 2019 800

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR CULTURE

-SEE UNDER MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HUMAN RESOURCE
-See under Mahindar Pall Singh, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Ahmad Khan, Mr.

PAGE NO.

point of order REGARDING-
-Demand for not to get the houses vacated from residents since 1955 in PP-134 Nankana Sahib 677

Prorogation-
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 10TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY of the Punjab commenced on 13th June, 2019 800

R

RAFAQAT ALI GILLANI, SYED *(Special Assistant to Chief Minister Auqaf & Religious Affairs Department)*
ISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 732
RAHEELA NAEEM, MRS.
DISCUSSION On-
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Education 582
-Health Services 530

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-21st June, 2019 441
-24th June, 2019 511
-25th June, 2019 605
-26th June, 2019 657
-27th June, 2019 675
-28th June, 2019 755

S

SABRINA JAVAID, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 494
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 491
SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. *(Minister for Food)*
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 727
SCHEDULE of-

PAGE NO.

-The Authorized Expenditure for the year 2019-20 *(Laid in the House)* 662

SEEMABIA TAHIR, MS.

DISCUSSION On-

-Supplementary Budget for the year 2018-19 690

SHAZIA ABID, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 470

-Supplementary Budget for the year 2018-19 682

SUPPLEMENTARY BUDGET-

-General discussion on Supplementary Budget for the year 2018-19 677-738

supplementary Schedule- 796

-Of Authorized Expenditures for the year 2018-19 *(Laid in the House)*

T

TAHIA NOON, MS.

DISCUSSION On-

-Supplementary Budget for the year 2018-19 730

TARIQ MASIH GILL, MR.

DISCUSSION On-

-Supplementary Budget for the year 2018-19 736

DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-

-Education 581

-Health Services 538

U

UMUL BANIN ALI, MS.

DISCUSSION On-

-Supplementary Budget for the year 2018-19

699

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. *(Chief Minister of Punjab)*

-Address to the House on passing Annual Budget 2019-20

797-800

UZMA KARDAR, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20

486

PAGE NO.

W

WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 **462**

WASIQ QAYYUM ABBASI, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2018-19 **734**

WIND UP SPEECH On-
-Annual Budget for the year 2019-20
-Supplementary Budget for the year 2018-19 **73-79** 758

Y

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Health Services 559

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education & Tourism)*
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Education 587

Z

ZAIB-UN-NISA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 481

ZAKIA KHAN, MS.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2019-20 regarding-
-Agriculture 614